به عون صانع مکین و مکان و فضل خالق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت اسم با مسمیٰ

یعنی

# بوستان معرفت

شرح اردو

# مثنوی مولوی روم

دفتر چہارم

تصنیف لطیف و تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبد المجید خان صاحب ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

(باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ)

**اطلاع** — اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور اُسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب تصوف اُردو و فارسی وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| **کتب اخلاق و تصوف اُردو** | |
| اردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی قدیم مستند تصنیف غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضہ کا حامل المتن اُردو ترجمہ ہے خوبی یہ ہے کہ ہر صفحہ مین دو کالم ہین ایک مین عربی عبارت اسیقدر ہے جسقدر دوسرے کالم مین اُردو ترجمہ ہے جدید الترجمہ اور اسقدر مقبول ہوا کہ اگرچہ ترجمہ کو تھوڑا زمانہ ہوا مگر دوسرا اڈیشن طبع ہوا ہے جس کا کاغذ وغیرہ کل امور اڈیشن اول سے بمرتبہا عمدہ ہین۔ | ے ۸ر پ |
| ایضاً۔ کاغذ زرد۔ | ے ۶ر پ |
| ایضاً۔ کاغذ درجہ دوم۔ | [illegible] پ |
| سیرت محمدیہ۔ مطبوعۂ غیر۔ | سے ر پ |
| جامع الاخلاق۔ ترجمہ اخلاق جلالی۔ | ۵ روپیہ |
| باب دانش۔ مولفہ مولوی محمد کریم بخش۔ | ۲ر |
| ذخیرۂ سعادت ترجمہ بھاصنی بلاس کی پستک دو فصل اول و آخر کا تہذیب اخلاق مین مولفہ لالہ لال جی صاحب۔ | ۱ روپیہ |
| اوقات عزیزی۔ از سید غلام حیدر خان۔ | ہر |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| ترجمہ عوارف المعارف۔ کامل دو جلد مین مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی مرحوم۔ | عہ |
| خزینۂ دانش ہوشمندی کی تعلیم از مولوی کریم بخش | ۳ روپیہ |
| معدن تہذیب۔ مصنفہ مرزا حبیب حسین صاحب بی۔ اے مجلد خوشنما جلد پارچہ۔ | [illegible] |
| مخزن الفصاحت۔ معروف بہ مسدس آخر۔ | ۲ر |
| بحر الحقیقت۔ اصلاح نفس مین۔ | ۲ر |
| آبحیات۔ اخلاق و موعظت مین از منشی کامتا پرشاد۔ | ۳ر |
| کیمیائے حکمت۔ حصہ اول بیان شرائف علم و ادب | ۲ر |
| تہذیب الاخلاق۔ مولفہ مولوی نجم الحق۔ | ۱ر |
| پیراہن یوسفی۔ اُردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا منظوم شعر بشعر اور حاشیہ پر اُردو مین حاصل مطلب ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل دو جلد مین بتفصیل ذیل۔ | ے ۸ر پ |
| جلد اول۔ ترجمہ دفتر ۱ و ۲ و ۳۔ | للعہ پ |
| جلد دوم۔ ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶۔ | للعہ ۸ر پ |
| اخلاق رضی۔ مصنفہ قاضی محمد رضی۔ | ۴ر |
| شجرۂ معرفت محشی۔ منتخبات مثنوی مولانا روم مترجمہ سید غلام حیدر صاحب۔ | عہ ۴ر |
| شان رحمت منظوم۔ عبرت انگیز و دلچسپ مضمون ہے | ۲ پائی |

# فہرست مضامین بوستان معرفت دفتر چہارم

به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان
مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت اسم با مسمی
یعنی
بوستان معرفت
۱۳۰۹
شرح اردو
مثنوی مولوی روم
تصنیف منیف و تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبد المجید خان صاحب افغان ساکن پیلی بھیت
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

اے ضیاء الحق حسام الدین توئی * کہ گذشت از مہ بنورت مثنوی * ہمت عالی تو اے مرتجا * میکشد این را خدا داند کجا * گردن این مثنوی را بستہ * میکشی آن سو کہ تو دانستہ * مثنوی پویان کشندہ ناپدید * ناپدید از جاہلی کش نیست دید * مثنوی را چون تو مبدا بودہ * گر فزون گردد تو اش افزودہ * تو چنین خواہی خدا خواہد چنین * میدہد حق آرزوے متقین * کان للہ بودہ در ما مضے * تا کہ کان اللہ لہ آمد جزا * مثنوی از تو ہزاران شکر داشت * در دعا و شکر کفہا بر فراشت * در لب و کفش خدا شکر تو دید * فضل کرد و لطف فرمودہ مزید * زانکہ شاکر را زیادہ وعدہ است * آنچنانکہ قرب مزد سجدہ است * گفت واسجد واقترب یزدان ما * قرب جان شد سجدۂ ابدان ما * المعنی ارتجا بالکسر امید رکھنا مرتجا امید داشتہ شدہ شرح بحر العلوم مین بحوالۂ نفحات الانس کے لکھا ہے کہ حسام الدین چلپی نے مولانا رح سے درخواست کی کہ کوئی کتاب بطرز الٰہی نامہ حکیم سنائی رح اور منطق الطیر فرید الدین عطار کے نظم کیجائے تا یادگار رہے مولانا نے ایک کاغذ دستار سے نکال کے حسام الدین کو دیا اُسمین اٹھارہ شعر بشنو از نے الخ سے کہ سخن کوتاہ باید والسلام تک لکھے تھے اور کہا کہ تمھاری استدعا سے قبل میرے دل کو القا ہوا تھا کہ اس قسم کی کتاب لکھوں اور نہایت اہتمام سے نظم اُسکی شروع کی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ رات کو مطلع فجر تک لکھتے تھے اور حسام الدین مجموع مولانا رح کو باواز بلند سناتے تھے اسی واسطے اُنکو شعر آیندہ مین مبدا مثنوی کہا ہے کہ اُنکی درخواست سے نظم کی ہے حسام الدین یہ شخص ہین معنی شعر کے یہ کہ اے ضیاء الحق حسام الدین تو ہی وہ شخص ہے کہ تیرے نور سے یہ مثنوی نورانیت و علو رتبگی مین ماہ سے بھی بڑھ گئی آہ اے مرتجے تیری ہی ہمت عالی ہے اسقدر تو طول ہوئی اور

خدا جانے کہان تک طول ہوئے تونے گردن اسکی باندھی ہے اور جدھر کو جانا سمجھا ہے اُدھر کو کھینچتا ہے
اور عجب حال ہے کہ مثنوی تو دوڑی چلی جاتی ہے اور کشندہ ناپدید ہے مگر ناپدید اُس جاہل کو ہے جسکو دید نہین
یعنے سوجھ بوجھ اور ہر گاہ کہ توہی مبدا اور آغاز اسکا ہے توجتنی یہ بڑھی توہی نے بڑھائی ہے توجیسا چاہتا ہے
ویسا ہی خدا چاہتا ہے اسلیے کہ خدا متقیون کی آرزو پوری کرتا ہے محروم نہین رکھتا تو زمانہ گذشتہ مین بموجب
حدیث من کان للہ کان اللہ لہ کے کان للہ تھا اللہ کے واسطے اب اُسکے بدلے مین کان اللہ لہ ہوگیا اسیواسطے
جو توچاہتا ہے وہی اللہ چاہتا ہے مثنوی تیری ہزارون طرح شکر گزار ہے اور تیرے شکر و دعا مین ہاتھ اُٹھاتی ہے
خدا تعالے نے جو اسکے لب و لہجہ مین تیرا شکر دیکھا تو اپنا فضل و لطف کیا اور بڑھا دیا اسواسطے کہ شکر
کے واسطے وعدہ زیادہ کا ہے بفحواے لئن شکرتم لازیدنکم اگر تم شکر کروگے تو ضرور ہم بڑھائینگے جیسا کہ قرب
ہر سجدہ کا ہے بموجب واسجدوا قترب کے سجدہ کر قربت پائیگا چنانچہ خود فرمایا کہ واسجدوا قترب ہمارے
یزدان پاک نے فرمایا ہے کہ سجدۂ ابدان سے قرب جان کا حاصل ہوتا ہے **اختلاف** شرح مین وعدہ کی جگہ
سابق لکھا ہے مگر متن مین اور یہ شعر مکرر بھی ہے ناپدید کو تاپدید **قولہ** گر زیادت میشود زین رہ بود ÷ نہ براے بش
و باد ہو بود ÷ باتو ما چون رز بتابستان خوشیم ÷ حکم داری ہین بکش تا می کشیم ÷ خوش بکن این کاروان را
تا بہ حج ÷ ای امیر صبر و مفتاح الفرج ÷ حج زیارت کردن خانہ بود ÷ حج رب البیت مردانہ بود ÷ زان ضیا گفتم
حسام الدین ترا ÷ کہ تو خورشیدی و این دو وصفہا ÷ کین حسام و این ضیا یک ہست ہین ÷ تیغ خورشید از ضیا
باشد یقین ÷ نور از آن ماہ باشد وین ضیا ÷ آن خورشید این فرو خوان از نبا ÷ شمس را قرآن ضیا خواند
ای پدر ÷ وان قمر را نور خواند این ر انگر ÷ **المعنی** ہوش بالفتح کرد فر و خودنمائی فرماتے ہین اگر یہ مثنوی زیادہ
ہوتی چلی ہے تو وہی وجہ شکر و زیادتی نعمت کی ہے جو مذکور ہوئی نہ یہ کہ اپنا کر و فر جتانا اور خودنمائی اور ہاے ہو
منظور ہو ہم تیرے ساتھ مثل درخت انگور کے کہ ایام گرما مین خوب پھیلتا پھوٹتا اور پر برگ و شاخ ہوتا ہی نہایت
خوش ہین حکم تیرے ہی قبضہ مین ہے خبردار ہو بڑھائے جا تو ہم بھی بڑھائے جائین بس نکرین تو اس قافلہ کو
تا بہ حج پہونچا دے یعنے مقصود اصلی تک اسواسطے کہ اے ممدوح تو امیر صبر کا بھی ہے اور کنجی کشود کی بھی اور جو
حج کہا ہے تو میرا مقصود اُس حج سے نہین ہے جو زیارت خانۂ کعبہ کی ہے میرا مقصود تو اسکے حج سے ہے جو پروردگار
اس خانہ کا ہے یہ حج تو سب ہی کر لیتے ہین اُس حج کا بجالانا کار مردانہ ہے اے حسام الدین مین نے تجکو ضیا بھی
کہا ہے بدین وجہ کہ تو خورشید ہے اور یہ دونون وصف یعنے حسام و ضیا جان لے کہ ایک ہی ہین اسواسطے کہ حسام
بمعنی تیغ کے ہے اور تیغ خورشید یقیناً اُسکی ضیا ہی کہلاتی ہے نور ملک ماہ سے ہے اور ضیا ملک خورشید سے اول
اس بات کو قرآن سے پڑھ کے دریافت کر لے کہ قرآن نے اے پدر شمس کو ضیا کہا ہے اور قمر کو نور ہو الذی

جعل الشمس ضیاء والقمر نورا کہ اللہ ایسا ہے جسنے آفتاب کو ضیا کیا اور قمر کو نور بس ضیا نور کامل ہے وہی اور
نور غیر کامل بھی جو شمس سے قمر کو ہے بس تو اس رمز کو غور کر انخلاف شرح مین رز کو زر اور ریک ہست کو یکیست
جو موزون نہین اور نبا کو نبا خواندے پدر کو خواندی پدر اور متن مین لکھا ہے **قولہ** شمس چون عالی تر آمد خود ز ماہ ٭
پس ضیا از نور افزون داشت جاہ ٭ بس کس اندر نور مہ منہج ندید ٭ چون بر آمد آفتاب آن شد پدید ٭ آفتاب
اعراض را کامل نمود ٭ لاجرم بازارہا در روز بود ٭ تاکہ قلب و نقد نیک آید پدید ٭ تا بود از غبن و از حیلہ بعید ٭
تاکہ نورش کامل آمد بر زمین ٭ تاجران را رحمۃ للعالمین ٭ لیک بر قلاب مبغوضست سخت ٭ زانکہ زو شد کاسد
او را نقد و رخت ٭ پس عدو جان صرافست قلب ٭ دشمن درویش کہ بود غیر کلب ٭ انبیا با دشمنان برمی تنند ٭
پس ملائک رب سلم میزنند ٭ کاین چراغے را کہ ہست آن نوردار ٭ از پف و ہائے دزدان دور دار ٭ دزد و قلابست
خصم نور بس ٭ زین دو ای فریادرس فریادرس ٭ روشنی بر دفتر چارم بریز ٭ کآفتاب از چرخ چارم کرد خیز ٭
ہین ز چارم نور دہ خورشیدوار ٭ تا بتابد بر بلاد و بر دیار ٭ ہر کس افسانہ بخواند افسانہ ایست ٭ وانکہ دیدش
نقد خود مردانہ ایست ٭ آب نیلست و بقبطی خون نمود ٭ قوم موسے را نہ خون بود آب بود ٭ دشمن این حرف ایندم
در نظر ٭ شد مثل سرنگون اندر سقر ٭ اے ضیاء الحق تو دیدی حال او ٭ حق نمودت پاسخ افعال او ٭ دیدۂ غیبت
چو غیب ست اوستاد ٭ کم مباد از جہان این دید و داد ٭ آن حکایت را کہ نقد وقت ماست ٭ گر تمامش میکنی اینجا
رواست ٭ ناکسان را ترک کن بہر کسان ٭ قصہ را پایان بر و مخلص رسان ٭ المعنی غبن بالفتح نقصان مال قلاب
کھوٹا اور دغاباز پف ہندی پھونک بتائید سابق فرماتے ہین جب شمس ماہ سے بذات خود عالی تر ہے تو ضیا
بھی نور سے رتبہ مین زیادہ تر ہے بہت لوگ ایسے ہین کہ نور ماہ مین راہ راست نہین دیکھتے اور جہان آفتاب نکلا
سب کچھ ظاہر ہو گیا آفتاب کہ اعراض کو کامل دکھاتا ہے یعنے سیاہ کو بخوبی سیاہ سفید کو بخوبی سفید اسی سبب سے
سارے بازار دن مین ہوتے ہین تو کھوٹا کھرا اچھی طرح ظاہر ہو جائے اور نقصان مال اور فریب دغاباز سے
دور و بعید رہین جیسے نور کامل آفتاب کا زمین پر آیا تاجرون کو رحمۃ للعالمین ہو گیا لیکن قلاب دغاباز کو سخت
بغض و عداوت اُس سے ہوئی اس سبب سے کہ اُنکا نقد و رخت کھوٹا اور کاسد ہو گیا بس قلب دشمن جان
صراف کا ہے جیسے دشمن فقیر کا سوائے کتے کے کوئی نہین ہوتا دیکھو انبیا کیسے ان دشمنون مین پھولتے پورتے
یعنے رو بترقی رہے ہین جنکے لیے ملائک دعا رب سلم کی یعنے اے خدا انکو بچائے رکھ کرتے رہے کہ اس چراغ کو
جو اسی نور سے نوردار ہے پھونک مارنے والے اور چورون سے دور رکھ دزد و دغاباز دونون دشمن نور کے ہین نور کا
ہونا نہین چاہتے ان دونون سے اے فریادرس ہماری فریادرسی کر اور اس دفتر چارم پر روشنی ڈال کسواسطے
کہ آفتاب کی اٹھان فلک چارم ہی سے ہے آگاہ ہو خورشید کے مثل فلک چارم سے اسکو نور دے تو یہ بھی

خورشید کی طرح ہر بلاد و دیار پر چمکے آب اگر اُسکو کوئی افسانہ کہے تو افسانہ ہی سہی مگر جو مردانہ ہے وہ اپنی
ذات کو اُسمین دیکھتا ہے اور اپنے حال نیک و بد کو اُس سے سوچتا سمجھتا ہے یہ دفتر ایسا ہے جیسے دریاے نیل کہ
قطبیون پر خون تھا اور بنی اسرائیل کے حق مین آب جو دشمن ان باتون کے تھے اُسوقت تیرے سامنے مثل ہو کے
سرنگون دوزخ کو گئے کہ اُنپر مثال یعنے فرمان شاہی جاری ہوا اَے ضیاء الحق تونے اُنکا حال دیکھا اور خود تجکو
جواب یعنے بدلا اُنکے افعال کا دکھا دیا شرح بحر العلوم مین بہ سند نفحات الانس کے لکھا ہے کہ حسام الدین چلپی نے
کہا کہ جسوقت مین لوگ مثنوی پڑھتے ہین اور اہل حضور نور مین مستغرق ہوتے ہین مین دیکھتا ہون کہ ایک گروہ
غیبی لوگون کا دوربا شین اور تلوارین ہاتھون مین لیے حاضر ہوتے ہین او رجو از روے اخلاص کے اسکو نہین سنتا
اُسکے ایمان کی جڑ اور شاخین دین کی کاٹتے ہین اور کشان کشان دوزخ کو لیجاتے ہین مولانا رح نے فرمایا کہ
ایسے ہی ہے جیسا تو نے دیکھا ان اشعار مین یہ مطلب متضمن ہے اور مناسب اس حال کے شعر ما بعد دعائیہ ہے
یعنے دیدۂ غیب تیرا اُستاد غیب کا ہو خدا اُسکو جہان سے کم نکرے اور ایسی ہی دید و داد اُسکی قائم رکھے اب
اُس حکایت کو جو ہمارے وقت کی نقد ہے اے حسب حال اگر تمام کرے تو روا و بجا ہے تو ناکسون کا خیال مت کر
کسون کی طرف دیکھ اور قصہ آخر کو لے چل اور مخلص کو پہونچا دے یعنے اخلاص والے کو تجھے ناکسون سے کیا

**اختلاف** شرح مین جاہ کو چاہ بازار ہا کو بازار لکھا ہے

## تمامی حکایت اُس عاشق کی کوتوال سے بھاگا اور کوتوال پر دعاء خیر کی خوشی سے

**قوله** اینحکایت گر نشد آنجا تمام ✣ چارمین جلدست آرش در نظام ✣ اندران بودیم کان شخص از عسس ✣ راند اندر
باغ از خوفی فرس ✣ بود اندر باغ آن صاحب جمال ✣ کہ غمش این در عنا بد ہشت سال ✣ سایۂ اورا نبود امکان
دید ✣ ہمچو عنقا وصف او را می شنید ✣ جز یکے لقیہ کہ اول از قضا ✣ بروے افتاد و شد او را دلربا ✣ بعد از ان چندانکہ
میکوشید او ✣ خود مجالش می نداد آن تندخو ✣ نے بلا بہ چارہ بودش نے بمال ✣ سیر چشم و بے طمع بود آن نہال ✣
عاشق ہر پیشہ و ہر مطلبے ✣ حق بیالود اول کارش لبے ✣ چون بدان آسیب در جست آمدند ✣ پیش پاشان می نہند
ہر روز بند ✣ چون در افتادند اندر جستجو ✣ بعد از ان در بست وکابین جست او ✣ ہمبران بو می تنند و میروند ✣ ہر دمے
راجی و آئس میشوند ✣ ہر یکے را ہست امید بری ✣ کہ کشا وندش دران روزی دری ✣ باز در بستند و اندر واجستند ✣
بر ہمان امید آتش پا شدست ✣ **المعنی** لقیہ لاقات فرماتے ہین کہ یہ حکایت جو وہان تمام نہین ہوئی اب چوتھا
دفتر ہے اسمین اُسکو نظام مین لاتے ہین اُسکو اُس دفتر مین اس بات پر چھوڑا ہے کہ اُس شخص نے خوف عسس سے
گھوڑا باغ مین ہانک دیا اور حسن اتفاق سے اُس باغ مین وہ صاحب جمال تھی جسکے غم مین آٹھ برس سے
یہ رنج مین تھا کہ اُسکی طاقت نہ تھی جو اُسکے سایہ کو دیکھ سکتا بس عنقا کے سے وصف اُسکے سُنا کرتا تھا

اور ایک کے لیے پابند اور ایک کے لیے زہر دوسرے کے لیے ہیچو قند زہر سانپون مین حیات ہوتا ہی
اور نسبت آدمی کے موت جو مخلوق آبی ہی اُسکو دریا باغ ہی اور خاکی کے لیے درد و داغ ایسے ہی ای مرد کار ایک سے
لاکھ تک تو شمار کرلے مثلاً زید ایک کے حق مین شیطان ہی یعنے ایک فرضی نام واسطے سمجھنے ترکیب کلام کے
اور دوسرے کے حق مین انسان یہ تو کہتا ہی زید صدیق و بزرگ ہی اور دوسرا کہتا ہی کافر ہی سزاوار قتل پس زید
ایک ذات ہی اُسی ایک ذات پر تو جان ہی کہ وہ صدیق دینی ہی اور اُسی ایک ذات پر اسقدر رنج و زیان کہ
کافر کشتنی ہی جان تن بکسر جمع جنت پس جب بد مطلق نہین ہی خوب ہی خوب ہی اور تجکو بد معلوم ہوتا ہی اور چاہیے
کہ یہ پیچ پیچ شکر ہو جائے تو آ اور جو اُسکے عشاق ہین اُنکی آنکھون سے دیکھ تو اپنی آنکھ سے اُس خوب کو جو تیرے
نزدیک بد ہی مت دیکھ چاہیے یہ کہ ہر مطلوب کو اُسکے طالبون کی آنکھ سے دیکھے تو اُس خوش چشم سے چشم
اپنی بند کرلے اور اُسکے عشاق سے چشم عاریت کر بلکہ چشم و نظر دونون عاریت کر اگر چشم ہوئی اور نظر نہوئی
تو کس کام کی پھر اُسکی آنکھ سے اُسکی صورت کو دیکھ تو تو سیری و ملال سے چھوٹ جائے معمول ہی کہ جب آدمی کسی
چیز سے سیر ہوتا ہی تو پھر اُس سے ملال پیدا ہوتا ہی یہ بات جاتی رہے ہمیشہ اُس سے خوش رہے جیسا کہ
اُس ذوالجلال نے فرمایا کان اللہ لہ جسکا مفہوم یہ ہی کہ مین اُسکی آنکھ اور ہاتھ اور دل ہو جاتا ہون تو وہ مقبل
مدبری سے بچ جائے پس جو چیز مکروہ ہی اور تیرے محبوب کی طرف رہبر و راہ نما وہ مکروہ کب ہی بلکہ حبیب
و خلیل ہی اختلاف شرح مین جو باغ کو جہ باغ اور خوب کو خواب دست و دلکش کو دو وکش مکروہ کو مکرہ لکھا ہی

## حکایت اُس واعظ کی کہ وعظ مین دعا ظالمون کو کرتا تھا

قولہ آن یکے واعظ چو بر تخت آمدے ٭ قاطعانِ راہ را داعی شدے ٭ دست بر میداشت یارب رحم ران ٭
بر بدان و مفسدان و طاغیان ٭ بر ہمہ تسخر کنان اہل خیر ٭ بر ہمہ کافر دلان و اہل دیر ٭ او نکردی آن دعا بر اصفیا ٭
مے نگفتے جز خبیثان را دعا ٭ مر ورا گفتند کین معہود نیست ٭ دعوت اہلِ ضلالت جود نیست ٭ گفت نیکوئی ازینہا
دیدہ ام ٭ من دعاشان زین سبب بگزیدہ ام ٭ خبث و ظلم و جور چندان ساختند ٭ کہ مرا از شر بخیر انداختند ٭
ہر گہے کہ رو بدنیا کردمے ٭ من ز ایشان زخم و ضربت خوردمے ٭ کردمی از زخم آن جانب پناہ ٭ باز آوردندمے
گرگان براہ ٭ چون سبب ساز صلاح من شدند ٭ پس دعاشان بر من ست ای ہوشمند ٭ بندہ می نالد بحق از
درد و نیش ٭ صد شکایت میکند از رنج خویش ٭ حق ہمیگوید کہ آخر رنج و درد ٭ مر ترا لابہ کنان و راست کرد ٭
این گلہ زین نعمتے کن کت زند ٭ از در ما دور و مطرودت کند ٭ در حقیقت ہر عدو داروے تست ٭ کیمیاے نافع
و دلجوے تست ٭ تا از و گردی گریزان در خلا ٭ یاوری جوئی ز الطاف خدا ٭ در حقیقت دوستانت دشمنند ٭
کہ ز حضرت دور و مشغولت کنند ٭ ہست حیوانے کہ نامش اسغر ست ٭ او بزخم چوب زفت و لمتر ست ٭ تا کہ

چون بتن میزنی پیشود + از زخم چوب فربه میشود + نفس مومن اسغری آمد یقین + کو بزخم و رنج زفتست و سمین + المعنی

آسغر بالضم وضم غین خار پشت ہندی سیہی کہ مارنے سے پھولتی و موٹی ہوتی ہے گتر بالفتح وضم تا فربہ

دتوی ایک واعظ جسوقت تخت یعنے منبر پر چڑھتا تھا تو راہزنون کے حق مین دعا کرتا تھا ہاتھ اُٹھاتا تھا

اور کہتا اے پروردگار میرے اپنا رحم بدون اور مفسدون اور طاغیون پر جاری رکھ اور اُن لوگون پر جو اہل خیر پر

تمسخر کرتے ہین اور سب کافرون اور اہل دیر پر اور اصفیا و برگزیدہ لوگون پر کبھی دعا نہین کرتا تھا سوا ے

خبیثون بدون کے لوگون نے اُس سے کہا یہ تو نہی بات ہے کسواسطے کہ اہل ضلالت کو دعا تیری جود نہین ہے

کہا مین نے تو انسے نیکیان دیکھی ہین اس سبب سے اُنکی دعا اختیار کی ہے اُنھون نے اسقدر خبث اور جور

و ظلم مجھپر کیا ہے کہ مجکو شر سے خیر مین ڈال دیا ہے مین جسوقت دنیا کی طرف متوجہ ہوتا تھا انسے ضرب و زخم کھاتا تھا

تو اس زخم سے اُنکی پناہ ڈھونڈھتا تھا اور یہی بھیڑیے مجکو اس راہ پر لاتے تھے پس جب یہ سبب سازمیری

صلاح کے [illegible] دگی ای ہوشمند میرے ذمہ لازم و واجب ہوئی بندہ جب حق کی طرف کسی رنج کے درد سے

نالان ہوتا ہے اور [illegible] شکایتین اپنے رنج کی کرتا ہے تو حق تعالے اُس سے کہتا ہے کہ آخر رنج و درد ہی نے

خوشامد کر کرکے تجکو چھر الیا پھر اُسکی شکایت کیا ہے شکر گزاری چاہیے اور خوشامد رنج و درد کی وہی کہ رنج

و درد مین خدا کے سامنے کرتا ہے یہ گلہ تو اپنا اُس نعمت سے کر کہ جسنے تجکو ہمارے دروازے سے دور ڈالا ہے

اور ہماری درگاہ سے مردود کیا ہے بسبب غفلت کے درحقیقت جو تیرا دشمن ہے وہی تیرے حق مین داروے دوا

وہی تیرے واسطے کیمیا نافع و دلجو تو اُس دشمن سے بھاگے اور خلوت مین بیٹھ کے الطاف خدا سے یاوری جو

ہوئے پس جو تیرے دشمن ہین بحقیقت وہی دوست ہین کہ حضرت حق سبحانہ کے در مین تجکو مشغول کرین ورد و

بالکسر روز مرہ کوئی کام کرنا عالم مین ایک ایسا حیوان ہے کہ اُسکو اسغر کہتے ہین یعنے سیہی کہ وہ لکڑی کی چوٹ

سے موٹا ہوتا ہے اور پھول جاتا ہے اور فربہ اور قوی جسقدر اُسکے لکڑیان مارو وہ اُسی قدر اُس چوٹ سے فربہ

ہوتا ہے پس نفس مومن کا بھی ایک اسغر ہے یقینًا کہ زخم و رنج سے فربہ اور سمین ہوتا ہے الخلاف شرح مین

تمسخر اور اہل خیر کے قبل واو بجیر کو نہ خیر رو کورہ اور اسغر کو دونون جگہ اشغر بشین معجمہ لکھا ہے قولہ زین سبب

بر انبیا رنج و شکست + از ہمہ خلق جہان افزون ترست + تا ز جانہا جان شان شد زفت تر + کہ ندید ند آن

بلا قومے دگر + پوست از دارو بلا کش میشود + چون ادیم طائفی خوش میشود + گرنہ تلخ و تیز مالیدے درو + گندہ گشتی

ناخوش و ناپاک بو + آدمی را نیز چون آن پوست دان + از رطوبتہا شدہ زشت و گران + تلخ و تیز و مالش

بسیار دہ + تا شود پاک و لطیف و با فرہ + ورنہ میمالی رضا دہ ای عیار + کہ خدا رنجت دہد بے اختیار +

کہ بلاے دوست تطہیر شماست + علم او بالاے تدبیر شماست چون صفا بیند بلا شیرین شود + خوش شود دارو

چو بصحت مین شود + بر دو بند خویش را در عین مات + پس بگوید اقتلونی یا ثقات + این جوان در حق غیرے سود شد
لیک اندر حق خود مردود شد + رحم ربانی ازو ببریده شد + کین شیطانی برو پیچیده شد + کارگاه خشم
گشت و کین وری + کینه دان اصل ضلال و کافری + المعنی موافق سابق کے فرماتے ہین کہ یہی سبب ہے کہ
نفس مومن کا زخم و رنج سے موٹا ہوتا ہے انبیا پر رنج و شکست ساری مخلوق سے زیادہ تر ہوتی ہے کہ انکی جانین
تمام مخلوق کی جانون سے زیادہ مضبوط ہین جیسا کہ بجواب سوال سائل آنحضرت نے فرمایا الانبیاء ثم الامثل
فالامثل یبتلی علے حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاءہ وان کان فی دینہ رقۃ ہون علیہ فمازال کذلک حتے
یمشی علے الارض ما لہ ذنب یعنے انبیا بلا مین اشد ہین پھر جو کوئی امثل ہے یعنے زیادہ تر مثل انکا دین مین مبتلا
کیا جاتا ہے موافق اپنے دین کے پس اگر اپنے دین مین سخت و مضبوط ہے سخت ہوتی ہے بلا اسکی اور اگر اسکے دین مین
نرمی ہے تو اسپر بلا بھی نرم ہوجاتی ہے پس ایسے ہی ہمیشہ مبتلا رہتا ہے یہانتک کہ وہ زندہ رہے زمین پر اس حال مین
کہ اسکو گناہ نہون اور انبیا پر زیادہ ہونے کی وجہ یہ کہ انکی جانین اور جانون سے زیادہ تر مضبوط ہین اسلیے
کہ جو بلائین انھون نے دیکھین وہ بلائین کسی قوم نے نہ دیکھین معمول ہے کہ پوست ہر شئے کا دواؤن سے سخت
و بالکش ہوجاتا ہے جیسے طائف کا ادیم کیسا خوشبو ہوجاتا ہے اگر تلخ و تیز دوا اسمین نہ ملین تو گندہ اور ناخوش
اور ناپاک بو ہوئے جیسا کہ اہل طائف اور یمن چمڑون مین دوا تلخ و تیز مل کے دیوارون پر ڈال دیتے ہین
ستارہ سہیل کی تاثیر سے بودار و رنگین ہوجاتے ہین اور بہتر ادیم طائف کا ہوتا ہے پس ایسے ہی آدمی کو بھی مثل پوست
کے جان کہ رطوبتون سے زشت و گران ہو رہا ہے لابد م تلخ و تیز چیزون سے خوب مالش اسکو دے تو پاک
و لطیف و بافرہ ہوجاے اے شاد و مظفر اور جو تو مالش نہین دیتا اور مالش و محنت سے جان بچاتا ہے
تو اے عیار یعنے کھرے آدمی اسپر راضی ہوجا جو خدا تجکو رنج تیرے بے اختیار کے دے ہو اسطے کہ بلا دوست
کی تمھاری تطہیر ہے اور علم اسکا تمھاری تدبیر سے بڑھ کے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ما یصیب
المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ من خطایاہ یعنے نہین پہونچتا ہے
مسلم کو تعب اور درد یعنے مرض اور نہ ہم نہ حزن اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کانٹا بھی چبھے مگر یہ کہ بخشتے ان رنجون سے
اسکے گناہ پس تطہیر ظاہر شارح نے اور محدثین بھی اس بارہ مین کہی ہین مگر مومن کو یہ ایک کیا تھوڑی ہے اور
جب بلا مین آدمی صفا دیکھتا ہے تو بلا شیرین ہوجاتی ہے جیسے دوا مین صحت پاتا ہے تو دوا خوش ہوجاتی ہے
پس بات مین اپنی مرد جانتا ہے کہ یہ مرنا نہین ہے جینا ہے میرے ہاتھ مردہ لگ گئی اور خود کہتا ہے اقتلونی یا
ثقات مار ڈالو مجکو اے ثقہ لوگو کہ وہ کاملین ہین پھر ان جوان و عکس کی طرف رجوع ہوے کہ غیر کے حق مین
تو سود ہوے لیکن اپنے حق مین مردود ہوے خدا کا رحم تو اسسے قطع ہوگیا اور کینہ شیطانی اسپر لپٹ گیا

کارگاہ خشم وکینہ دری کی ہوگئی یعنے کارخانہ خشم وکین کا انجمن جاری ہے اور کینہ ایسی چیز کہ اصل وبنیاد گمراہی وکافری کی ہے الخلاف شرح میں کرنہ کی جگہ ورنہ ما بیدی کو نا بیدی او کو بتو دو تائی کو تانی لکھا ہے

## پوچھنا ایک شخص کا حضرت عیسیٰ سے کہ عالم وجود میں سخت تر کیا چیز ہے

قولہ گفت عیسیٰ را یکے ہوشیار سر + چیست در ہستی ز جملہ صعب تر + گفتش ای جان صعب تر خشم خدا + کہ ازان دوزخ ہمیلرزد چو ما + گفت زین خشم خدا چہ بود امان + گفت ترک خشم خویش اندر زمان + کظم غیظ است ای پسر خط امان + خشم حق یاد آور و در کش عنان + پس عوان کہ معدن این خشم گشت + خشم زشتش از سبع ہم در گذشت + چہ امید ستش برحمت جز مگر + باز گردد زان صفت آن بے ہنر + گرچہ عالم را از یشان چارہ نیست + این سخن ہم اندر ضلال افگندہ نیست + چارہ نبود ہم جہان را از چمین + لیک نبود آن چمین ماء معین + الحقنی چمین بالفتح بول وبراز ماء معین بفتح میم آب روان طاہر وپاک وصاف حضرت عیسیٰ سے ایک ہوشیار سر نے پوچھا کہ اس عالم ہستی میں سب سے زیادہ سخت کون چیز ہے انھوں نے کہا کہ ای جان سب سے سخت تر غصہ خدا کا ہے کہ اس سے دوزخ بھی مثل ہمارے کانپتا ہے پھر کہا اس غصۂ خدا سے امن کی کیا صورت ہے کیسے ہو کہا ترک اپنے خشم کا زمانہ میں کظم غیظ یعنے غصہ کا کھانا اے پسر خط امان ہے جیسا کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس جو لوگ کہ غصہ کھانے والے ہیں اور لوگوں کی خطا معاف کرنے والے لا بد خشم حق کو یاد کر اور اپنی باگ غصہ سے روک لے پس عوان اور سرہنگ سلطانی کہ معدن غصہ کے ہوئے اور انکا غصہ زشت بد ورندوں سے بھی بڑھ گیا ہے انکو اسکی رحمت کی کیا امید سوا اسکے کہ وہ بے ہنر اپنی صفت سے باز آئیں اگرچہ عالم کو ان لوگوں سے چارہ نہیں ہے اسلئے انتظام عالم کا دشوار اور یہ بات ظاہر ہے سب لوگ جانتے ہیں بھولے بھٹکے پڑے ہوئے نہیں ہیں لیکن جہان کو بھی چارہ چمین سے نہیں ہے بول وبراز ایمین ضرور ہوتا ہے اور وہ چمین ماء معین نہیں ہوتا اپنی اپنی قدر ہے الخلاف شرح میں پہلا شعر اس حکایت کا اخیر میں داستان صدر سے لکھدیا ہے

## خیانت کرنا عاشق کا اور للکارنا معشوق کا

قولہ باز گو احوال آن خستہ جگر + در میان باغ با رشک قمر + چونکہ تنہائیش بدید آن سادہ مرد + زود او قصد کنار وبوس کرد + بانگ بر روے زد بہیبت آن نگار + کہ مرو گستاخ ادب را گوش دار + گفت آخر خلوتست وخلق نی + آب حاضر تشنۂ ہمچون منی + کس نمی جنبد درینجا جز کہ باد + کیست حاضر کیست مانع زین کشاد + گفت ای شیدا تو ابلہ بودۂ + ابلہے وز عاقلان نشنودۂ + باد را دیدی کہ مے جنبد بدان + باد جنبان نیست اینجا بادران + مروحہ تصریف صنع ایزدش + زو بران باد ہمی جنباندش + جزو بادے کو بحکم

نادرست + باد بیزن تا نجنبانی نجست + جنبش این جزو باد اے سادہ مرد + بے تو تے باد بیزن سر نکرد + جنبش باد نفس کاندر لب ست + تابع تصریف جان و قالب ست + المعنی پھر رجوع ہے طرف ذکر اُس جوان عاشق اور زن معشوقہ کے چنانچہ فرمایا کہ حال اُس خستہ جگر کا بیان کر کہ باغ مین اُس رشک قمر کے ساتھ کیا ہوا جبکہ اُس احمق سادہ مرد نے اُسکو تنہا دیکھا بے تامل ارادہ کنار و بوس کا کیا اُس نگار نے للکار کر کہا کہ گستاخی کی چال مت چل ادب کو ستکے رہ کہا آخر تنہائی ہی کوئی مخلوق سے نہیں یانی موجود اور مجھسا پیاسا جان بلب کوئی سواے باد کے چلتا پھرتا نہیں ہی بس سواے ہوا کے اور کون حاضر ہی اور کون مانع اس عقدہ کے کشادہ کا ہی کہا ای دیوانہ تو کیا احمق ہو گیا ہے اور بہ حقیقت بڑا احمق ہے تو نے عاقلون سے کچھہ نہین سُنا تو نے صرف ہوا کو دیکھہ لیا کہ درختون پر ہلتی ہے اور جان لیا کہ ہوا چلتی ہی کیا ہوا چلانے والا یہان موجود نہین ہی ای احمق پنکھا گردش صنع ایزد کا اُسپر لگتا ہی اور وہ اُسکو ہلاتا ہی دیکھہ تو ایک جزو ہوا کا کہ اُسکے حکم سے ہمارے حکم مین ہی جبتک اُسپر پنکھیا نہ مارو نہین ہلتی آئی سادہ مرد جیسی جنبش اس جزو باد کی ہے کہ بے حکومت پنکھے کے سر نہین ہوتی پنکھے کی مطیع ہی ایسی ہی جنبش باد نفس کی لبون مین ہی کہ وہ تابع گردش جان و قلب کی ہی جیسا یہ ہلاتے ہین ویسی ہی ہلتی ہی اختلاف شرح مین بوس کے بجاے بوسہ اور جنبان کا نون ندارد جنبانی کو بجنبانی جزو باد کو جزوے کہ موزون نہین لکھا ہی **قولہ** گاہ دم را مدح و پیغامے کند + گاہ دم را ہجو و دشنامے کند + پس بدان احوال دیگر بادہا + کہ ز جزوے کل ہمی بیند نہا + باد را حق گہ بہاری میکند + در دلش زین لطف عارے میکند + بر گروہ عاد صرصر میکند + باز بر ہود ش معطر میکند + میکند یک باد را زہر و سموم + مر صبا را میکند خرم قدوم + باز دم را در تو بنہاد او اساس + تا کنی ہر باد را بر وے قیاس + دم نمیگیرد سخن بے لطف و قہر + بر گروہے شہد و بر قومیست زہر + مروحہ جنبان پئی انعام کس + وز براے قہر ہر پشہ مگس + المعنی پس وہ ہوا نفس کی جو تابع جان و قالب کی ہی کبھی اپنی جنبش سے کسی کی مدح کرتی ہی اور پیغام سُناتی ہی اور کبھی کسی کی ہجو کرتی ہی اور دشنام جتاتی ہی اب ایسے ہی جملہ ہواؤن کو قیاس کرے کسلیے کہ ایک جزو سے کل کو عقلین سمجھ سکتی ہین نہی بضم جمع نہیہ بمعنی عقل و خرد حق تعالے ہوا کو کبھی بہاری کرتا ہی اور دی یعنے خزان مین اس لطف سے صاف و عاری کرتا ہی یہ حکمت اُسکی ہی ہوا کو قوم عاد پر صرصر کرتا ہی ای ہواے تند جس سے وہ ہلاک ہوئی اور یہی ہوا کو ہود پر معطر فرمایا ہی کہ اُنکو مہلک ہو اور اُنکو مفرح ایک ہوا سموم ہی زہرناک ایک ہوا صبا ہے خرم قدوم مقوی جان و دل پھر تیرے بیچ مین اُسنے دم سے بنیاد رکھی کہ وہ بھی ہوا ہی جو خارج سے آتی جاتی ہی اور مدار عمر ہی تو ہر ہوا کو تو اُسپر قیاس کرے دیکھہ تو یہ دم ہی تیرا کوئی سخن بے لطف و قہر کے نہین کرتا کہ وہ کسی گروہ پر شہد ہوتا ہی اور کسی قوم پر زہر ایسے ای یہ ہوا جو پنکھا ہلا رہی ہے آدمی کے سینے تو انعام و احسان ہے اور مکھی مچھر کے حق مین

قہر و غضب الخلاف شرح مین ہجو کو ہجو بنہا د کے بعد ایک الف زائد اور اساس کو اس بنہگیر د کو بنگرد و بشہ کو بصورت پشہ اور اُسکے بعد و او لکھا ہی **قولہ** مروحہ تقدیر ربانی چرا + پر نباشد ز امتحان عز ابتلا + چونکہ جزو ے باد وم یا مروحہ + نیست الا مفسدہ یا مصلحہ + این شمال و این صبا و این دبور + کے بود از لطف و از انعام دور + یک کف گندم زانباری ببین + فہم کن کان جملہ باشد ہمچنین + کل باد از برج باد آسمان + کے جہد بے مروحہ آن بادران + بر سر خرمن بوقت انتقاد + نے کہ فلاحان ہمیجویند باد + تا جدا گردد ز گندم کاہہا + تا بانبارے رود یا چاہہا + چون بماند دیر آن باد وزان + جملہ را بینی بحق نالان چنان + ہمچنین در طلق آن باد ولاد + گر نیاید بانگ درد آید کہ داد + گر نمیداند کس رانندہ اوست + باد را پس کردن زاری چہ روست + رقعہ تعویذ مے خواہند نیز + در شکنجہ طلق زن از بس عزیز + اہل کشتی ہمچنان جویاے باد + جملہ خواہانش ازان رب العباد + **المعنی** یعنے جب یہ ہوا واسطے انعام و قہر کے ہی تو نکھا تقدیر ربانی کا امتحان و آزمایش سے کیسے نہ پر ہو گا اب فرماتے ہین کہ ہر گاہ ہوا جزو ے دم یا مروحہ کی کہ دونون کا بیان اوپر فرمایا ہے خالی اس سے نہین کہ مفسدہ ہون یا مصلحہ یعنے فساد اٹھانے والی یا اصلاح کرنے والی تو یہ شمال اور صبا و دبور اُسکے لطف و انعام سے کب دور ہونگی اسی تھوڑے کو بہت پر قیاس کر لے ایک مٹھی گیہون انبار سے اُٹھا کے دیکھ اور سمجھ لے کہ سب ایسے ہی ہونگے کل ہوائین اُن برجون سے جو برج باد کے آسمان پر ہین یعنے جوزا اور میزان اور دلو مقدر کیا جو بدون پنکھے اُس باد ران کے اپنی جگہ سے جنبش کر سکین جسوقت خرمن طیار ہوتا ہے تو انتقاد کے واسطے جسکی ہندی بیلاسا ہے یعنے ٹھاس دانہ سے الگ کرنا یہ بات نہین ہی کہ کسان ہوا ڈھونڈھتے ہین فلاح زراعت کنندہ اس غرض سے کہ گندم کاہ سے جدا کرین مگر اسمین دو باتین ہین کہ اگر ہوا آئے تو نہ معلوم کہ غلہ انبار کو جاے یا چاہ اور گڈھون مین جاے جو مراد چاہ سے ہی کہ آندھی سے اُڑ اُڑ کے گڑھون مین جا پڑتا ہی اور جب ایسی آندھی دیر تک چلتی ہی تو یا تو ہوا ڈھونڈھتے تھے یا اب افسوس سے اُنگلیان کاٹتے ہین ایسے ہی زن حاملہ کا حال ہی کہ درد زہ مین اگر جننے وقت ہوا ولادت کی نہ آئی تو آواز درد کی آتی ہی کہ فریاد ہی پس اگر انکو ایسا نہین جانتے کہ ہوا کا چلانے والا وہی ہی تو ہوا کے واسطے زاری کیون کرتے ہین اور دعائین کیون مانگتے ہین تعویذ کا پرچہ بھی تعویذ والون سے چاہتے ہین کہ عورت شکنجہ درد مین گرفتار ہی جو از بس عزیز ہی ایسے ہی اہل کشتی جویان ہوا کے ہوتے ہین اور رب العباد سے اُسکے خواہان **الخلاف** شرح مین یا مروحہ کو با مروحہ روست کو چوست ازبس کو از بر لکھا ہی **قولہ** ہمچنین در درد و ندانہا ز باد + دفع میخواہی بسوز و اعتقاد + از خدا لابہ کنان آن جندیان + کہ بدہ باد ظفر اے حکمران + پس ہمہ دانستہ اند این را یقین + کہ فرستد باد رب العالمین + پس یقین در عقل ہر دانندہ ہست + اینکہ با جنبندہ جنبانندہ ہست + گر تو او را می نبینی در نظر + فہم کن آنرا

باثمار اثر + تن بجان جنبد نمی بینی تو جان + لیک از جنبیدن تن جان بدان + گفت او گر ابلہم من در ادب + زیر کم اندر وفا و در طلب + گفت ادب این بود کہ خود دیدہ شد + آن دگر را خود ہمیدانی تو لد + خود ادب این بود وآن دیگر دفین + زین بتر باشد کہ دیدیمش یقین + ہرچہ زین کوزہ تراود بعد ازین + یک نمط خواہد بدان جملہ چنین + المعنی ایسے ہی جب تیرے دانتون مین درد باد سے اٹھتا ہی تو کیسا دفع اسکا سوز و اعتقاد سے چاہتا ہے علے ہذا لشکر والے خدا سے زاری و منت کرتے ہین کہ ای خدا تو ہمکو با ظفر عطا کر یعنی سب نے اس بات کو بیقین جان لیا ہی کہ ہو اکا بھیجنے والا رب العالمین ہی اور ہر دانا کی عقل مین یقین ثابت ہی کہ ہر ہلنے والے کا ہلانے والا ہی اگر تو جنبانندہ کو اپنی نظر سے نہین دیکھتا تو اسکے اثر جو ظاہر ہین انسے سمجھ لے خیال تو کر تن آدمی کا جان سے ہلتا ہے اور جان کو نہین دیکھتا لیکن تن کے ہلنے سے جان کو قیاس کر اب پھر قول اس بے ادب عاشق کا زن معشوقہ سے ہی کہ اگر مین ادب مین احمق ہون لیکن وفا و طلب مین تو زیرک ہون کہا ادب تو یہ تھا جو سامنے آیا اور دیکھ لیا وفا و طلب اسکو ای لد یعنے گمراہ تو ہی جانے کوئی ظہور مین تو آئی نہین جب ادب تیرا یہ تھا جو ظاہر ہوا وہ تو ایک گڑی دبی چیز ہے پس اس سے جو ہم دیکھ چکے بتر ہی ہو گی خوب یقین ہی اب تیرے کوزہ سے بعد اسکے جو جو کچھ ٹپکیگا بالیقین سب ایک قسم کا ہوگا ایسا کہ جیسا یہ ظاہر ہوا

## قصہ اس صوفی کا کہ جب گھر مین آیا تو عورت کو بیگانہ کے ساتھ دیکھا

**قولہ** صوفیی آمد بسوے خانہ روز + خانہ یک در بود و زن با کفش دوز + جفت گشتہ با حریف خویشتن زن + اندران یک حجرہ از وسواس تن + چون بزد صوفی بجد در چاشتگاہ + ہر دو وا ماندند نے حیلہ نہ راہ + ہیچ معہودش نبد کو آن زمان + سوے خانہ باز گردد از دکان + قاصدا آن روز بیوقت مروغ + از خیالے کرد با خانہ رجوع + اعتماد زن بر و کو ہیچ بار + این زمان تا خانہ نا رد روزگار + اعتمادش بود از روے قیاس + خانہ نتو انگر دو ر کوے قیاس + آن قیاسش راست نامد از قضا + گرچہ ستار ست ہم بہر جزا + چونکہ بد کردی بترس ایمن مباش + زانکہ تخمست و برویاند خداش + المعنی مروع نگاہداشتہ شدہ ایک صوفی اپنے گھر کی طرف آیا گھر کا ایک ہی دروازہ تھا عورت اسکی ایک کفش دوز کے ساتھ جو اسکا حریف تھا جفت ہو رہی تھی بسبب وسواس تن کے جو مراد خواہش جسمانی سے ہی کسواسطے کہ وسواس کی ہندی شعد کارونا ہی جب صوفی نے دروازہ چاشت کے وقت بتاکید تمام بجایا دونون حیران رہگئے کہ اب نہ کوئی حیلہ ہی نہ راہ ہی اسکی کبھی یہ عادت نہ تھی کہ ایسے وقت دکان سے گھر کو آتا اسدن قصدا بے وقت مقرری کے کسی خیال سے گھر کو دکان سے لوٹ آیا تھا عورت کو اسپر اعتماد تھا کہ کبھی اسوقت کام چھوڑ کے گھر کو نہین آتا ہی اب بھی نہ آئیگا اور یہ اعتماد اسکو اپنے قیاس پر تھا لیکن قیاس ایسی چیز نہین کہ اسکی گلی مین گھر بنا لے یعنے اسپر بے غم ہو بیٹھے کہ یہی صحیح ہے

نهین چاہیے اکثر غلط ہوتا ہے چنانچہ قضاے الٰہی سے اسکا قیاس بھی درست نہوا اسلیے کہ اللہ تعالے اگرچہ ستار ہے لیکن ہر کام کا بدلہ بھی دیتا ہے پس اگر تو بد کرے تو ڈرتا رہ پختہ مست ہو اسواسطے کہ وہ بد ایک تخم ہے ضرور خدا تعالے اسکو جمائیگا

## بیان اسکا کہ خدا تعالے بندہ کو گناہ مین اول رسوا نہین کرتا ہے

**قولہ** چند گاہے او چو شاند کہ تا + آید ش زین پس پشیمانی حیا + عہد عمر آن امیر مومنان + داد دزدے را بجلاد و عوان + بانگ زد آن دزد کاے میر دیار + اولین بار ست جرمم زینہار + گفت امیرش حاش للہ کہ خدا + بار اول قہر راند در جزا + بارہا پوشد پے اظہار فضل + باز گیرد از پئے اظہار عدل + تا کہ این ہر دو صفت ظاہر شود + آن مبشر گردد این منذر شود + بارہا زن نیز آن بد کردہ بود + سہل بگذشت آن و سہلش مینمود + آن نمیدانست عقل پاے سست + کہ سبو دائم ز جو ناید درست + آنچنانش تنگ آورد آن قضا + کہ منافق را کند مرگ فجا + نے طریق و نے رفیق و نے امان + زانکہ عزرائیل شد در قصد جان + آنچنان کان زن در ان حجرہ خفا + خشک شد او و حریفش ز ابتلا + المعنی فجا بکسر و بضم مفاجات بمعنی ناگہان گرفتن اول تو چند بار خدا تعالے اُس بدی کو چھپاتا ہے تا اُس کام سے شرما کے پشیمان ہوئے اور تکرے سطابق اسی کے فرماتے ہین کہ امیر المومنین حضرت عمر نے ایک چور کو جلاد کے حوالہ کیا کہ سخت گیر تھا لفظ عوان تشدید میم بھی جائز ہے چور چلایا کہ اے امیر ملک کے یہ میرا پہلا ہی جرم ہے مین پناہ چاہتا ہون امیر نے کہا حاش للہ ہرگز یہ بات نہین ہے کہ خدا تعالے پہلے جرم کے بدلے مین کسی پر قہر جاری کرے وہ بارہا چھپاتا ہے تا فضل اُسکا ظاہر ہوئے پھر ماخوذ کرتا ہے تو جانین کہ عدل بھی اُسکا ہے اور دونون صفتین ظاہر ہون تو کوئی بشارت یافتہ ہو اور کوئی ترسانیدہ شدہ ایسے ہی اُس عورت نے بارہا بدکاری کی اور وہ سہل گذر گذر گئی تو اب دلیر ہوگئی اور اُسکو سہل معلوم ہونے لگی اُسکی عقل سست پا دور کی بات کو نہین پہونچ سکتی تھی نہین جانتی تھی کہ سبو ہمیشہ نہر سے درست نہین آتا کبھی پھوٹ بھی جاتا ہے پس ایسا اُسکو حکم الٰہی نے دبوچا جیسے منافق کو مرگ مفاجات دبوچ لیتا ہے کہ نہ اُس کو راہ بچاؤ کی ملتی ہے نہ کوئی رفیق یعنی توبہ اور عمل صالح نہ امن کیونکہ عزرائیل کا قصد جان نکالنے کا ہو رہا ہے یہی حال اُس عورت کا اُس حجرہ خفا مین تھا یعنی گلا گھونٹنے والے مین کہ یہ اور حریف اُسکا دونون اُسمین مبتلا ہونے سے خشک ہو گئے تھے الخلاف شرح مین عمر کو عم بازگیرد کو بارگیرد لکھا ہے **قولہ** گفت صوفی با دل خود کاے دوگبر + از شما کینہ کشم لیکن بصبر + لیک نا آہستہ آرم این زمان + تا نہ ہر گوشی بنو خد این نہان + از شما پنہان کشد کینہ محق + اندک اندک ہمچو بیماری دق + مرد دق باشد چو یخ ہر لحظہ کم + لیک پندارد بہر دم بہترم + ہمچو گفتارے کہ میگیرد نشش او + غرہ آن گفت کاین گفتار کو + نیست در سوراخ گفتار الغو + گشتہ او مغرور تر

زین گفتگو + این همیگویند و بندش می نهند + او خوش آسوده که از من غافلند + هیچ پنهان خانه آن زن را نبود + هیچ ودهلیز وره بالا نبود + نے تنورے کہ درآن پنهان شود + نے جوالے کہ حجاب آن شود + همچو عرصه پهن روز رستخیز + نے گودے پشته نے جاے گریز + گفت یزدان وصف آن جاے حرج + بہر محشر لاتری فیها عوج + چادر خود را برو افگند زود + مرد را زن کرد ودر را بر گشود + المعنی کفتار بالفتح ہندی بجّو کہ ایک جانور ہے مردہ خوار سیخ سیچہ بالضم تخانہ گو بکاف فارسی گڈھا صوفی نے اپنے دل مین کہا کہ اے کافر رہو تمسے اپنا کینہ نکالونگا لیکن صبر کے ساتھ پس اسوقت تو انجان ونادانستہ ہوجاؤن تو اس چھپی بات کو ہر کان نہ سن لے تا فاش ہو اب مقولے مولانا رم کے ہین کہ محق آدمی یعنے جو حق پر ہوتا ہے پوشیدہ اپنا کینہ تمسے نکالتا ہے اور تھوڑا تھوڑا جیسے بیماری دق کی کہ دق والے کو یخ کی طرح ہر دم گھلاتی ہے لیکن وہ یہی جانے جاتا ہے کہ مین پہلے سے اچھا ہون اور جیسے کفتار کہ لوگ اسکو پکڑتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کفتار کہان ہے اور وہ اس بات پر فریفتہ ہوجاتا ہے یہ تو کہتے ہین کہ اے عمو سوراخ مین کفتار نہین ہے اور وہ اس کہنے سے زیادہ تر دھوکے مین پڑتا ہے پس یہ کہتے جاتے ہین اور پھندے لگاتے جاتے ہین اور وہ خوش و آسودہ کہ مجھسے غافل ہین پھر رجوع اصل حکایت کی طرف ہے کہ عورت حیران تھی نہ کوئی تہ خانہ اسکے گھر مین تھا نہ کوئی تہخانہ نہ دہلیز نہ راہ اوپر جانے کی نہ کوئی تنور جسمین چھپاوے نہ کوئی گون کہ اسمین ڈھانک دے گھر کیا ایک چوڑا میدان روز قیامت کا سا تھا جسمین نہ گڑھا نہ ٹیلہ نہ کوئی راہ بھاگنے کی چنانچہ خداے تعالے نے جو میدان حشر کی صفت مین لاتری فیها عوجا فرمایا ہے وہ ایسے ہی گھر پر حرج اے پر سختی کی صفت ہے لاترے فیها عوجا ولا امتا نہین دیکھیگا تو اس میدان حشر مین نہ گڑھا نہ ٹیلہ نہ پستی نہ بلندی صاف ہموار ہوگا ناچار عورت نے اپنی چادر حریف پر ڈال دی اور مرد کو عورت بناکے دروازہ کھول دیا الخلاف شرح مین تانہ کو تاکہ نیوشند کو نیوشد لکھا ہے

## چھپانا عورت کا مرد کو چادر مین مکر و تلبیس سے کہ ان کیدکن عظیم یعنے مکر تم عورتون کا بڑا ہے

قولہ زیر چادر مرد رسوا و عیان + سخت پیدا چون شتر بر نردبان + از تعجب گفت صوفی چیست این + ہرگز این رامن ندیدم کیست این + گفت خاتو نیست از اعیان شہر + مر ورا از مال و اقبالست بہر + در ببستم تاکسے بیگانہ + در نیاید زود نادانانہ + گفت صوفی چیستش ہین خدمتے + تابرآرم بے سپاس و منتے + گفت میلش خویشی و پیوستگیست + نیک خاتونیست حق داند کہ کیست + یک پسر دارد کہ اندر شہر نیست + خوب و زیرک چابک و مکسب کنیست + خواست دختر را بہ بیند زود ست + اتفاقا گاہ دختر اندر مکتب ست + باز گفت از آرد باشد یا سبوس + میکنم او را بجان و دل عروس + گفت صوفی ما فقیر و زاد کم + قوم خاتون مالدار و محتشم +

کے بود این کفو ایشان در زواج + یکدر از چوب و در دیگر زعاج + کے بود ہمرنگ فقر و احتشام + چون شود ہمجنس یا قوت و در خام + جامہ نیمے اطلس و نیمے پلاس + عیب باشد نزد ارباب شناس + با کبوتر باز کے شد ہم نفس + کے شود ہمراز عنقا با مگس + کفو باید ہر دو جفت اندر نکاح + ورنہ تنگ آید نماند ارتیاح + المعنی زواج زوج ہونا ارتیاح راحت پانا یعنے عورت نے چادر تو اوڑھا دی لیکن یہ چادر کے نیچے بھی رسوا و عیان تھا اور نہایت ہی ظاہر جیسے اونٹ سیڑھی پر کہ خود بھی لنبا اور معہذا سیڑھی پھر کیسے رسوا نہ ہوئے صوفی نے متعجب ہو کے کہا کہ یہ کیا ہے اور کون ہے مین نے اسکو کبھی نہین دیکھا عورت نے کہا یہ ایک خاتون معزز دن شہر سے ہے کہ مال و اقبال دونون خدا نے اسکو دیے ہین مین نے اسی واسطے دروازہ بند کر دیا تھا کہ کوئی بیگانہ جلدی سے ناواقفون کی طرح گھر مین نہ گھس آئے صوفی نے کہا بتا تو اُنکی خدمت کی کون سی چیز ہے جو اُسکو مین بلے شکر و منت کے پورا کرون کہا اُسکو خواہش رشتہ اور اپنایت کی ہے ظاہر تو نیک بی بی ہے آگے اللہ جانے کون ہے ایک لڑکا اُسکا ہے کہ مثل اُسکے دانا و چالاک و خوبصورت کمانے والا شہر مین نہین ہے چاہا کہ لڑکی کا مُنھ اور ہاتھ دیکھے اتفاق سے لڑکی گھر نہین مکتب مین ہے اکثر دستور ہے کہ اگر لڑکی کا مُنھ نہین دکھاتے ہین تو ہاتھ دکھا دیتے ہین کہ کالی گوری کی تمیز ہو جائے پھر یہ بھی کہا ہے کہ دیکھنے سے کیا ہے اگر آتا ہے جب اور بھوسی جب مین اسکو جان و دل سے عروس کرتی ہون صوفی نے کہا ہم فقیر محض بے سامان اور خاتون کی قوم مال و حشمت والی یہ لڑکی اس ازدواج مین اُنکی کفو کیسے ہو سکتی ہے گویا وہ حال ہے کہ ایک کیواڑ لکڑی کا اور ایک کیواڑ ہاتھی دانت کا بھلا فقیری و مالداری بھی ہمرنگ ہوتی ہین ایسے ہی یاقوت اور سنگ خام کب ہمجنس ہو سکتے ہین نصف جامہ تو اطلس کا اور نصف گزی کا اہل شناس کے نزدیک کیسا عیب ہے کہین کبوتر کے ساتھ بھی باز ہمنفس ہوا ہے اور مکھی عنقا کی ہمراز کبھی ہوئی ہے نکاح مین دونون جفت کا ہم کفو ہونا چاہیے ورنہ ایک دوسرے مین باہمدگر تنگ عارض ہوتی ہے پھر راحت و خوشی نہین رہتی رنج و ملال ہوتا ہے۔ اختلاف شرح مین یک در از چوب کو در از وچوب اور تنگ کو ننگ سے لکھا ہے

## کہنا عورت کا کہ وہ فکر جہاز مین نہین ہے مراد اُسکی صلاح و عفت ہے اور پوشیدہ جواب صوفی کا

گفت گفتم من چنین عذری و او + گفت نے من نیستم اسباب جو + ما ز مال و زر ملول و تخمہ ایم + ما بحرص جمع نے چون عامہ ایم + ما ملولیم از قماش زر و سیم + فارغیم و تخمہ از مال عظیم + قصد ما ستر ست و پاکی و صلاح + در دو عالم خود بدان باشد فلاح + باز صوفی عذر درویشی بگفت + وان مکرر کرد تا نبود نہفت + گفت زن من ہم مکرر کردہ ام + بے جہازی را مقرر کردہ ام + اعتماد اوست راسخ تر زکوہ + کہ ز فقرش ہیچ می ناید شکوہ + او ہمیگوید مرادم عفت ست + از شما مقصود صدق و ہمت ست + گفت صوفی خود جہاز و مال ما +

دید دمی بیند هویدا اے خفا + خانۂ تنگی مقام یکتنی + که درو پنهان نماند سوزنی + باز ستر و پاکی و زهد و صلاح او زما به داند
هم ز انتصاح + به زما بیند او احوال ستر + وز پس و پیش و سر و دنبال ستر + جهازی خود عیان همچون خور ست +
وز صلاح و ستر او واقف تر ست + ظاهر او بی جهاز و خادم ست + وز صلاح و ستر او خود عالم ست + شرح مستوری
ز با با شرط نیست + چون بر و پیدا چو روز روشنیست + این حکایت را بدان گفتم که تا + لاف کم بافی چو رسوا شد خفا +
بر تر ئے هم بدعوی مستزاد + این بدست اجتهاد و اعتقاد + چون زن صوفی تو خائن بوده + دام مکر اندر دغا بگشوده
کز هر نا شسته روی گپ زنی + شرم داری وز خدای خویش نی + المعنی گپ کلام و سخن وگزاف عورت نے
کہا مین نے یہ سب عذر جو تو نے کیے ایسے ہی اُس سے کیے اُسنے کہا کہ مین مال سباب کی ڈھونڈھنے والی نہین ہون ہمارے
یہان اتنا مال و زر ہی کہ ہم اُس سے تنگ آ گئے ہین اور ایسا پیٹ بھرا ہی کہ بدہضمی ہو گئی ہی ہمکو عام مخلوق کی طرح حرص
جمع کرنے کی نہین ہی ہم اسباب و زر و سیم سے تنگ ہین اور مال سے فارغ کہ اُس سے عظیم تخمہ ہمکو لاحق ہی ہمارا
قصد تو پردہ نشینی و عفت و نیکوکاری سے ہی جس سے دونون عالم کا بھلا ہی پھر صوفی نے اُسی عذر محتاجی کو مکرر کیا
تا کوئی بات چھپی نہ رہے عورت نے کہا کہ مین نے بھی اُس سے بار بار کہا ہی اور یہ ٹھہرا لیا ہے کہ یہ لڑکی بیجہاز
کی ہی اُسکا اعتماد ہماری طرف کو ہ سے بھی زیادہ مستحکم ہی کہ ہمارے فقر سے اُسکو کچھ اندیشہ اور پروا نہین ہے وہ
یہی کہتی ہے کہ میری مراد تو عفت سے ہی اور تمھارا صدق اور تمھاری ہمت سے مقصود صوفی نے کہا جہاز اور مال
تو ہمارا خود اُسنے دیکھا ہی اور دیکھ رہی ہی ظاہر پیش نظر ہی نہ پوشیدہ یہ ایک گھر تنگ ہی ایک آدمی کے رہنے کا ٹھکانا ہی
جسمین ایک سوزن بھی نہ چھپ سکے ستر و پاکی اور زہد و صلاح کا یہ حال جسکی نیک اندیشی وہ ہمسے بہت زیادہ
جانتی ہی اور ستر کا حال بھی وہ ہمسے بہتر جانتی ہی وہ خوب پس و پیش اور دنبال و سر ستر کا سمجھتی ہے بیجہازی
تو ہماری ایسی ظاہر جیسے دن مین آفتاب اور صلاح و ستر ہمارا وہ ایسا جانتی ہے کہ خود ہم بھی واقف نہین
ظاہر تو لڑکی ہماری بے جہاز و خادم کی ہی لیکن صلاح و ستر کی وہ خود عالم ہے اپنی لڑکی کی مستوری بیان کرنا
یہ شرط با با نہین ہی جبکہ اُسپر روز روشن کی طرح ظاہر ہی آب وہی زن معشوقہ اُس جوان عاشق سے جسکا ذکر اوپر
سے چلا آتا ہی کہتی ہی کہ یہ حکایت مین نے اسواسطے کہی تا تو بہت سی شیخی اپنی نہ پورے اُس صورت مین کہ جب
چھپا دھکا تیرا رسوا و ظاہر ہو گیا اور چھپا ٹھکا اُسکا وہی قصد بوس و کنار کا اور شیخی اظہار وفا و طلب کا تیری
شیخی اس خیال سے ہی کہ مین تجسس مین بڑھ جاؤن اور دعوے مین مستزاد ہو جاؤن اور اعتقاد و اجتہاد تیرا
یہ ہی جو مین نے دیکھا اور تو نے اختیار کیا ہی تو تو زن صوفی کی طرح خائن ہے اور دغا مین دام مکر کا کھولے ہوے
اسلیے کہ ہر نا پاک نا شستہ رو کے سامنے گپین مارے اور اپنے خدا سے مطلق نہین شرماتا کہ وہ حاضر و ناظر ہی
الخلاف شرح مین باز صوفی کو بار ظاہر اکا الاعتذار و ضعف کو غلط بر تر آئی کو مرتز اسے لکھا ہی

## بیان اسکا کہ خدا کو سمیع و علیم و بصیر کہنے سے غرض کیا ہی

**قولہ** ز پے آن گفت حق خود را البصیر + کہ بود دید ویت ہر دم نذیر + از پی آن گفت حق خود را سمیع + تا بہ بندی لب ز گفتار شنیع + از پی آن گفت حق خود را علیم + تا نیندیشی فسادی تو ز بیم + نیست اینہا بر خدا اسم علم + کہ سیہ کافور دارد نام ہم + اسم مشتق ست از اوصاف قدیم + بیمثال علت اولی سقیم + ورنہ تسخر باشد و طنز و دغا + کر را سامع ضریری را ضیا + یا علم باشد مخی نام وقیح + یا سیاہ و زشت را نام صبیح + طفلک نوزادہ را حاجی لقب + یا لقب غازی نہی بہر نسب + گر بگویند این لقبہا در مدیح + چون ندارد آن صفت نبود صحیح + تسخر و طنزے بود آن یا جنون + پاک حق عما یقول الظالمون + من ہمی دانستمت پیش از وصال + کہ نکو روئی ولیکن بد خصال + **المعنی** پھر وہی زن معشوقہ کہتی ہی کہ حق تعالے نے اسواسطے آپ کو بصیر کہا ہی تا سمجھے کہ وہ دیکھتا ہے اور اسکی دید ہر دم تجھکو ڈراتی رہے ایسے ہی آپ کو سمیع کہا ہی یہ بھی اسی واسطے ہی کہ تو اپنے لب گفتار بد سے بند کرے اور جانے کہ وہ سنتا ہی اور علی ہذا علیم کہا ہی تا تو اسکے علم کے خوف سے کوئی فساد کی بات نہ سوچے نہ کرے آپ سمجھ لے یہ بصیر و سمیع و علیم جو اسکے نام ہین ایسے نہین ہین جیسے ہر کسی کو ایک صفت کے ساتھ موسوم کرتے ہین اور وہ صفت اسمین نہین ہوتی مثلا زنگی کا نام کافور رکھتے ہین بلکہ یہ اسما اسکی صفات قدیم سے مشتق ہین کہ یہ صفتین اسکی قدیم ہین نہ مثل علت اولے کے جیسا کہ فلاسفہ خدا تعالے کو علت اولی کہتے ہین اور وہ جملہ علت سے پاک و منزہ ہی کہ یہ بات انکی سقیم ہی اور اگر واقعی اسکو بصیر و سمیع و علیم موافق اسکی صفات کے نہ جانیگا جیسا کہ مذکور ہوا تو تسخر اور طنز و دغا کرتا ہے کہ بہرے کو شنوا اور اندھے کو بینا کہتا ہی اسواسطے کہ اگر اسکو شنوا و بینا ویسے جانے تو ویسا ہی عمل کرے یا قبیح و بے شرم کا نام حیی اے حیاوالا یا سیاہ و بد صورت کا نام صبیح وحسن والا رکھنا یا بچہ نوزاد کا حاجی لقب کرنا یا اپنے نسب کی خوبی کی رعایت سے غازی لقب ٹھہرانا یا اس قسم کے لقب جو مداح لوگ مدح مین بہت کہتے ہین اور ممدوح مین وہ صفت نہین ہوتی یہ سب باطل اور غیر صحیح ہین اور تمسخر یا طنز یا جنون کہ حق تعالے ان ظالمون کے قول سے پاک ہے ظالم کے معنی کسی چیز کو بے محل رکھنے والا جہان اسکا موقع نہ ہو مین تجکو قبل اس وصال سے خوبصورت دیکھ کے خوش سیرت بھی جانتی تھی کہ الظاہر عنوان الباطن لیکن تو بد خصال نکلا یہ مخاطبہ بھی اسی معشوقہ کا ہے اور آیندہ بھی **قولہ** من ہمی دانستمت پیش از لقا + کز ستیزہ راسخے اندر شقا + چونکہ چشم سرخ باشد در عمش + دانمش زان درد گر کم بینمش + تو مرا چون برہ دیدی بے شبان + تو گمان کردی ندارم پاسبان + عاشقان از درد زان نالیدہ اند + کہ نظر نا جایگہ مالیدہ اند + بے شبان دانستہ اند آن ظبی را + رایگان دانستہ اند آن صبی را + تا ز غیرت تیر آید بر جگر + کہ منم حارس گزافہ کم نگر + کی کم از برہ کم از بزغالہ ام + کہ نباشد حارس از دنبالہ ام + حارسے دارم کہ ملکش مے سزد + داند آن باد یکہ

برمن بسوزد + سرد بود آن باد یا گرم آن علیم + نیست غائب نیست غافل السقیم + نفس شہوانی ندارد نور جان + من بدل کور بت میدیدم عیان + ہشت سالت زان نپرسیدم بہیچ + کہ پرت دیدم زجہل پیچ پیچ + خود چہ پرسم آنکہ او باشد چو ذن + کہ تو چونی چون بود او سرنگون + المعنی مین تجکو قبل ملاقات ہونے سے جانتی تھی کہ تو ستیزہ سے جدا اور جملہ امراض نفسانی سے صحت پا کے شفا مین مضبوط و مستحکم ہو گیا ہے جبکہ میری آنکھ عشق مین سرخ ہو جاتی ہی تو مین اسکو اُس درد سے جان لیتی ہون اگرچہ درد کو نہین دیکھتی مگر خوب جانتی ہون کہ درد اُسکے پیچھے لگا ہوا ہے تو نے مجکو ایک برہ بے شبان کے دیکھا اور یہ گمان کیا کہ اسکا کوئی پاسبان نہین ہے عاشق لوگ جو درد مین مبتلا ہو کے روئے ہین یہ وجہ ہے کہ نظر مین اپنی بیموقع بے جگہ عشق مجازی مین بہت ملی رگڑی ہین ہر غزال یعنے معشوق کو بے شبان جاننا اور اس عشقبازی کو مفت ورائگان سمجھنا ناگاہ غیرت الہی سے ایک تیر اُنکے جگر پر آیا کہ ای بیہودہ مین اسکا نگہبان ہون بہت سا دلیر ہو کے اسکی طرف مت دیکھ پھر مین کیا اُس برہ اور بزغالہ سے کم ہون کہ اُنکے پیچھے تو چوکیدار ہو میرے پیچھے نہو مین تو وہ چوکیدار رکھتی ہون جو سزاوار ملک دنیا کے ہے اور وہ چوکیدار کہ اگر ہوا مجکو چھو جائے تو وہ جان لے کہ سرد تھی یا گرم تھی سب کا جاننے والا نہ غائب نہ غافل حاضر اور خبیر تو السقیم مرض نفسانی کے کیا نہین جانتا نفس شہوانی نور جان سے بے نور ہے پس مین تیری کوری دل کو دیکھ رہی تھی اسی سبب سے آٹھ برس تیرے عشق کو ہوئے مین نے تجکو کبھی نہین پوچھا کہ تجکو جہل پیچ پیچ مین ہی بھرا دیکھتی تھی ظاہر ہی کہ اسکو پوچھون ہی کیا جو خود دنون ہو رہا ہی ای خمیدہ اور کیسے کہون اسکو کہ کیا حال ہی جو خود سرنگون ہے **اختلاف** شرح مین اندر شفا لکھا ہی میری دانست مین شفا ہے اور سبھی جہل کو اور کم کا مرکز ندارد ہے اور جہل کے بعد واو لکھا ہی

## اس بات کی مثال کہ دنیا گلخن ہی اور تقوی حمام اور تونگر سرگین وکش

**قولہ** شہوت دنیا مثال گلخنست + کہ ازو حمام تقوی روشنست + لیک قسم متقی زین تون صفاست + زانکہ در گرمابہ است و در نقاست + اغنیا مانندہ سرگین کشان + بہر آتش کردن گرمابہ دان + اندر ایشان حرص بنہادہ خدا + تا بود گرمابہ گرم و بانوا + ترک این تون گیر و در گرمابہ ران + ترک تون را عین آن گرمابہ دان + ہر کہ در تونست او چون خادم ست + مرورا کو صابرست و حازم ست + ہر کہ در حمام شد سیمای او + ہست پیدا بر رخ زیبای او + تونیان را نیز سیما آشکار + از لباس و از دخان و از غبار + ور نہ بینی روش بویش را بگیر + بو عصا آمد برای ہر ضریر + المعنی گلخن بضم ہندی بھاڑ و جای خس و خاشاک اندا ختن تون بالضم جای سرگین انداختن خادم مجازاً بمعنی مفسد و شریر خواہش دنیا کی ایسی ہے جیسے گلخن اسے

خس وخاشاک اور تقوے ایسے جیسے حمام کہ اسی خس وخاشاک کے جلانے سے یہ حمام روشن ہوتا ہی اور اگرچہ متقی لوگ
بھی اس دنیا مین ہین لیکن انکی قسم اس گوبر دلدر دنیا سے صفا ہی اس سبب سے کہ وہ حمام مین ہین اور
پرہیزگاری مین اور ان آسودون دنیا کو ایسا جان لے کہ یہ سرگین کش اس حمام کے ہین کہ اسمین آگ
جلاتے ہین اللہ تعالے نے اسی واسطے انمین حرص رکھدی ہی تو یہ حمام گرم باسامان رہے تو اس تون
یعنے دلدر کو چھوڑ اور حمام کی طرف چل کہ ترک اس دلدر ہی کا عین وذات اس حمام کی ہے اسیلیے کہ جو کوئی
اس تون مین آلودہ ہے وہی خادم کی طرح ہے اور اسکو تو کہہ کہ یہ زیان کار ومفسد ہے اور جو کوئی حمام مین
ہے اسکی پیشانی اسکے رخ زیبا پر ظاہر ہی کما قال اللہ تعالے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود سیما انکے انکی
صورتون مین اثر سجدون سے ظاہر ہونگے اور جو تونی ہین انکے سیما سے بھی ظاہر ہونگے انکے لباس
اور چہرون اور غبار سے جو چہرون پر ہونگے اور جو تو ایسے شخص کی صورت نہ دیکھ سکے تو اسکی بو لے
اسواسطے کہ جو اندھے چشم دل کے ہین انکے لیے بوہی عصا ہے وہ رہبر ہوگی الخلاف شرح مین خاسر
کو صابر خادم کو حازم لکھا ہی قولہ ورندانی بو درآرش درسخن + از حدیث نو بدان راز کہن + پس
بگوید تو نئی صاحب ذہب + بست سالہ چرک بردم تا بشب + حرص تو چون آتش است اندر جہان +
باز کردہ صد زبانہ ہر دہان + پیش عقل این زر چون سرگین ناخوش است + گرچہ از سرگین فروغ آتش است +
آفتاب کو دم از آتش زند + چرک تر را لائق آتش کند + آفتاب آن سنگ را ہم کرد زر + تا بتون حرص
افتد صد شرر + آنکہ گوید مال گرد آوردہ ام + چیست یعنی چرک چندین خوردہ ام + این سخن گرچہ کہ رسوائی فزاست +
در میان تونیان این فخرہاست + گر تو شش سالہ کشیدی تا بشب + من کشیدم بست سالہ بے کرب +
آنکہ در تون زاد پاکی را ندید + بوے مشک آرد برو رنجے پدید + گر تو ان اسرار خواہی بود تو +
زین زیان ہرگز نہ بینی سود تو + المعنی اور اگر تو بھی نہین جان سکتا ہے تو اسکو باتونمین لا اور اسکی
نئی نئی باتون سے راز چرا سنے حاصل کر اس صورت سے اسکو پہچان تا حسرت سے تو نئی زر و ذہب
والا کہے کہ افسوس مین سنے بیس برس رات دن یہ چرک ڈھویا یہ بھی جانتا ہے کہ حرص تیری اس
جہان مین کیا ہے مثل آتش کے ہی جسمین سیکڑون شعلے منھ پھیلائے ہوئے ہین اور ساری حرص زر
کی ہے اور وہ زر جو عقل کے آگے مثل گوبر کے ناخوش ہے اگرچہ سرگین سے فروغ آتش کی ہوتی ہی
اور آفتاب کہ وہ بھی بسبب حدت وحرارت کے دعوے اپنی آگ ہونے کا کرتا ہی چرک تر کو سکھا کے لائق
آگ کے کردیتا ہی اور پتھر کو بھی زر بنا دیتا ہی تو تون حرص مین سیکڑون چنگاریان پڑجائین اور بیقرار ہوکے
ادھر دوڑے وہ جو کہتا ہی کہ مین نے مال جمع کیا ہی یہ کیا بات ہی تو نے جانا یہ ہی کہ اتنا چرک مین نے کھایا ہی

خیال کر یہ بات ہی تو رسوائی فزا ہی مگران تو ہیون مین کیسے اسکے فخر ہین ایک تو کہتا ہے کہ اگر تو نے چھ برس یہ چرک دھویا تو کیا کمال کیا مین نے تو بیس برس بے رنج دھویا اور گھبرایا نہین بس جو کہ تو ن مین پیدا ہوا ہے اُسنے پاکی اور ستھرائی نہ دیکھی اُسکو بو مشک کی ناگوار ہوتی ہے اگر تو اس تو ن مین انبار ہو جائیگا تو کیا یہ زیان ہے فائدہ اُسمین ہرگز نہ دیکھیگا الخلاف شرح مین لفظ سال کو با وصف موزون ہونے کے جانے سلہ کیون لکھا ہے یا کی کو با کی

## قصہ اُس دباغ کا کہ عطارونکی بازار مین بوے عطر سے بیہوش ہوا

قولہ آن یکے دباغ در بازار شد + تا خرد انچہ ورا در کار بد + چونکہ در بازار عطاران رسید + ناگہان افتاد بیہوش و خمید + بوے عطرش زد ز عطاران راد + تا بگردیدش سر و بجا افتاد + ہچو مردار اوفتاد او بیخبر + نیمروز اندر میان رہگذر + جمع آمد خلق بروے آن زمان + جملگان لاحول گو درمان کنان + آن یکے کف بر دل او مے براند + وز گلاب آن دیگری بروی فشاند + او نمید انست کاندر مرتعہ + از گلاب آمد ورا این واقعہ + آن یکی دستش ہمی مالید و سر + وان دگر کہگل ہمی آورد تر + آن بخور عود و شکر زو بہم + وان دگر از پوششش میکرد کم + واند گر نبضش کہ تا چون میجہد + واندگر بو از دہانش می ستد + تا کہ می خورد ست یا بنگ و حشیش + خلق درماندند اندر بیہشیش + پس خبر بردند خویشان را شتاب + کہ فلان افتادہ است آنجا خراب + کس نمید اند کہ چون مصروع گشت + یا چہ شد کو را فتاد از بام طشت + یک برادر داشت آن دباغ زفت + گربز و دانا بیامد زود تفت + اندکے سرگین سگ در آستین + خلق را بشگافت و آمد با چنین + گفت من رنجش ہمید انم زچیست + چون سبب دانی دوا کردن جلیست + چون سبب معلوم نبود مشکلست + دار و رنج و دران صد محملست + چون بدانستی سبب را سہل شد + دانش اسباب دفع جہل شد +

المعنی دباغ و باغت سے چمڑہ پکانے والا مرتعہ چراگاہ بنگ ایک دباغ بازار کو گیا تو جن چیزون کی اُسکو حاجت ہی خرید کرے جب عطارون کی بازار مین پہونچا یکایک ٹیڑھا ہو کے بیہوش گر پڑا بوے عطر کی ایسی اُسکے دماغ مین جا کے لگی جو اُن عطارون جوانمرد کی دکان سے آتی تھی کہ سر اُسکا گھوما اور بیدھب گر پڑا اب وہ مردار کی طرح بیخبر بیچ راہ مین پڑا ہوا ہے اور مخلوق اُسی پر بھیڑ کیے ہوئے لاحول پڑھتے ہین اور علاج کر رہے ہین لاحول کسی چیز دار فتہ کی بازگشت کے لیے پڑھتے بھی ہین یہان اسکے ہوش رفتہ ہین کوئی اسکے دل کو سہلاتا تھا کوئی گلاب چھڑکتا تھا اور گلاب چھڑکنے والا یہ نہین جانتا تھا کہ اسکے مرتعہ مین جو چراگاہ روح نفسانی کا ہی گلاب ہی سے یہ خلل واقع ہوا ہی کوئی اُسکے ہاتھ سہلاتا تھا کوئی سر دوسرا کہگل کا لخلخہ سنگھاتا تھا کوئی عود مین شکر ملا کے بخور دماغ کو پہونچاتا تھا کوئی اُس کی

پوشش کم کرتا تھا تا بدن کو ہوا لگے عود مین شکو ملانے سے خوشبو زیادہ دیتا ہے کوئی نبض دیکھتا تھا کہ جس طرح پر
چلتی ہی دوسرا اوسکے منھ کی لیتا تھا تا معلوم کرے کہ اسنے شراب کھائی ہے یا بھنگ یا دیا نا ج کا اور
ساری مخلوق اوسکی بیہوشی سے عاجز و حیران تھی پھر خبر اسکے عزیز و اقارب کو پہونچائی کہ فلان یہان بیہوش
پڑا ہے کوئی نہیں جانتا کہ یہ کیسے مرگی زدہ ہو گیا کہ ایسا طشت از بام ہوا جو سارے شہر مین شہرہ ہے
نہ معلوم اسکو کیا ہو گیا اوس دباغ کا ایک بھائی تھا بڑا موٹا فربہ مکار دانا وہ شتاب و گرم دوڑتا آیا
اور تھوڑا اسلکتے کا گوہ آستین مین لیے مخلوق کھڑی ہوئی تھی سب کو پھاڑ کے اس کیفیت کے ساتھ
آیا کہا مین جانتا ہون جس سبب سے یہ رنج اسکو ہی اور واقعی جب تو سبب مرض کا جان لیگا تو دوا کرنا
نہایت آسان ہو جائیگا اور جب سبب معلوم نہین ہوتا تو مشکل ہوتی ہی دارو اور رنج دو تو مین سیکڑون اجمال ہوتے
ہین اور جب تو نے سبب کو جان لیا تو سہل ہو گیا علم اسباب کا دافع جہل کا ہو جاتا ہی پھر جہل نہین رہتی **الخلاف**
شرح مین آندر کو ایذر اور کو را کے بعد واو لکھا ہی قوله گفت با خود ہستش اندر مغز و رگ + تو بتو بوے
آن سرگین سگ + تا میان اندر حدث او تا بشب + غرق و باغیست او روزی طلب + با حدث کردست
عادت سال و ماہ + بوے عطرش لاجرم دارد تباہ + پس چنین گفتست جالینوس مہ + آنچہ عادت داشت
بیمار آنش دہ + کز خلاف عادتست آن رنج او + پس دوا ے رنجش از معتاد جو + چون جعل گشتست از سرگین
کشی + از گلاب آید جعل را بیہشی + ہم ازان سرگین سگ داروے اوست + کہ بدان آنرا ہمی معتاد و خوست + الخبیثات
الخبیثین را بخوان + رو و پشت این سخن را باز دان + ناصحان آنرا بعنبر یا گلاب + می دوا سازند بہر فتح باب +
مر خبیثان را نسازد طیبات + در خور و لائق نباشد ای ثقات + المعنی اوس دباغ کے بھائی نے دل مین
کہا کہ اسکے تو مغز و رگ رگ مین تہ بتہ کتے کے گوہ کی بو ہے یہ تو کمر تک نجاست مین صبح سے شام تک رہتا ہی
اور دباغی مین غرق کہ اسی سے روزی ڈھونڈھتا ہی اسنے تو برسین مہینے ہو گئے جو نجاست سے عادت
کر لی ہی بو عطر کی ضرور خراب و تباہ کریگی جیسے کہ جالینوس مہتر نے کہا ہی کہ بیمار جو عادت رکھتا ہی وہی اسکو دے
اسواسطے کہ خلاف عادت ہی سے وہ رنج اوسکا ہی پس دوا اوسکے رنج کی اوسکی معتاد سے ڈھونڈھ یعنے جو کچھ
عادت کردہ اوسکا ہی مثلاً جعل سرگین کشی سے پیدا ہوا ہے اس سبب سے گلاب سے بیہوش ہو جاتا ہے
لاجرم اسی گوہ کے گہ سے اوسکا علاج ہی کہ اوسکی اوسی کے ساتھ عادت و خو پڑی ہوئی ہے جیسا کہ خدا اسنے
الخبیثات للخبیثین فرمایا ہی اور اسکے کلام پاک کی رو و پشت کو جان یعنے پلید چیزین پلید لوگون کے واسطے
ہین تیری دانست مین پشت اسکی یہ ہی الخبیثون للخبیثات اور پلید لوگون کے واسطے پلید چیزین ناصح لوگ
ای خیر خواہ جو عنبر یا گلاب کے ساتھ دوا کرتے ہین واسطے کشود باب مقصود کے لیکن خبیثون کو طیبات

کیسے موافق ہوا دراسی ثقات اُنکے لائق اور سزاوار طیبات کے ہین کسواسطے یہ بھی فرمایا ہے الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات اور پاکیزہ چیزین واسطے پاکیزہ لوگون کے ہین اور پاکیزہ لوگ واسطے پاکیزہ چیزون کے شارح لکھتے ہین کہ رد و بیشت اسواسطے کہا ہے کہ آیت کریمہ مناسب مقام کے نہین ہے حضرت عائشہ رض کی تطہیر مین ہے لیکن جو کچھ اشارہ سے سمجھا جاتا ہے مناسب مقام کے ہے میری دانست مین تو ردو بیشت وہی ہے جو اُسکو مین نے لکھا کسواسطے کہ ایراد ہر آیت سے وہی معنی مقصود ہوتے ہین جو مناسب محل کے ہوتے ہین گو شان نزول کچھ ہو الخلاف شرح مین جالینوس مہ کو جالینوس بہ عادت کو عاد لکھا ہے **قولہ** چون زعطر وحی کژگشتند وگم + بد فغان شان کہ تطیرنا بکم + رنج و بیماریست مار ازین مقال + نیست نیکو وعظ تان مارا بفال + گر بیاغازید نصحے آشکار + ماکنیم آندم شمارا سنگسار + ما بلہو ولعب فربہ گشتہ ایم + در نصیحت خویش را سرشتہ ایم + ہست قوت ما دروغ و لہو ولاغ + سورش معدہ است مارا زین بلاغ + رنج راصد تو وافزون میکنید + عقل را دارو بافیون میکنید + گند شرک وکفر ایشان بحد ست + ہین کہ دباغ اوفتادہ بحو دست + **المعنی** فرماتے ہین مشرک اور کفار خبیث مثل دباغ کے جب عطر وحی سے خمیدہ وگم ہوے تو تطیرنا بکم کی فریاد کرتے تھے جیسا قرآن مجید مین فرمایا قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم کہا کافرون نے رسولون سے ہم تمکو اپنے بیچ مین شوم ونجس جانتے ہین کہ تمنے ہم مین تفرقہ ڈال دیا اگر باز نہ رہو گے ضرور ضرور ہم تمکو سنگسار کرینگے اور پہونچیگا تمکو ہمسے عذاب بڑے دکھ والا ہمکو تمھاری گفتگو سے رنج وبیماری ہوتی ہے تمھاری نصیحت ہمارے حق مین بڑی بد فال ہے اگر اب کوئی نصیحت تمنے ہمکو کی تو جان لو اُسی وقت ہم تمکو سنگسار کرینگے ہم تو لہو ولعب مین موٹے ہوگئے ہین ہمنے نصیحت سے آپ کو سرشتہ نہین کیا ہے ہمارا قوت ہے دروغ اور کھیل اور بازی ہمارے لیے تمھارا ابلاغ سوزش معدہ ہے کہ ہمارے معدہ مین کھلبلی ڈال دیتا ہے بلاغ سے مراد ہے ما علی الرسول الا البلاغ نہین ہے رسول پر مگر پہونچانا حکم کا تم ہمارے رنج کو سو تہ کرتے ہو اور اس سے بھی زیادہ اور عقل کی دوا افیون سے جو خود عقل کو خراب کرتی ہے اب فرماتے ہین کہ ان کفار اور مشرکو نمکی تو گندہ بدبو بیحد ہے کہان تک بیان کرون وہ دباغ جو بیخود پڑا ہے اُسکا حال کہون الخلاف شرح مین بیاغازید کو نیاغازیدی میکنید کو میکنند لکھا ہے خلاف سیاق کلام کہ سب خطاب کے ساتھ ہے

## معالجہ کرنا برادر دباغ کا دباغ بیہوش کا بوے سرگین

**قولہ** خلق را میراند از وے آن جوان + تا علاجش را نہ بینند آن کسان + سر بگوشش برد ہمچون راز گو + پس نہادہ چرک بر بینی او + کو بکف سرگین سگ سائیدہ بود + دار وے مغز پلید آن دیدہ بود +

چونکہ بوے آن حدث را واکشید + مغز رشتش بوے ناخوش را شنید + ساعتی بشد مردہ جنبیدن گرفت +
خلق گفتند این فسونے بد شگفت + کان بخواند افسون بگوش او دمید + مردہ بود افسون بفریادش رسید +
جنبش اہل نیاز آنسو بود + کز ناز و غمزۂ ابرو بود + ہر کرا مشک نصیحت سو نیست + جز بدین بوے بدش
بہبود نیست + مشرکان را زان نجس خواندست حق + کاندرون پشک زادند از سبق + کرم کو زادست
از سرگین بد + می نگرداند بعنبر خوے خود + چون نہ زد بروے نثار رش نور + او ہمہ جسمست بے جان
چون قشور + المعنی یعنے اس جوان نے مخلوق کو اسکے پاس سے ہٹایا تا اسکے علاج کو وہ لوگ نہ دیکھین
اور اسکے کان کی طرف سر لیگیا جیسے کوئی کسی کے کان مین بھید کی بات کہتا ہے اور پھر وہ چرک اسکی
ناک پر لگا دیا کسواسطے کہ سرگین کتے کا اسکے ہاتھ مین پسا ہوا تھا جسکو اسنے مغز پلیدون کی دوا سمجھا تھا
جبکہ بو اس نجاست کی اسنے کھینچی اور اسکے مغز بد نے وہ بو ناخوش سونگھی تھوڑی دیر تو مردہ رہا پھر ہلنے لگا
مخلوق نے کہا کہ یہ عجب افسون تھا کہ اسنے پڑھا اور اسکے کان مین پھونکا مردہ تھا یہ افسون اسکا
فریادرس ہوا کہ زندہ ہو گیا اب دوسری بات ہے کہ ایک جنبش تو یہ ہے جو اسکو اس بد بو سے ہوئی اور ایک
جنبش اہل نیاز کی ہے یعنے عشاق کی کہ ناز و غمزہ ابرو معشوق سے ہوتی ہے کہ یہ جنبش اس جنبش سے ادھر ہے
یعنے دور اور الگ ہے جسکو مشک نصیحت کا سودمند نہین تو سواے اس بد بو کے اسکی بہبود نہین ہے اللہ تعالے
نے مشرکون کی نسبت فرمایا ہے انما المشرکون نجس بیشک مشرک نجس ہین یہ سبب ہے کہ یہ پہلے ہی سے پشک
مین پیدا ہوئے ہین یعنے نجاست سے پیدا ہین جب تو نجس کہا ہے پشک ہندی اسکی مینگنی جو کیڑا کہ سرگین سے
پیدا ہوا ہے ابد تک اپنی خو کو عنبر کی طرف نہ پھیریگا اسی عادت پر رہیگا جب اسپر نثار ابر نور کا نہین پڑا ہے
وہ سرا جسم ہے اسمین جان نہین پس ایسا جیسے بھوسی چھلکا بے مغز جیسا کہ حدیث مین ہے ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ
ثم رش علیہم من نورہ فمن اصاب من ذلک النور فقد اہتدی ومن اخطا فقد غوی بیشک اللہ تعالی نے
پیدا کیا مخلوق کو ظلمت مین پھر برسایا اسپر اپنا نور سو جسکو وہ نور پہونچا اسنے ہدایت پائی اور جسپر نہین پہونچا
گمراہ ہوا الاختلاف شرح مین اہل فساد ہے مین نے اسکو اہل نیاز لکھا جو مناسب محل کے ہے اور فساد
فساد سے خالی نہین کما لایخفی غیری ہین یا نہین لکھی کہ ضرور تھی قولہ ور زرشش نور حق قسمیتش داد + ہمچو رسم
مصر سرگین مرغ زاد + لیک نے مرغ خسیس خانگی + بلکہ مرغ دانش و فرزانگی + تو بدان مانی کزان نورے
تہی + زانکہ بینی بر پلیدی می نہی + از فراقت زرد شد رخسار زرد + برگ زرد و میوہ ناپختہ نرد + دیگ آتش
شد سیاہ و دود فام + گوشت از سختی چنین ماندست خام + ہفت سالت جوش دادم از فراق + کم نشد
خامیست ذرہ از نفاق + خامی ذہر گز نخواہی بخت تو + گر ہزاران بار بو شی ای حتیہ + غورہ تو سنگ بستہ از سقام

غورہا اکنون مویز ند و تو خام + المعنی رَش بالفتح چکیدگی غورہ انگور خام مویز پختہ اور جو اُس نور کی چکیدگی سے
حق نے کسی کو حصہ دیا اور پیدا ہوا مرغ سرگین زاد کی طرح یعنے موافق رسم مصر کے کہ گوبر مین انڈے
رکھ کے بچے نکالتے ہین تو گو وہ سرگین زاد ہی یعنے شرک و کفر مین پیدا شدہ لیکن پھر بھی اُس نور کے
فیض و برکت سے مثل مرغ خانگی کے ناچیز گُہ خوار نہین بلکہ مرغ دانش و فرزانگی کا ہی پھر وہی زن معشوقہ
ابتک تو حکایتین مناسب اُسکے حال یعنے جوان عاشق کے کہتی رہی اب خطاباً کہتی ہے کہ تو اُسکے مثل
ہے جو بالکل اُس نور سے خالی ہی اسواسطے کہ تو بھی پلیدی پر ناک لگاتا ہی ورنہ پلیدی سے ناک بند
کرتے ہین اور یہ جو تیرے رخسارے زرد ہو گئے اور صورت پیلی پڑ گئی کس کام کی یہ بات ہی کہ میوہ تو کچا رہا
پتے پہلے ہی پیلے ہو گئے وہ کچا میوہ تو ہے یا جیسے ہانڈی تو شدت حرارت سے آگ ہو گئی اور سیاہ
ہمرنگ دھوئین کے اور گوشت ایسا سخت کہ بانیہمہ ویسا ہی کچّا رہا مین نے تجکو آٹھ برس اپنے
فراق مین جوش دیا تیری خامی ذرہ بھر کم نہوئی بوجہ نفاق کے اسلیے کہ باطن تیرا خلاف ظاہر کے ہے
پس تو خام ہی اور کبھی پختہ نہوگا اگرچہ ہزارون جوش کھائے تیرا غورہ سنگ بستہ مقام سے ہے یعنے
ستونون سے ایک عمارت پتھر کی مضبوط بنائی ہے جسمین کسی کو دخل نہو ورنہ اور غورہ تو پک کے مویز
ہو گئے تو وہی خام کا خام

## عذر چاہنا عاشق کا یہ تلبیس اور سمجھ جانا معشوق کا

قولہ گفت عاشق امتحان کردم مگیر + تا ببینم تو حریفے یا ستیر + من ہمی دانستمت بے امتحان + لیک کے
باشد خبر ہمچون عیان + آفتابی نام تو مشہور و فاش + چہ زیانست ار بکردم ابتلاش + انبیا را امتحان
کردہ عدات + تا شدہ ظاہر از ایشان معجزات + تو مَنی من خویشتن را امتحان + میکنم ہر روز در سود و
زیان + امتحان چشم خود کردم بنور + ایکہ چشم بد ز چشمانِ تو دور + ایجہان ہمچون خرابہ است و تو گنج +
گر تفحص کردم از گنجت مرنج + زان چنین بیخردگی کردم گزاف + تا زنم بر دشمنان ہر بار لاف + تا زبانم
چون ترا نامے نہد + چشم ازین دیدہ گواہیہا دہد + گر شدم در راہ حرمت راہزن + آمدم ای مہ بشمشیر و
کفن + جز بشمشیر خود ای شاہم مکش + پیش ازین از دوری باہم مکش + جز بدست خود میبرم پا و سر +
کہ ازین دستم نہ از دستِ دگر + از جدائی باز میرانی سخن + ہرچہ خواہی کن ولیکن این مکن + در سخن آباء ہم
ایندم راہ شد + گفت امکان نیست چون بیگاہ شد + پوستہا گفتیم و مغز آمد دفین + گر بمانیم این نماند ہمچنین +
گر خطائے آمد از مادر وجود + چشم میداریم در عفو ای ودود + امتحان کردم مرا معذور دار + چون ز فعل خویش
گشتم شرمسار + المعنی ابتلا بالکسر آزمودن عُدات بضم جمع عدو دوست طرز و روش + زن معشوقہ سے

جوان عاشق نے گفتگو مذکورہ بالا سن کے اس پہلو پر جواب دیا کہ مین تیرا امتحان کرتا تھا مجھپر اسمین گرفت مت کر
تو دیکھون تو حریفون کی حریف ہی یا ستیرای عصمت عفت والی مین تجکو پہلے سے بھی جانتا تھا مگر وہ جاننا
بے امتحان کے تھا مثل خبر کے اور خبر ایسی کب ہوتی ہی جیسے آنکھ کا دیکھا تو آفتاب ہی تیرا نام عالم مین مشہور
و فاش اگر مین نے اسکا امتحان کیا تو کیا بگاڑ ہو گیا انبیا کو بھی دشمنون نے امتحان کیا ہی بلکہ اس سے یہ
فائدے ہوے کہ معجزے ظاہر ہوے مین کوئی اور شخص جدا نہین ہون یہ جو تو ہے وہ مین ہی ہون اور
مین آپ کو ہر روز سود و زیان مین امتحان کرتا رہتا ہون پھر کوئی نئی بات تو نہین جس پر گرفت ہو اے
معشوقہ خدا تیری آنکھون سے چشم بد کو دور رکھے مین نے امتحان اپنی آنکھون کا کیا کہ دیکھون انمین نور ہے یا نہین
یہ جہان ایک ویرانہ ہے تو اسمین مثل گنج کے اگر مین نے تیری گنج سے جستجو کی تو رنجیدہ مت ہو گنج کا طالب
ہر کوئی ہوتا ہی اگرچہ مین خرد نہین ہون زبان جنکا کام بیہودگی و گزاف ہے مین نے بیہودگی کی یہ گزاف
کیا تا تیرے دشمنون پر تیغ لاف کی مارون اور نیز اسواسطے کہ جب میرا تیرا کوئی نام رکھے تو آنکھین اس
امر دیدہ سے گواہیان دین کہ ہمنے اسکو ایسا دیکھا ہی اور وہ جو مین تیری حرمت کی راہ کا رہزن ہوا ہون تو
اے ماہ مع شمشیر و کفن کے تیرے سامنے ہون بس تو اے شاہ سواے اپنی شمشیر کے اور سے مجکو
قتل مت کر اور اب اس سے زیادہ اپنی دوری سے مجکو مت مار بہت دوری ہو گئی تو سوا اپنے ہاتھ کے
اور سے میرے سر اور پائون مت کاٹ کہ مین اس قسم کا ہون کہ تیرے ہی ہاتھ سے میرے
سر اور پائون جدا کیے جائین نہ کسی اور سے تو پھر جدائی کی باتین کرتی ہے مگر براے خدا اور سب کچھ
کر جی مت کر اسوقت مجکو تمام عمر مین سخن آباد مین راہ ملی ہے یعنے مجھے نوبت ہمکلامی کی میسر ہوئی اور ایسا
وقت بے وقت ملا جسمین مجال و امکان اپنی گفت کا نہین کیسے بیان کرون ناچار پوست پوست مین نے
بیان کیا اور جو مغز ہی وہ ویسا ہی کڑا دبا رہگیا اگر مین اسکو ویسا ہی کڑا دبا چھوڑون تو یہ ہرگز ویسا
نہین رہیگا اگر کوئی اور خطاب مجھسے ظہور مین آئی ہے تو مجکو تیرے عفو سے توقع معافی کی ہی مین نے
امتحان ہی کیا ہی مجکو معذور و معاف رکھ اسلیے کہ مین اپنے کیے سے شرمندہ ہون الخلاف
شرح مین گرشدرم کو گرم شد لکھا ہے

## رد کرنا معشوق کا عذر عاشق کو اور اسکے تلبیس کو

قولہ در جوابش بر کشاد آن ماہ لب + کز سوے ما روز و سوے تست شب + حیلہا سے تیرہ اندر داوری
پیش بینایان چرا می آوری + ہرچہ در دل داری از مکر و رموز + پیش ما رسوا و پیدا ہمچو روز + گر بپوشیمش
ز بندہ پروری + تو چرا بیرونی از حد میبری + از پدر آموز کآدم در گناہ + خوش فرود آمد بسوے بارگاہ +

چون بدید آن عالم الاسرار را + بر دو پا استاده استغفار را + بر سر خاکستر اندہ نشست + وز بہانہ شاخ باشاخی بجست + ربنا انا ظلمنا گفت و بس + چونکہ جاندار ان بدید او پیش و پس + دیدہ جانداران نہپان ہمچو جان + دور باش ہر یکے تا آسمان + کہ ہلا پیش سلیمان مور باش + تا نہ بشگافد ترا این دور باش + جز مقام راستی یکدم مایست + ہیچ لالا مر درا چون چشم نیست + کور اگر از گند پالودہ شود + ہر دمے او باز آلودہ شود + آدما تو نیستی کور از نظر + لیک اذا جاء القضا اعمی البصر + عمرہا باید بنا در گاہ گاہ + تاکہ بینا از قضا افتد بچاہ + کور را خود این قضا ہمراہ اوست + کہ مر اورا اوفتادن طبع و خوست + در حدیث افتند اند بوسے چیست + از منست این بوے با آلودگیست + در کسی بروی کند مشکے تتار + ہم ز خود داند نہ از احسان یار + پس دو چشم روشن صاحب نظر + بہتر از صد مادرست و صد پدر + المعنی

اُس ماہ نے عاشق کا عذر سن کے جواب مین لب کھولے کہ میری طرف تو دن ہے تیری طرف رات ہے یعنے مجھپر دن کی طرح تیرا حال روشن ہے اور تو اُسکو مجھسے چھپا جان رہا ہے یہ حیلے تاریک جو اس مخاصمت مین تو کر رہا ہے کیون ایسے حیلے بیہودہ دیکھنے والون کے سامنے پیش کرتا ہے جو کچھ تیرے دل مین مکر و رموز سے ہے ہمارے سامنے سب رسوا و ظاہر ہے مثل دن کے ہم اگر اپنی بندہ پروری سے چھپائین تو تو کیون اپنا حد سے باہر ہو جانا ظاہر کرتا ہے مین گناہ کے معاملہ مین اپنے پدر سے جو مراد آدم علیہ السلام سے ہے اموزگار اور سیکھی ہوئی ہون اُنکا حال میرا اُستاد ہے دہ کیسے اُسکی بارگاہ کی طرف اچھی طرح رجوع ہوئے جب اُس عالم الاسرار کو دیکھا دونون پاؤن سے استغفار کو کھڑے ہوئے اور خاکستر اندوہ کا جو سر تھا ای درجہ اعلی اُسپر بیٹھے اور بخیال اسکے کہ کوئی وجہ عفو کی ملے ایک شاخ سے دوسری شاخ تک کودے یعنے ہر طرح حیلے عفو کے شاخ در شاخ کرتے رہے آخر ربنا ظلمنا کہا جبکہ جاندار یعنے ملائکہ اپنے آگے پیچھے دیکھے اور پوری آیت یہ ہے ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین اے رب ہمارے ہمنے اپنی ذاتون پر آپ ظلم کیا اگر تو ہمکو نہیں بخشیگا اور نہ رحم کریگا تو ہم زیانکارون سے ہونگے اور انھون نے جاندار مثل جان کے چھپے ہوئے دیکھے جنکی دور باشین آسمان تک تھین اور کہا کہ خبردار ہو اور سامنے سلیمان کے مور بنجا تا یہ دور باش تجکو نہ پھاڑ چیر ڈالے سوائے مقام راستی کے دم بھر کہین مت کھڑا ہو کہ مرد کے واسطے آنکھ سے بڑھکے کوئی بندہ اور خدمتگار نہین ہے کیسے کیسے کام پہ دیتی ہے اندھا اگر کسی گند مین آلودہ ہو جائے اور اسکو صاف کر دین تو کیا وہ تو پھر ہر دم آلودہ ہو گا بس اے آدم تجکو خدا نے نظر دی ہے اندھا نہین ہے بار بار آلودہ مت ہو ناجو ہو گیا وہ ہو گیا قضائے الٰہی یون ہی تھی جیسا کہ کہا ہے اذا جاء القضا اعمی البصر

جب قضا آتی ہی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں عمروکن میں کبھی کبھی نادرات سے ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ کوئی بینا قضا آگئی
سے کنوئیں میں گرے اور اندھے کی تو یہ قضا ہر وقت ساتھ ہی لگی ہوئی ہے اسلیے کہ اُسکے تو گرنے کی سرشت
وغیرہ ہی ہو اگر اُسپر نجاست پڑ جائے تو نہیں جانتا کہ یہ بو کس چیز کی ہی اور دنی ہو یا ابھی بھر گئی ہے دیکھتا تو نہیں
جو پہلے سے جان لے اور اگر اسپر کوئی مشک نثار کرے اُسکو بھی جانیگا کہ یہ بو ہے مجھ ای میں سے نہ یار کے
احسان سے بس صاحب نظر یعنے اہل اللہ کی جو دو چشم روشن ہیں اُنکا طالب ہو کہ وہ سیکڑون باپ
اور سیکڑون مان سے شفیق تر ہیں اُنسے ہر قسم کی سوجھ بوجھ تجکو حاصل ہوگی الخلاف شرح میں
آموزگارم کو آموز کادم بارگاہ کو پائیگاہ ہ بدید کو پدید از گند از بند او فتادن کو افتادن لکھا ہے قولہ خاصہ
چشم دل کہ آن ہفتاد و توست + پیش چشم حس کہ خوشہ چین اوست + ای دریغا رہزنان بنشستہ اند +
صد گرہ زیر زبانم بستہ اند + پاے بستہ چون رود خوش راہوار + بس گران بندیست این معذور دار +
این سخن اشکستہ مے آید دلا + کاین سخن درست و غیرت آسیا + در اگرچہ خرد و اشکستہ شود + توتیاے دیدۂ
خستہ شود + ای دراز اشکست خود بر سر بزن + کز شکستن روشنی خواہد شدن + ہمچنین اشکستہ بستہ گفتنی ست +
حق کند آخر درستش کو غنی ست + گندم ار شکست وز ہم در شکست + بر دکان آمد کہ نک نان درست + تو ہم ای
عاشق چو جرمت گشت فاش + آب روغن ترک کن اشکستہ باش + آنکہ فرزندان خاص آدمند +
نوحۂ انا ظلمنا میدمند + حاجت خود عرض کن حجت مجو + ہمچو ابلیس لعین سخت رو + سخت روئی گر ورا شد
عیب پوش + در ستیزہ سخت روئی رو مکوش + آن ابوجہل از پیمبر معجزے - خواست ہمچو کینہ ور ترک غزے +
معجزہ جست از نبی بوجہل سگ + دید نفرودش از ان الا کہ شک + لیک آن صدیق حق معجز نخواست + گفت
این رو خود نگوید غیر راست + کے رسد ہمچون توئی را کز منی + امتحان ہمچو منی یاری کنی + المعنی آدمیر فرمایا
کہ صاحب نظر سے طالب چشم کا ہو اور وہ چشم جو دل کی ہے کہ وہ ستر تہ والی ہے اس چشم حس سے
اور یہ خوشہ چین اُسکی ہاے افسوس رہزن بیٹھے ہین جو فی الذہن ہین کوئی ہون خواہ الشیطان خواہ نفس و
شیطان سیکڑون گرہ اُنھون نے میری زبان کے نیچے ڈالدی ہین کیسے کہہ سکون ایک گرہ سے جو
زیر زبان ہوتی ہی آدمی ہکلاتا ہی بات پوری نہین کہہ سکتا بس واے بر ان کہ سیکڑون گرہ رکھتا ہو بتاؤ
تو جس گھوڑے راہوار کا پاؤن بندھا ہو تو وہ اچھی خوبی کے ساتھ کیسے چل سکتا ہے مجھپر بھی یہ بڑی
بھاری قید ہی بس مجکو بھی معاف رکھ ای دل یہ سخن تیرا اشکستہ آتا ہے گویا سخن تیرا در ہے اور غیرت
راہزنون کی آسیا جسمین پسا جاتا ہی لیکن دُر اگر شکستہ اور چور چور ہو کچھ غم کی بات نہین کہ وہ پسنے
سے تو سرمہ ہر دیدۂ خستہ کا ہوگا یعنے کم سوجھ کا بس اے دُر جتنی شکست ہے بخوشی سب

اپنے سر پر رکھے ہے کہ تو ٹوٹنے سے روشنی بجا ئیگا تیرا نقصان ہی کیا ہے ایسے ہی ٹوٹا پھوٹا اور جوڑا ہوا جیسا کچھ سخن ہے
تیرے بھی کہنے کے لائق ہے آگے حق تعالے غنی ہے وہ اُسکو درست ہی کر دیگا گندم اگر شکست ہوئے
اور پیس کے آٹا ہوگئے تو دکان پر جاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ لو روٹی تیار ہے تو بھی اے عاشق جب
جرم تیرا فاش ہوگیا تو اب روغن یعنے تکلم و سخن آرائی ترک کر اور خاکسار و شکستہ بن اسیلئے کہ جو خاص
فرزند آدم کے ہین وہ باپ کی طرح نوحہ اناظلمنا کا پڑھتے بھوسکتے رہتے ہین تو اپنی حاجتین اُس کے
سامنے پیش کر تو ابلیس لعین سخت رو کی طرح حجت مت ڈھونڈھ جو کہا خلقتنی من نار و خلقتہ من طین مجکو
تو نے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے بس آگ مٹی سے افضل ہے اور سجدہ افضل کا مفضول کو غیر
معقول اگرچہ اس قول مین اُسنے اپنی عیب پوشی دیکھی تھی کہ حجت قوی ہے انکار کے عیب کو چھپا لیگی لیکن تھا
تو سخت رو تو بھی اس ستیزہ مین سخت رو ہے جا بہت کوشش مت کر سخت روئی کا انجام تو سن لیا
اُس ابوجہل کا حال جسنے پیغمبر سے معجزہ چاہا تھا اور اسطور پر آیا جیسے کوئی سپاہی کینہ ور غزا مین کسی کے سامنے
تیز و تند آتا ہے ایسے ہی ابوجہل سگ نے آکر معجزہ نبی سے چاہا پھر اُس کینہ وری کا پاداش دیکھا کہ اُس
شق القمر سے جو اظہر من الشمس ہوا ہدایت نہ پائی اور شک ہی بڑھا یہ خدا کی مار تھی اور صدیق
حق نے معجزہ نہ چاہا صورت ہی آنحضرت کی دیکھ کے کہا کہ بیشک یہ صورت ہی ایسی نہیں ہے جو سوا
سچ کے جھوٹ کہے پھر بھلا تجھ جیسے شخص کا یہ رتبہ کہان کہ تو مجھ جیسے کا امتحان کرے کہ مجھسی یار و مددگار
مجکو کب ملیگی الخلاف شرح مین حس کو حسن لکھا ہے کہ منی کو گرمنی اور قافیہ سگ اور شک مین جو حرف
عجمی و تازیکی تاویلین لکھی ہین بیفائدہ یہ کلام قدما مین جائز چلا آتا ہے پھر کیا تاویل و تغیر کی ضرورت ہے

## کہنا ایک جہودی کا حضرت علی شیر خدا سے کہ اگر حفظ الٰہی پر اعتماد ہے تو اس کوشک سے گر تو پڑو اور جواب آنحضرت کا

قولہ مرتضٰے را گفت روزے یک عنود + کو ز تعظیم خدا آگہ نبود + بر سر بامے و قصرے بس بلند + حفظ حق را
واقفے اے ہوشمند + گفت آری او حفیظ ست و غنی + ہستی ما را ز طفلی و منی + گفت خود را اندر افگن ہین
ز بام + اعتمادی کن بحفظ حق تمام + تا یقین گردد مرا ایقان تو + و اعتماد خوب با برہان تو + پس
امیرش گفت خامش کن برو + تا نگردد جانت ازین جرأت گرو + کے رسد مر بندہ را کو با خدا + آزمایش
پیش آرد ز ابتلا + بندہ را کے زہرہ باشد کز فضول + امتحان حق کند ای گیج گول + آن خدا را میرسد کو
امتحان + پیش آرد ہر دمے با بندگان + تا بما ما را نماید آشکار + کہ چہ داریم از عقیدہ در سرار +
ہیچ آدم گفت حق را کہ ترا + امتحان کردم درین جرم و خطا + المعنی گیج بیائے مجہول و کاف فارسی

[illegible] احمق ایکدن ایک سرکش نے جو عظمت و تعظیم خدا سے آگاہ نہ تھا حضرت علی [illegible] سے کہا اے [illegible] تم حفظ حق سے تو واقف ہی ہو اور اس بام و قصر بلند پہ ہو کہتا بیشک وہ حفیظ و [illegible] ہماری ہستی کا لڑکپن سے اور زمان منی سے کہا بھلا اُسکے حفظ پر پورا بھروسا کرکے اس بام سے آپ کو نیچے تو گرا دو تو مجکو یقین ہو کہ تم اہل ایقان سے ہو اور خوب اعتقاد مجکو تمھاری اس برہان سے تمھارے ایقان کا ہو جائے پس امیر نے اُس سے فرمایا چپ ہو اور چلا جا تو تیری جان کہین اس جرأت مین نہ پھنس جاے کہ تو اُسکا اس حیلہ سے امتحان کرتا ہی بندہ کو یہ بات کب پہونچتی ہے اور زیبا ہی کہ وہ خدا کی آزمایش خدا کے سامنے پیش لائے بندہ کا یہ زہرہ کب ہے کہ فضولی سے امتحان حق کا کرے اے پراگندہ گو احمق کیا بک رہا ہی اُس خدا کو یہ سزاوار ہی کہ وہ ہر وقت امتحان بندون کے سامنے لائے تو ہمکو ہمین سے ظاہر کر دے کہ ہم اپنے عقیدہ سے پوشیدہ اُسکے ساتھ کیسے ہین کسی آدمی نے بھی حق تعالے کو کہا ہی کہ ہمنے اس جرم و خطا مین تیرا امتحان کیا ہی **قولہ** تا بہ بینیم غایت علمت شہا + وہ کرا باشد مجال این کرا + عقل تو از بس کہ آمد خیرہ سر + ہست عذرت از گناہ تو بتر + آنکہ او افرشت سقفِ آسمان + تو چہ دانی کردن اورا امتحان + ای ندانستہ تو شر و خیر را + امتحان خود را کن آنگہ غیر را + امتحان خود چو کردی ایفلان + فارغ آئی ز امتحانِ دیگران + چون بدانستی کہ شکر دانہ + پس بدانی کاہل شکر خانہ + پس بدان بے امتحانی کہ الہ + شکرے بفرستدت تا جایگاہ + این بدان بے امتحان از علم شاہ + چون سرے نفرستدت تا پایگاہ + ہیچ عاقل افگند دُرِّ ثمین + در میان مستراح پرچمین + زانکہ گندم را حکیم آگہی + ہیچ نفرستد بانبار کہی + شیخ را کہ پیشوا و رہبر ست + گر مریدے امتحان کرد او خر ست + امتحانش گر کنی در راہ دین + ہم تو گردی ممتحن ای بے یقین + جرأت و جہلت شود عریان و فاش + او برہنہ کے شود زین اقتباس + گر بیاید ذرہ سنجد کوہ را + بردر و زان کہ ترازوش ای فتا + **المعنی** اور مین نے اسواسطے امتحان کیا ہی تا تیرے حلم کی انتہا دیکھون اے شاہ کہ کہانتک ہی سو بھلا اس بات کی مجال کسکو ہی اور کون ایسا ہی تیری نہایت ہی اوندھی عقل ہی اگر اس گناہ کا تو عذر کرے تو عذر گناہ سے بھی بدتر ہی یہ ایسا گناہ تجھسے ہوا جسنے کہ یہ سقفِ عالی آسمان کی بلند کی ہی تو اُسکا امتحان کرنا کیا جانے تو نے ابھی تک خیر و شر ہی کو نہین جانا پہلے امتحان اپنا تو کر پھر غیر کا کرنا اور جب تو اپنا امتحان کریگا تو اور کے امتحان سے فارغ ہو جائیگا کہ خود ہی ٹھیک نہین ہون اور کا کیا امتحان کرون اور جب بعد امتحان کے تو شکر دانہ آپ کو جان لے تو یہ بھی جان لے کہ مین اُن لوگون سے ہون جو شکر خانہ مین یعنے جنکے گھر شکر کے ہین کسواسطے کہ اللہ تعالے بے امتحان آسمان سے کسیکے

گھر تک شکر نہین بھیجتا ہو اور یہ بھی جان لے اسکے علم سے کہ یہ امتحان سری و سرداری یا تب بھی نہین بھیجتا ہو ذرا خیال تو کر کوئی عاقل بھی در ثمین کو پاخانہ یا گہ گو برمین ڈالتا ہے یا کہ گندم صاف کو کوئی حکیم آگاہ کبھی کسی گھاس کے انبار مین بھیجتا ہے اپنے شیخ و پیشوا و رہبر کا اگر کوئی مرید امتحان کرے تو گدھا ہے اگر تو اسکا امتحان راہ دینی مین کریگا تو اے بے یقین تو بھی تو ممتحن ہوگا تیری جرأت اور تیرا جہل سب عریان اور فاش ہو جاینگے اور وہ برہنہ نہین ہو سکتا کہ نور ہی نور ہے اگر اسمین سے کوئی پھینکیگا تو نور ہی چھینکا اسکے سامنے اگر کوہ آجائیگا تو اسکو ذرہ کی طرح تولیگا اور اس سے کوہ کی ترازو پھٹ جائیگی **قولہ** کز قیاس خود ترازو می تند + مرد حق را در ترازو میکند + چون نگنجد او بمیزان خرد + بس ترازوے خرد را بردرد + امتحان ہمچون تصرف دان درو + تو تصرف برچنان شاہی مجو + چہ تصرف کرد خواہد نقشہا + برچنان نقاش بہر ابتلا + امتحانی گر بدانست و بدید + نے کہ ہم نقاش آن بر وی کشید چہ قدر باشد خود این صورت کہ بست + پیش صورتہا کہ در علم ویست + وسوسہ این امتحان چون آیدت + بخت بد دان کامد و گردن زدت + چون چنین وسواس دیدی زود زود + با خدا گرد و در آ اندر سجود + سجدہ گہ را تر کن از اشک روان + کاے خدایا وار ہانم زین گمان + آن زمان کت امتحان مطلوب شد + مسجد دین تو پر خروب شد + این چو وسواس آمدت در امتحان + باز گرد و رو بحق آر آنزمان + تا نگہدارد ترا آن ممتحن + از گمان و امتحان انس و جن + المعنی خروب بفتح و را مشدد ایک قسم گیاہ کہ جس مکان پر جمتی ہو اسکو ویران کرتی ہو آدمی حق تعالے کو اپنی طرح قیاس کر کے قیاس کی ترازو بناتا ہے اور اسکو انچمین کرتا ہو جب وہ میزان خرد مین نہین سماتا تو اس ترازو کو پھاڑ ڈالتا ہے تو اسکے امتحان کو ایسا جان کہ بیشک تصرف اسکی ذات مین کیا پس دیوانہ مت بن اور ایسے شاہ پر تصرف اپنا مت ڈھونڈھ بھلا یہ نقش جو عالم ظاہر مین ہین ایسے نقاش پر جسنے انکو بنایا ہو امتحان مین کیا تصرف کر سکتے ہین اب غور تو کر اگر امتحان بھی ہوگا تو اسی دید و دانست سے تو ہوگا یا کہین اور سے لائیگا تو یہ کیا نقش اس نقاش کے کھینچے ہوے نہین ہین یہ صورت جو ظاہر تیری بنی ہوئی ہے یہ کیا ہو اور کیا چیز ہے ان صور تون کے آگے جو اسکے علم مین ہین پس جسوقت وسوسہ اس امتحان کا تجھکو آئے تو بیشک جان کہ میرا نصیب بد آیا اور میری گردن مار گیا اور جب تو ایسے وسواس خدا کے ساتھ آپ مین دیکھے تو جلدی جلدی اسکے سامنے سجدون مین گر اور سجدہ گاہ کو رو رو کے اشک روان سے تر کر اور زاری کر کر کے کہہ کہ اے خدا تو اس گمان سے مجھکو چھڑا اور نجات دے خوب جان لے جسوقت طالب امتحان کا ہوا اور امتحان تیرا مطلوب بنا مسجد تیرے دین کی خروب یعنے اس گیاہ سے جو ڈھانے والی مکان کی ہے

بھر گئے خبردار ہو جب وسوا سس امتحان کا تجکو آئے فوراً لوٹ اور اسی وقت خدا کی طرف رجوع ہو بعجز و زاری تو تجکو وہ ممتحن محفوظ رکھے گمان و امتحان جن و انس سے الخلاف شرح مین چہ تصرف کو جو تصرف لکھا ہے اب اگر یہ چوچون ہو تو مضائقہ نہین

## قصہ مسجد اقصے کا اور خروب جمنا اور ارادہ کرنا حضرت داؤد کا قبل حضرت سلیمان سے واسطے بنا مسجد کے

قولہ اے ضیاء الحق حسام الدین بیا + قصۂ داؤد بر گو و بنا + چون در آمد عزم داؤدی + بہ تنگ + کہ بسازد مسجد اقصے بسنگ + وحی کردش حق کہ ترک این بخوان + کہ ز دستش بر نیاید این مکان + نیست بر تقدیر ما آنکہ تو این + مسجد اقصے بر آری اے گزین + گفت جرمم چیست اے دانائے راز + کہ مرا گوئی کہ مسجد را مساز + گفت بیجرمی تو خونہا کردۂ + خون مظلومان بگردن بردۂ + کہ ز آواز تو خلقے بیشمار + جان بدادند و شدند آنرا شکار + خون بسے رفتست بر آواز تو + بر صدائے خوب جان پرواز تو + گفت مغلوب تو بودم مست تو دست من بر بستہ بود از دست تو + گفت ای مغلوب معدومیست کو + جز بہ نسبت نیست معدوم ایقنو + المعنی فرماتے ہین ای ضیاء الحق حسام الدین آ قصۂ داؤد کا کہہ اور بنا مسجد اقصے کا کہ جب عزم داؤد کا مسجد اقصے کے بنانے مین نہایت تنگ آیا کہ ضرور ہی بناؤن اللہ تعالے نے انکو وحی کی کہ تو اسکا ترک کر کہ تیرے ہاتھ سے یہ مکان نہین بننے والا ہے اے برگزیدہ ہماری تقدیر ہی مین یہ نہین کہ تو مسجد اقصی بنا سکے کہا اے دانائے راز میرا جرم کیا ہے کہ تو مجھسے کہتا ہے مسجد مت بنا کہا تو نے بیجرم بہت خون کیے ہین اور خون مظلومون کے تیری گردن پر ہین اسواسطے کہ اللہ تعالے خون کسی کا پسند نہین کرتا اگرچہ مباح طور پر ہو تیری آواز سے بیشمار مخلوق مر گئی اور اسکی شکار ہوئی تیری آواز پر بہت خون ہو گئے ہین اور تیری صدائے خوب جان پرواز پر بہت جان سے بیجان ہو گئے ہین کہا مین تیرا مغلوب و مست تھا میرا ہاتھ تیرے ہاتھ سے بندھا تھا محض بے قدرت و بے اختیار تھا کہا اگر مغلوب تھا تو تیری معدومیت کہان ہے ایک نسبت کے سبب سے معدوم ہے ورنہ تو بقا باللہ ہے پھر کیسے بے اختیار ہے بلکہ کامل اختیار والا ہے چپ ہو جا فقط یہ باتین باہم راز و نیاز کی ہین تقریر ظاہر کو اسمین دخل نہین ہے الخلاف شرح مین خون بسے کو چون بسے اور قصۂ داؤد کو بر داؤد لکھا ہے قولہ اینچنین معدوم کو از خویش رفت + بہترین ہستہا افتاد و رفت + او بہ نسبت با حیات حق فناست + در حقیقت در فنا او را بقاست + جملگی ارواح در تدبیر اوست + جملگی اشباح در تاثیر اوست + آنکہ او مغلوب اندر لطف ماست + نیست مضطر بلکہ مختار ولاست + منتہائے اختیار آنست خود + کاختیارش گردد اینجا مفتقد + اختیارش گر نبودی

جاشنی + کے بکشتی آخر او محو از منی + در جهان گر لقمه وگر شربت ست + لذت او فرع ترک لذت ست + گرچه از
لذات بے تاثیر شد + لذتی بود او و لذت گیر شد + هر که او مغلوب شد مرحوم گشت + در بحار رحمتش معدوم
گشت + نے چنان معدوم کز اهل وجود + هیچ بروی چیر بد اندر کام وجود + بلکه والی گشت موجودات را +
بی گمان وبے نفاق وبی ریا + بیمثال وبے نشان وبے مکان + بے زبان وبے چنین و بے چنان +
بی شکال اندر سوال و در جواب + دم مزن والله اعلم بالصواب + المعنی ارواح جمع روح معروف
اشباح جمع شبح بدن اور جسم مفتقد بالضم گم کردہ شدہ یعنے وہ معدوم جو از خود رفتہ ہی خودی سے بیخود تمام ہستی
والون سے جو خودی و منی مین گرفتار ہین اُنکو نہایت ہی خوش آیا ہی اور اچھا معلوم ہوتا ہے کسواسطے کہ وہ
اپنی نسبت سے اُس حیات مین جو حق ہی فنا ہی پس درحقیقت فنا مین اُنکو بقا ہے تمام روحین جنسے سب کو
بقا ہی اُنکی تدبیر و حکم مین ہین اور سارے جسم و قالب سب اُسی کی تاثیر سے وہ ایسا بقا والا ہے جو کوئی
ہمارے لطف کا مغلوب ہی وہ مضطر نہین ہی اے بیچارہ و بے اختیار بلکہ مختار قرب و دوستی کا ہے اور انتہا
اختیار کی ایسی کہ اپنا اختیار بھول جاتا ہی یا دنہین آتا کیا ہوا ایسے اختیار پاتا ہی اور یہ اختیار رہی اُسکے
واسطے چاشنی ہی اسی کے مزہ مین خودی و منی سے مٹ جاتا ہی اسلیے کہ جہان مین دو ہی چیزین ہین یا لقمہ ہی
یا شربت کہ جملہ کھانے پینے کی چیزین سب انہین مین آگئین سب کی لذت ترک لذت کی فرع ہی اصل لذت ترک لذت ہی اگر وہ
لذت دنیا سے بے تاثیر ہوا کہ وہ اب اسمین اثر نہین کر سکتی مگر وہ جو اصل لذت تھی اُس سے لذت گیر ہوا جو ہر کسی کو
نصیب نہین اور جو کوئی اُس لذت سے مغلوب ہوا وہ ان لذات دنیا سے محروم ہوا اور وہ مرحوم اُسکے دریاے
رحمت مین معدوم ہو کر گم گیا لیکن ایسا معدوم نہین کہ کوئی اہل وجود سے کام آسکے مقصود وجود مین اُسپر
غالب ہو سکے بلکہ وہ ایسا معدوم ہی کہ والی و مالک جملہ موجودات کا ہی کہ اس بات مین نہ کچھ گمان ہے
نہ نفاق ہی کہ کوئی خلاف اسکے کہے نہ ریا و مکر نہ اسکا کوئی مثل ہی نہ کوئی نشان نہ اُسکے لیے کوئی مکان نہ
زبان نہ چنین نہ چنان نہ کوئی مشکل سوال مین نہ جواب مین سب اُسپر سہل و آسان زیادہ ہم کچھ
نہین کہتے جو کچھ بہتر ہی اُسکو اللہ خوب جانتا ہی الخلاف شرح مین کاہ و جو لکھا ہی مین نے تو کاہ کو کام سمجھا ہی

شرح انما المومنون اخوة والعلماء کنفس واحدة مومن آپسمین بھائی ہین اور عالم مثل نفس
واحد کے اور عالم سے مراد عالم باللہ

قولہ پس خطاب آمد بداؤد از خدا + کای گزین پیغمبر نیکو لقا + دل بدار اندر تفکر زین خبر + زہ مدہ در دل
ملال و غم مخور + گرچہ بر ناید بجہد و زور تو + لیک مسجد را برآرد پور تو + گرچہ بر ناید بجہد ت این مقام + لیک
پور تو کند آنرا تمام + کردۂ او کردۂ تست ای حکیم + مومنان را اتصالے دان قدیم + مومنان معدود لیک

ایمان یکی + جسم شان معدود ولیکن جان یکی + غیر فہم وجان که در گاو خرست + آدمی را عقل وجان دیگرست + باز غیر عقل وجان آدمی + هست جانی در نبی و در ولی + جان حیوانی ندارد اتحاد + تو مجو این اتحاد از روح باد + گر خورد این نان نگردد سیر آن + ور کشد بار این نگردد آن گران + بلکه این شادی کند از مرگ آن + از حسد میرد چو بیند برگ آن + جان گرگان وسگان از هم جدا است + متحد جانهاے شیران خدا است + المعنی پھر خطاب حضرت رب العزت سے حضرت داؤد کو آیا کاے داؤد برگزیدہ نیکو لقا ہمین خبر سے تو آپ کو فکر مین مت ڈال نہ ملال کو اپنے دل مین آنے دے نہ غم کھا اگرچہ یہ عمارت تیرے جد وزور سے نہوگی لیکن تیرا لڑکا اس مسجد کو بنائیگا پس گو تیری جہد سے یہ مقام ظہور مین نہ آئے لیکن تیرا بیٹا تو اسے تمام کو پہونچائیگا تو اسکا کیا ہوا ای حکیم تیرا ہی کیا ہوا ہوگا اسواسطے کہ مومنون مین قدیم سے باہم اتصال ہی سب باہد گر چپیدہ ہین جیسے سرخی مین حدیث شریف مع معنی مسطور ہوئی مومن گو معدود ہین لیکن ایمان تو ایک ہی اور جسم اُنکے ہرچند جدا جدا مگر جان تو ایک ہی ہی پھر ایمان وجان کے اتصال سے زیادہ کون سا اتصال ہے سواے اس فہم وجان کے جو گاو خر مین ہے آدمی کے واسطے عقل وجان دوسری بھی ہی پھر سواے عقل وجان آدمی کے نبی وولی مین اور ایک جان ہے پس یہ جان جو حیوانی ہے جس سے زندگی ظاہری ہے اسمین اتحاد نہین ہے اسواسطے کہ یہ روح بادہے یعنے ہوا خواہ اربع عناصر سے خواہ تنفس دم سے کہ اگر تنفس نہو تو فنا ہو جاے لاجرم یہ اتحاد کہ سب کی جان ایک ہی اس جان سے مت ڈھونڈھے اتحاد والی جان وہ ہی کہ اس سے جدا ہی اسکی صفت یہ کہ روٹی کھانے سے سیر اور بوجھ اُٹھانے سے گران ہوتی ہی وہ سیری وگرانی دونون سے مبرا ہی نہ اسکی روٹی سے سیر ہو نہ اسکے بار سے گران ہو بلکہ یہ خود اُسکی ایسی دشمن کہ بالفرض اگر وہ مرجاے تو یہ خوش ہو اور اسکا سامان دیکھ پائے تو حسد سے مرجائے اور کتون اور بھیڑیون کی جان بھی جدا ہی جو مراد موذیون ظالمون سے ہے لیکن جو شیر خدا کے ہین اُنکی جانین متحد ہین قولہ جمع گفتم جانہاشان من باسم + کان یکے صد جان بود نسبت بجسم + ہمچو آن یک نور خورشید سما + صد بود نسبت بصحن خانہا + لیک یک باشد ہمہ انوارشان + چونکہ برگیری تو دیوار از میان + چون نماند خانہا را قاعدہ + مومنان مانند نفس واحدہ + فرق و اشکالات آید زین مقال + لیک نبود مثل این باشد مثال + فرقہا حد بود از شخص شیر + تا بہ شخص آدمی زاد دلیر + لیک در وقت مثال ای خوش نظر + اتحاد از روے جانبازی نگر + کان دلیر آخر مثال شیر بود + نیست مثل شیر در جملہ حدود + متحد نقشے ندارد این سرا + تا کہ مثلے وانمایم من ترا + ہم مثال ناقصے دست آورم + تا ز حیرانی خرد را واخرم + شب بہر خانہ چراغی مے نہند + تا بنور آن ز ظلمت مے رہند

آن چراغ این تن بود نورش چو جان + هست محتاج فتیل این و آن + آن چراغ شش فتیله این حواس +
جملگی بر خواب و خور دارد اساس + بیخور و بیخواب نزید نیم دم + با خور و با خواب نزید نیز هم + بے فتیله
روغنش نبود بقا + با فتیل و روغن او هم بیوفا + ز انکه نور علتے اش مرگ جوست + چون زید که روز روشن
مرگ اوست + **المعنی** فرماتے ہین کہ مین نے شیران خدا کی جان کو جو جا بجا جمع کر کے کہا ہی
باعتبار اسم کے ہی اسلیے کہ جسم جدا جدا ہین انکے سبب سے وہی ایک جان مثنوی کہلاتی ہے ورنہ متحد ہی ہی
جیسے نور آفتاب آسمان کا ایک ہی اور بلحاظ صحن مکانون کے وہی ایک مثنوی ہو جاتا ہے اب جب دیوارین
بیچ مین سے دور کر دیجائین تو وہ نور سب مکانون کا ایک ہو جائیگا ایسے ہی مومنون کے خانے انکے جسم
ہین جب خانون کا قاعدہ نہ رہا تو سب نور آفتاب کی طرح نفس واحد رہگیا اور جو اس کلام سے
ہمارے کہ آفتاب سے نظیر کی فرق اور مشکل پیدا ہوتی ہی کہ کہان آفتاب کا نور اور کہان شیران خدا
کی جان جسکے اوصاف اوپر سے بیان کرتے چلے آتے ہین اسکا جواب دیتے ہین کہ یہ مثل نہین ہے
جو ہر طرح ویسا ہی ہونا چاہیے بلکہ مثال ہی جیسے کہ اشعار آیندہ مین توضیح کی ہے مثلاً کسی شخص کو تو شیر
کہے بنظر اسکی دلیری کے تو ظاہر ہے کہ شخص شیر سے شخص آدمی زاد دلیر تک بڑے فرق ہین لیکن اے
خوش نظر تو مثال کے وقت اتحاد اسکی جانبازی کا شیر کے ساتھ دیکھ کر کہیگا کہ وہ دلیر آخر مثال
شیر کے تھا گو جملہ حدود مین شیر نہ تھا بڑی مشکل یہ کہ یہ سراے دنیا اسکے نقش متحد نہین سب مختلف
ہین اگر متحد ہوتے تو مین تجکو مثل بھی بتا دیتا مجبور ہون کوئی مثال ناقص ہی پیدا کرون تا خرد
کو حیرانی سے چھڑا دون دیکھو رات کو اپنے اپنے گھرون مین سب چراغ رکھتے ہین تا اس کے
نور سے اندھیرے سے نجات پاتے ہین وہ چراغ یہ تن ہے نور اسکا جان مگر فتیل این و آن کا البتہ
محتاج ہے اور وہ جو چراغ شش فتیلہ ہے حواس ہین شش باوصف پنج حواس مشہور ہونے کے
اس اعتبار سے کہا ہی کہ بعض ناطقہ کو بھی حواس مین داخل کرتے ہین ان سب کی اصل و بنیاد خواب
و خور پر ایسے کہ بیخواب و خور کے بھی انکی زندگی نہین اور با خواب و خور بھی نہین یعنے کیسے ہی خواب و خور
موجود ہو مرنے سے نہین بچ سکتا پس یہ خواب و خور ہی اسکا فتیلہ روغن ہی کہ نہ تو اس فتیلہ و روغن کے
اسکو بقا ہی نہ اسکے ہوتے اسکو وفا ہی اس سبب سے کہ نور اس جان کا علتی ہی کہ خواب و خور پر
موقوف اور علتی بندہ مرگ جو ہوتا ہی اور نیز کیسے جیسے کہ وہ جو روز روشن یعنے روز آخر ہے وہ
مرگ خو ہی چنانچہ دن جملہ چراغون کو بجھا دیتا ہی پھر وہ اسکو کیسے جلنے دے اختلاف شرح مین دونون
جگہ مرگ جو لکھا ہی پھر قافیہ کہان **قولہ** جملہ حسہاے بشر ہم بے بقاست + ز انکہ پیش نور روز حشر لاست +

نور حس جان بے پایان ما + نیست کلی فانی ولا چون گیا + لیک مانند ستارہ و ماہتاب + جملہ محو اند از شعاع آفتاب + آنچنانکہ سوز و درد و زخم کیک + محو گردد چون در آید مار ایلک + آنچنانکہ عور اندر آب جست + تا در آب از زخم زنبوران برست + میکند زنبور بر بالا طواف + چون بر آرد سر ندارندش معاف + آب ذکر حق و زنبور این زمان + ہست یاد این فلان و آن فلان + دم بخور در آب ذکر و صبر کن + تا رہی از فکر و وسواس کہن + بعد از ان تو طبع آن آب صفا + خود بگیری جملگی سر تا بپا + آنچنان کز آب آن زنبور شر + میگریزد از تو ہم گیرد حذر + بعد از ان خواہی تو دور از آب باش + کہ بسر ہم طبع آبی خواجہ تاش + بس کسانے کز جہان بگذشتہ اند + لا نیند و در صفات آغشتہ اند + در صفات حق صفات جملہ شان + ہمچو اختر پیش آن خور بے نشان + المعنی فرماتے ہین جیسے یہ جان ہے جسکا مذکور ہوا ایسے ہی جملہ حواس بھی بشر کے بے بقا ہین اس سبب سے کہ نور روز حشر کے سامنے سب نیست ولا ہین نہ یہ جسم اس صفات موجودہ کے ساتھ ہوگا نہ یہ حواس سب تغیر ہو جائینگے اور وہ جان ہماری جو بے پایان ہے اسکے حس کا نور کلی فانی ولا نہین ہے مثل گیاہ کے جیسے دہریہ کہتے ہین کہ دنیا مثل کاہ و گیاہ کے ہے کہ خود ہی جمتی ہے خود ہی جاتی رہتی ہے خود رو ہے کوئی خالق نہین لیکن مثل ماہ و انجم کے سب شعاع آفتاب کے تحت مین محو ہین جیسے سارے سوز و درد و زخم پسو کے بھول جائے جب سانپ تیرے سامنے آجائے اور جیسے کسی ننگے کو زنبور گھیر ین اور وہ انکے خوف سے پانی مین کود پڑے تا پانی مین زنبور کے زخم سے بچ جائے اور وہ زنبور اسکے سر پر گھوم رہے ہین کہ جب سر نکالے ہے کاٹے نہ چھوڑین اب کہتے ہین آب تو ذکر حق ہے زنبور سے بچا لانے والا اور زنبور یہ زمانہ اور یاد حق یہی کہ یہ فلان ہے وہ فلان ہے پھر ذکر حق کہان تو اب ذکر مین غوطہ مار اور بس ہمت کر تو پرانی پرانی فکر و وسواس سے چھوٹ جائے جیسے کہ تیرے دل مین کڑے وبے فکر وسواس پیدا ہوتے ہین جب تیری یہ کیفیت ہوگی تو اسکے بعد تو خود طبیعت اس آب صفا کی سر سے پاؤن تک بالکل پکڑ لیگا خود وہی ہو جائیگا اسوقت مین تو ایسا ہو جائیگا جیسے زنبور شر کے پانی سے بھاگتے ہین تجھسے یہ زنبور زمانہ کے بھاگینگے بعد اس سے کہ تیری خو اس آب صفا کی ہو جائے تو چاہے اس سے دور رہ کسواسطے اے خواجہ تاش کہ پوشیدہ تو تو ہم طبع آب کا ہے گو ظاہر مین نہوئے پس جو لوگ کہ اس جہان سے گذرے اور کنارہ کش ہوئے ہین نیست ولا نہین ہین بلکہ اسکی صفات مین آلودہ ہین جملہ صفات انکی صفات حق مین ہے اور ایسے اس آفتاب مین محو ہین جیسے ستارے اس آفتاب کے نور مین **قولہ** گر ز قرآن نقل خواہی اے حرون + خوان جمیع ہم لدینا محضرون + محضرون معدوم نبود نیک بین + تا بقاے

روحها دانی یقین + روح محجوب از بقایش در عذاب + روح واصل در بقا پاک از حجاب + زین چراغ
حس حیوان المراد + گفتمت هان تا نجوئی اتحاد + روح خود را متصل کن ای فلان + زود با ارواح
قدس سالکان + صد چراغت ار مرند ار بیستند + باش فارغ چون یگانه نیستند + زان همه جنگند این
اصحاب ما + جنگ کس نشنید اندر انبیا + زانکه نور انبیا خورشید بود + نور حس ما چراغ و شمع و دود +
یک بمیرد یک بماند تا بروز + یک بود پژمرده دیگر با فروز + جان حیوانی بود حی از غذی + هم بمیرد او
بهر نیک و بدی + گر بمیرد این چراغ و طے شود + خانهٔ همسایه مظلم کے شود + نور آنخانه چو بی این هم
بپاست + پس چراغ حس هر خانه جداست + این مثال جان حیوانی بود + نے مثال جان ربانی بود +
باز از هندوے شب چون ماه زاد + بر سر هر روزنے نورے فتاد + نور آن صد خانه را تو یک شمر + که
نماید نور آن بے دین دگر + تا بود خورشید تابان بر افق + هست در هر خانه نورا قتحق + باز چون خورشید
جان آفل شود + نور جمله خانها زائل شود + این مثال نور آمد مثل نے + مر ترا هادی عدو را رهزنے +
بر مثال عنکبوت آن زشت خو + پردهاے گنده را بر بافد او + از لعاب خویش پردهٔ نور کرد + دیدهٔ
ادراک خود را کور کرد + گردن اسپ ار بگیرد برخورد + ور بگیرد پاش بستاند لگد + کم نشین بر اسپ
توسن بے لگام + عقل و دین را پیشوا کن اے غلام + اندرین آهنگ منگر سست و پست + کاندرین ره
صبر شق انفس ست + باز گرد و قصهٔ مسجد بگو + با سلیمان نبی نیکخو + المعنی اور اگر اے سرکش اسکا نقل و ثبوت
جو همنے کہا ہے کہ وہ لاشیئن ہین صفات حق مین آغشتہ ہین قرآن سے چاہتا ہے تو آیہ اذا هم جمیع لدینا
محضرون کو پڑھ ناگهان وہ سب ہمارے پاس حاضر کیے گئے ہین یعنی سب بعد موت خدا کے پاس
حاضر ہین اب غور کر کہ محضرون بھی کہین معدوم ہوتے ہین تب تو یقین سے روحون کی بقا کو جانے
اور جانے جس روح پر کہ اسکی بقا سے پردہ پڑا ہے عذاب مین ہے اور جو روح کہ اسکی بقا سے واصل ہے
وہ حجاب سے پاک ہے اسکو بقا اور بقا جو جملہ نعمتون سے بڑھ کے ہے دونون حاصل ہین اب کہتے ہین
مراد خاص ہماری اس چراغ حس حیوانی سے وہی ہے جو ہمنے تجھسے کہدیا کہ اس سے اتحاد مت ڈھونڈھ
جیسا کہ اوپر کہہ چکے بس اے فلان اپنی روح کو ارواح قدس سالکون سے جلدی متصل و پیوند کر اور اس
نور عظیم کو پہونچا سو اسکے اور سیکڑون چراغ تیرے چاہے جتنے جاہے جلتے رہین تو نجھنت رد بجھ
پروا مت کر کوئی یگانہ نہین ہین سب بیگانہ بیکار ہین اسی بیگانگی کے اثر سے جو لوگ کہ ہمارے صحاب
وہمارے وقت کے ہین لڑتے رہتے ہین اور انبیا کہ سب یگانہ ہین انمین جنگ نہین ہے وجہ اسکی یہ کہ انبیا کا
نور تو خورشید ہے ہمیشہ یکسان اور ہمارے حس کا نور ایسا جیسے چراغ اور شمع اور دھوان کوئی تو ایسا کہ

تھوڑی دیر جل کے بجھ گیا اور کوئی دن ہونے تک جلتا رہا پھر بجھ گیا اور وہ دن روز مرگ ہے کوئی بجھا
تو نہین مگر ذرا ذرا جلتا ہو ابھی ہندی ٹمٹماتا ہی اور دوسرا خوب فروغ کے ساتھ جلتا ہی جان حیوانی
زندہ غذا سے ہی اور اسی غذا کے نیک و بد سے مرجھی جاتی ہی بس اگر یہ چراغ بجھ بھی جائے تو ہمسایہ کے
گھر مین کب اندھیرا ہو جائیگا ہمسایہ ہی جان ربانی ہی اسلیئے کہ نور اسکے گھر کا تو بے اُسکے بھی قائم ہے
محتاج اُسکے نور کے نہین بس معلوم ہوا کہ چراغ حس ہر خانہ کا جدا ہی اب سکتے ہین یہ جو ہنے کہا مثال
جان حیوانی کی ہی نہ مثال جان ربانی کی پھر جب شب ہوئی اور ہندوے شب سے ماہ پیدا ہوا اور
ہر روزن کے سر پہ نور پڑا تو اُس سیکڑون گھر کے نور کو ایک ہی جان گو نور ایک کا غیر دوسرے کا
معلوم ہوتا ہی جب تک خورشید افق پر آئے اور طلوع ہوئے جب وہ طلوع ہوا تو اُسنے ہر گھر مین پردہ
نور کا باندھ کے ظلمت کو چھپا دیا روشنی پھیلا دی پھر جب خورشید جان کا ڈوب جاتا ہے جملہ نور
جانون کے جاتے رہتے ہین بس یہ نور کی مثال ہی مثل نہین ہی تیرے واسطے تو ایک راداے جوانمرد
فیض بخش اور دشمن کے واسطے کوئی ہو رہزن ہی اُسکو اُسکی راہ مین سرسبز نہین ہونے دیگی وہ
دشمن زشت خو ایسا ہی جیسے عنکبوت کہ یہ موٹے موٹے پردے بنتا ہی اور اُسکو چھپاتا ہی اور اپنے لعاب کو
پود پود کے پردہ اُس نور کا کیا مگر کیا اپنے ہی ادراک کی انکھین اندھی کین ہیں مول ہی جو آدمی گردن
گھوڑے کی پکڑتا ہی متمتع یعنے سوار ہو جاتا ہی اور جو اُسکا پانون پکڑتا ہی اُسکو لات نصیب ہوتی ہی ان اشعار
مین دشمن زشت خو مراد حکما اور فرقۂ ضالہ فلاسفہ سے ہے پردے اُنکی حجت و دلائل لعاب ملکہ
وذہن گردن اور پانون اسپ پکڑنے سے اشارہ ٹھکانے اور بے ٹھکانے کا ہے تو اے لڑکے
گھوڑے سرکش بے لگام پر سوار مت ہو عقل و دین کو اپنا پیشوا بنا اور یہ آہنگ سست و پست ہی یعنے
نرم و مدھم بتدریج اور اسمین صبر ہی شق النفس ہی ای مشقتین نفس کی اب فرماتے ہین اس بیان سے لوٹ
اور قصہ مسجد کا کہ مع سلیمان نبی نیکخو کے الخلاف شرح مین تا باش فارغ مین تا زیادہ لکھا ہے

## بقیہ قصہ مسجد اقصی اور اُسکی بنا کا جو سلیمان علیہ السلام نے کی اور غیب سے اُنکو مدد پہونچی

قولہ چون سلیمان کرد آغاز بنا + پاک چون کعبہ ہمایون چون منی + در بنایش دیدہ میشد کر و فر +
نے فسردہ چون بناہاے دگر + در بنا ہر سنگ کز کہ می شکست + فاش سیر وتے ہمیگفت از نخست +
ہمچو از آب وگل آدم کدہ + نور از ان کہپارہا تابان شدہ + سنگ بے حمال آیندہ شدہ + وان در و
دیوارہا زندہ شدہ + حق ہمیگوید کہ دیوار بہشت + نیست چون دیوارہا بیجان زشت + چون در و دیوار
تن با آگہیست + زندہ باشد خانہ چون شاہنشہیست + ہم بہشت و میوہ ہم آب زلال + با بہشتے

در حدیث و در مقال و در اثکہ جنت را نہ ز الت بستہ اند + بلکہ از اعمال و نیت بستہ اند + این بنا ز اب و
گل مردہ بدست + وان بنا از طاعت زندہ شدست + این باصل خویش ماند پرخلل + وان باصل خود
کہ علمست و عمل + ہم سریر و قصر و ہم تاج و ثیاب + با بہشتے در سوال و در جواب + المعنی جب حضرت سلیمان
نے بنا شروع کی اور کیسی بنا پاک و مبارک مثل کعبہ اور مثل منا کے منا ایک مقام ہے مکہ معظمہ مین کہ حاجی
وہان قربانی کرتے ہین اور ایسی بنا جسکے دیکھنے سے آنکھوں کا کروفر پانا کیا معنی خود کروفر ہی ہو جائین
نہ ایسی بنا جیسی اور بنائین افسردہ مردہ اُسکی بنا مین جو پتھر کہ پہاڑ سے توڑا جاتا تھا پہلے ہی سے بکمال
شوق سیر و نی کہتا تھا یعنی لیچلو مجھکو اور جیسے آب و گل آدم کدہ یعنے جسم آدمی سے نور تابان تھا ایسے
ہی اس پہاڑ کے سنگپارون سے تابان تھا پتھر بے حمال کے خود بخود چلے آتے تھے اور وہ زندہ
سب اُسکے در و دیوار ہوئے حق تعالے نے فرمایا ہی کہ دیواریں بہشت کی بے جان نہین ہین جیسا
کہ فرمایا ان الدار الآخرۃ لہی الحیوان لو کانوا یعلمون بیشک دار آخرۃ وہ زندہ ہے اگر جانتے ہوتے
وہ تو دار آخرت ہی کا کام کرتے ایسی دیواریں بہشت کی نہین جیسی یہ دیواریں زشت دنیا کی ہین اور
ہرگاہ در و دیوارین خانۂ تن کی باآگاہی ہین پھر یہ خانہ کیسے شہنشاہ کا ہے یہ کیسے نہ زندہ ہو آخر آب
و گل نے بھی اُسی سے آگہی پائی ہی اور یہ خانہ بہشت بھی ہی اور اُسمین میوہ بھی اور آب زلال بھی اور
بہشتی کے ساتھ گفتگو اور کلام بھی اسواسطے کہ جنت کو آلات یعنے مٹی گارہ اینٹ چونہ سے نہین چنا ہے
بلکہ اعمال و نیت سے چنا ہی یہی اعمال بہشت و دوزخ ہو جاینگے یہ بنا تن کی آب و گل مردہ سے ہوئی ہی
اور وہ طاعت زندہ سے ہوئی ہی یہ بنا تو اپنی اصل مین کہ آب گل مردہ سے ہے پرخلل و ڈگمگ ہی
اور اُسکی اصل علم و عمل لہذا بدستور اپنی اصل پر اُسمین تخت بھی اور قصر بھی اور تاج و پوشاک بھی
اور بہشتیون کے ساتھ گفتگو اور سوال و جواب بھی الخلاف مصرع مین سیر و نی کو سیر و ابی اور
سریر کو صریر لکھا ہی قولہ فرش بے فراش پیچیدہ شدہ + خانہ بے مکناس روبیدہ شدہ + تخت او سیار
بے حمال شدہ + حلقۂ در مطرب و قوال شدہ + خانۂ دل بین زغم ژولیدہ شدہ + بے کناس از توبہ روبیدہ شدہ +
ہست در دل زندگی دار الخلود + در زبانم چون نے آید چہ سود + چونکہ گشت آن مسجد اقصی تمام + ز اہتمامات
سلیمان علیہ السلام + چون سلیمان در شدے ہر بامداد + مسجد اندر بہر ارشاد عباد + پند دادی گہ بگفت و
لحن و ساز + گہ بفعل اعنی رکوع با نیاز + پند فعل خلق را جذاب تر + کو رسد در جان ہر بے گوش و کر +
و ندران وہم امیرے کم بود + در حشم تاثیر آن محکم بود + المعنی مکناس بالکسر جاروب کناس خاکروب فرش
اُسکا بے فراش کے لپٹا سمٹا ہو اگھر بے جھاڑو کے جھڑا ہو اتخت اُسکے بدون اُٹھانے والون کے

پھرنے والے حلقے دروازونکے سب مطرب وقوال ہوئے اب بطور استفہام اپنے دل کی طرف رجوع ہوی کہ یہ تو بہشت خانہ سے بڑھ کر ہی تو اسکو تو دیکھ یہ کیسا غم سے درہم برہم ہے اور بے کناس یعنی خاشاک کے کسی تو بہ سے جھاڑا بہارا ہوا ہی یا نہین اسی دل مین وہ زندگی دار الخلد کی ہے جہان ہمیشہ ہمیشہ رہینگے کہ میری زبان کے بیان مین نہین آتی پھر بیان سے کیا فائدہ فی الجملہ وہ مسجد اقصے حضرت سلیمان کے اہتمامات سے تمام ہوئی اور جب سلیمان ہر صبح مسجد مین واسطے ارشاد و ہدایت بندون کے داخل ہوتے تھے تو لوگون کو کبھی نصیحت کلام اور لحن و ساز سے کرتے تھے کبھی فعل یعنے رکوع و سجود با نیاز کے ساتھ اور نصیحت وہ کہ فعل خلق کے بڑے کھینچنے کھونے والی اور ہر بے گوش و کر کے کان کیا جان مین گھسنے والی بے گوش و کر نصیحت نہ ماننے والے اور ایسی نصیحت جسمین وہم بھی امیری کا نہین پھر ایسی نصیحت کی تاثیر اُس امیر کے لشکر مین کیسے محکم و مضبوط نہوگی ذرا خیال تو کرو الخلاف شرح مین روبیدہ کو رو ئیدہ لکھا ہی

## قصہ آغاز خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ اور خطبہ انکا انتم با مام فعال احوج من امام قوال تم امام فعال کے کہ فعل سے نصیحت تمکو کرے محتاج تر ہو امام قوال سے کہ باتو نسے بہت سی نصیحت کرے

قولہ قصۂ عثمان رضؓ کہ بر منبر برفت + چون خلافت یافت بشتابید تفت + منبر مہتر کہ سہ پایہ بدست + رفت بوبکرؓ و دوم پایہ نشست + بر سوم پایہ عمرؓ در دور خویش + از برائے حرمت و اسلام کیش + دور عثمانؓ آمد و بالائے تخت + بر شد و بہ نشست آن مسعود بخت + پس سوالش کرد مردی بو الفضول + کان دو نہ نشستند بر جائے رسول + پس تو چون جستی بر ایشان سروری + چون برتبت تو از ایشان کمتری + گفت اگر جایم سوم پایہ بدی + وہم مثلے عمرؓ تا نم میشدی + در دوم پایہ شدم من جائے جو + گفتنی مثل ابو بکرؓ ست او + ہست این بالا مقام مصطفےٰ + وہم مثلے نیست با آن شہ مرا + بعد از ان بر جائے خطبہ آن ودود + تا بقرب عصر لب خاموش بود + زہرہ نے کس را کہ گوید ہین بخوان + یا برون آید ز مسجد آنزمان + ہیبتے بہ نشستہ بد بر خاص و عام + پر شدہ از نور یزدان صحن و بام + ہر کہ بینا ناظر آن نور بود + کور را زان تاب ہم گرمے فزود + تا ز گرمی فہم کردی آن ضریر + کہ بر آمد آفتابے بس منیر + لیک این گرمی کشاید دیدہ را + تا بہ بیند عین ہر نشنیدہ را + المعنی قصہ حضرت عثمان کا کہ جب خلافت پائی گرما گرم دوڑے اور منبر پر جا کے بیٹھے وہ منبر جو آں مہتر سرور عالم کا تھا اُسکے تین پائے تھے جب ابو بکرؓ خلیفہ ہوے تو وہ دوسرے پایہ پر بیٹھے اور جو دور عمرؓ کا ہوا تو یہ تیسرے پایہ پر بیٹھے اور ان دونون بزرگوارون نے بمقتضائے ادب آنحضرت کی جگہ چھوڑ دی بلکہ عمرؓ نے ابو بکرؓ کی بھی تا حرمت دین اسلام کی بڑھے اور جب عثمانؓ کا دور ہوا تو یہ مسعود بخت بالائے تخت پہ مقام

آنحضرت پر بیٹھے پس ایک شخص بو الفضول نے انسے پوچھا کہ وہ دونون خلیفہ رسول مقبول کی جگہ نہین بیٹھے تھے
تمنے انپر کیسے اپنی سروری سمجھی با وصف اسکے کہ رتبہ مین اُنسے کمتر ہو کہا اگر مین تیسرے پایہ پر بیٹھتا تو
تمکو یہ وہم ہوتا کہ مین نے آپ کو مثل عمرؓ کے جانا اور جو دوسرے پایہ پر جگہ کرتا تو تمھارے کہنے کو ہو تا کہ
وہ مثل ابو بکر کے ہے اب یہ مقام بالا حضرت مصطفےٰ کا ہے جسمین کوئی وہم میرے مثل کا نہین کہ مین اُس
بادشاہ عالیجاہ کا مثل ہون کہ اُنکا کوئی مثل ہی نہین ہے بعد اس سے وہ وودد خطبہ کی جگہ قریب عصر تک
خاموش لب بستہ رہے کچھ مُنھہ سے نہ کہا اب کسکا ایسا زہرہ تھا جو کہتا خطبہ پڑھو یا مسجد سے نکل کے چلا جاتا
خاص و عام پر ایک ہیبت بیٹھی ہوئی تھی اور نور الٓہی سے صحن و بام مسجد کا بھرا تھا جو بینا تھا وہ اُس نور
کو دیکھتا تھا اور جو نابینا تھا اُسکو بھی اُسکی تاب نے گرمی بڑھائی تو اُس گرمی سے وہ اندھا سمجھتا تھا کہ
نہایت ہی روشن آفتاب طلوع ہوا لیکن یہ ایسی ویسی گرمی نہین بلکہ وہ گرمی جو مجی آنکھین کھول دے
اور جو کچھ نہ شنیدہ ہے خاص ذات اُس ناشنیدہ کو دیکھ لے اکثر چیزین دیدہ نہین ہوتین مگر شنیدہ
ہوتی ہین اسواسطے مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے نہ شنیدہ کو اختیار کیا ہے تا جامع ہو **قولہ** گرمیش را ضجرتی
وحالتے + زان تپش دل راکشادی قسمتے + کور چون شد گرم از نور قدم + از فرح گوید کہ من بینا شدم +
سخت خوش مستی ولے اے بو الحسن + پارۂ راہست تا بینا شدن + این نصیب کور باشد ز آفتاب + صد
چنین واللہ اعلم بالصواب + وانکہ او این نور را بینا بود + شرح او کے کار بو سینا بود + گر شود صد تو کہ باشد
این زبان + کو بجنباند بکفت پردہ عیان + وای بروے کو بساید پردہ را + تیغ الٓہی کند دستش جدا + دست
چہ بود خود سرش را بر کند + آن سرے کز جہل شرہا سر کند + این بتقدیر سخن گفتم ترا + ورنہ خود دستش
کجا و این کجا + خال را غالہ بدی خالو بدی + این بتقدیر آمدست او را و بدی + از زبان تا چشم کو پاک
از شکست + صد ہزاران سال گویم اندکست + ہین مشو نومید نور آسمان + حق چو خواہد میرسد در یکزمان +
اختر گردون ظلم را ناسخست + اختر حق در صفاتش راسخست + صد افر در کا نہا از اختران + میرساند قدرتش
در ہر زمان + چرخ پانصد سالہ راہ ای مستعین + در اثر نزدیک آمد باز مین + صد ہزاران سال دبا نصد
از زحل + دہدم خاصیتش آرد عمل + ورہش آرد چہ سایہ در ایاب + طول سایہ چیست پیش آفتاب +
وز نفوس پاک اختر وشش مدد + سوے اختر ہاے گردون میرسد + ظاہر آن اختران قوام ما + باطبع ما
گشتہ قوام سما + المعنی ضجرت بالضم تنگدلی و بی آرامی از غم ظلم تفتحتین تاریکی ایاب بکسر بازگشتت و رجوع
قوام راستی و اصل چیز و بقا و قیام شئے اور وہ گرمی ایسی جسمین بے چینی تھی اور وجد وحالت تھی اور
تپش ایسی جس سے دل کو بڑا حصہ کشود و فتوح سے حاصل ورنہ تپش سے تنگدلی ہوتی ہے اندھا

جو نور قدم سے گرم ہوا تو خوشی سے کہتا ہے کہ مین بینا ہو گیا اور نہایت ہی خوش اور مست اور دیکھ اے ابو الحسن
کور سے بینا ہونے تک تھوڑی ہی راہ ہے یا نہین کیسے آگا فانا مین بینا ہو گئے یہ کور کو نصیب ہوا آفتاب سے
اور ایسے سیکڑون جنکو اللہ جانتا ہے اچھی طرح کہ وہ کتنے تھے یہ حال تو کور کا تو نے سُنا اور وہ جو بینا اس نور
کا تھا اسکی شرح کا کام تو ابو سینا کا بھی نہین باوصف اسقدر ذہن و ذکا کے اگر وہ سوتھی زبان
والا ہو جائے تب بھی یہ زبان سوتھی کیا چیز ہے کہ اُس پردہ کو چھو سکے یا ہاتھ لگا سکے اور یہ بات
عیان ہے پس وائے اسپر کہ اس پردہ کو چھوئے کہ تیغ الٰہی اسکا ہاتھ جدا کرے جیسا کہ شیخ مجد الدین
بغدادی سے منقول ہے کہ مین نے خواب مین آنحضرت سے حال ابو سینا کا پوچھا فرمایا رجل اراد ان یصل
الی اللہ بلا واسطتی فحجبت بیدی ہکذا فسقط فی النار وہ ایک شخص تھا کہ بے واسطہ میرے اللہ سے
واصل ہونا چاہا سو مین حاجب ہو گیا اپنے دونون ہاتھون سے بس گر گیا دوزخ مین اور ہاتھ کیا ہے خود
اُسکا سر جن سے اُکھیڑے جس سر سے کہ شر ظہور کرتے ہین اور لفظ ہاتھ کا مینے اس تقدیر پر کہا ہے کہ
آخر بیان کرنے کے لیے کوئی بات مقرر کر لیتے ہین ورنہ ہاتھ کہان اور یہ پردہ کہان خال در اصل
عربی مین ماموںکو کہتے ہین جو برادر مادر ہے اور اب خالو بواو زائدہ شوہر خواہر مادر پر اطلاق کرتے ہین
اور خواہر مادر کو خالہ ورنہ خالہ ممانی ہوئی بس اسی تقدیر سخن پر جو فرمایا ہے کہ بتقدیر سخن گفتم الخ یہ
مثال ہے یعنے جیسے خالہ خالو در اصل ہین تو اور معنی مین اور مجازاً اطلاق دوسرے معنی مین ہے مین نے بھی
لفظ درست کہا ہے یعنی ایک لفظ مقرر کر لیا جیسے خالہ خالو اگرچہ خال سے ہین مگر مقرر ہو گئے دوسرے معنی پر
آپ فرماتے ہین کہ زبان سے چشم تک یعنے دیدہ شنیدہ جو کچھ ہے اور ایسا جسمین کچھ شک و شبہہ نہین
ہر طرح پاک اگر لاکھون برس کہتا رہون تو تھوڑا ہی ہوگا جو کہ اس کلام سے نومیدی مترشح تھی بتدارک
اُسکے فرمایا کہ خبردار نومید مت ہو اسلیے کہ اگر حقتعالے چاہے تو نور آسمانی دم بھر مین پہونچ سکتا ہے دیکھ تو ستارے
آسمان کے کیسی تاریکی کھونے مٹانے والے ہین یہ تو اُنکی ایک صفت ظاہر ہے اور اختر حق کا جملہ صفات
مین مضبوط و محکم ہے اور علاوہ اس تاریکی مٹانے کے سیکڑون اثر ان ستارون کے قدرت الٰہی کا نون
مین پہونچاتی ہے ہر وقت اور ہر دم بس آخر مدد چاہنے والے آسمان سے جو پانسو برس کی راہ کا
فاصلہ زمین سے رکھتا ہے اثر کرنے مین زمین سے بہت ہی نزدیک ہے ایسے ہی لاکھون برس کا فاصلہ
اس آسمان سے زحل تک ہے جو فلک ہفتم پر ہے اور سیکڑون خاصیتین اُسکی عمل مین آتی رہتی ہین ہر دم
ہر لحظہ اور ہر گاہ یہ اثر اور خاصیتین باوصف اتنے فاصلون کے آسمانون سے زمین مین اثر کرتی
ہین کوئی مانع اور حاجب نہین تو اس اختر حق کو سایہ اپنی بازگشت مین کیا در ہم کر سکیگا اسواسطے کہ آفتاب کے

سامنے سایہ کا طول ہی کیا ہی سایہ بھی تو جو زمین ہی سو کتنی کہ ماہتاب اُسپر گرے تو چھپاوے اور آفتاب تو ایسا
کہ ماہتاب اسکے تحت مین آجاتا ہے اخیر تاریخون مین ماہ کے جو ایام سلخ و محاق کے ہین اور وہ
اختر حق ایسے نفوس پاک ہین کہ جیسے ستارگان سماوی سے اہل زمین کو مدد پہونچتی ہے اسلئے ستارگان
سماوی کو پہونچتی ہے ظاہر تو وہ ستارے سماوی ہمارے قوام اور اصل و باعث قیام کے ہین اور بالطبع
ہم قوام آسمان کے ہین کہ ہمسے بھی انکو مدد ملتی ہے الخلاف شرح مین بے ای کوسے اور رخال راخالہ
کو خالہ راخایہ جو خواہد کو چہ خواہد ماکشتہ باکشتہ لکھا ہے میری دانست مین تو یہ لفظ یون ہی ہون جو
مین نے لکھے آگے واللہ اعلم اور صد ہزاران اور یا نصد سے جو اسی مصرعہ مین ہی کثرت بعد مقصود ہی نہ عدد
اور جو شرح مین سہ ہزاران لکھا ہی باعتبار فاصلہ پانسو برس کے ہر آسمان سے ہر آسمان تک لیکن جیسے
فاصلہ ہر آسمان سے آسمان تک پانسو برس کا ہی موٹائی بھی تو ہر آسمان کی پانسو برس کی ہے بس اس
صورت مین مع فلک زحل سات ہزار برس کا فاصلہ ہوا نہ ساڑھے تین ہزار برس کا جو شارح نے
لکھا ہی مگر اصل مقصود وہی بعد البعد سے ہی

## بیان اسکا کہ حکما آدمی کو عالم صغیر کہتے ہین اور حکمائے الٰہی عالم کبیر کسواسطے کہ علم اُن حکما کا صورت آدمی پر مقصور ہی اور علم اُنکا باطن پر

قولہ پس بصورت عالم اصغر توئی + پس بمعنی عالم اکبر توئی + ظاہر آن شاخ اصل میوہ است + باطناً
بہر ثمر شد شاخ ہست + گر نبودے میل و امید ثمر + کے نشاندی باغبان بیخ شجر + پس بمعنی آن شجر
از میوہ زاد + گر بصورت از شجر بودش نہاد + مصطفٰے زین گفت کادم وانبیا + خلف من باشند در زیر
لوا + بہر این فرمودہ است آن ذوفنون + رمز نحن الآخرون السابقون + گر بصورت من ز آدم زادہ ام +
من بمعنی جد جد افتادہ ام + کز برای من بدش سجدہ ملک + وز پے من رفت بر ہفتم فلک + پس
ز من زائیدہ در معنی پدر + پس ز میوہ زاد در معنی شجر + اول فکر آخر آمد در عمل + خاصہ فکری کو بود وصف
ازل + حاصل اندر یک زمان از آسمان + میرود مے آید ایدر کاروان + نیست بر این کاروان این رہ
دراز + کہ مفازہ زفت آید با مفاز + دل بکعبہ میرود در ہر زمان + جسم طبع دل بگیرد ز امتنان + این
دراز و کوتہی مر جسم راست + چہ دراز و کوتہ کہ آنجا خداست + چون خدا مر جسم را تبدیل کرد + رفتنش
بے رفتن و بے میل کرد + صد امید ست این زمان بردار گام + عاشقانہ الفتی حل الکلام + گر چہ پیلہ
چشم برہم میزنی + در سفینہ رفتہ رہ میکنی + المعنی عالم اصغر اور عالم صغیر اور عالم صغری سب ایک ہین
عبارت ہی انسان اور جسم انسان سے کسواسطے جو کچھ عالم کبیر مین ہی جسکو عالم اکبر اور عالم کبری بھی

کہتے ہین سب اسمین موجود ہین مثلاً روح بادشاہ عقل وزیر اور حسد و بغض و قہر و حلم و رحم وغیرہا نیک و بد ملک کے سپاہ اُسکے ہین اور دماغ آسمان اور چشم و گوش او منخرین یعنے نتھنے و دہن سبعہ سیارے استخوان کوہ مو نباتات رگین نہرین حکمائے آلہیین عارف لوگ حکماے مشائین فلاسفہ تو ابکسر نشان فوج مفازہ جاے فیروزی وجاے رہائی یعنے ہر گاہ کہ تو قوام سماکا ہے جان لے کہ عالم اصغر بھی تو ہی ہے اور عالم اکبر بھی تو ہی گو فلاسفہ بنظر صورت قائل صرف عالم اصغر کے ہین نہ عالم اکبر کے اور حکماے آلہیین جو عارف کامل ہین اور اُنکی نظر باطن پر وہ عالم اکبر کہتے ہین بس عالم اکبر بھی تو ہی ہے ظاہرًا تو یہ ہے کہ شاخ اصل میوہ کی ہے کہ اسمین میوہ لگتا ہے اور باطنًا یہ ہے کہ میوہ اصل شاخ کی ہے کہ میوہ کے واسطے ہست موجود ہوئی ہے اسلیے کہ جب رغبت و امید میوہ کی نہو تو باغبان درخت کیون لگائے بس معنًا وہ درخت میوہ سے پیدا ہوا اگرچہ بظاہر درخت سے میوہ کی پیدایش ہوئی پس یہ اشعار گویا بیان نظر ظاہر اور نظر باطن دونون گروہ کا ہے اور اسی کی تائید مین فرمایا کہ حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدم اور سارے انبیا میرے پیچھے قیامت کے دن نیچے لواے حمد کے ہونگے اور لواے حمد وہ نشان کہ حمد آپ کی جوش اُنکے کسی سے نہو سکے بصورت نشان کے متمثل ہوگی جیسا کہ خسرو نے کہا ہے شعر کردلوا نصب درایوان ہو + تحت لوا آدم و من دونہ + اور اسی واسطے آنحضرت نے رمز نحن الآخرون السابقون کی فرمائی ہے کہ ہم ہین تو پچھلے لوگون سے لیکن ایسے پچھلے ہین کہ سابقون سے ہین کسواسطے کہ سب ہمارے پیچھے ہونگے ہم سب کے پیشوا اور نیز سابق الخلقت ہین چنانچہ گو ہم بظاہر آدم سے پیدا ہوے معنی مین ہم اپنے جد یعنے آدم کے جد ہین میرے ہی واسطے فرشتون نے آدم کو سجدہ کیا اور میرے ہی پیچھے ساتوین آسمان تک گئے جیسا کہ شب معراج مین اور پیچھے کا لفظ اسواسطے ہے کہ حضرت آدم نے شب معراج تقدم یا مقدم کرکے آپ کو آگے کیا تھا اور خود پیچھے ہوے تھے قید ہفتم فلک کی اسواسطے کہ منتہاے رسائی مخلوق اور اعمال و افعال مخلوق کا ہے اس صورت مین پدر جو آدم ہین معنًا مجھسے پیدا ہوے پس ظاہر کہ میوہ سے شجر پیدا ہوا اسواسطے کہ اول فکر شے کی ہوتی ہے پھر عمل اُسکا ہوتا ہے اور خاصتہً وہ فکر جو وصف ازل کا ہے یعنے ارادت آلہی حاصل یہ ہے کہ ہم بجزمین آسمان سے قافلہ یہان آتا جاتا ہے اور یہ راہ اس قافلہ پر باوصف اتنے فاصلہ کے دراز نہین ہے کسواسطے کہ اول تو یہ خود مفازہ ہے یعنے ایسا بیابان جس سے بآسانی گذر جائے اور یہ بآسانی گذرنا از بس رغبت ہے کثیر و سریع اور مع مفازے کے جو پہونچنے کا ٹھکانا ہے کہ وہ اس سے لگا ہوا ہے دوسری مثال ہے کہ عارف کا دل جب چاہتا ہے کہ مع جسم کعبہ کو جاؤن تو ہر وقت چلا جاتا ہے اسطرح کہ جسم اُسکا خندہ اسکے احسان و

استنان سے طبیعت دل کی پکڑنا ہی اور یہ درازی و کوتاہی راہ کی جسم کے واسطے ہے لیکن جہان خدا ہی وہان درازی و کوتاہی کا کیا ٹھکانا کیونکہ ع دل گذر گاہ جلیل اکبرست + کہا ہی جب خدا نے اسکے جسم کو تبدیل کردیا ہی تو اب اسکا جانا بے رفتن اور بے میل ہو گیا یعنے نہ چلنا پڑتا ہی نہ کوئی میل و فرسنگ بے چال اور بے میل کی راہ ہی بس اسکے فضل سے سیکڑون امیدین ہین تو ای جوان عاشقون کی طرح اسی وقت قدم اٹھا ہم جملہ باتین حل کر چکے اور جہان تونے قدم عاشقانہ اٹھایا جان لے کہ پلک مارتے ہی اس کشتی مین جو چلی گئی ہی دخل و راہ پائے اور کشتی کا بیان بعد مین ہی پیلہ پلک کو بھی کہتے ہین الخلاف باطناً کو شرح مین باطنان حل کو حل گر جو گو اگرچہ لکھا ہی

مثل اہتی کمثل سفینۃ نوح من تمسک بہا نجا و من تخلف غرق مثال میری امت کی مثل سفینۂ نوح ؑ کے ہی جسنے تمسک کیا اس سے نجات پائی اور جسنے تخلف کیا ڈوب گیا

قولہ بہر این فرمود پیغمبر کہ من + ہمچو کشتی ام بطوفان زمن + ما و اصحابیم چون کشتئ نوح + ہر کہ دست اندر زند یابد فتوح + چونکہ با شیخی تو دور از زشتئ + روز و شب سیارے و در کشتئ + در پناہ جان جان بخش توی + کشتی اندر خفتۂ رہ میرئی + مگسل از پیغمبر ایام خویش + تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش + گرچہ شیری چون روی رہ بے دلیل + ہمچو روبہ در ضلالی و ذلیل + ہین مپر الا کہ با پرہاے شیخ + تا بہ بینی عون لشکرہاے شیخ + یکزمانی موج لطفش بال تست + آتش قہرش دمی حمال تست + قہر او را ضد لطفش کم شمر + اتحاد ہر دو بین اندر اثر + یکزمان چون خاک سبزت میکند + یکزمان پر باد و گبزت میکند + جسم زاہد را دہد وصف جماد + تا برو روید گل و نسرین رشاد + لیک او بیند نہ بیند غیر او + جز بمغز پاک ندہد خلد بو + المعنی گبز بافتح و کاف فارسی قوی وسطبر اب اس کشتی کا بیان ہے یعنے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین مثل کشتی کے ہون اس طوفان زمانہ مین مین اور میرے اصحاب ایسے ہین جیسے کشتی نوح کی بس جسنے اس کشتی کو پکڑا کشود و فتوح پائی ایسے ہی جبتک تو کسی شیخ و مرشد کے ساتھ ہے زشتی سے دور ہی رات دن سیر مین ہے اور کشتی مین ہے ایک بڑے قوی جان بخش کی جان تیرے پناہ مین ہی اور تو کشتی کے اندر چین سے بے غم سوتا ہے اور چلا جاتا ہے تو اپنے زمانہ کے پیغمبر سے جو مرشد ہی ہرگز جدا مت رہ اور اپنے فن و کام پر بھروسا مت کر کہ اب میرا مطلب ہو گیا تو شیر ہی سہی مگر بے رہبر کے جب راہ چلیگا تو جان لے کہ روباہ کی طرح گمراہ اور ذلیل ہی بیخبر دار ہو اپنے پر زن سے ست اڑ مگر شیخ کے پروں سے اڑ یعنے جو راہ وہ بتائے اسپر چل تا اسکے لشکرون سے عون و مدد دیکھے ذرا سی موج اسکے لطف کی تیرے لیے بازو ہین اور دم بھر کو قہر اس کا

یہ احمال ہی اٹھا لینے والا اسکے قہر کو ضد لطف کی مت سمجھ ای محض قہر بلکہ وہ قہر اپنے اثر مین اتحاد لطف سے رکھتا ہے کسی وقت تو وہ مثل خاک کے تجکو سرسبز کر دیتا ہے اور کسی وقت پر باد و سطبر کرتا ہے جو جسم زاہد ہے ای محنت کش اسکو جماد یعنے خاک بنا تا ہے تا اسپر گل و نسرین ارشاد کی جمین لیکن ان باتون کو وہی دیکھتا ہے اور کوئی نہین دیکھتا اسیلئے کہ خلد کی بو وہی سونگھتا ہے جو پاک مغز ہے الخلاف شرح مین رشاد کو شاد لکھا ہے **قولہ** مغز را خالی کن از انکار یار + تا کہ ریحان یابد از گلزار یار + تا بیابی بوے خلد از یار من + چون محمدؐ بوے رحمن از یمن + در صف معراجیان گر بیستی + چون براقت برکشاید نیستی + نے چو معراج زمینے تا قمر + بلکہ چون معراج ملکی تا شجر + نے چو معراج بخاری تا سما + بل چو معراج جنینے تا نہا + خوش براقے گشت خنگ نیستی + سوے ہستی آردت گر نیستی + کوہ و دریا ہا سمس میکند + تا جہان حس را پس میکند + پا بکش در کشتی و میرو روان + چون سوے معشوق جان جان روان + دست نے و پاے نے رو تا قدم + آنچنانکہ تاخت جانہا از عدم + بر دریدی و رسخن پردہ قیاس + گر نبودی سمع سامع را نعاس + اے فلک بر گفت او گوہر ببار + از جہان او جہانا شرم دار + گر بباری گوہرت صد تا شود + جامدت گوینده و بینا شود + پس نثارے کردہ باشی بہر خود + چونکہ ہر سرمایہ تو صد شود + **المعنی** یعنے تیرے مغز مین جو انکار یار کا بھرا ہے اس سے اپنے مغز کو خالی کر۔ تو تیرے دماغ کو گلزار یار سے ریحان حاصل ہو اور جب مغز کو ریحان حاصل ہو گا تو اسکی خلد سے تو بھی بو پائیگا خلد سے عبارت ذات یار جیسے محمدؐ یمن سے بوے رحمن کی پاتے تھے اگر اسکے علو و عروج والے معراجیون مین قائم ہوا ہے تو نیستی اختیار کر کہ نیستی ہی تیرے بال و پر براق کی طرح کھول دیگی اور معراج کو لیجائیگی اور معراج بھی وہ نہین جو زمینی ہے کہ جسکی حد قمر ہی اے فلک اول جو علے العموم ہر اہل زمین کی روح وہان تک پہونچتی ہے بلکہ معراج ملکی کہ جسکی حد شجر ہے اور شجر سدرۃ المنتہے جو درخت بیری کا ہے اور حد جبرئیل اور جملہ فرشتون کی جنسے امور دنیا کے متعلق ہین اور جملہ اعمال و افعال مخلوق کے اور یہ درخت فلک ہفتم پر ہے نہ ایسی معراج جیسے کسی بخار کی آسمان تک کہ آسمان تک چڑھ گیا بلکہ ایسی معراج جیسے کسی جنین و محبوب کی جو حد درجہ تک ہو یہ خنگ تیری نیستی کا نہایت ہی اچھا تیرا براق ہے کہ اگر تو نیست ہو جائے تو تجکو ہستی کی طرف لیجائے اور تو ہست ہو جائے اگر اسکا گذر کوہ و دریا کی طرف جو بڑی رفعت و شوکت والے ہین ہو تو اسکے سم کو مس کر کے جو ہین آنکھون سے لگاتین اس سبب سے کہ اسنے جہان حس کو پیچھے کر دیا ہے آپ آگے نکلگیا ہے اب کشتی مین پاؤن سمیٹ کے بیٹھ جا اور روان چلا جا جیسے جان اپنے معشوق کی طرف خوش خوش روان ہوتی ہے نہ ہاتھ ہین نہ پاؤن ہین

بے ہاتھ پاؤن قدم کو چلا جا جیسے جانین عدم سے بے دست و پا تاخت کرتی ہین اور یہان آتی ہین آپ
فرماتے ہین کہ قیاس میرا ایسا زور پر ہی کہ سمع سامع کے اگر اونگھتے نہوتے تو اس گفتگو مین پردہ پھاڑ ڈالتا
اور سب راز فاش کر دیتا بس ای فلک تو نے سب کی گفتگو اپنی عمر سے سُنی ہے کسی کی بھی ایسی سُنی
جیسے میری قیاس کی ہے بس ضرور ہی کہ تو اُسکے گفت سخن پر گوہر نثار کر اور ای جہان تو اُس جہان سے
جسمین وہ ہی شہر ماہی آسمان اگر تو اُسپر گوہر نثار کریگا تو ہر ایک گوہر ایک ایک کے سو سو ہو جائینگے
اور یہ چاند تیرے سب گویا دینا ہو جائینگے جو مراد ستارون سے ہی اُس صورت مین جو کچھ نثار کریگا
اپنے ہی واسطے کریگا جس حال مین کہ سرمایہ تیرا ایک کا سو ہو جائیگا **الخلاف** شرح مین ملکی کو کلکی اور
جانے معنی مین معراج کلک پا شکر کیا لکھدیا ہی اور حبیبی کو جنینی اور صد تا کو شش تا کہ شش خلاف
شعر بعد کے لکھا ہی

## قصہ ہدیہ بھیجنے بلقیس کا شہر سبا سے سلیمان علیہ السلام کو

**قولہ** ہجو آن ہدیہ کہ بلقیس از سبا + بر سلیمان میفرستاد اے کیا + ہدیہ بلقیس چل اشتر بدست + بار
آنہا جملہ خشت زر بدست + چون بصحرائے سلیمانی رسید + فرش آنرا جملہ زر پختہ دید + بر سر زر تا چہل
منزل براند + تا کہ زر را در نظر آبے نماند + بارہا گفتند زر را وا بریم + سوی مخزن ما چو بیکار اندریم +
عرصۂ کش خاک زر دہ دہیست + زر بہدیہ بردن آنجا ابلہیست + ای بردہ عقل ہدیہ تا آلہ + عقل آنجا
کمترست از خاک راہ + چون کساد ہدیہ آنجا شد پدید + شرمساری شان ہمی واپس کشید + باز گفتند
از کساد و از روا + چیست بر ما بندۂ فرمانیم ما + گر زر و گر خاک مارا بردنیست + امر فرمودہ بجا آوردنیست +
گر بفرمایند کہ واپس برید ہم + ہم بفرمان تحفہ را باز آورید + امر و فرمان راہمی باید شنید + تا بدا انجا ہدیہ را
باید کشید + پس روان گشتند ہدیہ آوران + تا بہ تخت آن سلیمان جہان + خندہ آمد چون سلیمان آن
بدید + کز شما من کے طلب کردم مزید + من نمیگویم مرا ہدیہ دہید + بلکہ گویم لائق ہدیہ شوید + کہ مرا از غیب
نادر ہدیہ ہاست + کہ بشر آنرا نیارو نیز خواست + می پرستید اختری کو زر کند + رو باو آرید کو اختر
کند + **المعنی** مطابق صدر فرماتے ہین کہ نثار فلک کا ایسا ہی جیسے بلقیس نے اے دانا شہر سبا سے
حضرت سلیمان عم کو تحفہ بھیجا کہ وہ تحفہ چالیس اونٹ تھے سونے کی اینٹون سے لدے ہوے جب
وہ لوگ صحرائے سلیمانی مین پہونچے اُس صحرا کا فرش بالکل زر پختہ سے دیکھا اور چالیس
منزل اُسی زر کے سر پر اونٹ چلائے اس سبب سے اپنے زر کی اُنکی نظر مین کچھ عزت و آبرو
نہ رہی آخر ان لوگون نے اپنے دل مین کہا کہ ہم اپنا زر اپنے مخزن کو لوٹا لیجائین کہ ہم

اس کام مین محض بیکار ہین جسکے میدان کی خاک زردہ وہی یعنی زر خالص سے ہے وہان زر کا تحفہ لیجانا
سراسر بے وقوفی وابلہی ہی آپ مقولہ مولانا کاہی کہ اے فلان تو بھی عقل کا تحفہ بارگاہ اللہ مین لیے جاتا ہی
جہان عقل کی اتنی بھی عزت نہین جتنی خاک راہ کی جب اس تحفہ کا تیرے کساد وہان ظاہر ہوا تو یہی حال
ہوگا جو ان لوگون کا تھا کہ اپنے ہدیہ کو کھوتا جان کے شرمندگی سے پھیر لیجانا چاہتے تھے پھر کہا
کہ ہمکو کھوٹے اور رائج سے کیا ہم تو بندہ فرمان کے ہین ہمکو بجا آوری فرمان کی چاہیے اگر زر ہے
جب اور خاک ہے جب ہمکو وہان لیجانا اور اپنے حاکم کا حکم بجا لانا یہی ہمارا کام ہی اور اگر وہ کہینگے کہ
اسکو واپس لیجاؤ جب ہم حکم دین تو پھر لائیو بس ہمکو حکم و فرمان سننا اور اس تحفہ کو وہان تک لیجانا چاہیے
یہ سوچ کے وہ ہدیہ آور روان ہوے اور سلیمان جہان کے تخت تک آئے جب حضرت سلیمان نے وہ
ہدیہ دیکھا ہنسے اور کہا کہ مین نے تمسے یہ فضول کب طلب کیا تھا مین نہین کہتا ہون کہ تم مجکو ہدیہ دو بلکہ
یہ چاہتا ہون کہ تم ہدیہ کے لائق مجھسے ہوجاؤ کسواسطے کہ مجکو غیب سے ایسے نادر نادر تحفے نصیب ہین
کہ بشر انکو مانگ بھی نہین سکتا تم تو ستارون کو پوجتے ہو جو زر بناتے ہین انکی طرف کیون نہین متوجہ
ہوتے جنسے ستارے بناے اور یہ تحفہ بھیجنا بلقیس کا قرآن سے ثابت ہی کما جاء و انی مرسلۃ الیہم بہدیۃ
فناظرۃ بما یرجع المرسلون اور مین بھیجتی ہون انکی طرف تحفہ اور دیکھتی ہون کہ میرے بھیجے ہوے
لوگ کیسے لوٹتے ہین اور وہ کیا سلوک انسے کرتے ہین اور دوسرے شعر کے مطابق یعنے کو شما
من الخ یہ آیت ہی فلما جاء سلیمان قال اتمدونی بمال فما اتنی اللہ خیر مما اتکم بل انتم بہدیتکم تفرحون یعنی
ہرگاہ وہ ہدیہ سلیمان کے پاس آیا سلیمان نے کہا کہ مجکو جو کچھ خدا نے دیا ہی اس سے وہ بہت بہتر ہی جو
تمکو دیا ہی بلکہ تم اپنے ہدیہ سے خود خوش رہو مین نہین لیتا اختلاف شرح مین بیرانہ کو ہر نداد نخندہ کے بعد
لفظ اتش بیکار لکھا ہی قولہ می پرستید آفتاب چرخ را + خوار کردہ جان عالی نرخ را + آفتاب از امر حق
طباخ ماست + ابلہی باشد کہ گویم او خداست + آفتابت گر بگیرد چون کنی + آن سیاہی زد تو چون بیرون
کنی + نے بدرگاہ خدا آری صداع + کہ سیاہی را ببر وادہ شعاع + گر کشندت نیم شب خورشید کو + تا بنالے
یا امان خواہی ازو + حادثات اغلب بشب واقع شود + وانزمان معبود تو غائب شود + سوے حق گر راستانہ
خم شوی + وا رہی از اختران محرم شوی + چون شوی محرم کشایم با تو لب + تا ببینی آفتاب نیم شب + جز
روان پاک او را شرق نے + در طلوعش روز و شب را فرق نے + روز آن باشد کہ او شارق شود + شب
نماند چونکہ او بارق شود + المعنی پھر قول حضرت سلیمان کا ہی کہ تم آفتاب پرچرخ کو پوجتے ہو کیا سمجھے ہو کہ
جان کو جو ایک عالی نرخ شے ہے ذلیل و خوار کیا ہے جیسا کہ قرآن [illegible]

سجدہ کرتے ہین وہ آفتاب کو سوا اللہ کے یہ آفتاب تو خدائے تعالے کے حکم سے ہمارا ایک باورچی ہے
پھر ہماری کیسی حماقت ہو کہ ہم اسکو خدا کہین اگر تیرے آفتاب کو وہ پکڑ دے اور کسوف مین ڈال کے سیاہ
کردے تو تو وہ تاریکی اسکی کیسے دور کرسکتا ہو آخر اسوقت نہین اسکی درگاہ مین اپنا درد سر پیش کرتا ہے کہ
اسکی تاریکی کھودے اور روشنی عطا کر اگر تجکو آدھی رات مین مار ڈالین جسوقت آفتاب کہان ہے جس سے
فریاد کرے یا امن مانگے اکثر حادثے رات مین ہوتے ہین اور تیرا معبود اسوقت غائب ہوتا ہے بس اگر
راست لوگون کی طرح صدق دل سے اسکی طرف جھکے اور خم ہوئے تو ستارون سے جو مخلوق ہین چھوٹ
جائے اور اسکا محرم ہوجائے پھر جب تو محرم ہوجائے تو مین راز و اسرار مین لب کھولون اور تو آفتاب
نیم شب کو دیکھے کہ نیم شب مین موجود ہو اور سواے جان پاک انبیا و اولیا کے اسکا مشرق نہین ہو
جسی سے طلوع ہوتا ہو نہ اسکے لیے رات دن کا فرق اسکا دن ہی ہو کہ وہ شارق ہو اور جہان شارق
ہو رات رہتی ہی نہین اور ظاہر کہ جب یہ روشن ہو تو رات رہی کب سکتی ہے **قولہ** چون نماید ذرہ
پیش آفتاب + ہمچنان باشد دران انوار و تاب + آفتابے راکہ رخشان میشود + دیدہ پیشش کند
وحیران میشود + ہمچو ذرہ بینیش در نور عرش + پیش نور بیحد موفور عرش + پیش مسکین و خوار و بیقرار + دیدہ
راقوت شدہ از کردگار + کیمیائے کہ از ویک مائرے + بر دخان افتاد و گشت او اخترے +
نادر اکسیرے کہ از دی ہمتاب + بر ظلامے زد بگردش آفتاب + بوالعجب مینا گری کز یک عمل + بست چندین
خاصیت را بر زحل + باقی ذرہ ہاے جان و اختران + ہم برین مقیاس ای طالب بدان + دیدہ حسی زبون
آفتاب + دیدہ ربانئے جو نے بیاب + کان نظر نوری و این ناری بود + نار پیش نور بس تاری
شود + تا زبون گردد بپیش آن نظر + شعشعات آفتاب با شرر + المعنی ظلام تاریکی اول شب مائر جلے
اخر مینا گر مینا کا کام کرنے والا اور مینا ایک قسم پتھر ہو نرم سبز رنگ اور نیز شیشہ گر یعنے یہ آفتاب
جسکو تم معبود جانتے ہو اُس آفتاب کے انوار و تاب مین ایسا ہے جیسے ذرہ سامنے آفتاب کے
اُس آفتاب کو کہ جب رخشان ہوتا ہو تو آنکھین اُسکے سامنے کند و حیران ہوتی ہین اُس نور عرش
کے آگے جو بے حد و موفور ہو اُسکو ایسا دیکھیگا جیسے ذرہ اور مسکین اور ذلیل و بیقرار جب تیرے دیدہ کو
قوت کردگار سے ہوجائیگی اگرچہ یہ آفتاب بھی کیمیا گر ہو اسکے حکم سے زر بنتا ہو لیکن وہ ایسا کیمیا گر ہے
جس سے ایک اثر اُس دھوئین پر جو آسمان ہو پڑا اور وہ اختر ہوگیا اور عجب اکسیر جسکی ذرا سی چمک
اول شب کی سیاہی پر پڑی کہ اسکو آفتاب بنا دیا اور عجب مینا گری کہ ایک عمل سے کیسی کیسی خاصیتین
زحل پر جمائین رہے باقی ذرے جانون اور اخترون کے سب کو اے طالب اسی پر قیاس کرلے تیرے

دیدۂ حسی آفتاب سے دبے ہوئے ہین دیدۂ ربانی نہین ہین وہ حاصل کر کہ اُن کی نظر نوری ہی اور اُنکی ناری
اور نار نور کے سامنے تاریک ہوتی ہے تو اُس نظر کے سامنے شعشعے اس آفتاب باشرر کے زبون
وعاجز ہوجائین الخلاف شرح مین نہ پیش لکھا ہے مین اُسکو بہ پیش جانتا ہون

## کرامات شیخ عبداللہ مغربی قدس سرہ

قولہ گفت عبداللہ شیخ مغربی + شصت سال از شب ندیدم من شبی + من ندیدم ظلمتی در شصت سال + نے بروز و نے بشب از اعتدال + صوفیان گفتند صدق قال او + نیم شب رفتیم در دنبال او + در بیابانہا پر از خار کو + او چو ماہ بدر ما را پیش رو + روی پس ناکردہ میگفت او بشب + این کو آمد میل کن بر دست چپ + بار گفتی بعد یکدم سوے راست + میل کن زیراکہ خارے پیش ماست + روز گشتہ پای بوسش کردہ ما + زانکہ بودی پاکش انگل پیر دو پا + نی زخاک و نی زگل بروے اثر + نہ از خراش خار و آسیب حجر + مغربی را مشرقی کردہ خدای + کردہ مغرب را چو مشرق نور زای + نور این شمس شموس فارس است + روز خاص و عام را او حارس است + چون نباشد حارس آن نور مجید + کہ ہزاران آفتاب آرد پدید + تو بنور او ہمی رو در امان + در میان اژدہا و کژدمان + پیش پیش میرود آن نور پاک + میکند ہر رہزنے را چاک چاک + یوم لا یخزی النبی را راست دان + نور یسعی بین ایدیہم بخوان + گرچہ گردد در قیامت آن فزون + از خدا اینجا بخواہید آزمون + کہ بخشد ہم بمیغ و ہم بماغ + نور جان واللہ اعلم بالبلاغ + المعنی عبداللہ نے جو شیخ مغرب کے تھے کہا کہ ساٹھ
برس سے مین نے کوئی رات جیسی رات ہوتی ہے نہین دیکھی مین نے اس ساٹھ برس مین کوئی اندھیری
نہ دن مین دیکھی نہ رات مین بسبب اعتدال کے مجکو دن رات برابر ہی رہی اور صوفیون نے اُنکے
کلام کی تصدیق مین کہا سچ ہے ہم آدھی رات کو اُنکے پیچھے پیچھے چلے ہین اُن بیابانون مین جو خار
اور گڑھون سے بھرے تھے اور وہ آگے آگے مثل بدر کے ہمارے پیشرو تھے بس منھ نہین پھراتے
تھے اور رات مین چلے جاتے تھے اور ہمسے کہتے تھے خبردار ہو بائین ہاتھ کو بچ جاؤ گڑھا آیا
بعد اسکے ذرا ہی دیر مین کہتے سیدھے ہاتھ کو بچ جاؤ سامنے جھاڑ ہین جب دن ہوا ہمنے اُنکی
پابوسی کی اس سبب سے کہ دونون پاؤن اُنکے گل سے پاک صاف تھے نہ خاک کا اُنپر اثر تھا نہ
کیچڑ کا نہ کسی خار سے کوئی خراش نہ کسی پتھر کی کچھ چوٹ اب فرماتے ہین دیکھو قدرت اللہ کی کہ تھے تو
مغربی اُسنے مشرقی بنا دیا اور اس مغرب سے مشرق کی طرح نور پیدا اسکے جتنے شموس ہین جو مراد
روشنیون سے ہے ان جملہ شموس کا وہ شمس ہے اور نور اُنکا ان سب پر سوا ہے اور ہر روز ہی
خاص و عام کا نگہبان اور کیسے وہ نور مجید اُنکا نگہبان نہو کہ ہزارون آفتاب ظہور مین لاتا ہے مجموعہ خانی

ایک کتاب نفسی کی تھی اسمین مین نے دیکھا ہی کہ ایک دریا ہے فلک چہارم پر بحر المسجور نام اسمین ایک کشتی
پر آفتاب سوار ہے ستر ہزار فرشتے اسکو کھینچ کے مشرق سے مغرب مغرب سے مشرق لیے پھرتے ہین
صبح کو جب نور اُسکا ختم ہوتا ہی عرش معلے کے نیچے لیجاتے ہین یہ سجدہ کرتا ہے پھر از سر نو نور اسکو
عطا ہوتا ہے بس تو اُسی کے نور مین جو شمس شموس ہی بامن وامان چلا جا ہے اژدہے ہون
جا ہے بچھو ہون کچھ اندیشہ مت کر وہ نور نگہبان ہی تیرے آگے آگے وہ نور پاک چلتا ہے اور جو رہزن
تیری راہ کے ہین اُنکے ٹکڑے اُڑاتا ہی اور یہ آیت یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ کو سچ جان
اور نیز یہ آیت نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم اسکو پڑھ معنے دونون آیت کے قیامت کے دن اللہ
فضیحت نہین کریگا نبی کو نہ اُن لوگون کو جو ایمان لائے اور اُسکے ساتھ ہین کہ نور انکا اُنکے آگے چلتا ہی
اور سیدھے ہاتھون کی طرف بس ان دونون آیتون سے امید اور آگے آگے ہونا نور کا ظاہر ہی اور
اگرچہ قیامت مین وہ نور افزون اور کامل کیا جانے کا کہ یہ بھی اس آیۂ کریمہ سے مترشح ملقولون
ربنا اتمم علینا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئی قدیر اور کہینگے وہ ایمان والے ای رب ہمارے پورا کر
ہمپر نور ہمارا اور بخشش کر واسطے ہمارے بیشک تو ہر شے پر قادر ہی بس ہر چند یہ فزونی اُسکی قیامت
مین ہو لیکن تو یہان بھی درخواست اُسکے امتحان کی خدا سے کر کہ آپنے فضل سے نور جان کا بخشے
خواہ ایسا جیسے بادل برستا ہی خواہ ایسا جیسے کوہل پڑتا ہی تا آغ کو مل جو جاڑے دن مین پڑتا ہی اب آگے
اللہ ہمارے اس ابلاغ کا حال خوب جانتا ہے کہ ناقص ہی یا کامل

## لوٹا دینا حضرت سلیمان کا بلقیس کے رسولون کو مع ہدیۂ آوردہ کے اور دعوت ایمان وہدایت ترک آفتاب پرستی

قولہ باز گردید اے رسولان خجل + زر شما را دل بما آرید دل + این زر من بر سر آن زر نہید + کوری تن
فرج استر را دہید + فرج استر لائق حلقۂ زر ست + زر عاشق روی زرد و صفر ست + کہ نظر گاہ خداوندست آن
کہ نظر انداز خورشیدست کان + کو نظر گاہ شعاع آفتاب + کو نظر گاہ خداوند لباب + از گرفت من ز
جان اسپر کنید + گرچہ اکنون ہم گرفتار منید + مرغ فتنہ دانہ بر بام ست او + پر کشادہ بستہ دام ست او
چون بدانہ داد او دل را بجان + ناگرفتہ مر ورا بگرفتہ دان + آن نظرہا سوے دانہ میکند + آن گرہ دان
کو بپا بر میزند + دانہ گوید گر تو میدزدی نظر + من ہمی دزدم ز تو صبر و مغز + چون کشیدی آن نظر اندر پیم +
پس بدانی کز تو من غافل نیم + المعنی حضرت سلیمان نے اُن رسولون سے کہا کہ جاؤ خوار وخجل لوٹ
جاؤ یہ زر تو تمھارے واسطے ہے میرے پاس تم اپنا دل لاؤ پھر کہتا ہون دل لاؤ مین زر کا خواہان

نہین ہون ارجع الیہم فلنأتینہم بجنود لا قبل لہم بہا ولنخرجنہم منہا اذلۃ وہم صاغرون لوٹ جاؤ اُنکی طرف پس مین ضرور ضرور
اُنپر لشکر لاؤنگا اور نکالونگا ایسا لشکر جس سے اُنکو تاب مقابلہ کی نہوگی دران حالیکہ ذلیل و خوار
ہونگے اور حال یہ کہ وہ گال پھلانے والے ہین میرے زر کو اپنے زر کے سر پر رکھو جو دل ہے اور زر
پھلا ایمان اور یہ زر جو لائے ہو کوری تن ہی یہ فرج استر پیتے مجرکو دو فرج استر کے لائق حلقہ زر کی
ہے اسکا حلقہ جسکو پہنا دو عاشق کا زر تو وہی اُنکی زرد صورت اور رنگ زرد ہے اکثر اہل دولت حلقہ زر کا
استر کی فرج مین ڈالدیتے تا حاملہ نہونے پائے کہو. سبب اسکے ہلاک کا ہی کسواسطے کہ دل نظر گاہ
خداوند تعالے کا ہی اور کان جہان زر پیدا ہوتا ہی نظر اندازِ خورشید پھر خیال کرو کہان نظر گاہ شعاع آفتاب
اور کہان نظر گاہ خداوند لیاب جو خلاصہ اور مغز ہر شئے کا ہی اب فرماتے ہین کہ میری گرفت سے بچو
اور اپنی جانین اُسکی سپہ بناؤ اگرچہ اُسوقت بھی میری گرفت سے آزاد نہین گرفت ہی مین ہو تمھارا
ایسا حال ہی جیسے کوئی مرغ جو مشغول ہو دانہ پر گو دام سے دور بام پر بیٹھا ہی اور پر کشادہ بھی ہے لیکن
دام مین پھنسا ہوا ہی جب وہ دانہ سے دل کو بجان لگائے ہوے ہی تو جان لے تو گونا گرفتہ ہے
گرفتہ ہی ہی جو نظر ہین کہ وہ دانہ کی طرف کر رہا ہی جان لے کہ وہ سب گرہین اپنے پاؤن پر لگا رہا ہی وہ دانہ
کہتا ہی کہ تو مجھسے جیسی نظر مین چُراتا ہے ایسے ہی مین تجھسے تیرا صبر و مفر چُراتا ہون جب تو نظر میرے پیچھے
لگائے ہوے ہی تو جان لے کہ مین بھی تجھسے غافل نہین ہون الخلاف شرح مین مفر کو مقر لکھا ہی

## قصہ اُس عطار کا کہ اُسکے ترازو کا بانٹ گل سر شو سے تھا اور ایک مشتری گل خوارہ نے تولنے کے وقت اُس سے مٹی چُرائی

قولہ پیش عطارے یکے گلخوار رفت + تا خرد ابلوج و قند خاص زفت + پس بر عطار طرار دو دل بموضع
سنگ ترازو بود گل + گفت عطار ای جوان ابلوج من + ہست نیکو بے تکلف بے سخن + لیک گل سنگ
ترازوی منست + گر ترا میل شکر بخریدنست + گفت ہستم در مہمی قند جو + سنگ میزان ہرچہ خواہد باش
گو + گفت با خود پیش آن کہ گل خورست + سنگ چہ بود گل نکوتر از دُرست + ہمچو آن دلالہ کو گفت اے
پسر + نو عروسی یافتم بس خوب فر + گفت زیبا لیک ہم یک چیز ہست + کان ستیرہ دختر حلوا گرست +
گفت بہتر ہمچنین خود گر بود + دختر او چرب و شیرین تر بود + گر نداری سنگ و سنگت از گلست + این بہ از بہ
گل مرا میوہ دلست + اندران کفہ ترازو ز اعتداد + او بجاے سنگ آن گل را نہاد + پس براے کفہ
دیگر بدست + ہم بقدر آن شکر را می شکست + چون نبودش تیشہ او دیر ماند + مشتری را منتظر آنجا نشاند
رویش آنسو بود گلخو را نہفت + گل ازو پوشیدہ دزدیدن گرفت + ترس ترسان کہ نباید ناگہان +

چشم او بر من فتد از امتحان + دید عطار آن و خود مشغول کرد + که فزون تر وز دہان ای شیر مرد + گر بدزدی از گل من میبری + رو که هم از پہلوے خود میخوری + تو ہمی ترسی ز من لیک از خری + من ہمی ترسم که تو کمتر خوری + المعنی ابلوح قند و شکر سپید ایک مٹی خورہ عطار کے پاس گیا تا قند خاص و شکر سپید اچھا اور خوب خریدے وہ عطار بڑا طرار چالاک ہوشیار دو دل تھا که اور ون کا ایک دل ہی اُسکے دو دل تھے اور بجاے سنگ یعنے بانٹ ترازو کے مٹی کے تھے پس عطار نے کہا که ای جوان قند تو میرا نہایت ہی اچھا ہی جسمین کچھ تکلف اور کچھ کلام نہین لیکن بانٹ میرے ترازو کے مٹی کے ہین مین تجکو جتائے دیتا ہون تجکو اگر رغبت شکر خریدنے کی ہی تو خریدے کہا مین ایک ضروری کام مین قند کا تلاشی ہون تو قند دے بانٹ تیرے چاہے کسی کے ہون اور پھر اپنے دل مین کہا که جو گلخوارہ ہی اُسکے آگے سنگ کیا چیز ہے اُسکو تو گل بجاے دُر کے ہی پس مجکو پروا سنگ کی کیون ہوگی مین ہر حال مین گل کو اچھا ہی جانتا ہون جیسے اُس دلاله نے کہا که ای پسر مین نے ایک تو عروس زیبا پائی ہی نہایت شان والی یہ مثل اُسی گلخوار کی ہے اپنے قول پر مگر یہ بات ہی که زیبا تو ہی لیکن وہ مستورہ لڑکی ایک حلواگر کی ہی لڑکے نے کہا خیر اگر ایسی ہی ہی تو کیا مضائقه اُسکی لڑکی تو خوب چکنی چپڑی میٹھی شیرین ہوگی پس اگر تیرے پاس پتھر کے بانٹ نہین اور مٹی کے بانٹ ہین یہ تو مجھی سے اچھی بات ہی اسواسطے که مٹی تو میرے دل کی میوہ ہی پس ایک پلہ مین ترازو کے شمار کے لیے بجاے سنگ اُسنے مٹی رکھی اور دوسرے پلہ کے واسطے بقدر اُس مٹی کے قند توڑتا تھا جو پسولی قند توڑنے کی نہ تھی اس سبب سے دیر لگی اور یہ منتظر اُسکا بیٹھا رہا اب اُس عطار کا منھ تو قند کی طرف تھا یہ گل خوار بے صبر چھپے چھپے مٹی اُسمین سے چرانے لگا پس یہ مٹی چراتا تھا اور ڈرتا تھا که ایسا نہو ناگہان اُسکی نظر مجھپر پڑے امتحان کی راہ سے کہ دیکھون یہ کیا کر رہا ہی یہ حال عطار نے دیکھ کے آپ کو زیادہ تر اُسمین مشغول کیا که ہان ای شیر مرد خوب چرائے جا اگر تو چُراتا ہی اور میری مٹی مین سے لے رہا ہی جا میرا کیا بگاڑتا ہی تو اپنا ہی پہلو کھا رہا ہی تو مجھسے ڈرتا ہی لیکن یہ تیرا گدھا پن ہی مین تو خود تجھسے ڈرتا ہون که ایسا نہو تھوڑی کھاکے رہنے دے الخلاف شرح مین ابلوچ بجیم فارسی ہر جگه لکھا ہی مین نے لغت مین ابلوح بحاے حطی پایا اور میش آن که کی جگه انگه قوله چون ببینی تو شکر را آزمود + پس بدانی احمق و عاقل که بود + گرچه مشغولم چنان احمق نیم + که شکر افزون کشی تو از تنم + مرغ از ان دانه نظر خوش میکند + دانه هم از دور راهش میزند + کز زنای چشم حظے میبری + نے کباب از پہلوے خود میخوری + این نظر از دور چون تیر ست و سم + عشق افزون میشود صبر تو کم + مال دنیا دام مرغان ضعیف + ملک عقبے دام مرغان شریف + تا بدین ملکے که او دامیست ژرف + در شکار آیند مرغان شگرف + من سلیمان می نخواهم

ملک تان + بلکہ من برہا نم از ہر ملک تان + کاین زمان ہستند خود مملوک ملک + مالک ملک آنکہ خود بجہد ز ہلک + بازگونہ ای اسیران جہان + نام خود کردید امیرانِ جہان + اے تو بندہ اینجہان محبوس جان + چند گوئی خویش را خواجہ جہان + اے رسولان میفرستم تان رسول + رد من بہتر شمار ا از قبول +

المعنی ہلک بالضم ہلاکی و نیستی پھر قول عطار کا ہی کہ جب تو اپنی شکر کی آزمایش دیکھیگا تب جانیگا کہ احمق کون تھا عاقل کون تھا مین اگرچہ دوسری باتون مین مشغول ہون لیکن ایسا احمق نہین ہون کہ تو میری ذات سے بڑھتی شکر لیجائے آپ پھر رجوع ہے طرف قول حضرت سلیمان کے کہ مرغ تو اس دانہ سے نظر خوش کرتا ہی بار بار اسکو دیکھتا ہی مگر دانہ بھی دورسے راہ اسکی مار رہا ہے جیسے زنا چشم سے تو نہایت حظ اُٹھاتا ہی پھر بتا تو یہ حظ اُٹھانا اپنے پہلو سے کباب کھانا ہے یا نہین زنا چشم کا کسی عورت کو بد نظر سے دیکھنا چنانچہ حدیث صحیح ہی عینان تزنیان دونون آنکھین زنا کرتی ہین یہ لفظ جو تو دورسے کرتا ہی یہ مثل تیر وسہم کے ہی اسواسطے کہ عشق تو تیرا اسکی طرف بڑھتا ہے اور صبر تیرا جو شہوت نفسانی سے ہے گھٹتا ہے جیسا کہ حدیث شریف مین ہے النظر سہم مسموم من سہام ابلیس نظر غیر عورت کی طرف ایک تیر زہر کا بجھا ہی تیرون ابلیس سے مال دنیا کا یہ تو ایک جال مرغون ضعیف کا ہی اور ملک عقبیٰ کا جال مرغون شریف کا ہی تو اس ملک عقبے کے لالچ سے کہ ایک بڑا گہرا جال ہے اچھے اچھے مرغ شکار ہون ہین تو خود سلیمان ہون جسکو لوگ ضرب المثل اورون کا کرتے ہین مین تمھارا ملک نہین چاہتا بلکہ ہر ہلاکی و نیستی سے تمکو چھڑانا چاہتا ہون کسواسطے کہ اسوقت مین جو مالک ملک کے بنے ہین خود مملوک ملک کے ہین مالک ملک تو وہ ہی جو اس ہلاکی و نیستی سے نکلجاے اور بچ رہے تم تو سب اسیر اس جہان کے ہو اور نام اپنا اُلٹا امیران جہان رکھ لیا ہے اے فلان تو تو بندہ اس جہان کا ہے اور جان تیری اسمین محبوس تو کب تک کہے جائیگا کہ مین خواجہ جہان کا ہون اے رسولو اگرچہ تم اور کے رسول ہو اب مین تمکو اپنا رسول کرکے بھیجتا ہون اور یہ ہدیہ تمھارا رد کرنا تمھارے حق مین قبول سے بہتر ہی الخلاف کرزنا کو کزرنا شرح مین لکھا ہی

## دلداری کرنا اور نوازنا حضرت سلیمان کا رسولون کو اور اُنکی وحشت دفع کرنا اور عذر عدم قبول ہدیہ

قولہ پیش بلقیس انچہ دیدید از عجب + باز گوئید از بیابان ذہب + کہ چہل منزل بروے زر بلید ہو چنین ہدیہ خجل چون پیشدید + تا بداند کہ بزرطامع نہ ایم + باز راز زر آفرین آوردہ ایم + آنکہ گر خواہد ہمہ خاک زمین + سر بسر زر گردد و در ثمین + حق برا ے اوکند اے زرگزین + روز محشر این زمین را نقرہ گین +

قارغیم ازدر که مابس پر لیئم + خاکیان را همه سر بسر زرین کنیم + از شما گے گریه زر ریکنیم + ما شمار ا کیمیا گر میکنیم + ترک آن گیرند که ملک سباست + که برون از آب وگل بس ملکهاست + تخته بندست آنکه تختش خوانده + صدر پنداری و بر در مانده + پادشاهی نیستت بر ریش خود + پادشاهی چون کنی بر نیک و بد + بیمراد تو شود ریشت سفید + شرم دار از ریش خود اے کژ امید + مالک الملک ست هر کس سر نهد + بے جهانِ خاک صد ملکش دهد + المعنی حضرت سلیمان نے رسولون سے کہا اب تم جا کے جو کچھ تمنے یہان عجب دیکھا ہے جیسے بیابان زر کا سب بلقیس کے سامنے بیان کرو اور چالیس منزل جو روے زر پر بہے ہو اور اپنے ایسے محقر ہدیہ سے جو خود شرمندہ ہوے ہو تو وہ جانے کہ ہم لالچی زر کے نہین ہین ہمنے زر اُس سے پایا ہے جو زر آفرین ہی اور وہ زر آفرین کہ اگر چاہے تو تمام خاک زمین کی اس سرے سے اُس سرے تک زر اور جو زمین ہو جائے ثمین گران بہا کہو اللہ تعالے اُسکے واسطے ای زر گو بن یعنے زر پسند کرنے والے محشر کے دن اس زمین کو نقرہ سے کر دیگا ہم زر سے تخنست ہین کسواسطے کہ ہم بڑے پرفن ہین کہ خاکیون کو سر بسر ہمہ تن زر کر دیتے ہین یعنے ایمان وعرفان سے ہم تمسے بھیک زر کی کب مانگتے ہین ہم تو تمکو خود کیمیا گر بنانا چاہتے ہین کہ اور ناقصون کو کامل کر دو تم اس ملک کو جو ملک سبا کہلاتا ہی ترک کرو کہ سوا اس آب وگل کے اور ملک بہت ہین تمنے بس اسی آب وگل کے ملک کو جانا ہی جسکو تو تخت کہ رہی ہی تخت نہین تختہ بند تابوت ہی موت کا سامان تو کہتی ہے مین مسند نشین ہون تو تو گھر سے نکالی ہوئی دروازہ پر کھڑی رہگئی ہی پادشاہی صرف ریش پر نہین ہے اور جو ایسی پادشاہی ہی صرف نیک وبدکی تو تیری داڑھی بے مراد سفید ہو کے بوڑھا ہو جائیگا مراد کو نہین پہونچیگا تب ای کج امید ذرا اپنی داڑھی سے تو شرما کیسی حماقت مین بوڑھا ہوا مالک ملک کا وہی ہے جو مالک الملک حقیقی کے آگے سر رکھے کہ بے اس جہان خاک کے سیکڑون ملک اسکو دیدے الخلاف

شرح مین تختہ بندست کو بند شی لکھا ہی قولہ لیک ذوقِ سجدۂ پیش خدا + خوشتر آید از دو صد دولت ترا + بس بیائی که نه خواهم ملکها + ملک آن سجده مسلم کن مرا + پادشاهان جهان از بد رگی + بو نبردند از شراب بندگی + ورنه ادهم وار سرگردان و دنگ + ملک را بر هم زدندی بیدرنگ + لیک حق بهر ثبات اینجهان + مهر شان بنهاد بر چشم و زبان + تا شود شیرین بر ایشان تخت و تاج + تا ستانند از جهانداران خراج + از خراج ار جمع آری زر چو ریگ + آخر آن از تو بماند مرده ریگ + همره جانت نگردد ملک و زر + زر بده سرمه ستان بهر نظر + تا ببینی کاین جهان چاهیست تنگ + یوسفانه آن رسن آری بچنگ + تا بگوید چون ز چاه آئی ببام + جان که یا بشرے هذا غلام + هست در چه انعکاسات نظر +

کمترین آنکہ نماید سنگ زر + وقت بازی کودکان را اختلال + می نماید آن خزفہا زر و مال + عارفانش
کیمیاگر گشتہ اند + تا کہ کانہا شد بر ایشان نژند + المعنی نژند سرنگون و پست و خوار - اوپر جو کہا ہم کہ
مالک الملک کے سامنے سر جھکے اور سجدہ کرے لیکن وہ سجدہ جو اُسکے سامنے کرے ایسے ذوق کے
ساتھ ہو کہ سیکڑون دولتون سے تجکو زیادہ تر خوش آئے جس تو نالہ اور زاری کرے کہ مین یہ ملک
نہین چاہتا مجکو تو ملک وہی سجدہ کا تسلیم کر جو بادشاہ جہان کے ہین انھون نے اپنے بدرگی سے
شراب بندگی کی پیچی نہین باقی نہین تو ادہم یعنی ابراہیم بن ادہم کی طرح سرگردان و حیران ہوکے
بے تامل ملک کو درہم برہم کردیتے لفظ ادہم کا ایسا ہے جیسے منصور کہ اپنے باپ کے نام سے مشہور
ہین بحقیقت اُنکا نام حسین تھا ایسے ہی ادہم اُنکے باپ کا نام ہے اور انکا نام ابراہیم لیکن حق تعالے نے
واسطے ثبات و قرار اس جہان کے مہر انکی چشم و زبان پر لگادی ہے جیسا کہ کہا ہے لولا الحمقاء لخربت الدنیا
اگر احمق نہوتے دنیا ویران ہوتی تا یہ تخت و تاج اُنپر شیرین ہوجائے اور خوب متوجہ ہوکے اُسکے انتظام
مین مصروف ہون اور بادشاہون سے خراج لین فرماتے ہین اگر خراج سے اتنا زر جمع کیا جیسے
ریگ آخر یہ مردہ ریگ یعنے میراث تجھے اورون کے لیے رہجائیگا تیرے ساتھ تو یہ ملک و زر جانے
سے رہا پس زر دے اور سرمہ اپنی نظر کا خرید کہ یہ زر دنیا تیری نظر کو روشنی ہوجائیگا جب تجکو
سوجھیگا کہ یہ جہان ایک چاہ تنگ ہے اور اس چاہ مین تو پڑا ہوا ہے پس یوسف کی طرح کہ وہ رسی
ظاہری پکڑ کے کنوئین سے اوپر آئے تھے تو رسی عبادت کی پکڑ کے اس چاہ سے نکل تو جب تو کنوئین
سے نکل کے بام پتے بلندی پر آجائے تو جان تیری کہے کہ یا بشرٰی ہٰذا غلام اور یہ اس واسطے
ہے وجاءت سیارۃ فارسلوا واردہم فادلی دلوہ قال الخ اور آئے سوداگر مسافر پس
بھیجا کسی کو سو اُسنے اپنا ڈول ڈالا حضرت یوسف نے اُس ڈول کو پکڑ لیا اور نکل آئے تب ڈول
ڈالنے والے نے انکو دیکھ کے کہا اے لوگو بشارت ہے تمکو کہ ہمارے واسطے ایک لڑکا ہے پس
جان تیری تجکو مثل یوسف کے جانے کنوئین مین جب آدمی دیکھتا ہے تو الٹا معلوم ہوتا ہے نظر
منعکس ہوجاتی ہے اسی سبب سے ہوتے یا تھا اس چاہ دنیا کی یہ ہے کہ بحقیقت سنگ ہے زر
معلوم ہوتا ہے پس ایسا حال ہے جیسے لڑکے اپنے خیال سے کھیل کے وقت ٹھیکرون کو زر و مال
جانتے ہین یہی حال اطفال دنیا کا ہے البتہ عارف لوگ ایسے کیمیاگر ہوگئے ہین کہ کانہین
زر کی اُنکے سامنے پست و خوار ہین اور اُنکی بے التفاتی سے شرمندہ و زیر و سرنگون

**دیکھنا ایک فقیر کا جماعت مشائخ کو خواب مین اور درخواست کرنا اُنسے روزی حلال کا**

## کہ مین عبادت سے کسب کے سبب باجاتا ہون اور ارشاد کا

آن یکے درویش گفت اندر سمر + خضریان را من بدیدم خواب در + گفتم ایشان را کہ روزی حلال +
از کجا نوشم کہ آن نبود وبال + مر مرا سوے کہستان راندند + میوہا زان بیشہ می افشاندند + کہ خدا
شیرین بگردان میوہ را + در دہان تو بہمت ہاے ما + این بخور پاک و حلال بے حسیب + بے صداع
و نقل بالا و نشیب + پس مرا زان رزق لطفے رو نمود + ذوق گفت من خرد ہا میربود + گفتم این فتنہ ست
یارب در جہان + بخششے دہ از ہمہ خلقان نہان + شد سخن از من و دل خوش یافتم + چون انار از ذوق
می بشگافتم + گفتم ار چیزے نباشد در بہشت + غیر این شادی کہ دارم در سرشت + ہیچ نعمت آرزو
ناید دگر + زین بپردازم بنخور دنیشکر + ماندہ بود از کسب یک دو حبہ ام + دوختہ در آستین جبہ ام +
المعنی ایک درویش نے صبح کو کہا کہ مین نے ان لوگون کو جو خضر سے نسبت رکھتے ہین ہدایت و
ارشاد مین رات خواب مین دیکھا اور کہا کہ مین روزی حلال کا خواہان ہون سو کیا کرون کہان سے
کھاؤن کہ وہ میرے لیے وبال نہو وہ مجکو پہاڑون کی طرف لے گئے اور میوے اس جنگل سے
جھاڑتے تھے اور دعا کرتے تھے کہ خدا اس میوہ کو ہماری دعا سے تیرے دہن مین شیرین کردی
خبردار ہو اسکو کھا کہ پاک و حلال وبے حساب ہے نہ اسکے ساتھ کوئی دردسر ہے نہ نقل یک جگہ سے
دوسری جگہ جانا نہ بالا نہ نشیب پس مجکو اس رزق سے ایسا لطف حاصل ہوا کہ میرے بیان کے
ذوق سے لوگ بیخبر و بیہوش ہوتے تھے کہ کیسے ناگوار میوے اسکو گوارا ہوتے ہین مین نے کہا کہ ای
پروردگار میرے یہ تو ایک فتنہ ہے جہان مین کہ لوگون کو بیخبر کرتا ہے تو مجکو ایسی بخشش دے جو ساری
مخلوق سے پوشیدہ ہو چنانچہ مین نے یہ بات کہی مگا اپنے دل کو ایسا خوش پایا کہ مارے خوشی کے
انار کی طرح کھلا جاتا تھا مین نے کہا کوئی چیز بہشت مین نہوگی سوا اس شادی کے جو میری
سرشت مین ہے اب کسی اور نعمت کی آرزو مجکو نہوگی کہ اسکو چھوڑ کے نیشکر کھاؤن اور اس سے
مشغول ہون اسوقت مین ایک دو حبے میری کمائی کے جبہ کی آستین مین سیے ہوے رہگئے تھے حبہ
بفتح و تشدید باز رایک سرخ ہندی رتی

## دل مین گذرنا درویش کے کہ یہ زر ہیزم کش کو دیدون کہ مین نے روزی حلال پائی اور ناراض ہونا ہیزم کش کا

قولہ آن یکے درویش ہیزم میکشید + خستہ و ماندہ ز بیشہ میرسید + پس بگفتم من ز روزی فارغم +
زین سپس از بہر رزقم نیست غم + میوۂ مکروہ بر من خوش شدست + رزق خاصی جسم را آمد بدست +

چونکه من فارغ شدستم از کلو + جبه چندست من بدهم بدو + بهم این زر را بدین تکلیف کش + تا دو سه
روز کہ شود از قوت خوش + خود ضمیرم را همید انست او + زانکه شمعش داشت نور از شمع هو + بود
پیشش سر هر اندیشه + چون چراغے در درون شیشه + هیچ پنهان می نشد از وے ضمیر + بود بر مضمون
دلها او خبیر + بس همی منکید با خود زیر لب + در جواب فکر تم آن بوالعجب + چون چنین اندیشی از بهر
ملوک + گفت تلقی الرزق ان لم یرزقوک + من نمیکردم سخن را فهم لیک + بر دلم میزد عتابش نیک نیک +
سوے من آمد بهیبت همچو شیر + تنگ هیزم را ز خود بنهاد زیر + پرتو حالی که او هیزم نهاد + لرزۂ بر هفت
عضو من فتاد + المعنی + منکیدن آهسته سخن کهنا جسکی هندی بُبر بُبر هے پهر وهی درویش طالب رزق
حلال کا کهتا هی که ایک فقیر تهکا هارا جنگل سے لکڑیان لیے چلا آتا تها اور میرے پاس جو ایک دو حبے
زر کے تهے مین نے کہا که مین تو روزی سے بخت هو چکا هون آینده تو مجکو غم رزق کا رہا هی نهین
میوے مگر وه مجهپر شیرین هو گئے این میری تن پروری کو تو رزق خاص ہاتھ آهی گیا هے اور خلق کی فکر
سے فارغ هون یه حبے چند جو هین اسکو دیدون که یه بیچاره تکلیف کش اس زر سے دو تین روز خوش
هوکے قوت پائے وه فقیر میرے اس ضمیر و دل کی بات سے آگاه هو گیا اس سبب سے که اُسکی
جان کی شمع شمع هو سے نور پائے هوئی تهی اُسکے سامنے هر اندیشه کا بهید ایسا روشن تها جیسے شیشه
کے اندر چراغ اُس سے کوئی بهید چهپانه تها نه چهپتا تها وه هر دل کے مضمون سے خبر دار تها بس
میری فکر کے جواب مین نهایت متعجب هوکے آهسته کچھ بُبر بُبر کرنے لگا که کیسے ایسی بات بادشاهون
کے واسطے سوچتا تجویز کرتا هے یه جو کہا هے تلقی الرزق ان لم یرزقوک ملاقی هوتا هے خود رزق اگر
تیرے پاس رزق نهو تو نے نهین سُنا مین اُسکی بات کو سمجهتا نه تها لیکن عتاب اُسکا میرے
دل پر نهایت هی نهایت اثر کر رہا تها من بعد میری طرف شیر کی طرح بڑی هیبت سے آیا
اور گٹها اُتار کے نیچے رکها اور اُس حال کے پرتو سے که اُسنے لکڑیان رکهین میرے هفت اندام
مین لرزه پڑ گیا هفت اندام بقولے چشم و گوش و زبان و بطن و فرج و دست و پا قوله گفت یا رب
گر ترا خاصان حق اند + که مبارک دعوت و فرخ پے اند + لطف تو خواهم که مینا گر شود + این
زمان این تنگ هیزم زر شود + در زمان دیدم که زر شد هیزمش + همچو آتش بر زمین میتافتش
خوش این در ان بیخود شدم تا دیر گه + چونکه با خویش آمدم من از وله + بعد از ان گفت ای خدا
گر آن کبار + بس غیورند و گریزان ز اشتهار + باز این را بند هیزم ساز زود + بے توقف همچنان
حالے که بود + در زمان شد هیزمش و غصان زر + مست شد در کار او عقل و نظر + بعد از ان بر داشت

هیزم را او رفت + سوے شہر از پیش من او تیز و تفت + خواستم تا در پئے آن شہ روم + پرسم از وی
مشکلات و بشنوم + بستہ کرد آن ہیبت او مر مرا + پیش خاصان رہ نباشد عامہ را + ور کسی را رہ شود گو
سرفشان + کان بود از رحمت و از جذب شان + پس غنیمت دار آن توفیق را + چون بیابی صحبت
صدیق را + نے چو آن ابلہ کہ یابد قرب شاہ + سہل و آسان درفتد آن دم ز راہ + چون ز قربانی
دہندش بیشتر + پس بگوید ران گاوست این مگر + نیست این از ران گاو اے مفتری + ران گاو
می نماید از خری + المعنی پھر اُس فقیر نے اسطور سے دعا کی کہ اے رب میرے اگر تیرے خاص
لوگ زندہ ہین جو مبارک دعا والے اور فرخ قدم والے ہین کہ جہان اُنکا قدم جائے فرخی دہبار کی
ہوجائے مین چاہتا ہون کہ لطف تیرا ہینا اگر ہو جائے اور اسی وقت یہ گٹھہ لکڑیون کا زر ہو جائے
بس مین نے دیکھا کہ اُسی وقت وہ لکڑیان زر ہو گئین اور آگ کی طرح زمین پر خوبی کے ساتھ چمکنے لگین مین
یہ حال دیکھ کے دیر تک متحیر رہا جب اُس سرگشتگی و ولہ سے آپ مین آیا تو اُسکے بعد اُسنے کہا کہ اے
خدا اگر وہ بزرگ غیرت والے ہین اور اپنے مشہور ہونے سے بھاگتے ہین تو پھر اُس گٹھے کے زر کو
جلدی لکڑیان کردے اور اُسی وقت جو جیسا تھا ویسا ہی ابھی ہو جائے اُسی وقت وہ زر کی شاخین
ہیزم ہو گئین میری عقل و نظر دونون اُسکے کام سے مست و متحیر ہو گئین بعد اُسکے گٹھہ اُٹھایا اور میرے
سامنے سے تیز و گرم شہر کی طرف چلا گیا مین نے چاہا کہ اُس بادشاہ وقت کے پیچھے جاؤن اور اُس
سے اپنی مشکلات کے سوال کرون اور جواب سُنون لیکن اُسکی ہیبت نے مجھکو باندھ دیا اور
کیون نہ باندھے کہ خاصون کے سامنے عام کو کیا دخل ہے اور جو کسی کو راہ ہو اُس سے کہہ کہ سر اپنا
نثار کر ایسے کیسے نصیب کسواسطے کہ یہ راہ انھین کی رحمت اور انھین کے جذب سے ہوتی ہے جسکو
اپنی مہربانی سے اپنی طرف کھینچ لین پس اگر توفیق تیری رفیق ہو تو غنیمت جان جو صحبت ایسے صدیق کی
نصیب ہو جائے کیسا آپ کو چھپائے ہوئے تھا مثل اُس احمق کے کہ ذرا بھی قرب شاہ کا پالے تو کیسا پھیلا پھیلا
اُس راہ مین پھرے اور سہل و آسان جانے اگر قصداً و قدراً اسکو قربانی سے ذرا بھی زیادہ دیدین تو کہے
بیشک ران گاؤ کی ہے ارے اے مفتری یہ ران گاؤ کی نہین ہے تجھکو تیرے گدھے پن سے ران
معلوم ہوتی ہے غرض یہ کہ کمظرف تھوڑے مین اترا جاتا ہے اور عالی ظرف ایسے ہوتے ہین جیسے
یہ فقیر ہیزم کش کیسا ربے و الا تھا

## تحریض سلیمان کی رسولون کو واسطے بازگشت اور ہجرت بلقیس کے

قولہ بذل شاہا نست این بے رشوتے + بخشش محضست این از رحمتے + ہچنان کہ شد سلیمان در نبرد +

جذب خیل و لشکر بلقیس کرد + کہ بیائید ای عزیزان زود زود + کہ بر آمد موج از بحر وجود + سوے ساحل
مے فشاند بحیط + جوشش موجش بہر زمانی صد گہر + آن صلا گفتیم ای اہل رشاد + کین زمان رضوان در جنت
کشاد + پس سلیمان گفت ای پیکان روید + سوے بلقیس و بدین دین بگروید + پس بگوئید ش بیا
اینجا تمام + زود و کان اللہ یدعوا الی دار السلام + ہین بیا ای طالب دولت شتاب + کہ فتوحست این زمان و
فتح باب + ایکہ تو طالب نہ تو ہم بیا + تا طلب یابی ازان یار وفا + ملک برہم زن تو ادہم وار زود +
تا بیابی ہمچو او حد خلود + المعنی دیکھو بدل بادشاہوں کا ایسا عام بے رشوت ہے اور بخشش محض بمقتضاے
غایت رحمت جیسے حضرت سلیمان نے فوج و لشکر بلقیس کو اپنی طرف کھینچا جیلۂ لڑائی سے کیسی بڑی ہمت
اُس شاہ کی تھی کہ اے عزیزو جلدی جلدی میرے طرف آؤ کہ میرے بحر وجود میں ایک موج اُٹھ
رہی ہے اور کنارے کی طرف بحیط جوش اُس موج کا ہر دم سیکڑوں گہر پھینک رہا ہے کنارہ مراد
وہیں جس سے گوہر ہدایت عرفان کے نکل رہے ہیں جو اہل رشاد ہیں اُنکو صلا ہے آئیں لیں کہ اسوقت
رضوان نے دروازہ جنت کا کھول دیا ہے پس سلیمان نے اُن قاصدون سے کہا کہ تم جاؤ
بلقیس سے کہو کہ اس دین پر گرویدہ ہوئے اور ایمان لائے اور اُس سے کہو جلدی یہاں مع لشکر
آئے اور سمجھے کہ ان اللہ یدعوا الی دار السلام بیشک اللہ بلاتا ہے طرف جنت دار السلام کے اور اُس سے
کہو ای طالب دولت کے خبردار ہو جلدی چلے آؤ کہ اسوقت میں فتوح و کشود غیبی اور فتح ابواب
مقصود کی حاصل ہو آی فلان اگرچہ تو طالب اس فتح و فتوح کا نہیں ہے اور حصول شے کو طلب ضرور ہے
لیکن تو آ طلب بھی اس یار وفا سے حاصل ہو جائیگی تو ابراہیم ادہم کی طرح ملک کو برہم کر کہ اسکو بقا
نہیں تب تجکو حد خلود یعنے ہمیشگی جو ایک شے ہے اُسکی معلوم ہو گی اور حد خلود کی پایگی

## سبب ہجرت ابراہیم ادہم و ترک ملک خراسان

قولہ خفتہ بود آن شہ شبانہ بر سریر + حارسان بر بام اندر دار و گیر + قصد شہ از حارسان آنہم نبود +
کہ کند زان دفع دزدان و زر نبود + او ہمین دانست کانکو عادلست + فارغست از واقعہ آمن دلست +
عدل باشد پاسبان کامہا + نے بشب چوبک زنان بر بامہا + لیک بد مقصودش از بانگ رباب +
ہمچو مشتاقان خیال آن خطاب + نالۂ سرنا و تہدید دہل + چیزکے ماند بدان ناقور کل + پس حکیمان گفتہ
اند این لحنہا + از دوار چرخ بگرفتیم ما + بانگ گردشہای چرخست اینکہ خلق + میسرایندش بطنبور
و بحلق + مومنان گویند کاثار بہشت + نغز گردانید ہر آواز زشت + ما ہمہ اجزای آدم بودہ ایم + در
بہشت آن لحنہا بشنودہ ایم + گرچہ بر ما ریخت آب و گل شکے + یاد ما آمد ازانہا اندکے لیک

چون امیخت با خاک کرب + کے دہد این زیر وآن ہم آن طرب + آب چون آمیخت با بول کیز + گشت از امیزش

مزاجش تلخ وتیز + چیز کے از آب ہمنس ورجہد + بول از آن روآتشی را میکشد + گر نجس شد آب این

طبعش بماند + کآتش غم را بطبع خود نشاند + پس غذاے عاشقان آمد سماع + کہ درو باشد خیالے

اجتماع + قوتے گیرد خیالات ضمیر + بلکہ صورت گردد از بانگ صفیر + آتش عشق از نوا ہا گشت تیز +

آنچنانکہ آتش آن جوز ریز + المعنی رند بفتحتین جمع رند ناقور ناے بزرگ وصور دوار بضم اول گردش

سر کمیز بروزن کریز بول فرماتے ہین کہ وہ شاہ یعنے ابراہیم ادہم رات کو اپنے سریر پہ سور ہے تھے اور

حارس ای چوکیدار بام پر دار وگیر مین تھے یعنے کار پاسبانی مین قصد انکا پاسبانون سے یہ نہ تھا کہ

انسے چور اور رندون کو دفع کرین وہ خوب جانتے تھے کہ جو شخص عادل ہے وہ ہر افتاد وآسیب سے

بے خوف اور بخت ہے اسکا عدل ہی اسکے ہر مقاصد کا پاسبان شب مین ہوتا ہے نہ وہ چوب زن

چھتون کے ہوتے ہین چوب زن افسر چوکیدارون کا کہ ایک چوب وبجنہ لیے پھرتا ہے اور چوب تختہ پر

مارکے چوکیدارون کو ہوشیار کرتا ہے ونیز نقارچی بس حارسون کی حراست کی انکو پروا نہ تھی لیکن

مقصود انکا بانگ رباب سے تھا اسکے ایسے مشتاق جیسے مشتاق خیال اس خطاب کے کہ وہ خطاب

الست بربکم ہے جو بروز ازل ہوا تھا جسکو صوفی اہل سماع کہتے ہین کہ وہ خطاب پردۂ الحان سے تھا

چنانچہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء سے منقول ہے کہ ہمکو آواز الست کی پوربی راگنی

مین آئی تھی اسی واسطے وہ پوربی بہت سنتے تھے خلاصہ یہ کہ بانگ رباب انکو بہت مقصود تھی لیکن نہ

واسطے حظ نفس کے بلکہ مثل مشتاقون خیال خطاب الست کے کہ وہ خطاب کرنے والا کون ہے اسکو

ڈھونڈھیں اور دیکھیں جیسا کہ سعدی نے فرمایا ہے شعر الست از ازل ہمچنان شان بگوش + بفریاد

قالوا بلے در خروش + آپ فرماتے ہین کہ نالہ سرنا کا اور تہدید دہل کی درحقیقت بہت مشابہ ہے

یا کچھ مشابہ ہے جیسا کہ کاف تصغیر کو ٹھہرائین خواہ بنا بر تعظیم خواہ براے تحقیر ناقور کل سے مراد

اسی الحان ازلی سے ہے ناقور اگرچہ ناے بزرگ کے معنی مین ہے لیکن یہان مراد کل راگ سے

ہے سرنا کا نالہ بنظر اسکے نرم وحزین ہونے کے اور تہدید دہل کی بلحاظ شدت آواز کے بس اس

ناقور کل کو فرماتے ہین کہ حکما تو قائل اسکے ہین کہ یہ لحن ہمنے گردش فلکی سے نکالی ہے یہ آواز جسکو

مخلوق طنبور اور حلق سے گاتے بجاتے ہین سب آسمان کی گردشون سے ہین مومن کہتے ہین

کہ یہ راگ آثار وعلامات بہشت سے ہے جیسے وہان اور چیزین تفریح وتنشیط کی ہین یہ بھی ہین

کہ حق تعالے نے انکو آواز زشت ورہون پر نغز وتا در کر دیا ہے حضرت آدم کہ جد ہمارے تھے

زمان قیام بہشت مین انکو سنتے رہے ہین ہم بھی اجزاے انھین کے ہین ہمنے بھی گویا یہ الحان بہشت مین سنی ہین اگرچہ آب وگل یعنی خلقت خاکی نے ہمکو شک مین آلودہ کر دیا تاہم کچھ کچھ یاد ہمکو انکی آجاتی ہے لیکن اس زیر وبم مین بسبب آمیختہ ہو جانے اندوہ وکرب کے اب وہ طرب کہان حاصل ہوتا ہے گو آثار بہشت سے ہین کرب نغمتین بھی ہے ظاہر ہے کہ پانی جب پیشاب بول سے آمیختہ ہو جاتا ہے تو اسکی آمیزش سے مزاج اسکا تلخ وتیز ہو جاتا ہے لیکن کچھ کچھ پانی سے بھی اسکے جسم مین موجود ہے اسی سبب سے پیشاب آگ کو بجھا دیتا ہے بس ایسے ہی اگرچہ وہ پانی نجس ہو گیا مگر طبیعت اسمین ابھی باقی ہے کہ آتش غم کو پھر بھی دبا دیتا ہے لاجرم اسی سبب سے راگ غذا عاشقون کی ہے کہ اسمین خیال انکا جمع ہوتا ہے اور یکسو ہو جاتا ہے اور خیالات انکے دل کے قوت پاتے ہین بلکہ آواز راگ سے صورت بنجاتے ہین ضرور ہے کہ آگ عشق کی آواز آگ سے تیز ہو جاتی ہے جیسے آگ اس جوز ریز کی جو جوز پانی مین ڈالتا تھا تیز ہوتی تھی جسکی حکایت بعد مین ہے اختلاف شرح مین چارسان کو چارسان ہر آواز کو ہر آواز بجم کو نغم طبع کو طمع لکھا ہے

## حکایت اس مرد تشنہ کی کہ سر درخت جوز سے جوز پانی مین ڈالتا تھا کہ گڈھے مین تھا اور پانی مین نہین پہونچتا تھا تو جوز کے گرنے سے آواز پانی کی سُننے اور اسکو آواز پانی کے سماع کی طرح طرب مین لاتی تھی

قولہ در تغولے بود آب آن تشنہ راند + بر درخت جوز وجوزے میفشاند + می فتاد از جوز بن جوز اندر آب + بانگ می آمد ہمیدید او حباب + عاقلے گفتہ کہ بگذار ای فتی + جوزہا خود تشنگی آرد ترا + بیشتر در آب مے افتد ثمر + آب در پستیست از تو دورتر + بیشتر در آب می افتد ہمین + می برد آبش ترا چہ سود ازین + تا تو از بالا فرو آئی بزیر + آب جوزت بردہ باشد اے دلیر + گفت قصدم زین فشاندن جوز نیست + تیز تر بنگر بدین ظاہر مایست + قصد من آنست کاید بانگ آب + ہم ببینم بر سر آب این حباب + تشنہ را خود شغل چہ بود در جہان + گرد پاے حوض گشتن چاودان + گرد جو وگرد آب وبانگ آب + ہمچو حاجی طائف کعبہ صواب + ہمچنین مقصود من زین مثنوی + ای ضیاء الحق حسام الدین توئی + مثنوی اندر فروع ودر اصول + جملہ آن تست وکردستی قبول + التجا بر تست وبر امداد تو + تکیہ بر اشفاق وبر اسعاد تو + مثنوی اندر اصول ودر فروع + میکند زیر لواے تو رجوع

المعنی تغول بفتح واو مجہول ومعروف وہ جگہ جو جنگل مین گاو وگوسفند کے رات کے رہنے کو بنا لیتے ہین ہندی چارو اسعاد یاری ونیکبختی ایک تغول مین پانی تھا اور اسکے پاس درخت

جوز کا ایک تشنہ درخت جوز پر چڑھا اور جوز جھاڑنے لگا جوز درخت جوز سے پانی مین گرتے تھے اُنکے
گرنے سے آواز پانی سے نکلتی تھی اُسکو یہ سُنتا تھا اور پانی کے حباب دیکھتا تھا ایک عاقل نے کہا
کہ جانے دے اے جوان کہ یہ جوز جھاڑنا خود تجکو تشنگی مین لائیگا اکثر یہ پھل پانی مین گرتے ہین اور
پانی تجھسے بہت دور پستی مین ہے دیکھ تو زیادہ پانی مین گرتے ہین اور پانی اُنکو لیے جاتا ہے پھر
تجکو اس سے کیا فائدہ جبتک تو اوپر سے اُترکے نیچے آئیگا جوز تیرے اے دلیر سب پانی مین جائینگے
کہا میرا قصد اس حرکت سے جوز جھاڑنیکا نہین ہے تو ذرا تیز نگاہ سے دیکھا ہر ظاہر پر
مت ٹھہرجا میرا قصد یہ ہے کہ پانی کی آواز آتی رہے اور اُسکے اوپر حباب دیکھون مین تشنہ
ہون مجکو اور شغل کیا چاہیے سوائے اسکے کہ حوض کے پاؤن پر قربان ہون اور گرد شہر اور گرد
پانی اور آواز پانی کے پھرون جیسے حاجی طائف کعبہ صواب کا طواف کرتے ہین حاصل اس سے
یہ ہے کہ طالب کا کام یہی ہے کہ ہمیشہ طلب مطلوب مین رہے اب رجوع ہے دوسری طرف کہ ایسے ہی
مثل اس تشنہ کے میرا مقصود تصنیف مثنوی سے اے ضیاء الحق حسام الدین تو ہے یہ مثنوی بالکل اصلاً
و فرعاً تیری ہی ملک ہے اور تو نے اسکو قبول کر لیا ہے میری پناہ تو ہی ہے اور تجھی سے امداد اور
اشفاق اور مددگاری یہ مثنوی اصول و فروع مین ہر طرح تیرے ہی واسطے اس کے نیچے رجوع
کرتی ہے الخلاف شرح مین امداد کو آمد لکھا ہے قولہ مثنوی اندر اصول و ابتدا + جملہ بہر تست
در انتہا + در قبول تست عز و مقبلی + زانکہ شاہ جان و سلطان ولی + در قبول آرند شاہان
نیک و بد + چون قبول آرند نبود ہیچ رد + چون نہالی کاشتی آبش بدہ + چون کشادش دادہ
بکشا گرہ + قصدم از الفاظ او راز تو است + قصدم از انشاش آواز تو است + پیش من آوازت
آواز خداست + عاشق از معشوق حاشا کے جداست + اتصال بے تکیف بیقیاس + ہست رب
الناس را با جان ناس + لیک گفتم ناس من نسناس نے + ناس غیر جان جان اشناس نے +
پیش مردم باشد و کو مردمی + تو سر مردم ندیدستی دمی + ناسست از حیث خواندہ + لیک جستی در تجوی
ماندہ + ملک عشقست راچہ بلقیس ای خجی + ترک کن بہر سلیمان نبی + میکنم لاحول نے از گفت خویش +
بلکہ از وسواس آن اندیشہ کیش + کو خیالی میکند در گفت من + در دل از انکار و از وسواس و ظن +
میکنم لاحول یعنے چارہ نیست + چون ترا در دل بضدم گفتنیست + چونکہ گفت من گرفتت در گلو + من خمش
کردم تو زین پس خود بگو + المعنی یہ مثنوی اپنے اصول و ابتدا مین تیرے واسطے ہے اور تجھی پر اسکی
انتہا تیرے قبول مین اسکی عزت و نیکبختی ہے اس واسطے کہ تو بادشاہ جان کا اور سلطان دل کا ہے

اور معمول ہے کہ بادشاہ لوگ ہر نیک و بد کو قبول کرتے ہین اور جسکو قبول کر لیتے ہین وہ کبھی رد نہین ہوتے جب تونے یہ درخت
لگایا ہے تو اسکو آگ مت لگا یعنی نیست مت کر اور جب تونے اسکو کشادہ دی ہے تو ابھی طرح اسکی گرہ کھول دے
میرا مقصد اسکے الفاظ سے تیرے راز کا بیان کرنا ہے اور اسکی انشا سے سننا تیری آواز کا شرح مین بحوالہ نفحات
کے لکھا ہے کہ حضرت مولانا راتمین اس مثنوی کو انشا کرتے تھے اور شیخ حسام الدین لکھتے تھے اور پھر
باواز بلند انکو پڑھ کے سناتے تھے میرے نزدیک تیری آواز آواز خدا کی ہے اسواسطے کہ تو عاشق
خدا کا ہے اور حاش للہ یہ بات کب ہے کہ عاشق معشوق سے جدا ہو شعر بعد مثال ہے خیال کرو کہ پروردگار
انسان کو انسان سے کیسا اتصال ہے جسمین چگونگی و قیاس کو دخل نہین نہ کچھ اسکا اندازہ ہے نہ کچھ
اسکی چگونگی وہ دونون سے باہر آپ فرماتے ہین کہ یہنے جو ناس کہا ہے اس سے مراد ہماری انسان ہے
اے کامل نہ نسناس یعنی بن انس کسواسطے کہ جو پہچاننے والا اس جان جان کا نہین ہے ناس نہین ہے
وہ لوگون کے سامنے بصورت و شکل آدمی ہے لیکن اسمین آدمیت کہان اور اے دلی پستی والے تونے
مردم دیکھے ہی کہان ہین بلکہ سر مردم بھی نہین دیکھا تو مردم تو کیا جانے سر مردم جیسے سررشتہ یعنے ذرا
تونے ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی بھی قرآن سے پڑھا ہے یعنے نہین تیر لگایا تونے
جسوقت لگایا تونے لیکن اللہ نے لگایا کیسا آنحضرت کے تیر کو حق تعالے نے اپنا تیر بتایا ہے پھر
عاشق معشوق سے کیسے جدا ہے اور اسکی آواز آواز خدا نہین یہ سب مثالین اسی پر ہین لیکن تو ایک جسم ہے
تجزے مین پڑا ہوا اسے بٹا ہوا یعنی پریشان خاطر نہ مجموع و حاضر کہ تجکو یہ بات سوجھے تجکو تو اسے غبی لازم ہے
کہ ملک جسم کو بلقیس کی طرح جیسا کہ ذکر اسکا قریب آتا ہے واسطے حصول قرب سلیمان غنی کے ترک کرے
تب سلیمان کے قرب کو جانے مین بھی لاحول پڑھ رہا ہون لیکن نہ اپنی بات پر میری بات تو بے لغزش
ہے بلکہ اسی اندیشہ کیش کے وسواس سے کہ جو کوئی اسکے ذہن مین ہو کسواسطے کہ وہ اندیشہ کیش میری
بات مین اس حال سے اندیشہ کرتا ہے کہ دل مین اسکے انکار و وسواس و گمان بھرا ہوا ہے
بس مجبور ہو کے لاحول پڑھتا ہون اسواسطے کہ اس صورت مین تجکو میری قصد ہے کہنا منظور
ہو بدون ملاحظہ نیک و بد کے تو مجکو سوا ے لاحول پڑھنے کے اور کیا بن آتا ہے اور ہر گاہ
کہ میری بات تیرے گلے مین اٹکی اور پھنس رہی تو لے مین اب خاموش ہو گیا کچھ نہین کہتا
تو ہی کہہ لے الخلاف شرح مین مدہ کو بدہ لکھا ہے

## دربیان تحمل کرنا ہر بے ادب سے اور طریق رفق مین چلنا

قولہ آن یکے نائی کہ خوش نے میزدست ناگہان از مقعدش بادے بجست + نای را بر کون نہاد و کہ زمن

گر تو بہتر میزنی بستان بزن + اے مسلمان خود ادب اندر طلب + نیست الا حمل از ہر بے ادب +
ہر کرا بینی شکایت میکند + کان فلان کس راست طبع و خوے بد + این شکایت گوید آن گو بدخو ئیست + ک
مران بدخوئی را او بدگو ئیست + زانکہ خوشخو آن بود کو در خمول + باشد از بدخو و بدطبعان حمول + لیک در
شیخ این گلہ زامر خداست + نے پئے خشم و ممارات و ہواست + آن شکایت نیست ہست اصلاح جان +
چون شکایت کرد آن پیغمبران + ناحموے انبیا را از امردان + ورنہ حمالست بدرا طبع شان + طبع را
کشتند در حمل بدی + ناحمولی گر بود ہست ایزدی + ای سلیمان در میان زاغ و باز + حلم حق شو با ہمہ
مرغان بساز + بلبل بسیار گو را پر مکن + باز را و کبک را برہم مزن + اے دو صد بلقیس حلمت را زبون + کاہد
قومی انہم لایعلمون المعنی خمول گمنامی و گمنام ہونا حمول بالفتح باربردارندہ ممارات بضم کسی سے عداوت
و خصومت کرنا ایک نے بجانے والا خوب سے بجا رہا تھا ناگاہ اُسی حال مین اُسکی مقعد سے ہوا نکل گئی
اُسنے ذکو اپنی کون پر رکھدیا کہ لے اگر میرے بجانے پر ناچیز آواز کرتی ہے تو تو ہی بجا اگر اچھا بجا
جانتی ہے آیندہ مقولے اُسکے ہین کہ اے مسلمان تو خود ادب ڈھونڈھ اور وہ ادب نہین ہے مگر
یہ کہ برداشت کرنا ہر بے ادب سے کسواسطے کہ جسکو دیکھیگا شکایت کرتے پائیگا کہ فلان شخص کی طبیعت
اور خو بُری ہے پس یہ شکایت وہی کرتا ہے جو خود بدخو ہے اسلیئے کہ اُس بدخو کو بُرا کہہ رہا ہے اُس
سبب سے کہ خوشخو وہی ہے کہ صفت گمنامی کی اختیار کرے اور بدخو و بدطبعون کی برداشت کرے
تاکی نہوے خاموش رہے لیکن شیخ و مرشد اگر کسی مرید کا گلہ کرے تو اُسپر مت جا وہ موافق حکم خدا کے
ہے نہ غصہ اور نہ لڑائی اور خواہش نفس سے اُنکی شکایت شکایت نہین اصلاح جان کی ہے تا مرید آگاہ
ہوکے بُرائیون سے بچے جیسے اگلے پیغمبرون سے شکایت قوم کی کی ہے پس انبیا کی ناحمولی یعنے یہ کہ اُنسے
برداشت نہوسکی خیال مت کر بلکہ اس ناحمولی کو حکم خدا سے سمجھ ورنہ طبیعت اُنکی بڑی بدکی اُٹھانے والی ہے
اُنھون نے اپنی طبیعت کو ماردیا ہے کہ وہ خوب بدی کو اُٹھا سکتی ہے بس جو ناحمولی اُنسے ظاہر ہو تو وہ ایزدی
ہے یعنے خدا کی طرف سے اب ہر کسی کی طرف مخاطب ہوکے فرماتے ہین کہ ای سلیمان تو زاغ و باز سب مین
حلم خدا کا بن کہ کیسا عام ہے اور سب سے موافقت کر سب کی صلح کل اختیار کر تیری جان ایک بلبل ہزار داستان
ہے ای بڑے ذاکر و شاغل ناحمولی سے اسکے پر مت نوچ ڈال اور باز و کبک کو گڈمڈ مت کر آپ دعا ہے
کہ ای پروردگار تو وہ ہے کہ سیکڑون بلقیس تیرے حلم سے دبے اور زیر ہوے ہین تو ہماری قوم کو
ہدایت کر کہ وہ نہین جانتے ہین ذکر بلقیس کا برعایت و اشارت اس بات کے ہے کہ آیندہ مذکور ہی
الخلاف شرح مین ناحمولی کو ہر جگہ ناحمولی اور طبع شان کو بصورت جمع شان کشتند کو گشتند بکاف

فارسی لکھا ہی خدا کا فضل ہی جو ایسی غلطیان مجکو سمجھا دیتا ہے

## تہدید بھیجنا حضرت سلیمان کا بلقیس کو کہ اصرار مت کر اور ترک شرک مین دیر مت لگا کہ دیر مین آفتین ہین

قولہ ہین بیا بلقیس ورنہ بد شود + لشکرت خصمت شود مرتد شود + پردہ دار تو درت را بر کند + جان تو با تو بجان خصمے کند + جملہ ذرات زمین و آسمان + لشکر حق اند گاہ امتحان + باد را دیدی کہ با عادان چہ کرد + آب را دیدی کہ در طوفان چہ کرد + انچہ بر فرعون زد آن بحر کین - وانچہ با قارون نمودست این زمین + انچہ آن ہابیل با آن ہیل کرد + وانچہ پشہ کلۂ نمرود خورد + سنگ سے انداخت داؤدی بدست + گشت بیصد پارہ و لشکر شکست + سنگ میبارید بر اعدای لوط + تا کہ در آب سیہ خوردند غوط + گر بگویم از جمادات جہان + عاقلانہ یاری پیغمبران + مثنوی چندین بود کہ چل شتر + گر کشد عاجز شود از بار بر + دست بر کافر گواہی میدہد + لشکر حق میشود سر مے نہد + اے نمودہ ضد حق در فعل و درس + در میان لشکر اوئی بترس + جزو جزوت لشکر او در وفاق + مر ترا اکنون مطیع اند از نفاق + گر بگوید چشم را کو را فشار + درد چشم از تو بر آرد صد دمار + گر بدندان گوید او بنما وبال + پس ببینی تو ز دندان گوشمال + باز کن طب را بخوان باب العلل + تا ببینی لشکر تن را عمل + چونکہ جان جان ہر جزو ت ولست + دشمنی با جان جان آسان کیست +

المعنی آب سیاہ نکبت و خواری و طوفان خطابات حضرت سلیمان کے بلقیس سے ہین کہ خبردار ہو جلدی یہان آ نہین تو تیرے حق مین بہت برا ہوگا تیرا لشکر ہی تیرا دشمن ہوکے تجھسے پھر جائیگا تیرا پردہ دار ہی تیرے دروازہ کو اکھیڑیگا اور تیری جان تجھسے بجان و دل دشمنی کریگی جملہ ذرے زمین و آسمان کے ای ہر اشیا خدا تعالے کے لشکر ہین وقت امتحان کے کسی شخص سے تو نے دیکھا ہو اسنے عادیون کے ساتھ کیا کیا اور پانی کو دیکھا کہ اسنے طوفان مین کیسا مخلوق کو ڈبو دیا اور فرعون پر اس بحر کین یعنی رود نیل نے کیسا حملہ کیا اور زمین نے جو کچھ قارون کے ساتھ کیا سب تجکو معلوم ہے اور جو کچھ ہابیل نے اس ہیل کے ساتھ کیا جو مراد قابیل اسکے بھائی سے ہے جسنے اسکو مار ڈالا تھا ہیل کا لفظ بجاے قابیل کے برعایت پشہ کے معلوم ہوتا ہے جو دوسرے مصرعہ مین ہے ورنہ قابیل بھی مصرعہ مین آسکتا تھا اور وہ کیفیت جو پشہ نے نمرود کا کلہ کھا یا ایسے ہی حال داؤد کا کہ ایک پتھر گوپھن سے پھینکا جسنے سیکڑون ٹکڑے ہوکے ایک لشکر کو شکست دی اور کیسے پتھر لوط کے دشمنون پر برسائے اور کیسے آب سیاہ یعنی خواری و بدبختی مین غوطے کھائے الحاصل اگر مین جملہ جمادات جہان کا

حال جو بظاہر تیرے نزدیک بے جان ہین بیان کرون کہ کیسے کیسے عاقلون کی طرح انھون نے مدد پیغمبرون
کی کی ہے تو یہ مثنوی اتنی ہو جائے کہ چالیس شتر اسکے بارگران سے بھر جائین اور ڈھونے سے عاجز
ہون مولانا نے اگرچہ دست کا ذکر کیا ہے لیکن مراد ہاتھ پانون بلکہ جمیع اعضا سے ہے کہ یہ قیامت کے
دن کفر عصیان پر گواہی دینگے جیسا کہ فرمایا وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون باتین کرائینگے
ہم اُنکے ہاتھون سے اور گواہی دلائینگے اُنکے پانون سے اُسپر جو وہ کماتے رہے ہین اور آج تو یہ
اعضا سب کافر کے یار ہین قیامت کو لشکر حق کے ہو جائینگے آخر کافر کو تسلیم کرنا اور سر ٹیکنا
پڑیگا اے فلان تیرے افعال و اقوال سب مخالف حق کے ہین اور رہے تو بیچا ہیچ اُسکے لشکر مین بس
تجکو ڈرنا چاہیے تیرا جزو جزو اُسکا لشکر ہے مگر ابھی تجھے موافق ہین اور تیرے مطیع لیکن یہ اطاعت وموافقت
نفاق کی ہے آپ ہی اگر وہ آنکھ سے کہدے کہ ذرا اسکو دبوچ اور پلپلا کر پھر دیکھ تو درد چشم کیسی سیکڑون
ہلاکتین تجھے اُٹھاتا ہے اور جو دانتون سے کہدے کہ تم کسی وبال مین اُسکو ڈالو تو کیسی گوشمال
دانتون سے پاتا ہے غرض طب کو کھول اور باب علتون کو پڑھ تو جانے کہ لشکر حق کے کیسے کیسے
عمل ہین بس ہر گاہ کہ جان جان تیرے جزو جزو کی وہ ہے تو جان جان کی دشمنی آسان کب ہے
جسکو تو نے آسان سمجھا ہے الخلاف شرح مین اوکی تیرس لکھا ہے میری دانست مین یہ اولی ہے
**قولہ** خود رہا کن لشکر دیو و پری + کز میان جان کنندم صفدری + ملک را بگذار بلقیس از نخست + چون
مرا یابی ہمہ ملک آن تست + خود بدانی چون بر من آمدی + کہ تو بے من نقش گرمابہ بدی + نقش اگر خود
نقش سلطان غنی ست + صورت ست از جان خود او بی چاشنیست + زینت او از برای دیگران +
باز کردہ بیہدہ چشم و دہان + اے تو در بیکار خود را باختہ + دیگران را تو ز خود نشناختہ + تو بہر صورت
کہ آئی بیستی + کہ منم این واللہ آن تو نیستی + یکزمان تنہا بمانی تو ز خلق + در غم و اندیشہ مانی تا بحلق + این
تو کے باشی کہ تو آن اوحدے + کہ خوش و زیبا و سرمست خودی + مرغ خویشی صید خویشی دام خویش +
صدر خویشی فرش خویشی بام خویش + جوہر آن باشد کہ قائم با خودست + العرض باشد کہ فرع
او شدست + گر تو آدم زادۂ چون او نشین + جملۂ ذرات را در خود ببین + چیست اندر خم کہ اندر نہر نیست
چیست اندر خانہ کاندر شہر نیست + اینجہان خم ست دل چون جوے آب + اینجہان حجر ست دل شہر
عجاب + **المعنی** تیرا لشکر اگر دیو و پری ہے اور تو جانے کہ تہ دل سے لڑائی مین وہ ہماری صفدری
کرینگے تو بھی اُسکو ترک کر تو تو اے بلقیس پہلے سے ملک ہی کو چھوڑ دے کہ جب مجکو پائیگی سارا
ملک تیرا ہی ملک وآن ہے جسوقت تو میرے پاس آئیگی خود جان لیگی کہ بے میرے کچھ نہ تھی یک نقش حمام تھی

اور نقش کا یہ حال کہ اور نقش تو کیا چیز ہین اگر نقش خود سلطان غنی یعنے اللہ کے نام کا ہے تو صورت ہای جان
کی لذت سے بیشک بے چاشنی ہے انکی زینت اورون کے واسطے ہے جو بیہودہ اسیر چشم و دہان کھوئے
ہوئے ہین کہ آنکھون سے بھی صرف تک رہے ہین اور منھ سے بھی کہ رہے ہین اور وہ محض نقش معنی
اُس سے جدا ہے آے بلقیس تو بیکار نفس مین ہاری ہوئی ہے اور ایسی خودی مین مبتلا کہ اورون کو
نہین پہچانا کہ مین کون ہون یہ کون ہین تو چاہیے جس صورت سے نمایان ہوتا جانا جائے کہ تو یہ ہے
اور کہے کہ مین ایسی ہون مین قسم سے کہتا ہون کہ واللہ تو وہ نہین ہے تو نے آپ کو پہچانا ہی نہین تو تو دم بھر
مخلوق سے تنہا نہین رہ سکتی اگر تنہا ہو تو غم و اندیشہ مین حلق تک ڈوب جائے تو ایسی کب ہے جو
کہا جائے کہ یگانہ اور سب سے جدا ہے کسواسطے کہ تو تو خوش اور زیبا اور اپنی خودی مین مست ہے
وہ الا زیبائی اور خوشی کیسی تو تو اپنے ہی مرغ اور اپنے ہی شکار اپنے ہی دام کی ہے اور اپنے ہی صدر
اور اپنے ہی فرش اور اپنے ہی بام ہے مطلب یہ کہ ہمہ تن خودی و خودبینی مین آلودہ نہ کسی کا مرغ و شکار بنی
نہ کسی کے دام مین پھنسی نہ کسی کے مسند و فرش و بام دیکھے تا خودی تیری مٹتی خیال تو کر جوہر ہای تو ہے جو
قائم بخود ہے اور عرض فرع اسی جوہر کی ہیں تو اگر آدم زاد ہے تو آدم کی طرح بیٹھ اسے تنہا کہ اُسکے
زمان خلقت مین دوسرا کون تھا جو اُس سے موانست کرتے مگر بیٹھے ہی بیٹھے تمام ذرات جہان کا تماشا
کرتے تھے کسواسطے کہ انسان کو عالم کبیر اور عالم صغیر دونون کے ساتھ تعبیر کیا ہے پس جو کچھ اس عالم
مین ہے سب انسان مین موجود ہے بلکہ یہ جوہر سب فرع اسکے کہ اسی کے واسطے ہین بنا تو خم آب مین
کون سی چیز ہے جو نہر مین نہین ہے اور گھر مین ایسی کون سی شے جو شہر مین نہین ہے دوسرا شعر اسی کی تفسیر
کہ یہ جہان خم ہے اور دل مثل جوے آب اور یہ جہان ایک حجرہ اور دل ایک عجیب و غریب شہر الخلاف
شرح مین اور جدی ہر جگہ لکھا ہے مجھکو ایسے ہی تحکیم بمعنی یگانہ لغت مین ملا اور خمست کو خست

ظاہر کرنا حضرت سلیمان کا کہ مجکو تمھارے الامر اقتد کو کشش تیرے ایمان مین ہے تیری صورت
حسن و ملک سے غرض نہین جب تیری چشم جان کی کھل جائیگی تو خود دیکھ لیگی

قوله ہین بیا کہ من رسولم دعوتے + چون اجل شہوت کشم نے شہوتے + ور بود شہوت امیر شہوتم + نے
اسیر شہوت روی بتم + بت شکن بودست اصل اصل ما + چون خلیل حق و جملہ انبیا + گر بیا ہم
ای سپہ در بتکدہ + بت سجود آرد نباشد در سجدہ + احمد و بوجہل در بتخانہ رفت + زین شدن تا آن شدن
فرقیست زفت + او درآید سر نہند او را بتان + این درآید سر نہد چون امتان + این جہانِ شہوتے
بتخانہ ایست + انبیا و کافران را لانہ ایست + لیک شہوت بندۂ پاکان بود + زر نسوزد زانکہ نقد کان بود +

کافران قلب اند و پاکان چون زر + اندرین بوتہ درند این دو نفر + قلب چون آمد سیہ شد در زمان + زر در آمد زرے او شد عیان + دست و پا انداخت اندر بوتہ زر + در رخ آتش ہمی خندد چو خور + جسم ما روپوش باشد در جہان + ما چو دریا زیر این کہ در نہان + شاہ دین را منگر ای نادان بطین + کین نظر کرد ست ابلیس لعین + کے توان اندود این خورشید را + با کفی گل تو بگو آخر مرا + گر بریزی خاک و صد خاکستر ش + بر سر نور او بر آید بر سرش + کہ کہ باشد کہ بپوشد روے آب + طین کہ باشد کہ بپوشد آفتاب + خیز بلقیسا چو ادہم شاہ وار + دود ازین ملک دو سہ روزہ بر آر +

المعنی یہ بھی مقولات حضرت سلیمان کی طرف سے ہین کہ خبردار ہو اور میری طرف آکہ مین رسول دعوت ہون یعنے خدا کے دین کی طرف بلانے والا اور مثل ابوجہل کے شہوت کش کہ اجل سے ساری شہوتین مرجاتی ہین نہ شہوت والا اور جو محل شہوت ہین انمین امیر شہوت ہون مجھسے زیادہ شہوت والا کون نہ اسیر اس شہوت نفسانی دروے بت کا میری جو اصل ہو اُسکی اصل بت شکن ہوئی ہے جیسے خلیل در سو خلیل ہے کے سارے انبیا کہ سب بت شکن ہوے ہین اسے رہی نا چیز ہم وہ ہین کہ اگر بتکدہ مین داخل ہون تو بت اپنے معبد مین ہمکو سجدہ کرین جنکو تو کرتی ہے احمد اور ابوجہل دونون بتخانہ مین گئے لیکن اُنکے جانے اور اُسکے جانے مین بڑا موٹا فرق ہے وہ یہ کہ اگر احمد جائین تو بت اُنکے سامنے سر رکھین سجدہ کرین اور اگر ابوجہل آئے تو وہ امتیون اور مطیعون کے مانند بتون کو سجدہ کرے یہ جہان شہوتی ایک بتخانہ ہے انبیا اور کافرون سب کا آشیانہ ہے سب اسمین رہتے ہین لیکن جو پاک ہین انکی شہوت غلام ہو کسواسطے کہ جو زر نقد کان کا ہے کتنا ہی اُسکو آگ مین تپاؤ وہ نہین جلتا ہے کافر قلب ہین اور پاک لوگ زر اور یہ دونون تو اس بوتہ مین داخل ہین لیکن قلب جو اس بوتہ مین داخل ہوا فورًا سیاہ ہوا اور زر جب داخل ہوا اُس سے زر بنا ظاہر ہوا اسے صفات زر کر لے ہوا اپنے ہاتھ پاؤن بوتہ مین ڈالے تو ایسا ظاہر ہوا گویا آفتاب اور مجسم آگ کی صورت پہ ہنسا کہ اپنی تیری چمک دمک جہان کی ایسا روشن اور ظاہر انکا ہاتھ پاؤن جو دست ارادہ کل کا ہے اسے ذات خود یہ جسم ہمارا ایک پردہ اور روپوش جہان مین ہے کہ ہم اسکے نیچے ایسے روان ہین جیسے آب دریا کا ریزے کے نیچے کا ریزہ جو سے آب جسکو اوپر گھاس ڈال کے چھپا دیتے ہین نیچے پانی روان ہوتا ہے بس جو شاہ دین کے ہین انکو اے نادان موافق مٹی کے مت دیکھ کسواسطے کہ یہ نظر تو ابلیس لعین نے کی ہے اور آدم کو مٹی بتایا ہے وہ شاہ دین خورشید ہین انکو کون آلودہ کر سکتا ہو تو ہی ہمکو بتا کہ ایک کف گل سے آفتاب کہین چھپ سکتا ہے اگر تو خاک اور سیکڑون خاکستر ہاے آفتاب کے سر پر ڈالے اُسکا کچھ نہین بگڑتا وہ سب لوٹ کے خود تیرے ہی

سر پہ پڑیگی دوسرا یعنی یعنی خود کے ہی بھلا کاہ بھی کچھ چیز ہے کہ وہ روے دریا کو چھپا لے اور مٹی آفتاب کو ڈھانک لے بس اے بلقیس اٹھ اور ادہم شاہ کی طرح اس ملک دوسہ روزہ سے دھواں اٹھا دے اور پھونک دے الخلاف شرح مین امتان کو امتحان کہ باخدا کو گہ گہ بکاف فارسی لکھا ہے اور وہ پہلا مخفف کاہ دوسرا کاف کدا یعنی شاہ وار کو بصورت شاہوار لکھا ہے الگ الگ لکھنا چاہیے تھا کہ مرکب لکھنے مین دوسرے معنی کا دھوکا ہوتا ہے

## بقیہ قصۂ ابراہیم ادہم روح اللہ روحہ

قولہ بر سر تختے شنید آن نیکنام + طقطقے وہاے و ہوے شب ز بام + گامہاے تند بر بام سرا + گفت باخود اینچنین زہرہ کرا + بانگ زد بر روزن قصر او کہ کیست + این نباشد آدمی مانا پریست + سر فرو کردند قوے بوالعجب + ما ہمیگردیم شب بہر طلب + ہین چہ میجوئید گفتند اشتران + گفت اشتر بام بر کہ جست ہان + پس بگفتندش کہ تو بر تخت جاہ + چون ہمیجوئی ملاقات الہ + خود ہمان بد دیگر او را کس ندید + چون پری از آدمی شد ناپدید + معنیش پنہان وا و در پیش خلق + خلق کے بینند غیر ریش و دلق + چون ز چشم خویش و خلقان دور شد + ہمچو عنقا در جہان مشہور شد + جان ہر سیمرغ کہ آمد سوے قاف + جملۂ عالم از ان بافند لاف + چون رسید اندر سبا آن نور شرق + غلغلہ افتاد در بلقیس و خلق + روحہاے مردہ جملہ پر زدند + مردگان از گور تن سر بر زدند + یکدگر را مژدہ میدادند ہان + نک ندا مے میرسد از آسمان + زان ندا دینہا ہمیگردد گبز + شاخ و برگ دل ہمیگردند سبز + از سلیمان آن نفس چون نفخ صور + مردگان را بیرہانید از قبور + مر ترا باد اسعادت بعد ازین + غم گذشت اللہ اعلم بالیقین + المعنی طقطق بالفتح وہ آواز جو دو چیز کے ایک دوسرے پر لگنے سے ہو جسکی ہندی کھٹکھٹ ہے مانا مانند وتحقیق و شاید گبز بکاف فارسی قوی وسطبر اوپر لکھا ہے حضرت ابراہیم ادہم ایک رات اپنے تخت پر سوتے تھے بس یہ اسی تخت پر سے کہ اُن نیکنام نے آواز کھٹکھٹ اور ہاے ہو کی رات مین اٹاری پر سنی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آدمی بڑی تیز قدمی سے چھت پر پھر رہا ہے انھون نے اپنے دل مین کہا کہ یہ جگر کسنے پایا جو ایسا پھرتا ہے بس روزن قصر پر سخنی سے پکار کے کہا کہ کون ہے اور خیال کیا کہ یہ کوئی آدمی نہین بیشک جن ہے انکی آواز سن کے ایک قوم نے کہ نہایت ہی عجب والی تھی اُنکی کیفیت سے تعجب آتا تھا سر جھکا کے کہا کہ ہم رات مین ایک طلب وتلاش مین پھرتے ہین کہا خبردار ہو بتاؤ کیا ڈھونڈتے ہو انھون نے کہا اپنے اونٹ ڈھونڈتے ہین کہا اونٹ چھت پر بہتاؤ تو کسنے ڈھونڈے ہین اُنھون نے کہا کہ تو تخت جاہ پر کیسے ملاقات ووصل خدا کا ڈھونڈھتا ہے پھر متوسے

حضرت سلیمان کے ہین کہ بیشک وہ گوئندہ ہما تھا کہ یہ ہدایت کرکے ایسا غائب ہو گیا کہ پھر اُس کو
کسی نے نہ دیکھا اور ایسا چھپ گیا جیسے پری آدمی سے چھپی ہوئی ہے ایسے ہی اہل معنی ہین کہ معنی اُنکے
چھپے ہوئے ہین اور وہ سامنے خلق کے حاضر لیکن مخلوق اُنکو کب دیکھ پائے اسواسطے کہ یہ مقید ریش
وہ لق کی ہے بڑی سی ڈارھی ہو اور گدڑی اوڑھے ہو اور یہ بھی ہے کہ جب اپنی آنکھ اور مخلوق
کی آنکھ سے چھپ جاتا ہے اور دور ہو جاتا ہے تو عنقا کی طرح جہان مین مشہور بھی ہوتا ہے چھپا بھی
نہین رہتا دیکھو عنقا چھپا ہوا ہے مگر ایسا مشہور ہے ایسے ہی سیمرغ کہ جان اسکی قاف کی
طرف آئی اور قاف اختیار کیا تمام جہان اُس سے کیسے باتین بناتے ہین اور کیسے ذکر کرتے
ہین آپ فرماتے ہین کہ جب سبا مین وہ نور شرق کا یعنی تہدید انکی پہونچی تو بلقیس و مخلوق مین ایک
غلغلہ پڑ گیا مری ہوئی روحین سب پر جھاڑنے لگین اور گورتن مین جو مردے تھے سب نے
سر اُٹھائے باہم ایک دوسرے کو مژدہ سُناتے تھے کہ خبردار ہو یہ ندا آسمان سے پہونچ رہی ہے
آسمانی ہے اس ندا سے دین قوی و سطبر ہو جائینگے اور دل کے شاخ و برگ سب سبز و ہرے
ہو جائینگے پس سلیمان سے یہ دم کیا پہونچا گویا نفخ صور پہونچا کہ مُردون کو قبرون کی قید سے چھڑاتا تھا
اور زندہ کرتا تھا آب بعد اسکے تجکو سعادت نصیب ہوئی بالفعل تو غم جاتا رہا آگے یقین کا حال
اللہ خوب جانتا ہے الخلاف شرح مین ہماکو ہمان لکھا ہے

## بقیہ قصہ سلیمان اور ارشاد سلیمانؑ اہل بلقیس کو کہ ہر ایک آپ کو اور اپنے دین کو بغور دیکھین اور شکار کرنا ہر مرغ کا اُسی کی جنس کے صفیر سے

قولہ قصہ گوییم از سبا مشتاق وار + چون صبا آمد بسوے لالہ زار + لاقت الاشباح یوم وصلھا +
عادت الاولاد صوب اصلھا + امۃ العشق خفی فی الامم + مثل جود حولہ لوم السقم + ذلت الارواح من
اشباحھا + عزت الاشباح من ارواحھا + ایھا العشاق السقیا لکم + انتم الباقون والبقیا لکم +
ایھا الشابون تو موا و اعشقوا + ذاک ریح یوسف استنشقوا + منطق الطیر سلیمانی بیا + بانگ
ہر مرغے کہ مے آید سرا + چون بمرغانت فرستادست حق + لحن ہر مرغے بدادستت سبق + مرغ جبرے
را زبان جبر گو + مرغ پر اشکستہ را از صبر گو + مرغ صابر را تو خوش دار و معاف + مرغ عنقا را بخوان
اوصاف قاف + مر کبوتر را حذر فرما ز باز + باز را از خصم گوی و احتراز + وان خفاشے را کہ ماند او
بے نوا + میکنش با نور جفت و آشنا + کبک جنگی را بیاموز آن تو صلح + مر خروسان را نما اشراط صبح + ہمچنین
میرو ز ہدہد تا عقاب + رہ نما واللہ اعلم بالصواب + چون سلیمان سوے مرغان سبا +

یک صفیرے کرد بست آن جملہ را + جز مگر مرغی کہ بد بیجان و پر + یا چو ماہی گنگ بود از اصل و کر + نے غلط گفتم کہ کر گر سر نہد + پیش وحی کبریا سمعش دہد + المعنی فرماتے ہین کہ اب مین قصہ اہل سبا کا کہون کہ جب صبا اس لالہ زار مین آئی یعنے پیغام حضرت سلیمان کا جو وحی تھا سراسر حیات بخش قلوب پہونچا تو یہ حال ہوا کہ جسم جو وصل سے جدا تھے وصل کے ملاقی ہوے یعنے نفاق و خلاف نرہا اور اولاد اپنی اصل کی طرف لوٹی اولاد سے مراد اہل سبا کہ پیغمبرون کی نسل سے تھی اسی اصل کیطرف عود کیا گروہ عشق کا پوشیدہ ہے گروہون مین جیسے جود و سخاوت کو ملامت کی بیماری گھیرے ہے انکو بھی گھیرے ہے ذلت و خواری روحون کی انکے بدنون سے ہے اور عزت بدنون کی ارواح سے کہ تا قیام روح ہے قائم رہتی ہین اے گروہ عشاق شراب محبت کی مخصوص تمہارے لیے ہے تمہین کو یہ خوشگوار ہے اور تم لوگ باقی ہو بقا خاص تمہین کو ہے اور اے جوانو اٹھو عشق اختیار کرو یہ بو پیراہن یوسف کی ہے اسکو سونگھو تا بصارت پاؤ آب یہان سے انکے سوے ہین کہتے ہین کہ اے منطق الطیر سلیمانی کہ جس سے نطق پرندون کے سمجھ مین آئے تو آپ ہمین آواز جس مرغ کی آئے اسکو سمجھ کے تو بھی موافق اسکے نغمہ سرائی کر اسلیے تجکو حق تعالے نے ان مرغون پر بھیجا ہے اور ہر مرغ کی آواز کا سبق پڑھا دیا ہے تو چاہیے کہ جبر کو جبر کے زبان سے خبردار کر اور جو پر شکستہ ہین انکو صبر کی تعلیم کر پر شکستہ مراد اہل اختیار سے ہے جبریہ ایک فرقہ ہے جو کہتے ہین کہ بندہ کو اپنے کام مین اختیار نہین سب حکم الٰہی سے اور اہل اختیار خلاف اسکے اور جو مرغ صابر ہین جبر و اختیار دونون پر صبر کیے ہوے اور موافق حکم شرع کے مانے ہوے انکو خوش اور معاف رکھ وہ ٹھیک ہین اور جو عنقا صفت گوشہ نشین ہین ان سے وصف قاف یعنے عزلت و تنہائی کی بیان کر کبوتر سے کہہ کہ باز سے بچارہے کبوتر مومن و باز نفس و شیطان اور جو باز ہین یعنے ظالم انکو انکے دشمن سے ڈرا اور احتراز سکھا اور وہ خفاش جو نور حق سے مفلس و بینوا ہے اسکو نور سے جفت و آشنا کر دے خفاش محض بے دین اور جو کبک جنگی ہین یعنے باہم خلاف مذہب انکو صلح سکھا اور جو خروس ہین اے صبح خیز انکو شرطین صبح خیزی کی بتا بس ایسے ہی ہد ہد سے عقاب یعنے ادنے سے اعلے تک چلا جا اور سب کی رہنمائی کر ایسی جسکی خوبی کو اللہ خوب جانتا ہے جیسے سلیمان نے مرغان سبا کو ایک بانک سے اپنے باندھ کے اپنے بس مین کر لیا سو انکے جو بیجان اے مردہ اور بے پر محض بے استعداد تھے یا مثل مچھلی کے گونگے اصلی بہرے پھر سکتے ہین نہین مین نے غلط کہا اگر بہرا وحی خدا کے سامنے سر رکھے تو وہ ضرور اسکو بھی سمع عطا کرے الخلاف شرح مین

شاہون کو سالون جفت و آشنا کو جفت اور آشنا لکھا ہے

## آزاد ہونا بلقیس کا ملک سے اور درست ہونا شوق ایمان سے اور منقطع ہونا التفات ملک سے سوائے تخت کے

قولہ چونکہ بلقیس از دل وجان عزم کرد + بر زمان رفتہ ہم افسوس خورد + ترک ملک ومال کرد او
آنچنان + کہ بترک نام وننگ آن عاشقان + آن غلامان وکنیزان بناز + پیش چشمش ہمچو بوسیدہ
پیاز + باغہا وقصرہا وآب رود + پیش چشم از عشق گلخن مینمود + عشق در ہنگام استیلا و خشم + زشت
گرداند لطیفان را بچشم + ہر زمرد را نماید گندنا + غیرت عشق این بود معنے لا + لا الٰہ الا ہو اینست ای
پناہ + کہ نماید مہ ترا دیگ سیاہ + ہیچ مال وہیچ مخزن ہیچ رخت + می دریغش نامد الا جز کہ
تخت + پس سلیمان از دلش آگاہ شد + کز دل او تا دل او راہ بد + آن کسے کو بانگ مرغان بشنود +
وز ضمیر ہر یکے واقف بود + نالۂ مخفی موران بشنود + ہم فغانِ سر دوران بشنود + المعنی جبکہ بلقیس
نے دل وجان سے عزم دین سلیمان کا کیا اور اپنے زمانۂ گذشتہ پر حد بھر افسوس کیا اور
کہا رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمان للہ رب العالمین اے رب میرے مین نے اپنے نفس
پر ظلم کیا اور مین اسلام لائی ساتھ سلیمان کے واسطے اللہ کے جو سارے جہان کا پروردگار ہے
یا تو ایسا ملک ومال کو ترک کیا جیسا کہ اگلے عاشقون نے ترک ننگ ونام کا کیا ہے وہ غلام
وچھو کریان جو بڑے ناز وتبختر سے چلتی پھرتی تھین سب اُسکے آگے ایسی تھین جیسے پرانی سڑی پیاز
اور اٹاریان اور بڑے بڑے قصر اور نہرین بسبب عشق کے اُسکی آنکھ مین گھور معلوم ہوتے تھے جہان
کوڑا ڈالتے ہین اور در حقیقت عشق جسوقت اپنا غلبہ اور خشم جتاتا ہے تو کیسی ہی لطیف والطف چیزین
ہون سب کو بھونڈا اور بد صورت کر دیتا ہے مثلاً زمرد کو گندنا بناتا ہے اور کیون نہو غیرت عشق کی ایسی
ہی ہے اور یہی معنے لا کے ہین کہ سوائے مطلوب کے سب کو نیست نابود کر دے آئے مخاطب
لا الٰہ الا ہو جو نفی اثبات ہے اسکی حد وپناہ یہی ہے کہ ماہ سی نورانی چیز کو اس سبب سے کہ اپنے معشوق
سے غیر ہے ایسا دکھائے جیسے کالی ہنڈیا بس کوئی مال اور کوئی خزانہ اور اسباب ایسا نہ تھا کہ جسکے
ترک کا اُسکو افسوس ہو البتہ تخت کا افسوس تھا بس سلیمان اسکے دل سے آگاہ ہوے کسواسطے
کہ اسکے دل سے انکے دل تک راہ تھی اور کیسے نہ آگاہ ہو وہ شخص جو آواز مرغون کی سُنے اور ہر ایک
کے ضمیر سے واقف ہوئے نالۂ مخفی چیونٹیون کا سُنے اور جو کوئی فغان سر دزمانہ کی کرے اُسکو سمجھے
الخلاف شرح مین بے دریغ کو مے دریغ وز ضمیر کو در ضمیر لکھا ہے قولہ آنکہ گوید رمز قالت نملۃ +

ہم بدانند رمز این طاق کہن + دید از دورش کہ آن تسلیم کیش + تلخش آمد فرقت آن تخت خویش + گر بگویم آن سبب گردد دراز + کہ چرا بودش بہ تخت آن عشق و آز + گرچہ این کلک و قلم خود بیجسیست نیست جنس کاتب او را مونسیست + ہمچنین ہر آلت پیشہ وری + ہست بیجان مونس ہر جانوری + این سبب را من معین گفتمے + گر نبودے چشم فہمت راسنے + از بزرگی تخت کز حدے فزود + نقل کردن ہیچ نوع امکان نبود + خردہ کارے بود تفریقش خطر + ہمچو اوصال بدن با یکدگر + پس سلیمان گفت گرچہ فے الاخیر + سرد خواہد شد بر و تاج و سریر + چون ز وحدت جان برون آرد سرے + جسم را با فر او نبود فرے + چون بر آید گوہر از قعر بحار + بنگری اندر کف خاشاک و خار + سر بر آرد آفتاب با شرر + دم عقرب را کہ سازد مستقر + لیک خود با اینہمہ بر بدو حال + جست باید تخت او را انتقال + تا نگردد خستہ ہنگام لقا + کودکانہ حاجتش گردد روا + ہست بر ما سہل او را بس عزیز + تا بود بر خوان حوران دیو نیز + المعنی بتائید

صدر فرمایا اور وہ شخص کہ رمز قالت نملۃ یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان و جنودہ وہم لا یشعرون کی جانے ایک چیونٹی نے کہا ای چیونٹیو گھس جاؤ اپنے گھرون مین کہ نہ پامال کرڈ الے سلیمان اور لشکر اُسکا کہ وہ نہین جانتے ہین اور رمز اس طاق کہن کے بیان کرے کیسے واقف نہو سکے لہذا دور سے اُس تسلیم کیش کو دیکھا اور جانا کہ اسکو جدائی اپنے تخت کی ناگوار ہوئی اب مولانا فرماتے ہین کہ اگر مین اُس سبب کو کہ کیون ایسا عشق اور ایسی حرص اُسکو تخت سے تھی بیان کرون تو طول ہو جائے اگرچہ یہ کلک و قلم خود بیحس ہین جنس کاتب سے نہین مگر کاتب کے آلہ اور اُسکے مونس ہین ایسے ہی ہر آلہ ہر پیشہ ور کا بیجان ہے مگر پیشہ ور کا مونس ہے مین بھی اس سبب کو مخصوص معین کرکے کہتا لیکن تیرے فہم کی آنکھ مین پانی بھرا ہے تجکو سوجھیگا کب پس یہ جان لے کہ وہ تخت بہت بڑا حد سے بڑھا ہوا تھا اس سبب سے اُسکا ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا ممکن نہ تھا اور اُسمین خردہ کاری بہت تھی اسے باریک و ریزہ کام کہ مثل جوڑون بدن کے وصل کیے ہوے تھے اُنکے جدا ہو جانے اور بکھرنے کا ڈر تھا پس سلیمان نے کہا کہ جیسی اور چیزین اُسپر سرد ہو گئی ہین اخیر مین تاج و تخت سرد ہو ہی جائینگے جسوقت اُسکی جان نے وحدت سے سر نکالا تو کسی جسم کو اُسکے فر کے سامنے فر نہ رہیگی جب تیرے قعر بحار سے کوئی گوہر نکل آئیگا تو تو اُسکو خس و خاشاک کے ہاتھ مین ہرگز نہ دیکھ سکیگا ایسے ہی جب آفتاب حدت حرارت والا سر نکالتا ہے تو پھر دم عقرب کو کون ٹھہرا سکتا ہے بھاگتی ہی نظر آتی ہے لیکن بیشک باوصف اس حال کے ابتدا حال مین تو اُسکے تخت کا انتقال ڈھونڈھنا اور منگانا ہی چاہیے تا وقت ملاقات کے وہ خستہ اور شکستہ نہو لڑکون کی طرح کہ انکے بہلانے کو ناپسند چیزین بھی کبھی اختیار

شاہون کو سالون جفت و آشنا کو جفت اور آشنا لکھا ہے

## آزاد ہونا بلقیس کا ملک سے اور رست ہونا شوق ایمان سے اور منقطع ہونا التفات ملک سے سواے تخت کے

قولہ چونکہ بلقیس از دل و جان عزم کرد + بر زمان رفتہ ہم افسوس خورد + ترک ملک و مال کرد او آنچنان + کہ بترک نام و ننگ آن عاشقان + آن غلامان و کنیزان بناز + پیش چشمش ہمچو بوسیدہ پیاز + باغہا و قصرہا و آب رود + پیش چشم از عشق گلخن مینمود + عشق در ہنگام استیلا و خشم + زشت گردد اہد لطیفان را بچشم + مرزمرد را نماید گندنا + غیرت عشق این بود معنے لا + لا اگہ الا ہو اینست اے پناہ + کہ نماید مہ ترا دیگ سیاہ + ہیچ مال و ہیچ مخزن ہیچ رخت + بے دریغش نامد الا جز کہ تخت + پس سلیمان از دلش آگاہ شد + کز دل او تا دل او راہ بد + آن کسے کو بانگ مرغان بشنود + وز ضمیر ہر یکے واقف بود + نالۂ مخفی موران بشنود + ہم فغانِ سر دوران بشنود + المعنی جبکہ بلقیس نے دل و جان سے عزم دین سلیمان کا کیا اور اپنے زمانۂ گذشتہ پر حد بھر افسوس کیا اور کہا رب انی ظلمت نفسی و اسلمت مع سلیمان للہ رب العالمین اے رب میرے مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور مین اسلام لائی ساتھ سلیمان کے واسطے اللہ کے جو سارے جہان کا پروردگار ہے یا تو اپنا ملک و مال کو ترک کیا جیسا کہ اگلے عاشقون نے ترک ننگ و نام کا کیا ہے وہ غلام و چھوکریان جو بڑے ناز و تبختر سے چلتی پھرتی تھین سب اُسکے آگے ایسی تھین جیسے پرانی سڑی پیاز اور اٹاریان اور بڑے بڑے قصر اور نہرین بسبب عشق کے اُسکی آنکھ مین گھورا معلوم ہوتے تھے جہان کوڑا ڈالتے ہین اور در حقیقت عشق جسوقت اپنا غلبہ اور خشم جتاتا ہے تو کیسی ہی لطیف و الطف چیزین ہون سب کو بھونڈا اور بدصورت کر دیتا ہے مثلاً زمرد کو گندنا بناتا ہے اور کیون نہو غیرت عشق کی ایسی ہی ہے اور یہی معنے لا کے ہین کہ سواے مطلوب کے سب کو نیست و نابود کر دے آگے مخاطب لا الٰہ الا ہو جو نفی اثبات ہے اسکی حد و پناہ یہی ہے کہ ماہ سی نورانی چیز کو اس سبب سے کہ اپنے معشوق سے غیر ہے ایسا دکھائے جیسے کالی ہنڈیا پس کوئی مال اور کوئی خزانہ اور اسباب ایسا نہ تھا کہ جسکے ترک کا اُسکو افسوس ہو البتہ تخت کا افسوس تھا پس سلیمان اسکے دل سے آگاہ ہوے کسواسطے کہ اسکے دل سے انکے دل تک راہ تھی اور کیسے نہ آگاہ ہو وہ شخص جو آواز مرغون کی سُنے اور ہر ایک کے ضمیر سے واقف ہوئے نالۂ مخفی چیونٹیون کا سُنے اور جو کوئی فغان سر د زمانہ کی کرے اسکو سمجھے بخلاف شرح مین بے دریغ کو مے دریغ و ز ضمیر کو در ضمیر لکھا ہے قولہ آنکہ گوید رمز قالت نملۃ +

ہم بدانند رمز این طاق کہن + دید از دورش کہ آن تسلیم کیش + تلخش آمد فرقت آن تخت خویش + گر بگویم آن سبب گردد دراز + کہ چرا بودش بہ تخت آن عشق و آز + گرچہ این کلک و قلم خود ہمجنس نیست جنس کاتب او را مونس نیست + ہمچنین ہر آلت پیشہ وری + ہست بیجان مونس ہر جانوری + این سبب را من معین گفتمی + گر نبودی چشم فہمت را نمی + از بزرگی تخت کز حد می فزود + نقل کردن ہیچ نوع امکان نبود + خردہ کاری بود تفریقش خطر + ہمچو اوصال بدن با یکدگر + پس سلیمان گفت گرچہ فی الاخیر + سرد خواہد شد بر او تاج و سریر + چون ز وحدت جان برون آرد سری + جسم را با فر او نبود فری + چون بر آید گوہر از قعر بحار + بنگری اندر کف خاشاک و خار + سر بر آرد آفتاب با شرر + دم عقرب را کہ سازد مستقر + لیک خود با این ہمہ بر بدو حال + جست باید تخت او را انتقال + تا نگردد خستہ ہنگام لقا + کودکانہ حاجتش گردد روا + ہست بر ما سہل و او را بس عزیز + تا بود بر خوان حوران دیو نیز + المعنی بتائید

صدر فرمایا اور وہ شخص کہ رمز قالت نملۃ یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم لایحطمنکم سلیمان وجنودہ وہم لایشعرون کی جانے ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو گھس جاؤ اپنے گھرون مین کہ نہ پامال کرڈالے سلیمان اور لشکر اسکا کہ وہ نہین جانتے ہین اور رمز اس طاق کہن کے بیان کرے کیسے واقف نہوئے لہذا دور سے اس تسلیم کیش کو دیکھا اور جانا کہ اسکو جدائی اپنے تخت کی ناگوار ہوئی اب مولانا فرماتے ہین کہ اگر مین اس سبب کو کہ کیون ایسا عشق اور ایسی حرص اسکو تخت سے تھی بیان کرون تو طول ہو جائے اگرچہ یہ کلک و قلم خود ہمجنس ہین جنس کاتب سے نہین مگر کاتب کے آلہ اور اسکے مونس ہین ایسے ہی ہر آلہ ہر پیشہ ور کا بیجان ہے مگر پیشہ ور کا مونس ہے مین بھی اس سبب کو مخصوص معین کرکے کہتا لیکن تیرے فہم کی آنکھ مین پانی بھرا ہے تجکو سوجھیگا کب پس یہ جان لے کہ وہ تخت بہت بڑا حد سے بڑھا ہوا تھا اس سبب سے اسکا ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا ممکن نہ تھا اور اسمین خردہ کاری بہت تھی اسے باریک و ریزہ کام کہ مثل جوڑون بدن کے وصل کیے ہوئے تھے اُنکے جدا ہو جانے اور بکھرنے کا ڈر تھا پس سلیمان نے کہا کہ جیسی اور چیزین اسپر سرد ہو گئی ہین انیر مین تاج و تخت سرد ہو ہی جاینگے جسوقت اسکی جان نے وحدت سے سر نکالا تو کسی جسم کو اسکے فر کے سامنے فر نہ رہیگی جب تیرے قعر بحار سے کوئی گوہر نکل آئیگا تو تو اسکو خس و خاشاک کے ہاتھ مین ہرگز نہ دیکھ سکیگا ایسے ہی جب آفتاب حدت حرارت والا سر نکالتا ہے تو پھر دم عقرب کو کون ٹھہرا سکتا ہے بھاگتی ہی نظر آتی ہے لیکن بیشک باوصف اس حال کے ابتداءِ حال مین تو اسکے تخت کا انتقال ڈھونڈھنا اور منگانا ہی چاہیے تا وقت ملاقات کے وہ خستہ اور شکستہ نہو لڑکون کی طرح کہ انکے بہلانے کو ناپسندیدہ سے بھی کبھی اختیار

کیے لیتے ہین یہ حاجت اُسکی روا کرنا چاہیے ہمکو اُسکا منگا لینا سہل ہے اُسکو دشوار تھا اور وہ اُسکو نہایت
عزیز ہے بس خیر اگر حورون کے خوان پر جو نعماے عقبے سے مراد ہے اگر ایک حلوا ہو تو یون بھی
سہی دیو متاع دنیوی کہ عبارت اُسکے تخت سے ہے **قوله** عبرت جانش شود آن تخت با ز + ہمچو دلق و چارقی
پیش ایاز + تا بداند در چہ بود آن مبتلا + از کجا با در رسید او تا کجا + خاک را و نطفہ را و مضغہ
را + پیش چشم ما ہمیدارد خدا + کز کجا آوردمت ای بدنیت + کہ ازان آید ہمی خفریقیت + تو بدان عاشق
بدی در دور آن + منکر این فضل بودی آنزمان + این کرم چون دفع آن انکار تست + کہ میان خاک
میگردی نخست + حجت انکار شد انشار تو + از دوا بدتر شد این بیمار تو + خاک را تصویر انکار از کجا +
نطفہ را خصمی و انکار از کجا + چون بر اندم بیدل و بے سر بدی + فکرت و انکار را منکر بدی + از جمادی
چونکہ انکارت برست + ہم ازین انکار حشرت شد درست + پس مثال تو چو آن حلقہ زنیست + کز
درونش خواجہ گوید خواجہ نیست + حلقہ زن زین نیز دریابد کہ ہست + پس ز حلقہ بر ندارد ہیچ دست +
پس ہم انکارت مبین میکند + کز جماد او حشر صد فن میکند + چند صنعت رفت ای انکار تا + آب و گل انکار
زاد از ہل اتی + آب و گل میگفت خود انکار نیست + بانگ میزد بیخبر کاخبار نیست + پس بگویم شرح
این را صد طریق + لیک خاطر لغزد از گفتِ دقیق + شرح آنرا اب یہ لیتم ای گیا + بہر نقل تخت بلقیس از
سبا + المعنی چارق نوع از کفش صحرائیان خفریقی زشت و بدتہر قول حضرت سلیمان کا ہے کہ یہ تخت کا
آنا اُسکے لیے عبرت بھی ہو جاویگا جیسے گودری اور چارق کو ایاز زمان تقرب محمود غزنوی مین دیکھتا تھا
اور ہر روز عبرةً دیکھتا تھا کہ تیری یہ اوقات تھی تا غرور نہونے پائے ایسے ہی یہ بھی اُسکو دیکھے اور جانے
کہ کیسی ناچیز چیزون مین مبتلا تھی اور اب کیسے ادنے جگہون سے اعلے رتبون کو پہونچی دیکھو خدا تعالی
نے بھی خاک ناچیز اور نطفۂ نجس و مضغۂ بدہئیت کو ہمارے سامنے رکھا ہے تا تو اے بدنیت جانے
کہ کہان سے ہم تجکو لائے ہین اور اصل تیری کیا ہے جس سے بُرائی اور زشتی تیری ظاہر ہوتی تھی اُسوقت
مین تو انھین ناچیزون کا عاشق تھا اور اسوقت مین جو فضل ہمارا تجپر ہے اسکا منکر تھا پس یہ کرم کہ
تجکو انسان کیا دفع تیرے اُسی پہلے انکار کا ہے کہ تو جس حال مین کہ خاک تھا انکار انسان ہونے کا
کرتا تھا کہ خاک انسان نہین ہو سکتی اور کیسا ہمنے تجکو کر دیا تو یہ پیدا کر دینا تیرا خاک سے جس سے
تجکو انکار تھا تیرے انکار پر ہماری حجت صریح و قوی ہوئی لیکن طرفہ یہ کہ یہ حجت تیرے واسطے انتشار ہوئی
اور سبب پریشانی کہ تیرا بیمار اس دوا سے بدتر ہو گیا یعنے ہمنے تو تجکو خاک سے اسواسطے پیدا کیا کہ
تیرا انکار دفع ہو جائے کہ حجت کامل موجود ہے آنکھ سے دیکھتا ہے اور ابتداء الخلقت حضرت آدم کی جو

ابو البشر ہی خاک سے معلوم وہ انکار تیرا اور زیادہ مریض ہو گیا اب کہتا ہے ااذا کنا ترابا انا
لفی خلق جدید کیا ہو جاینگے ہم مٹی اور کیا نئے سرے سے پیدا ہونگے خاک کی تو تو تصویر ہو دیکھ چکا
اب یہ انکار کہان سے آیا اور نطفہ کا تو صاحب دمالک پھر فکرین کہان آیئن تو اسوقت کو تو خیال کر
کہ بے دل دبے سر تھا جنسے فکر و افکار پیدا ہوتی ہین اور انکا منکر پس اُس حالت جمادی سے جو
انکار تیرا چھوٹ گیا اور خاک سے انسان اور فکر و افکار و الا ہو گیا تو اسی انکار سے تیرا حشر ہو نابھی
صحیح و درست ہو گیا کہ پھر خاک سے پیدا ہوے اور انسان بنے جیسا اب ہی بس تیری مثال ایسی ہے
جیسے کوئی شخص کسی کے دروازے کا حلقہ بجائے اور خواجہ اندر سے کہدے کہ خواجہ نہین ہی وہ حلقہ زن
اس سے بھی دریافت کریگا کہ ہی بس کبھی حلقہ سے ہاتھ الگ نہین کریگا لہذا تیرا انکار ہی روشن کرے دیتا ہی
کہ جماد سے وہ سیکڑون طرح حشر کر سکتا ہی غور تو کر ای انکار جو مثل ردیہ عدل کے معنی منکر کے ہی کہ تیرے
آب و گل تک کتنی صنعتین گذرین تو خاک تھا پھر نطفہ ہوا پھر علقہ ہوا پھر مضغہ ہوا پھر انسان اور اس
آب و گل کے وقت مین انکار پیدا ہوا اہل اتی سے کما قال اللہ تعالی ہل اتی علی الانسان حین من الدہر
لم یکن شیئا مذکورا انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعا بصیرا آیا آتا ہے انسان
پر وہ وقت کہ نہ تھا اس زمانہ مین انسان کوئی شے مذکور جیسا کہ قبل زمان آدم سے تھا کہ کوئی گمان
نہین کرتا تھا کہ آب و گل سے انسان پیدا ہوگا پھر ہمنے پیدا کیا انسان کو نطفہ رنگ برنگ سے
پھر کیا ہمنے اسکو سمیع و بصیر اے شنوا و بینا تو اب کیسے بعد میت ہونے کے زندہ کرنے سے انکار ہی آب و گل
خود کہہ رہی ہی کہ مجکو اپنے زندہ ہونے مین بروز حشر انکار نہین ہی اور پکار پکار کے کہہ رہی اے بے خبر کہ
یہ اخبار نہین ہی جسمین احتمال صدق و کذب کا ہوتا ہی اور مین بھی اسکا بیان سو راہ سے کر سکتا ہون
مگر ڈرتا ہون کہ دقیق کلام مین لوگون کے خیالات نہ ڈگین لہذا اسکی شرح سے اب کیا خاموشی اختیار
کی اب تخت بلقیس کا سبا سے نقل کراؤن اور منگاؤن الخلاف شرح مین منکر کو منگوا کر افسانہ سی
میکرد سے کو بیگیر سے خاک را تصویر اسکے دونون مصرعون مین انکار زیجا ہست گوبیت

## تدبیر حضرت سلیمان ع کی منگانے تخت بلقیس مین

قولہ پس سلیمان گفت با لشکریان + تخت او را حاضر آرید این زمان + گفت عفریتے کہ تختش را
بفن + حاضر آرم تا تو زین بیرون شدن + گفت آصف من باسم اعظمش + حاضر آرم پیش تو در یک دمش
گرچہ عفریت اوستاد سحر بود + لیک آن از نفح آصف رو نمود + حاضر آمد تخت بلقیس آن زمان + لیک
ز آصف نز فن عفریتیان + گفت حمد اللہ برین و صد چنین + کہ بدیدستم ز رب العالمین + پس نظر کرد آن

سلیمان سوے تخت + گفت آرے گول گیری ای درخت + پیش چوب و سنگ چون نقشے کنند + اے
بسا گولان کہ سرہا می نہند + ساجد و مسجود از جان بیخبر + دیدہ از جان جنبشی و اندک اثر + دیدہ در وقتے
کہ شد حیران و دنگ + کہ سخن گفت و اشارت کرد سنگ + عمر خدمت را چو ناموضع بباخت + شیر
سنگے را شقی شیرے شناخت + از کرم شیر حقیقی کرد جود + استخوانی بہر سگ انداخت زود + گفت
گرچہ نیست آن سگ بر قوام + لیک ما را استخوان لطفیست عام + المعنی آصف بن برخیا نام وزیر حضرت
سلیمان عفریت بالکسر بمعنی دیو یعنے جب سلیمان کی رائے مین تخت کا منگانا متمکن ہوا تو ہر ملا لشکر سے
کہا کہ اسی وقت تخت اُسکا لاؤ چنانچہ قرآن مین ہے قال یا ایہا الملأ ایکم یاتینی بعرشہا قبل ان یاتونی
مسلمین کہا سلیمان نے کون ایسا ہے تمسے اے قوم کہ تخت بلقیس کا میرے پاس لائے قبل اس سے
کہ وہ اور اُسکی قوم میرے پاس مطیع ہوکے آئین ایک عفریت نے کہا کہ مین اُسکے تخت کو اپنے فن
سے اتنی دیر مین لاؤنگا کہ جتنی دیر مین تم یہان سے اُٹھو اور باہر جاؤ کما جاء فی القرآن قال عفریت
من الجن انا آتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک کہا ایک دیو نے جن مین سے کہ مین اُسکو لاتا ہون
اس بیچ مین کہ تم اپنی جگہ سے اُٹھ کے کھڑے نہین ہونے پاؤگے آصف نے کہا کہ مین اسم اعظم
کی برکت سے ایک دم مین لا سکتا ہون جیسا کہ کلام الہی سے ظاہر قال الذی عندہ علم من الکتاب
انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک کہا اُس شخص نے کہ اُسکے پاس علم کتاب کا تھا مین اُس کو
لاتا ہون قبل اس سے کہ تم پلک سے پلک نہ لگانے پاؤ کتاب مراد لوح محفوظ ان دونون نے
بات کہی لیکن اگرچہ عفریت جادو کا استاد تھا لیکن آنا تخت کا دم آصف سے ظہور مین آیا کہ اُسیوقت
تخت بلقیس کا حاضر آیا بعضے تفسیر ہے کہ دم آصف سے آیا نہ فن عفریتون سے حضرت سلیمان
نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے اسپر اور ایسی ایسی سیکڑون باتون پر جو مین نے رب العالمین سے دیکھی
ہین کما قال اللہ تعالے فلما راہ مستقرا عندہ قال ہذا من فضل ربی جب سلیمان نے تخت کو
اپنے سامنے موجود دیکھا کہا یہ فضل میرے پروردگار کا مجھپر ہے پھر سلیمان نے تخت کی طرف نظر کرکے
کہا بیشک اے درخت تو احمق گیر ہے یعنے احمق کا پھانسنے والا درخت اُسکو باعتبار چوب کے بھی کہا ہے
اور نیز ایک درخت کو بھی پوجتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے جلوا دیا تھا اور مجکو ایسا یاد ہوتا ہے کہ اُسی
کا نام عزے تھا عجب احمق ہین کہ اپنے ہی ہاتھ سے لکڑی پتھر مین نقش بناتے ہین اور آپ ہی اُسکے
سامنے سر رکھتے ہین اور سجدہ کرتے ہین لیکن ساجد و مسجود دونون جان سے بیخبر اور غافل چنانچہ
ساجد تو یہ نہین جانتا کہ گو بظاہر یہ جمادی ہے مگر جان ایسی ہے کہ وہ خدا تعالی ہے ہر شے کی جان بس ایک جرم

میں سنگین کو سجدہ کرتا ہے اور سجود یہ نہیں جانتا کہ یہ میری جان کو سجدہ کرتا ہے یا صرف جسم کو اور یہ جان جو اسمین ہے اُس سے کبھی ساجد نے کچھ جنبش و اثر بھی دیکھا ہے اور دیکھا ہے اُسوقت مین کہ اپنی حاجت روائی مین حیران و دنگ ہوا اور سنگ نے سخن اُس سے کیا اور اُسکی طرف اشارہ حاجت روائی کا کیا اب اُسنے گو نر د خدمت کا بے ٹھکانے رہا ر احمد کو چھوڑ کے صنم کی خدمت بجالایا اور پتھر کے شیر کو اُس بدبخت نے سچ مچ کا شیر جانا تو شیر حقیقی نے اپنے کرم سے اسپر جود کیا اور ایک ہڈی اس کُتّے کو بھی ڈالدی اور کہا کہ اگرچہ وہ سگ تو ام یعنے راستی پر نہیں ہے لیکن ہڈی ڈالدینے کا ہمارا لطف عام ہے ہم اُس سے درگذر نہیں کرتے

## مدد چاہنا حلیمہ کا بتون سے بعد دودھ چھوٹ جانے اور گمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کانپنا اور سجدہ کرنا بتون کا۔

**قولہ** قصۂ راز حلیمہ گویمت + تاز داید داستان او غمت + مصطفےٰ را چون ز شیر او باز کرد + بر کفش برداشت چون ریحان و ورد + میگریزانیدش از ہر نیک و بد + تا سپارد آن شہنشہ را بجد + چون ہمی آورد امانت را زبیم + شد بکعبہ وامد او اندر حطیم + از ہوا بشنید بانگے کاے حطیم + تافت بر تو آفتابے بس عظیم + اے حطیم امروز آید بر تو زود + صد ہزاران نور از خورشید جود + اے حطیم امروز آرد در تو رخت محتشم شاہی کہ پیک اوست بخت + اے حطیم امروز بیشک از نوی + منزل جانہاے بالاے شوی + جان پاکان طلب طلب و جوق جوق + آیدت از ہر نواحی مست شوق + گشتہ حیران آن حلیمہ زان صدا نے کسے در پیش نے سوے قفا + المعنی حطیم دیوار بیرون کعبہ جانب مغرب کہ وہان تا ودان کعبہ کا ہے طلب معرب تلب با لضم گروہ مردم جوق با لضم گروہ مردم و گروہ مرغان مولانا فرماتے ہین کہ اب مین تجھسے قصہ حلیمہ کا کہون تو تیرے دل سے وہ غم کو کھرچ ڈالے یعنے جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا انھون نے دودھ چھڑایا تو انکو ہاتھون پر مثل گل و ریحان کے رکھ لیا اور ہر نیک و بد سے انکو بھگائے بچائے لیے جاتی تھین تا انکو انکے دادا کے سپرد کر دین جب اس امانت کو ڈرتے ڈرتے لائین کعبے کے اندر گئین اور حطیم مین انکو لائین جو آسمان سے ایک آواز سُنی کہ اے حطیم تیرے اوپر ایک آفتاب عظیم چمکا اے حطیم آج تجھپر بہت جلدی لاکھون نور خورشید جود سے نازل ہونگے اے حطیم آج تجھ مین ایسا ایک شاہ محتشم قیام کریگا اور رخت کش ہوگا کہ جسکا قاصد بخت ہے اے حطیم ایسی نوی و تازگی پائیگا کہ عالم بالا کی جانون کا منزل بنیگا وہ تجھمین وارد ہونگے گروہ کے گروہ اور غول کے غول جان پاکون کی مست شوق ہو کر ہر طرف سے آئینگی بس حلیمہ یہ صدا اُس کے نہایت ہی

حیران ہوئین اور دیکھا تو نہ کوئی آگے تھا نہ پیچھے تھا قولہ شش جہت خالی ز صورت وین ندا + شد پیاپی آن ندا را جان فدا + مصطفی را بر زمین بنہاد او + تا کند آن بانگ خوش را جستجو + چشم می انداخت آن دم سو بسو + کہ کجا یست آن شہ اسرار گو + اینچنین بانگ بلند از چپ و راست + میرسد یارب رساننده کجاست + چون ندید او خیره و نومید شد + جسم لرزان ہمچو شاخ بید شد + باز آمد سوے آن طفل رشید + مصطفی را در مکان خود ندید + حیرت اندر حیرت آمد بر دلش + گشت بس تاریک از غم منزلش + سوے منزلہا دوید و بانگ داشت + کہ بر دردانہ ام غارت گماشت + مکیان گفتند ما را علم نیست + ماندانستیم کانجا کودکیست + ریخت چندان اشک کرد او بس فغان + کہ بر و گریان شدند آن مکیان + سینہ کوبان آنچنان بگریست خوش + کاختران گریان شدند از گریہ اش + المعنی یہ بھی بیان کیفیت حلیمہ کا ہے کہ شش جہت کو تو صورت سے خالی پاتی تھین اور یہ ندا کہ اسپر جان فدا کرنے کی ہے برابر چلی آتی تھی آپ مصطفی کو انھون نے زمین پر رکھا تا اُس آواز خوش کی جستجو کرین ہر طرف آنکھ ڈالتی تھین اور دیکھتی تھین کہ وہ پادشاہ اسرار گو کہان ہے جو یہ کہ رہا ہے ایسی آواز بلند جو دائین بائین سے چلی آتی تھی یارب اس آواز کا رسانندہ کہان ہے جب کسی کو انھون نے نہ دیکھا تو حیران و نومید ہوئین اور بدن انکا شاخ بید کی طرح کانپنے لگا اور پھر لوٹ گئے اُس طفل رشید کی طرف آئین یعنے مصطفی انکو اپنی جگہ پر نہ دیکھا ایک تو حیرت تھی ہی دوسری یہ حیرت انکے دل پر ہوئی اور وہ جگہ مارنے غم کے انپر اندھیر ہو گئی لوگون کے گھرون کی طرف دوڑین اور چلاتی تھین کہ کس کی غارت میرے دردانہ پر پڑ گئی کسی نے میرا دُر یتیم لوٹ لیا مکہ والون نے کہا ہمکو کچھ علم نہین ہم جنتے جانتے بھی نہ تھا کہ یہان کوئی لڑکا ہے بس اسقدر روئین اور شور و فغان کیا کہ مکہ والے بھی انپر گریان ہوے چھاتی پیٹتی تھین اور ایسی [illegible] روتی تھین کہ انکے رونے پر ستارے بھی رونے لگے تھے

## حکایت اُس پیر کی کہ اُسنے انکو استعانت بتون پر رہنمائی کی

قولہ پیر مردی پیشش آمد با عصا + کای حلیمہ چہ فتاد آخر ترا + کاچنین آتش ز دل افروختی + وین جگرہا را ز ماتم سوختی + گفت بُد احمد رضیعم معتمد + پس بیاوردم کہ بسپارم بجد + چون رسیدم در حطیم آوازہا + میرسید و می شنیدم از ہوا + من چو آن الحان شنیدم از ہوا + طفل را بنہادم آنجا زان صدا + تا بہ بینم این صدا آواز کیست + کہ ندا بس لطیف و بس شہیست + نز کسے دیدم بگرد خود نشان + نے ندا منقطع شد یکزمان + چونکہ وا گشتم ز حیرتہاے دل + طفل را آنجا ندیدم واے دل + گفتش ای فرزند تو اندہ مدار + کہ نمایم من ترا یک شہریار + کہ بگوید گر بخواہد حال طفل + او بداند منزل و ترحال طفل +

پس حلیمہ گفت ای جانم فدا + مر ترا ای شیخ خوب وخوش ندا + ہین مرا بنماے آن شاہ نظر + کس بود از حال
طفلِ من خبر + برد او را پیش عزی کاین صنم + ہست در اخبار غیبی مغتنم + ما ہزاران گم شدہ زو یافتیم +
چون بخدمت پیش او بشتافتیم + المعنی تر حال بالکسر کوچ کسی معنی حال مین کہ یہ گریان ونالان تھین ایک
بوڑھا عصا ہاتھ مین لیے انکے سامنے آیا کہ اے حلیمہ تجھپر کیا ایسی آفت پڑی ہے کہ تونے اسقدر آگ
دل سے بھڑکائی ہے اور اپنے ماتم سے دلون کو جلایا ہے کہا مین احمد صلعم کی دایہ معتمد ہون اُن کو لائی تھی
کہ اُنکے دادا کے سپرد کرون جب حطیم مین پہونچی تو ہوا سے آوازین مجکو آنے لگین کہ مین اُنکو سنتی تھی
پس مین نے جو وہ الحان ہوا سے سُنا بچہ کو وہان اُس صدا سے رکھدیا تا دیکھون کہ یہ صدا اور یہ ندا
لطیف وشاہانہ کسکی ہے لیکن نہ کسی کا نشان اپنے آس پاس دیکھا اور نہ وہ ندا دم بھر کو منقطع ہوتی تھی
جبکہ حیرت زدہ ہوکے لوٹی تو بچہ کو وہان نہ دیکھا بس واے دل کرتی رہگئی گویا دل میرا نکل گیا بوڑھے
نے اُس سے کہا کہ اے فرزند تو ذرا غم مت کر مین تجکو ایک ایسا پادشاہ بتا دون کہ تجکو عند الاستفسار تیرے
بچہ کا حال بتا دیگا کہ وہ اُسکے ٹھہرنے اور کوچ کی جگہ سب سے خبردار ہے حلیمہ نے کہا اے بوڑھے مین تجھ پر
قربان تونے یہ بہت ہی خوب وخوش آواز مجکو سنائی خبردار ہو میری اُس شاہ نظر کی طرف رہنمائی کر
جسکو میرے بچے کے حال سے خبر ہے پس سُن کے وہ بوڑھا اُنکو عزی کی طرف لیگیا اور کہا کہ یہ صنم غیب
کی خبرین بتانے مین بہت ہی غنیمت ہے ہمنے ہزارون کھوئی ہوئی چیزین اُس سے پائی ہین جب اُسکی
خدمت مین دوڑے ہین الخلاف شرح مین بجاے کین صنم کے کاتی صنم لکھا ہے قولہ پیر کرد
او را سجود وگفت زود + ای خداوند عرب وے بحر جود + گفت ای عزی تو بس اکرامہا + کردہ تا
رستہ ایم از دامہا + بر عرب حقست از اکرام تو + فرض گشتہ تا عرب شد رام تو + این حلیمہ سعدی از
امید تو + آمد اندر ظل شاخ بید تو + کہ ازو فرزند طفلے گم شدہ است + نام آن کودک محمد آمدہ است +
چون محمد گفت آن جملہ بتان + سرنگون گشتند ساجد در زمان + کہ برو ای پیر این چہ جستجوست + آن
محمد را کہ عزل ما دروست + ما نگون وسنگسار اینم ازو + ما کساد و بی عیار اینم ازو + آن خیالاتے کہ
دیدندی ز ما + وقت فترت گاہ گاہ اہل ہوا + گم شود چون بارگاہ او رسید + آب آمد مر تیمم را درید +
دور شو اے پیر فتنہ کم فروز + ہین ز رشک احمدی ما را مسوز + دور شو بہر خدا ای پیر تو + تا نہ سوزی
ز آتش تقدیر تو + این چہ دم اژدہا افشردنست + ہیچ دانی چہ خبر آوردنست + زین خبر خون شد دل
دریا و کان + زین خبر لرزان شود ہفت آسمان + چون شنید از سنگہا پیر این سخن + چون عصا انداخت
آن پیر کہن + پس ز لرزہ خوف وبیم آن ندے + پیر دندانہا بہم بر میزدے + آنچنان کاندر زمستان مرد عور +

او ہمیلرزید ومیگفت اے ثبور + المعنی ثبور غسران وہلاک بوڑھے نے جلدی اُسکو سجدہ کرکے کہا کہ
ای خداوند عرب اور ای بحر بخشش آور ای عزی تو نے نہایت ہی اکرام ہمارے ساتھ کیے ہین تو ہم
آفتون کے دام سے چھوٹے ہین تیرا عرب پر بڑا حق ہی کیسے اکرام تو نے کیے ہین تیری اطاعت اُنپر
فرض ہی جب تو تیرے مطیع ہوے ہین یہ حلیمہ سعدی امیدوار ہو کے تیری شاخ بید کے سایہ مین آئی ہی
شاخ بید بطریق طنز فرمایا ہی کہ اُسکا ایک فرزند بچہ گم گیا ہی اور اُسکا نام محمدؐ ہی جب ہی بوڑھے نے عزی کے
سامنے محمدؐ کہا فوراً سارے بت سرنگون ہو کے سجدہ مین گر گئے اور کہا ای بڈھے جا یہ کیسی جستجو ہے اُس
محمدؐ کی کہ جسکے سبب ہماری بیکاری اور عزل ہو جائیگا کوئی ہمکو نہ پوچھیگا ہم سب نگون وسنگسار ای
معذب وخوار اور کھوٹے اور بے عیار اُنکے سبب سے ہونگے وہ خیالات مثلاً بات کرنا یا اشارت
کرنا جیسا کہ اوپر کہا ہی ع کہ سخن گفت واشارت کرد سنگ۔ جسپر یہ حکایت لکھی ہے کبھی کبھی زمان
فترت مین جو ای اہل ہوا ہمسے دیکھتے ہین وہ سب گم ہو جائینگے جب بارگاہ اُنکی اس عالم مین آئی
فترت وہ فاصلہ جو دو پیغمبرون کے درمیان ہو جیسے حضرت عیسے اور آنحضرت مین اور ہم سب ایسے
گم ہو جائینگے جیسی پانی کے آگے تیمم نہین رہتا پارہ پارہ ہو جاتا ہے دور ہو ای بوڑھے بہت آگ
فتنہ کی مت بھڑکا اور خبردار ہو زیادہ رشک احمدی مین ہمکو مت جلا ارے اتے بوڑھے خدا
کے واسطے یہان سے دور ہو جا ہمکو آگ تقدیر سے کیون جلاتا ہے یہ تو مقدر ہو چکا ہے یہ خبر لانا تیرا
گویا دم اژدھے کی دبانا ہی کہ بوڑھے کے تجھی کو کاٹ کھائے یہ ایسی ویسی خبر نہین ہے اُس سے
تو دل دریا وکان کے خون ہونگے اور ساتون آسمان تھرائینگے ایسی ہیبت وشوکت انکی ہوگی الغرض
جب بوڑھے نے اُن پتھرون سے یہ بات سُنی اُسکے سُننے نے اُسکو زمین پر گرا دیا ایسا بیحس وحرکت
پڑا تھا جیسا اُسکا عصا پڑا تھا اور اس آواز کے خوف وبیم سے ایسا کانپتا تھا کہ دانت سے
دانت بجتا تھا جیسے جاڑے مین کوئی ننگا آدمی کانپتا ہی اور اُسکے دانت بجتے ہین اور کہتا تھا
ہائے خرابی وہلاکی الخلاف شرح مین ہیز دے کو ہیز یدے قولہ چون درانحالت بدید آن پیر را +
باو سر گم کرد زان تدبیر را + گفت پیرا گرچہ من در محنتم + حیرت اندر حیرت اندر حیرتم + ساعتی باد م خطیبے
میکند + ساعتی سنگم ادبی میکند + باد با حرفم سخنہا میدہد + سنگ وکوہم فہم اشیا میدہد + گاہ
طفل از رار بودہ غیبیان + غیبیان سبز پوش آسمان + از کہ نالم باکہ گویم این گلہ + من شدم
سودائے اکنون صد ولہ + غیر تش از شرح غیبم لب بہ بست + اینقدر گویم کہ طفلم گم شدہ است +
گر بگویم چیز دیگر من کنون + خلق بہ بندم بزنجیر جنون + گفت پیرش کاے حلیمہ شاد باش +

سجدهٔ شکر آر و آور کم خراش + غم مخور یاوه نگردد او ز تو + بلکه عالم یاوه گردد اندرو + هر زمان از رشک
و غیرت پیش و پس + صد هزاران پاسبانست و حرس + آن ندیدی کان بتان ذو فنون + چون شدند
از نام طفلت سرنگون + این عجب قرنیست بر روی زمین + پیر گشتم من ندیدم جنس این +
زین رسالت سنگها چون ناله داشت + تا چه خواهد بر گنهگاران گماشت + سنگ بی‌جرم است در معبودیش
تو نه مضطر که بنده بودیش + آنکه مضطر اینچنین ترسان شده است + تا که بر مجرم چها خواهد بست
یعنی جب حلیمہ نے بوڑھے کو اُس حالت میں دیکھا اپنی تدبیر کے سر پاؤں بھول گئیں کہا ای
بڈھے اگرچہ میں محنت و رنج میں ہوں مگر حیرت در حیرت میں ہوں کبھی تو ہوا میری خطیب بنتی
ہے کبھی پتھر میرا ادیب بنتا ہے تو مجھسے باتیں کرتی ہے اور حرف و سخن سناتی ہے سنگ و کوہ مجکو سمجھ
اشیا کی سکھاتے ہیں کبھی میرے بچے کو غیبی لوگ لیگئے اور وہ غیبی جو سبز پوش آسمان کے ہیں اب
کس سے فریاد کروں اور کسکو اپنی شکایت سناؤں میں تو اب سودائی سیکڑوں آشفتگی کی
ہو گئی غیرت نے اسکی بھید کی باتیں مجکو ظاہر کرتے ہی بیان سر غیب سے میرے لب بند کر دیئے اب
اسی قدر کہونگی کہ میرا بچہ گم ہو گیا اور کچھ نہیں کہونگی تا مخلوق دیوانہ جان کے مجکو زنجیر جنون میں نہ باندھے
بڈھے نے کہا کہ ای حلیمہ خوش ہو سجدہ شکر کا کر اور خراش دل کی مت ظاہر کر غم مت کھا کہ وہ تجھسے نہیں گم
ہوگا بلکہ وہ وہ ہے کہ سارا جہان اُسمیں یاوہ اور ناپدید ہوگا اُس سے لوگوں کو بڑے بڑے رشک
ہونگے اور غیرتیں اسواسطے اُسکے آگے پیچھے لاکھوں پاسبان و نگہبان ہیں حرس لفظ جمع نگہبانان تو نے
نہیں دیکھا کہ تیرے بچے کا نام سنکے کیسے کیسے بت ذو فنون سرنگون ہو گئے یہ عجب قرن یعنی
صدی ازروے زمین پر ہے میں بوڑھا ہوا میں نے کبھی اس قسم کی نہ دیکھی رسالتیں آگے بھی ہوئی ہیں
یہ وہ رسالت ہے جس سے پتھر بھی نالان ہیں کہ دیکھئے کیا عذاب گنہگاروں پر تعین ہو سنگ کو جو معبود
ٹھہرایا ہے وہ اپنی معبودی میں بیجرم ہے اور تو تو مضطر یعنے بے اختیار و بیچارہ نہیں ہے اُسکی
بندگی میں اور اسکا بندہ بننے میں جبکہ مضطر یعنے بیچارے ای سنگ ایسے ترسان ہوے ہیں تو
نہ معلوم مجرموں پر کیا کیا عذاب لگائینگے الخلاصہ شرح میں سر کو شعر آور کو اورا

## خبر پانا عبد المطلب کا مصطفےٰ صلعم سے اور ڈھونڈھنا گرد شہر کے اور رونا در کعبہ پر اور دعا کرنا

قوله چون خبر یابید جد مصطفےٰ + از حلیمه وز فغانش بر ملا + وز چنان بانگ بلند و نعرها + که بمیلی میرسید
ازو صدا + زود عبد المطلب دانست چیست + دست بر سینه همیزد میگریست + آمد از غم بر در کعبه بسوز +

کای خبیر از سر شب وز را ز روز + خویشتن را مے نہ بینم من فنی + تا شود ہمراز تو ہچون منی + خویشتن را من
نمی بینم ہنر + تا شوم مقبول این مسعود در + با سر و سجدہ مرا قدرے بود + یا با شکم دولتی خندان شود +
لیک در سیماے آن دُر یتیم + دیدہ ام آثار لطفت اے کریم + او نمیماند بما گرچہ ز ماست +
ما ہمہ مسیم و احمد کیمیا ست + این عجائبہا کہ من دیدم برو + من ندیدم بر ولی و بر عدو + انچہ فضل تو درین
طفلیش داد + کس نشان ندہد بصد سال جہاد + چون یقین دیدم عنایتہاے تو + بر وے آن در یتیم
از دریاے تو + من ہم اورا مے شفیع آرم بتو + حال او ای حال دان با من بگو + از درون کعبہ آمد بانگ
زود + کہ ہم اکنون رخ بتو خواہم نمود + با دو صد اقبال او محظوظ ماست + با دو صد طلب ملک محفوظ
ماست + ظاہرش را شہرۂ گیہان کنیم + باطنش را از ہمہ پنہان کنیم + المعنی مصطفٰےؐ کے دادا یعنے
عبد المطلب نے جب خبر پائی حلیمہ سے اور انکے شور و فغان سے جو برملا کر رہی تھین اور ایسی بانگ
بلند اور نعرے جنکی آواز میں بھر جاتی تھی اُن کیفیتون سے فوراً اُنھون نے جان لیا جو حال تھا یعنی سینہ
پیٹنے اور رونے لگے اور مارے غم کے خانۂ کعبہ کے دروازہ پر بڑے درد و سوز کے ساتھ آئے
اور کہا ہے خبردار رات و دن کے سر و راز سے مین اپنے بیچ مین کوئی فن ایسا نہین دیکھتا جس سے
مین ناچیز ناکس تیرا ہمراز ہو وُن نہ کوئی آپ مین ایسا ہنر دیکھتا ہون تو اس دروازۂ مسعود کا مقبول
بنون تو نے مجکو سر دیا تو میری قدر اسی مین ہے کہ سر سجدہ مین جھکا وُن یا گریہ و زاری کرون تو
گل میرے نصیب کا کھلے لیکن وہ دُر یتیم جو میرا گما ہے اُسکی پیشانی مین مین نے آثار تیرے لطف کے
اے کریم دیکھے ہین وہ ہم سے مشابہت نہین رکھتا بالکل الگ ہے اگرچہ ہم سے ہے یعنے ہماری اولاد مگر ہم
مس ہین اور احمد کیمیا ہے ناقصون کا کامل کرنے والا یہ عجائب کہ مین نے اُنمین دیکھے ہین نہ کسی دوست
مین دیکھے نہ دشمن مین دیکھے تیرے فضل نے جو کچھ اُسکو اس طفلی مین دیا ہے اگر کوئی سو برس
جہاد کرے تمین بھی تو اُسکا پتہ کوئی نہ بتائیگا جب بیقین مین نے دیکھا کہ تیری عنایتین اُسپر ہین اور جانا کہ
وہ ایک دُر تیرے دریا کا ہے اسواسطے مین اُسی کو شفیع لایا ہون اُسی کے طفیل اے حال دان اسکا حال
مجکو بتا دے بس اندرون کعبہ سے آواز آئی کہ ہم ابھی صورت اُسکی تجکو دکھا دینگے وہ سیکڑون
اقبال کا ہم سے حصہ پائے ہوے ہے اور سیکڑون گروہ ملک کے ساتھ حفاظت کیا ہوا ہے ہم اُسکو دنیا
مین ظاہر حال سے مشہور کرنا چاہتے ہین اور باطن کو اُسکے سب سے چھپائے ہوے ہین کوئی اُسکو کیا
جانے الخلاف شرح مین لکھا ہے منی کو معنی اور دولتے خندان جسکو مین دولتے جانتا ہون اور
مسیم کو مستیم قولہ زر کا نسبت آپ دگل ما زرگریم + کہ گوش خلخال و گہ خاتم کنیم + گہ حمائل ہاے شمشیرش کنیم +

گاہ بند گردن شیرش کنیم + گہ ترنج بخت بر سازیم ازو + گاہ تاج فرقہاے ملک جو + عشقہا داریم با این
خاک ما + زانکہ افتادست در قعدہ رضا + گہ چنین شاہی ازو پیدا کنیم + گہ ہم او را پیش شہ شیدا کنیم +
صد ہزاران عاشق و معشوق ازو + در فغان و در نفیر و جستجو + کار ما این و اے بر کوری آن + کہ
بکار ماندار و میل جان + این فضیلت خاک را زان رو دہیم + زانکہ نعمت پیش بے برگان نہیم + زانکہ
دارد خاک شکل اغبری + وز درون دارد صفات انوری + ظاہرش با باطنش گشتہ بجنگ + باطنش
چون گوہر و ظاہر چو سنگ + ظاہرش گوید کہ ما اینیم بس + باطنش گوید نکو بین پیش و پس + ظاہرش
منکر کہ باطن ہیچ نیست + باطنش گوید کہ بنمایم بایست + ظاہرش با باطنش در چالش اند + لاجرم
زین صبر نصرت ہمی کشند + زین ترش رو خاک صورتہا کنیم + خندۂ پنہانش را پیدا کنیم + زانکہ
ظاہر خاک اندوہ و بکاست + در درونش صد ہزاران خندہاست + المعنی پھر اپنا جانب حق سے
ہے کہ یہ آب و گل ہمارا زرکانی ہے اور ہم اسکے زرگر کہ کبھی اُس سے خلخال و خاتم گڑھتے ہین
یعنے وہ لوگ جو خلخال و خاتم پہنتے ہین اور کبھی اُسکو حمائل شمشیر کی بناتے ہین یعنے وہ جو شمشیر حمائل
کرتے ہین کبھی پھندا شیر کی گردن کا اے شیر کی گردن پکڑنے والے کبھی ترنج بخت کا کبھی تاج
اُن لوگون کے سر کا جو ملک جو ہین یعنے بادشاہ پیدا کرتے ہین ہمکو اس خاک سے بڑے
عشق ہین کہ ہماری قعدہ رضا مین بیچ پڑی ہوئی ہے اور افتادگی در صورت قعدہ کی خاک سے ظاہر
کبھی اُس سے ایسا شاہ پیدا کرتے ہین کہ اشارہ آنحضرت سے ہے کبھی اُس شاہ کو دوسرے شاہ کا
شیدا بناتے ہین جسکے عشق سے لاکھون عاشق و معشوق فریاد و فغان اور جستجو مین ہین کہ یہ اشارہ اپنی
ذات پاک سے ہے ہمارے ظاہر یہ کام و صنعتین ہین مگر وائے اُسکی کوری پر جو یہ ہمارے کام و صنعت کو رغبت
جان سے نہ دیکھے نہ غور کرے یہ فضیلت خاک کو ہم اس سبب سے دیتے ہین کہ ہماری عادت بے برگون کے
سامنے نعمت رکھنے کی ہی ظاہر خاک صورت غباری رکھتی ہے لیکن باطن مین اُسکی کیسی روشنی ہے
ظاہر اُسکا باطن سے لڑتا تھا کسواسطے کہ باطن تو اُسکا ایک گوہر ہی قیمتی اور ظاہر ایسا کہ جیسے سنگ ناچیز
ظاہر کہتا ہی کہ ہم بس یہی ہین جو کچھ ہین اور باطن کہتا ہے کہ آگے پیچھے دیکھ کے بات کہہ ظاہر اُسکا منکر
کہ باطن مین کچھ نہین ہی باطن کہتا ہی جو کچھ ہی تجکو دکھائے دیتا ہون ذرا ٹھہر ظاہر و باطن اسکے باہم حملہ آور
ہین اور دونون صابر لاجرم اُسی صبر کے طفیل کیسی نصرت سے پاتے ہین کہ اس خاک ترش رو
سے ہم صورتین بناتے ہین اور چھپے خندے اسکے ظاہر کرتے ہین ترش رو اسوجہ سے کہ ظاہر
خاک کا اندوہ و بکا ہے اور درون مین اُسکے لاکھون خندے ہین الخلاف شرح مین اندر گریم کو

مانند از کریم گر بیم کو بریم کار ما نیست کی جگہ میری سمجھ مین کار ما این واسطے صحیح ہے قولہ کاشف اسرار بیم
کار ما ہمین + لیکن نہا نہار ا بر آریم از زمین + گرچہ دزد از منکرے دم میزند + شحنہ آن از عصر پیدا
میکند + فضلہا دزدیدہ اند این خاکہا + با بیفشاریم شان از ابتلا + بس عجب فرزندکو را بودہ است +
لیک احمد بر ہمہ افزودہ است + شد زمین و آسمان خندہ و شاد + کاینچنین شاہی ز ما دو جفت زاد +
میشگافد آسمان از شادیش + خاک چون سوسن شد از آزادیش + ظاہرت با باطنت ایخاک خوش +
چونکہ در جنگند و باہم کشمکش + ہرکہ با خود بہر حق باشد بجنگ + تا شود معنیش خصم بو و رنگ + ظلمتش
با نور او شد در قتال + آفتاب جانش را نبود زوال + ہرکہ کوشد بہر ما در امتحان پشت
زیر پاش آرد آسمان + ظاہرش از زیرگی افغان کنان + باطن او گلستان در گلستان + قاصدا
چون صوفیان روی ترش + تا نیامیزند با ہر لور کش + عارفان رو ترش چون خارپشت + عیش
پنہان کردہ در خار درشت + باغ پنہان کردہ گل وا نخار فاش + کای عدو وز دزمین در دور باش +
خارپشتا خار حارس کردہ + سر چو صوفی در گریبان بردہ + تا کسی در چار دانگ عیش تو + کم شود زین
گلرخان خار خو + طفل تو گرچہ کہ کودک خو بدست + ہر دو عالم خود طفیل او بدست + ما جہانی را با وزندہ
کنیم + چرخ را در خدمتش بندہ کنیم + المعنی ہم بھید کے ظاہر کرنے والے ہین ہمارا کام یہی ہے کہ چھپی
چیزین زمین سے نکالتے اور ظاہر کرتے ہین اگرچہ چور چوری سے منکر ہوتا ہے لیکن شحنہ اسکو دبا پلپلا کے
اس سے اُس دزدیدہ کو نچوڑ ہی لیتا ہے اور پیدا کر دیتا ہے پس دزد زمین اور دزدیدہ ہر شے دانہ وغیرہ
جو اسمین مل کے چھپ جاتا ہے اور نیز استعداد و قابلیت خلقت ہر شے کی جو اسمین چھپی ہے اُن خاکون
نے بھی ہمارے فضلے بہت چرائے ہین ہم بھی اُنکو بلا مین ڈال کے انسے اُن فضلون کو نکالتے
نچوڑتے ہین اب دیکھو کیسے کیسے عجیب فرزند ہین جو اس سے ہوے ہین کہ اُن سب مین احمد سب
سے زیادہ اور زیادتی کے ساتھ اور افضل ہیجکے ہونے سے زمین و آسمان شاد و خندان ہو گئے
کہ ایسا شاہ ہم دو جفت سے پیدا ہوا دو جفت بدین وجہ کہ آسمانون کو آبائے علوی اور زمینون کو
امہات سفلی کہتے ہین آسمان تو اسکی خوشی سے ایسا پھولا کہ پھٹا جاتا ہے اور وہ ایسا آزاد ہے جسکے سبب سے
ساری خاک مثل سوسن کے ہر رنج و الم سے آزاد ہو گئی ظاہر تیرا اے خاک باطن کے ساتھ خوش ہے
یعنے باطن بھی اچھا ہو بڑی خوبی یہی ہے جو باہم جنگ و کشمکش مین رہین جیسا کہ اوپر دو کد ظاہر و
باطن کا مذکور ہوا بس جو کوئی اپنے ساتھ حق کے واسطے لڑے اور ریاضات شاقہ اُٹھائے تا
معنی اُسکے دشمن رنگ و بو ظاہری ہو جائے تو ظلمت اسکی مقابل نور کے اس قتال مین جاتی رہے

اور آفتاب اُسکی جان کا بے زوال ہو جائے جو کوئی ہمارے واسطے کسی امتحان مین کوشش کرتا ہے
وہ ایسا عالی رتبہ ہوتا ہے کہ آسمان خود اُسکے پائون تلے بیٹھ لیجا دیتا ہے کہ مجھپر سوار ہو تکا ہر اُسکا تیرگی و
محنت سے فریاد کرتا ہے اور باطن اُسکا گلستان در گلستان ہے وہ قصہ اُس شل صوفیون کے ترش رو
ہوتے ہین تاکہ اُنسے نہ ملنے پائین وہ لوگ جو تورگش ہین اے اہل دنیا پھر فرمایا جو عارف ترش رو ہین
وہ ایسے ہین جیسے خارپشت جسکی ہندی سیئی ہے کہ وہ ایک جانور خاردار ہے کہ اپنی عیش کو خار در شت
مین چھپائے ہوے ہین گویا باغ نے گل کو چھپا لیا ہے اور خار ظاہر کیے ہین جو کہتے ہین کہ اے دشمن
اس دروازہ سے دور ہی رہ اے خارپشت تونے اپنے خارون کو اپنا نگہبان بنایا ہے اور صوفی کیطرح
سر گریبان مین جھکائے ہے تو تیرے چار دانگ عیش مین ان گلزون خار خو سے کوئی جانے نہ پائے
چار دانگ مراد نہایت وسعت سے ہے جیسے چار دانگ عالم کا ہندوستان ہے کہ چار اقلیم سے زیادہ مین واقع
ہے اب خاص خطاب عبد المطلب کی طرف ہے کہ تیرا بچہ بھی اگرچہ کو دک خو ہے مگر ایسا کودک ہے کہ
دونون جہان اُسکے طفیل مین ہوے ہین ہم جہان کو اُس سے زندہ کرینگے و چرخ کو اُسکا بندہ خدمتگزار
بنائینگے **الخلاف** شرح مین بفشاریم کو مفسر آریم دو بجفت کو وہ جفت باطن او کو تو
بدست کو بدہ ہست لکھا ہے

## نشان ڈھونڈھنا عبد المطلب کا مصطفےٰ صلعم سے کہ کہان ڈھونڈھون اور جواب پانا

قولہ گفت عبد المطلب کاینــدم کجاست + ای علیم السر نشان کوہ راہ راست + از درون کعبہ آواز ش
رسید + گفت ای جوینده طفل رشید + ہاتفش گفتہ مخور غم کاین زمان + با تو زان شاہ جہان
بدہم نشان + در فلان وادی است زیر آن درخت + پس روان شد زود پیر نیکبخت + در رکاب او
امیران قریش + زانکہ جدش بود زاعیان قریش + تا بہ پشت آدم اسلافش ہمہ + مہتران رزم و بزم
ملحمہ + این نسب خود قشر او را بودہ است + کز شہنشاہان مہ پالودہ است + مغز او خود از نسب دور است
و پاک + نیست جنبش از سمک کس تا سماک + نور حق را کس نجوید زاد و بود + خلعت حق را چہ حاجت
تار و پود + کمترین خلعت کہ بدہد در ثواب + بر فزاید بر طراز آفتاب + **المعنی** عبد المطلب نے
پھر سوال کیا کہ اے بھید جاننے والے یہ بتا کہ اسوقت وہ کہان ہے اسکی سیدھی راہ ہمکو بتا درون
کعبہ سے اُنکو آواز آئی اور کہا کہ اے جوینده اُس طفل کے جو خود رشید و رہنما ہے پھر ہاتف نے کہا کہ
غم مت کر ابھی ہم تجکو پتہ اُس شاہ جہان کا بتائے دیتے ہین فلان جنگل مین فلان درخت تلے ہے
یہ سُن کے وہ پیر نیکبخت یعنی عبد المطلب روان ہوے اور اُنکے ہمراہی مین امیر قریش کے بھی تھے

اس سبب سے کہ دادا اُنکے سرداران عرب سے تھے پشت آدم تک اُنکے بزرگوار سب مہتر اور رزم بزم والے تھے بہ خاص صفت شاہان عالی مقدار کی ہے اور لجیم و تن توش والے آپ سولانا فرماتے ہین یہ نسب وصف اُنکے پوست بلکہ کا تھا کہ شاہنشاہون بزرگ سے پاک صاف کیا ہوا تھا جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا نقلت من اصلاب طاہرات الی ارحام طاہرات مین نقل کیا گیا پشتون پاکیزہ سے طرف رحمون پاکیزہ کے لیکن مغز اُنکا تو نسب سے پاک و دور ہے اور کوئی ہمجنس انکا سمک سے سماک تک نہین ہی وہ نور حق تھے نور حق کی زاد بود ہی کیا اور خلعت حق کو تار پود کی کیا حاجت آدنا خلعت اُسکا جو وہ کسی کو کسی بدلہ مین دیدے تو وہ نقش و بوطہ آفتاب سے بڑھ کے ہوا الخلاف شرح مین مراد بود کو زادہ بود لکھا ہے جو مثل زاد بود دم کے ہے

## بقیہ قصہ دعوت سلیمان کا بلقیس کو

قولہ خیز بلقیسا بیا و ملک بین + بر لب دریاے یزدان دُر بچین + خواہرانت ساکن چرخ سنی + تو بر داری چہ سلطانی کنی + خیز بلقیسا بیا دولت نگر + جا و دان از دولت ما بہ بخور + خواہرانت را ز بخششہا و داد ہیچ میدانی کہ آن سلطان چہ داد + خیز بلقیسا در آ و بحر جود + ہر دمے بردار بے مایہ سود + خواہرانت جملہ در عیش و طرب + پر تو چون خوش گشت این رنج و تعب + خیز بلقیسا سعادت یار شو + وز ہمہ ملک سبا بیزار شو + تو ز شادی چون گداے طبل زن + کہ منم شاہ و رئیس گولخن + آن سگے در کو گدائی کور دید + حملہ مے آورد و دلقش میکشید + کور گفتش آخر آن یاران تو + بر کنند اینک دم شکار و صید جو + قوم تو در کوہ میگیرند گور + درمیان کوے میگیری تو کور + گفتہ ایم این راوے یار دگر + شد مکرر بہر تاکید نظر + المعنی اُٹھ اے بلقیس یعنی اپنا ملک ترک کر اور یہان آ اس ملک کو دیکھ اور دریاے الٰہی کے کنارہ بیٹھ کے موتی چن تیری بہنین چرخ بلند کی رہنے والی ہین تو اس مردار جیفہ کی بادشاہ بنی ہی تجھ کہتے ہین ای بلقیس تیری دولت کیا ہے دولت یہ ہے آ اس کو دیکھ کہ یہ دولت ہماری جاودان ہی اس سے متمتع ہو تیری بہنون کو بخشش و دہن سے کچھ جانتی ہے کہ اُس سلطان نے کیا دیا اُٹھ اے بلقیس اور اس بحر جود مین گھس اور ہر دم بے سرمایہ کے سود حاصل کر تیری بہنین سب عیش و طرب مین ہین نہ معلوم تجھہ یہ رنج و تعب کیسے خوش ہو گیا ہی اُٹھ اے بلقیس سعادت کی یار ہو کہ وہ تمامی ملک سبا سے بیزار ہوتا ہے تو مثل گدا طبل زن کے ہی کہ طبل خوشی کا بجا رہی ہی اور کہتی ہو کہ مین پادشاہ اور رئیس گلخن کی ہون جو گھورہ کو کہتے ہین بس تیرا ایسا حال ہے جیسے کسی اندھے فقیر کو کسی دروازے کا کتا پا لیتا ہے تو ہر طرح اس کو لپٹتا ہے

جلے بھی کرتا ہے گودڑی بھی پکڑ پکڑ کے کھینچتا ہے اندھا اس سے کہتا ہے کہ آخر تیرے اور یار اسوقت
شکار کر رہے ہیں اور شکار ڈھونڈھتے ہیں اور تیری ہی قوم ہیں کہ پہاڑوں میں گورخر پکڑتے ہیں
تو ناچیز گلی میں اندھے کو پکڑتا ہے آپ فرماتے ہیں اس قسم کی باتیں تو ہمنے بہت کہی ہیں مگر پھر مکرر
واسطے تاکید نظر کے کہیں تا دیکھ بھال کے قدم رکھے الخلاف شرح میں درآور کو درآور او ردنقش کو
دو نقش کی صورت اور گور کو گور دوسرے مصرعہ میں دوسرے شعر کے جو حاشیہ پر ہے لکھا ہے اور طرفہ یہ کہ
سرخی دوسری حکایت کی لکھ کے وہ تین شعر جنکو میں نے اوپر کی حکایت کے آخر میں قائم کیا ہے بعد کی
داستان میں صدر ٹھہرائے ہیں جس سے ابتدا نہیں معلوم ہوتا کہ گور کون ہے اور گفتش کی ضمیر
کسکی طرف کیسا میں خبط میں پڑ گیا تھا دوسری کتاب موجود نہیں سوائے اسی شرح اور متن کے کیا کروں
آخر بفضل خدا اور برکت توجہ جناب مولانا کے کہ انسے امداد و استعانت ہر مشکل و غلط جگھوں میں کرتا ہوں
ہوں اور سمجھ جاتا ہوں چنانچہ ملاحظہ الخلافت سے ظاہر ہے وقت بھی میری سہل ہوئی اور ربط اشعار
کا ہو گیا معنی کرسی نشین ہوئے شرح شریعت میں خارج کی باتیں بہت با فراط ہیں لفظی معنی شعر کے
بالکل تفریط گویا ع دریکدہ زین معنی اصلا خبری نیست + آپ ناظرین چاہئے انصاف کریں چاہے
اعتساف الحق شعر نہ سلطان خریدار ہر بندہ ایست + نہ در زیر ہر ژندہ زندہ ایست +

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

## مثل قانع ہونا آدمی کا دنیا کی حرص و طلب میں اور غفلت رہنا انہوں سے کہ اپنا سے جنس اسکے ہیں

قولہ ترک این تزویر گو شیخ نفور + آب شورے جمع کرده چند کور + کاین مریدان من و من آب شور +
میخورند از من همیگردند کور + آب خود شیرین کن از بحر لدن + آب جو را وام این کوران مکن + خیز
شیران خدا این گورگیر + تو چو سگ چونی بزرسته کور گیر + گورچه از صید غیر دست دور + حملہ شیر د
شیرگیر و مست نور + در نظاره صید و صیادے شہ + کرده ترک صید مرده در وله + ہمچو مرده مرده
شان بگرفته یار + تاکند او جنس ایشان را شکار + مرده مرغ مضطر اندر وصل چین + خوانده ان القلب
بین اصبعین + مرغ مرده اش را هر آنکو شد شکار + چون به بیند شد شکار شهریار + هرکه او زین
مرغ مرده سرتبافت + دست آن صیاد را هرگز نیافت + گوید او منگر بمرداری که من + عشق شہ
ہیں در نگہداری من + من نه مردارم مرا شه کشته است + صورت من شبه مرده گشته است +
جنبشم زین پیش بود از بال و پر + جنبشم اکنون ز دست داورگر + جنبش فانیم بیرون شد ز پوست +
جنبش باقیست اکنون چون از دست + المعنی حضرت مولانا اہل تزویر سے مخاطب ہیں ک

ای شیخ تو جیسے کہ مکارون کی عادت ظاہری ہر شے سے نفرت کرنے کی ہوتی ہے اس تزویر کو ترک کر
یہ کیا تو نے تھوڑا سا پانی سو بھی کھاری اور چند اندھے جمع کر رکھے ہین اور کہتا ہے کہ ہین اور یہ میرے
مرید اسی آب شور سے پیتے ہین اور میرے سبب سے اندھے ہوتے ہین تجکو واجب ہے کہ اپنے پانی کو
بحر لدن سے شیرین کر اس آب بد کو دام ان اندھون کا مت بنا اور انکو جال مین مت پھانس آنکھ
اور مثل شیران خدا کے گورگیر بن اور ان شیرون کو تلاش کر تو کتے کی طرح کیون مکر سے کور گیر بنا ہے
یعنے اندھے کو پکڑنے والا پھر فرماتے ہین کور کیا چیز ہے وہ تو شکار غیر دوست کا ہے یہ غیر سے دور رہین اور
جملہ شیر اور شیر گیر اور نور حق سے مست ہین صید اور صیادی شاہ کو تکتے ہین کہ کیسا اس صید کو اسنے
صید کیا ہے ایسے ہی صیادی انکی ہمکو بھی صید کرے اور اپنے شکار کو چھوڑے ہوے ہین اور شیفتگی
و آشفتگی مین مرے ہوے خود مردہ اور مردہ ہی کو یار بناتے ہوے تو وہ ان جلیسون کو شکار کرلے
یار مراد مرشد سے ہے وہ ایک مردہ مرغ ہے نہ وصل مین انکو قرار نہ جدائی مین دونون حال مین مضطر
ہے جیسا کہ کہا ہے شعر دو گونہ رنج و عذاب ست جان مجنون را + بلاے صحبت لیلی و فرقت لیلی + چنانچہ
القلب بین الاصبعین فرمایا ہے یعنے قلب عاشق کا خدا تعالے کی دو انگلیون مین ہے جہان چاہے جیسے
لیجاتا جھکاتا ہے پس جو کوئی اسکے مرغ مردہ کا شکار ہو اگر بغور دیکھے تو وہ خود اسی شہریار کا ہے
شکار مرغ مردہ مرشد اور جسنے اس مرغ مردہ کے سر پر پھیرا اسنے ہاتھ اس صیاد حقیقی کا ہر گز نہین
دیکھا کبھی وہ اسکو شکار نہ کریگا نہ ہاتھ مین لیگا وہ مردہ کہتا ہے کہ میرے مردار ہو جانے کو
مت دیکھ عشق شاہ کا کیسا ہے انگمدار ہے کہ عشق والا مرتا ہی نہین مین مردار نہین ہون جیسے اہل دنیا
مردار ہوتے ہین مین کشتہ اور شہید شاہ کا ہون صورت میری البتہ شبیہ مردہ کی ہے قبل اس
سے مجکو جنبش اپنے پر و بال ظاہری کی تھی اب میری جنبش کو اسکے ہاتھ سے دیکھ کہ میرا قلب
اسکی انگلیون مین ہے پہلے جنبش میری فانی تھی سو میرے پوست سے نکلگئی اب جو جنبش ہے
وہ باقی ہے کہ یہ اس سے ہے الخلاف شرح مین بحر لدن کو بہر بناقت کو نتافت اونگر کو داوگ
لکھا ہے قولہ ہر کہ رنج چند بہر جنبشم + گر بپر سر غست از ارش میکشم + این مرا مردہ مبین گر زندہ +
در کف شاہم نگر گر بندہ + مردہ زندہ کرد عیسی از کرم + من بکف خالق عیسی درم + کی بمانم
مردہ در قبضہ خدا + بر کف عیسی مدار این ہم روا + عیسیم لیکن ہر آن کو یافت جان + از دم
من او بماند جاودان + شد ز عیسی زندہ لیکن باز مرد + شاد آن کو جان بدین عیسی سپرد +
آن عصایم در کف موسی خویش + موسیم پنہان و من پیدا بہ پیش + بر مسلمانان پل دریا شدم +

بار بر فرعون اژدرها شدم + این عصا را اے پسر تنها مبین + که عصاے کف حق بود چنین + موج طوفان
هم عصا بد کو زورد + طنطنه جادو پرستان را بخورد + هم عصا بد باد برا عداے هود + که برآرد از
بقیه ماو دود + هم عصاے بود پشه در نبرد + که برآورد از سر نمرود گرد + گر عصا هاے خدا را بشمرم
زرق این فرعونیان را بر درم + لیک این شیرین گیاهے زهر مند + ترک کن تا چند روزے
میچرند + گر نباشد جاه فرعونی سرے + از کجا یابد جهنم پرورے + فربهش کن آنگهش کش اے قصاب ما
زانکه بے برگند دوزخ کلاب + گر نبودی خصم و دشمن در جهان + پس بمردی خشم اندر مردمان + دوزخ
خشمت و خصمے آمدش + تا زید ورنه ستیزه بکشدش + در جهان گر لطف بے قهری بدی + پس کمال
پادشاهے کے شدی + المعنی یعنے ہر گاہ میری جنبش اُسکے ہاتھ سے ہے تو کسکا مقدور ہے جو میرے
سامنے ٹہر جا چلے اگر سیمرغ ہو تو اُسکو بھی زار و نزار کروں خبردار ہو اگر تو زندہ ہے تو مجکو مردہ مت
جان اور اگر بندہ ہے تو مجکو اپنے شاہ کے دست و قبضہ میں سمجھ اگرچہ عیسےٰ نے کرم سے مردے
زندہ کیے ہیں اُسکے قبضہ میں ہوں جسنے عیسے کو پیدا کیا پھر خدا کے قبضہ میں ہو کے مردہ کب ہونگا اور
عیسے کے ہاتھ پر یہ بات روا نہیں ہو سکتی کہ زندہ جاوید رہ سکے میں وہ عیسے ہوں کہ جسنے میرے دم سے
جان پائی وہ ہمیشہ رہا اور زندہ جاوید ہوا اور آپنے اگرچہ زندہ ہوا لیکن پھر مر بھی گیا اب خوشی ہے اسکو
جسنے ایسے عیسے کو جان سونپ دی حضرت موسیٰ کا عصا مشہور ہے وہ عصا میں ہی ہوں اور اپنے موسے
کے ہاتھ میں کہ موسے پوشیدہ ہے اور میں عصا اُسکے آگے ظاہر میں ہی مسلمانوں پہ عصا کی طرح پُل دریا کا
بنا تھا اور پھر فرعون پر اژدہا ہوا تھا بس اس عصا کو اے پسر تنہا مت دیکھ یہ حق کے ہاتھ میں ہے اگر نہ ہو
تو ایسی کرامتیں اس سے کیسے ظہور میں آتیں موج طوفان کی بھی عصا تھا کہ بسبب ورد نوح کے جادو
پرستوں کے طنطنہ کو کیسا نگلگیا اور وہ جو طوفان ہوا کا ہود کے دشمنوں پر آیا تھا جسنے سوا ہود
اور اُنکے دوستوں کے باقی قوم عاد سے دھوان اُٹھایا یعنے ہلاک کیا عصا ہی تھا دھوان اُٹھانے سے
یہ اشارہ بھی ہے کہ انپر عذاب آگ کا بھی نازل ہوا تھا اور وہ مچھر بھی عصا ہی تھا جسنے لڑائی میں نمرود
کی دھول اُڑائی اور اُسکو ہلاک کیا ایسے ہی اگر خدا کے عصاؤں کا شمار کروں تو ان فرعونوں کے مکر
و زرق کا پردہ پھاڑ دوں کہ اُنکے ساتھ کیا کیا گیا ہے لیکن یہ شیرین گیاہ زہریلی تو تو ترک کر اور یہ جو چند روز
چر رہے ہیں انکو چرنے دے اور وہ شیرین گیاہ زہریلی مال ہے جیسا کہ حدیث میں ہے ان هذا المال خضر حلو
فمن اخذه بسخاوة نفس بورک له فيه ومن اخذه باسراف نفس لم يبارک له فيه وکان کالذي يأکل ولا يشبع
بیشک مال دنیا کا ایک سبزہ تازہ شیرین اور خوش آیندہ ہے پس جسنے اس مال کو سخاوت نفس کے واسطے

پیا تو اسمین برکت کہاں آتی ہے اور جسنے حرص نفس سے پیا اسمین برکت نہین ہوتی اور وہ شخص مثل اس شخص
کے ہو جاتا ہے کہ کہاتا ہے اور سیر نہین ہوتا پس اگر دنیا مین جاہ اور فرعونی اور سرکشی ہے مغروری نہو
تو جہنم پروری کہان سے ہوئے ایسے ہی لوگ اسکی بہرتی ہین جیسا کہ حدیث مین ہے ان اللہ خلق
للجنۃ اہلا وہم فی اصلاب آبائہم وخلق للنار اہلا وہم فی اصلاب آبائہم بیشک اللہ نے جنت
کے لیے اہل پیدا کیے کہ وہ اپنے باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے لیے اہل پیدا کیے کہ اپنے
باپون کی پشت مین تھے لاجرم اے قصاب موت کے انکو خوب موٹا کرے جا جیسے قصاب ذبیحہ کو موٹا
کرتے ہین بس موٹا کرکے مارکسواسطے کہ کتے دوزخ مین بہوکے بے قوت ہو رہے ہین ظاہر ہے کہ
خصم و دشمن اگر جہان مین ایک دوسرے کے نہوتے تو غصہ لوگون مین مرجاتا اور یہ غصہ ہی دوزخ
ہے کہ بصورت دوزخ کے بصورہوا اور خصمی و دشمنی اسکی آمد تا وہ اس آمد سے زندہ رہے ورنہ رحیمی
اسکو مارڈالے پھر اگر جہان مین لطف بے قہر کے ہو تو کمال بادشاہی کیسے معلوم ہو الخلاف شرح
مین ہے برکند کو بے تر کند اور کلاب جمع کلب کو گلاب بکاف فارسی آمدش کو آیدش لکہا ہے
قولہ ریشخندے کردہ اند آن منکران + بر مثلہا و بیان ذاکران + تو اگر خواہی بکن ہم ریشخند + چند
خواہی زیست اے مردار چند + شاد باشید اے محبان در نیاز + بر ہمین در کاین شود امروز
باز + ہر چہ بو باغد شد کردی زگر + در میان باغ از سیر و کوزر + ہر یکے با جنس خود در گرد خود +
از برائے پختگی نم میخورد + تو کہ گرد زعفرانی زعفران + باش آمیزش مکن با ضیمران + آب میخور
زعفرانا تا رہی + زعفرانی اندر ان حلوا رسی + تو مکن در گرد شلغم پوز خویش + تا نگردد با تو او
ہم طبع و کیش + تو بگردی او بگردی مودعہ + زانکہ ارض اللہ آمد واسعہ + خاصہ آن ارضے کہ
از پہناوری + در سفر گم میشود دیو و پری + اندران بحر و بیابان و جبال + منقطع میگردد اوہام
و خیال + این بیابان در بیابانہاے او + ہمچو اندر بحر پر یکتار مو + آب استادہ کہ سیر ستش
نہان + تازہ تر خوشتر ز جوہاے روان + کز درون خویش چون جان در دوان + سیر پنہان دارد
دوپاے روان + مستمع خفتہ است گو نہ کن خطاب + اے خطیب این نقش راکم زن بر آب + المعنی
جو بیچ امالہ حاجت کرد بالفتح شہر و ابریشم نفیس و آفتاب و غم و نفع مودعہ بفتح دال سپردہ شدہ
تجکو معلوم ہوگا کہ منکرون نے ذاکرون کی مثالون اور بیانون پر کیسے ریشخند و تمسخر کیے ہین حتی کہ
قرآن مجید جیسین مذکور ہے ماذا اراد اللہ بہذا مثلاً کیا ارادہ کیا اللہ نے اس مثال سے جو مچھر مکھی
تا چیز کی لایا ہے اگر تیرا دل چاہے تو تو بھی اے مردار ریشخند و تمسخر کرلے لیکن یہ بھی جانتا ہے کب تک

بچیے گا تکرار واسطے مبالغہ کے ہے آخر تجکو معلوم ہو جائیگا تم اے مجبو اپنی عجز وزاری مین خوش رہو اور اس
دروازہ پر نیاز بجا لاؤ کہ آج ہی یہ کھلتا ہے کوئی مدت درازنہین چاہیے بس جو حاجت کی چیز ہین
ہین ادنے سے ادنے سیر و گذر انکا بھی تو ایک شہر جدا ہے اس باغ مین پھر اعلے کیسے نہونگی اور
ہر ایک چیز اپنی جنس کے ساتھ اپنے شہر مین نم کھا رہی ہے تا پختہ اور طیار ہو اب تو اگر شہر زعفران
کا ہے تو زعفران ہی بنا رہ تو شیران کے ساتھ آمیزش نہ کر کہ تیری جنس نہین ہے تو اپنے ہی شہر کا
پانی پیا کر اسی سے پختہ و پرورده ہوتا حلوا کو پہونچے اسلیے کہ تو زعفران ہے اور تیری نجات اسی مین
تو اپنا منہ شہر شلغم کی طرف مت کر جبتک وہ تیرا ہم طبع وہم کیش نہو جائے تو ایک شہر مین وہ
ایک شہر مین اپنا اپنا موعد اسے سیر و شدہ اس سبب سے کہ اللہ کی زمین بڑی واسعہ ہے خاص
وہ زمین کہ ابھی چوڑائی مین ایسی ہے کہ اگر اسمین دو دو پری سفر کرین تو با وصف اس قوت پرواز
کے گم ہی ہو جائین اور اس زمین مین ایسے دریا اور پہاڑ و بیابان ہین جہان جملہ وہم خیال منقطع
ہو جاتے ہین اور انکی اڑانین ختم ہو جاتی ہین اس زمین کے جو یہ بیابان و بیابان ہین اس ارض
مین ایسے ہین جیسے بھرے سمندر مین ایک بال کا تار وہ آب استادہ کہ جسکی سیر پوشیدہ وہ ہے وہ
تازہ تر اور خوشتر نہرون روان سے ہے اسلیے کہ اپنے درون سے مثل جان درو ان کے پوشیدہ سیر
کرتا ہے اور پوشیدہ پاؤن روان رکھتا ہے مراد آب استادہ سے وہ کامل لوگ جو بجامۂ اہل دنیا کے ہین اب
فرماتے ہین کہ مستمع سوتا ہے تو بھی اپنا خطاب کو تاہ کر بس اے خطیب ایسے حال مین خطاب کرنا بیفائدہ
پانی پر نقش بنانا ہے پھر کیون بناتا ہے الخلاف شرح مین پوز کو پورا اور ارضی کو عرضی لکھا ہے

## بقیۂ دعوت سلیمان بہ بلقیس کہ فرصت غنیمت ہے

قولہ خیز بلقیسا کہ بازار یست تیز + زین حسینان کسادا فگن گریز + خیز بلقیسا کنون باختیار + پیش زانکہ
مرگ آرد گیر و دار + خیز بلقیسا بیا بیش از اجل + در نگر شاہی و ملک بے خلل + خیز بلقیسا بجاہ
خود مناز + اندرین درگہ نیاز آور نہ ناز + خیز بلقیسا دستہ با قضا + ورنہ مرگ آید کشد گوش
ترا + بعد ازان گوشت کشد مرگ آنچنان + کہ چو دزد آئی بشحنہ مو کشان + زین خران تا چند
باشی نعل دزد + گرہمی دزدی بیا و لعل دزد + خواہران یافتہ ملک خلود + تو گرفتہ مملکت
کور و کبود + اے خنک آنرا کزین مملکت بجست + کہ اجل این ملک را ویران کن ست + خیز بلقیسا
بیا باری ببین + مملکت شاہان و سلطانان دین + المعنی نکتہ نہی ہے ستیمیدن سے ستیزہ کرنا
اٹھ اے بلقیس کہ بازار سعادت و ہدایت کا گرم و تیز ہو رہا ہے اسکو حاصل کر اور حسینان دنیا سے جو

کسا دمین ڈالنے والے ہین بھاگ اٹھ اے بلقیس کہ ابھی با اختیار ہے قبل اس سے کہ مرگ تیری
پکڑ دھکڑ کرے اٹھ اے بلقیس اور اجل سے پہلے آ اور اس بادشاہ ملک بے خلل کو دیکھ اٹھ اے بلقیس
اور اپنے مرتبے پر مست امیرا اس درگاہ مین نیاز لا نہ ناز اٹھ اے بلقیس قضاے ستیزہ مست کر ورنہ مرگ
آئیگی اور تیرے کان پکڑ کے کھینچیگی بعد اس کھینچ لیجانے کے ایسے بال کھسوٹتی شحنہ کے پاس جائیگی
جیسے چور تو ان خرون کی کب تک نعل چرائیگی اگر ایسی ہی چوری کرنا ہے تو یہان آ اور لعل چرا حیف
تیری بہنون نے ملک ہمیشگی کا پایا اور تو نے یہ مملکت کور کبود اختیار کی کیا اچھا اور کیسا خوش وہ
شخص ہے جو اس مملکت سے نکلگیا کسواسطے کہ اس مملکت کی ویران کرنے والی اجل موجود ہے اٹھ ای
بلقیس آ اور یہ مددگاری دیکھ اور مملکت شاہون سلطانون دین کی معائنہ کر الخلاف شرح مین
نیز دہ بلقیسا بعطف اور تیرا کو مرایا ہے کو بارے لکھا ہے قولہ شستہ در باطن میان بوستان + ظاہرا خارے
میانِ دوستان + بوستان با او رود ہر جا رود + لیک آن از خلق پنہان میشود + میوہ ہا لابہ کنان از من
بخور + آبحیوان آمدہ کز من بخور + طوف میکن بر فلک بے پر و بال + ہمچو خورشید و چو بدر و چون ہلال
چون روان باشی روان و پاے نہ + میخوری صد لوت لقمہ خاے نہ + نی نہنگ غم زند بر کشتیت +
نی پدید آید مرمردن زشتیت + ہم تو شاہ و ہم تو لشکر ہم تو تخت + ہم تو نیکو بخت باشی ہم تو بخت + گر تو
نیکو بختی و سلطان زفت + بخت غیر تست روزی بخت رفت + تو بمانی چون گدا بے بینوا + دولت خود ہم
تو باش اے مجتبے + چونکہ تو باشی بخت خود اے معنوی + پس تو کے بخت ز خود کے گم شوی + تو ز خود کے گم
شوی اے خوشخصال + چونکہ عین تو ترا شد ملک و مال + بعد ازان آمد ندا از پیش تخت + بر سلیمان
آن نبی نیکبخت + المعنی یعنی وہ سلطان باطن مین تو بوستان مین بیٹھے ہوے ہین اور بظاہر ایک خار ہین
درمیان دوستون کے وہ جہان جاتے ہین بوستان انکے ساتھ جاتا ہے لیکن چشم مخلوق سے یہ بات
پنہان ہوتی ہے میوے انکی خوشامد کرتے ہین کہ ہمکو چکھو آبحیوان خود آتا ہے کہ مجکو نوش کرو بے پر و بال
آسمان پر پھرتے رہتے ہین جیسے خورشید اور بدر اور ہلال علے حد المدارج جب تو روان ہو تو روان تو ہے
لیکن پانون نہین سیکڑون نعمتین تو کھا رہا ہے لیکن لقمہ چبانے والا نہین نہ نہنگ غم کا تیری کشتی پر
حملہ کر سکے نہ مرنے سے تیرے کوئی بدصورتی ظاہر ہوئے تو خود ہی شاہ خود ہی لشکر خود ہی تخت ہے اور
تو خود ہی نیکبخت اور خود ہی بخت ہے ورنہ اگر تو بڑا نیکبخت ہی ہے اور بڑا سلطان لیکن بخت جب تجھسے
غیر ہے تو ایک دن ضرور تجھسے جاتا رہیگا اور تو ایسا رہجائیگا جیسے فقیر مفلس پس اے مجتبے تو بخت
اپنا آپ بن کہ جب تو اے معنوی ذات اپنا بخت آپ بنیگا پھر آپ سے کب گم ہو جائیگا اس حال مین

جب تیرا عین تیر الملک وہاں ہو گیا تو ای خوشخصال آپ سے کیسے کھو جائیگا اسکے بعد بیٹنگاہ تخت سے سلیمان
نبی نیکبخت کو ندا آئی جسکا بیان آیندہ ہے اختلاف شرح مین لوت کو لوث لکھا ہے

## قصۂ عمارت مسجد اقصلے کا بہ تعلیم وحی خدا و معاونت ملائکہ و دیو و پری

قولہ کای سلیمان مسجد اقصے بساز + لشکر بلقیس آمد در نماز + چونکہ او بنیاد آن مسجد نہاد + جن و انس آمد بدن
را کار داد + یک گروہ از عشق و قومے بیمراد + ہمچنانکہ در رہ طاعت عباد + خلق دیو انند و شہوت
سلسلہ + میکشد شان سوے دکان غلہ + نیست این زنجیر از خوف و ولہ + تو مبین این خلق را
بے سلسلہ + میکشاند شان سوے کشت و شکار + میکشد شان سوی کانہا و بحار + میکشاند شان بسوے
نیک و بد + گفت حق فی جیدہا حبل مسد + قد جعلنا الحبل فی اعناقہم + واتخذنا الحبل من اخلاقہم + لیس من
مستقذر مستنقہ + قط الا طایرہ فی عنقہ + میستد این خلق بے بندگران + ہست آن بند و کمند خوف شان +
حرص تو در کار بد چون آتشست + اخگر از رنگ خوش آتش خوشست + آن سواد فحم در آتش نہان + چونکہ آتش
شد سیاہی شد عیان + المعنی فحم بالفتح ہندی کوئلہ کاف بیان اسی ندا کا ہے جو بیٹنگاہ تخت سے آئی
تھی کہ ای سلیمان مسجد اقصے بنا کہ لشکر بلقیس کا نماز مین آیا یعنی طاعت و بندگی مین پس جب انھون نے
بنیاد مسجد کی رکھی جن و انس حاضر آئے اور محنت و کام مین اپنے بدن کو لگایا اب انمین دو گروہ
تھے ایک عشق سے کام کرنے والے جو با مراد تھے اور ایک قوم بے مراد جو بجبر و خوف شریک
جیسے راہ طاعت خدا مین بندے کہ کوئی باخلاص و خلوص مین کوئی بریا و جبر آپ مقولات انکے
مین فرمایا کہ مخلوق مثل دیو کے ہین اور شہوت انکی زنجیر جو غلہ اور دکان کی طرف یعنی قوت کی طرف
کھینچتی ہے جیسے دیو کو زنجیر سے کھینچتے ہین و دیو کے زنجیر بھاگجانے کے خوف سے ڈالتے ہین انکی
ایسی نہین ہے بلکہ انکی ضروری ولابدی کہ بے اس زنجیر کے انکو ہونا ہی نہین چاہیے یہی انکو کشت و شکار
یعنے کسب کی طرف کھینچتی ہے یہی انکو کان و بحار کی طرف کھینچتی ہے جو مراد تجارت وغیرہ سے ہے اور
یہی انکو افعال و اعمال نیک و بد کیطرف لیجاتی ہے جیسا کہ فرمایا فی جیدہا حبل من مسد اسکی گردن
مین رسی ہے لیف خرما سے گو یہ آیت ابولہب کی زوجہ کی شان مین ہے لیکن یہان مناسب محل
کے معنے ہین معنی شعر عربیہ بیشک ڈالی ہمنے رسی انکی گردن مین اور بنائی رسی انکی عادتو سے
اور نہین ہے کوئی آلودہ گناہ اور پاک از گناہ ہرگز سوا اسکے کہ طائر اسکے اعمال کا اسکی گردن مین ہے پس
یہ مخلوق بے اس بندگران کے نہین ہے یہی بند اسکے خوف کی بند و کمند ہے تجکو جو کار بد مین حرص ہے
اسکو ایسا سمجھ جیسے آگ کہ انگارہ کو اپنی خوشرنگی سے کیسا خوشرنگ کر دیتی ہے آورده سیاہی جو

کوئیلے کی ہو ایمن چھپی ہوتی ہو جہان آگ اُس سے جاتی رہی وہی کوئلہ سیاہ رہجاتا ہے قوله اخگر از حرص
کو شد فحم سیاہ + حرص چون شد ماند آن فحم تباہ + آنزمان که فحم اخگر مینمود + آن نہ حسن کار نار
حرص بود + حرص کارت را بیارائیدہ بود + حرص رفت و ماند کار تو کبود + غورہ را که بیارائید غول +
پختہ پندارد کسے کو ہست گول + آزمایش چون نماید جان او + کند گردد زآزمون دندان او + از
ہوس اندام دانہ مینمود + عکس غول حرص دان خود دام بود + حرص اندر کار دین و خیر جو + چون نماند
حرص ماند نغز رو + خیر ہا نغز ند نے از عکس غیر + تاب حرص ار رفت ماند تاب خیر + تاب حرص از
کار دنیا چون برفت + فحم باشد ماندہ از اخگر بہ تفت + کودکان را حرص می آرد غرار + تا شوند از
ذوق دل دامن سوار + چون زکودک رفت آن حرص بدش + بر دگر اطفال خندہ آیدش +
که چہ میکردم چہ میدیدم درین + خل زعکس حرص بنمود انگبین + المعنی غورہ بالضم انگور خام فرماتے
ہین اخگر کیسا روشن و خوشرنگ تھا تیری حرص سے سیاہ ہوا جب حرص جاتی رہی وہی کوئلہ
بحال تباہ رہگیا جس وقت مین که وہ کوئلہ اخگر معلوم ہوتا تھا تو تیری نار حرص کی حسن کاری تھی حرص
ہی نے تیرے کام کو آراستہ کر دیا تھا اب حرص نہ رہی تیرا کام کبود رہگیا یعنے عمل بد قابل مواخذہ مثلاً
کچے انگورون کو کسی غول نے بنا سنبھال کے درست کیا ایسا که احمق نے پختہ جان کے لے لیا
پھر اُسکی جان نے جو اُسکی آزمایش کی تو اُسکے دانت کھٹے ہوے اصل یہ ہے که بہ حقیقت وہ دانے
نہ تھے دام تھا جسمین یہ پھنسا اُسکے غول حرص کے عکس نے اس دام کو اسے دانہ کرکے دکھایا حرص کار دین
و کار خیر مین اچھی ہے جسقدر ہو اسکا طالب ہو که اگر حرص نہ رہیگی اچھی صورت جب رہجائیگی اس لیے که
خیر بذات خود نغز ہے تغیر کے عکس سے بس اگر تاب حرص کی نہ رہیگی تاب خیر کی پھر بھی رہجائیگی بخلاف
کار دنیا جسکو حرص چمکا رہی ہے که جب وہ چمک جاتی رہی کوئلہ رہگیا دیکھو لڑکے کیسے ذوق دل
سے سوارون کی طرح دامن چڑھا کے غرار یعنے گونون پہ سوار ہوتے ہین یہ حرص غرار ہی تو انکو دلاتے
ہین اور جب اُنکی یہ حرص بد کودک سے جاتی رہتی ہے تو پھر اور لڑکون پر خود ہنستا ہے کہ مین یہ کیا کرتا تھا اور
گونون مین کیا دیکھتا تھا بیچ اُسکے که عکس حرص سے سرکہ کو شہد جانتا تھا حرص نے شہد دکھا رکھا تھا
الخلاف شرح مین غورہا لکھا ہے مین اسکو غورہا جانتا ہون اور تاب کو باب لکھا ہے قوله آن بناے
انبیا بیحرص بود + لاجرم پیوستہ رونق با فزود + اے بسا مسجد برآوردہ کرام + لیک نبود مسجد اقصاش نام +
کعبہ را کش ہر زمان عزے فزود + آن ز اخلاصات ابراہیم بود + فضل آن مسجد ز خاک و سنگ نیست +
لیک که در بناش حرص و جنگ نیست + نے کتب شان چون کتاب دیگران + نے مساجد شان نہ کسب خان و مان +

نے ادب شان نے غضب شان نی نکال + نے نعاس ونی قیاس ونی خیال + ہر یکے را دادہ حق در رتبت
صد ہزاران حشمت و صد مکرمت + ہر یکے شان را یکے فری دگر + مرغ جان شان طائر از پرے دگر
دل ہمیلرزد ز ذکر حال شان + قبلۂ افعال ما افعال شان + مرغ شان را بیضہا زرین بدست +
نیمشب جان شان سحرگہ بین شدست + ہرچہ گویم من بجان نیکوی قوم + نقص گفتم گشتہ ناقص گوے
قوم + مسجد اقصے بسازید ای کرام + کہ سلیمان باز آمد والسلام + آن سلیمانی ولا منسوخ نیست + در سر و سرت
سلیمانی کنیست + دیو ہم وقت سلیمانی کند + لیک ہر جولاہہ اطلس کے تند + دست جنبانند چو دست او ولیک +
درمیان ہر دو شان فرقیست نیک + المعنی فرماتے ہین ایسے ہی جو بنائین انبیا کی ہین کہ بمقتضاے حرص
نہین ہین ضرور ہی کہ ہمیشہ پر رونق ہین اور رونق انکی روز افزون ہی مخاطب بڑی بڑی مسجدین اکثر
بزرگون نے بلند کین اور اٹھائین لیکن کسی کا مسجد اقصے نام نہین ہی یعنی نہایت رتبہ کو پہونچی ہوئی اور
نام ہر شے کا آسمان سے نازل ہوتا ہی کعبہ کو دیکھو جسکی زیارت کا عزم ہر کسی کو بڑھا رہتا ہے وہ
حضرت ابراہیم کے اخلاصات سے تھا فضیلت اُس مسجد کی خاک و سنگ سے نہین ہے کہ خاک
وہان کی اچھی یا پتھر اچھا لگا ہی بلکہ اس سبب سے کہ بنا مین اُنکی حرص و جنگ نہین ہے نہ اُنکی کتابین
ایسی جیسی اور دن کی کتابین نہ انکی مسجد اورون کی سی مسجدین نہ کمائی اورون کی سی نہ کھان وہان
اورون کا سا نہ انکا سا ادب نہ انکا سا غضب نہ انکا سا عذاب نہ انکا سا نعاس نہ قیاس نہ خیال
نعاس غنودگی و خواب ہر ایک کو اللہ تعالے نے اپنے اپنے مرتبہ مین لاکھون حشمت اور سیکڑون مکرمت
بخشی ہین ہر ایک کو انسے ایک فر دوسری ہی اور ہر ایک کے مرغ جان کا دوسرے پرون سے طائر
اپنے اپنے فر اپنے اپنے پر دل میرا ادب سے انکا حال بیان کرنے مین کانپتا ہے اُنکے افعال ہمارے
افعال کے قبلہ ہین اسلیے کہ ہمارے پیشوا ہین اُنکے مرغ جان کے قبضہ مین خورشید جیسے بیضہ زرین نورانی
ہین اسی سے اُنکے نور جان کو قیاس کر لو جان اُنکی ذوق شوق عبادت سے نیم شب کو صبح سمجھتی ہے
ایسی شائق عبادت کی ہے مین جو کچھ ان نیکون قوم کے وصفت مین کہون تو بہتر ہی وجہ کہ ناطقہ
میرا اس عالم مین ناقص ہی ناقص گویا ہی قوم کا ٹھہرونگا کہ اس قوم مین یہ ناقص گو ہے آپ فرماتے
ہین اے کرام تم بھی مسجد اقصے کو جو دل ہی ساختہ پرداختہ کرو تا سلیمان پھر لوٹ آتے اور
السلام کہے لیکن تم خود بصفت سلیمان ہو جاؤ اور سلیمانی تعمیر عمدہ کرے ایسی سلیمانی ای دل منسوخ
نہین ہی ایسے تو تیرے سحر و سر مین ضرور سلیمانی کرنے والی ہی ہان وہ سلیمانی جو ایک وقت مین
دیو سلیمان بنگیا تھا منسوخ ہی آخر نہ ٹھہر سکا اسواسطے کہ ہر جولاہہ اطلس نہین بن سکتا ہی چاہیے

کیسے بننے والے کے سے ہاتھ ہلائے پھر بھی دونون مین بہت بڑا فرق ہی ہوگا

## قصہ شاعر اور صلہ دینا شاہ کا اور دو سگنا کرنا وزیر حسن نام کا

قولہ دربیان اینحدیث معنوی + یک حکایت بشنو اندر مثنوی + شاعرے آورد شعرے پیش شاہ + بر امید خلعت واکرام وجاہ + شاہ اکرم بود فرمودش ہزار + از زر سرخ وکرامات ونثار + پس وزیرش گفت کاین اندک بود + دہ ہزارش ہدیہ دہ تا وارود + از چنو شاعر پس از تو بحر دست + دہ ہزارے ہم کہ گفتم اندکست + قصہ گفت آن شاہ را او فلسفہ + تا بر آمد عشر خرمن از کفہ + دہ ہزارش داد وخلعت درخورش + خانۂ شکر وثنا گشت آن سرش + پس تفحص کرد کاین سعی کہ بود + شاہ را اہلیت من کہ نمود + پس بگفتندش کہ حسن الدین وزیر + آن حسن نام وحسن خلق وضمیر + در ثنائے وے یکے شعر دراز + بر نوشت وسوئے خانہ رفت باز + بے زبان ولب ہمان نعمائے شاہ + مدح شہ میگفت وخلعتہائے شاہ +

المعنی فرماتے ہین کہ ہم جو یہ ذکر معنوی کر رہے ہی اسی کے ضمن مین ایک حکایت مثنوی مین ہے اور سن کہ ایک شاعر کچھ شعر بادشاہ کے سامنے لیگیا اس امید پر کہ مجکو خلعت اور اکرام وجاہ حاصل ہوئے بادشاہ بڑا کریم تھا ہزار اشرفیان زر سرخ ودیگر عطیات ونثار کا حکم دیا بعد وزیر نے کہا کہ یہ انعام تھوڑا ہی دس ہزار اسکو ہدیہ مین دے تو واپس جائے ایسا تو شاعر اور تجھسا بادشاہ بحر دست یہ دس ہزار جو مین نے کہے یہ بھی ان واجبون کے مقابل تھوڑے ہی ہین اسکے سوا کوئی قصہ بادشاہ کو سنایا اور حکمتین جتائین تو یہ عشر اسکے کفہ سے نکلا کفہ بفتح وتخفیف فا خوشہ نیمکوفتہ جبین دانہ باقی ہو دس ہزار اشرفیان دین اور خلعت اسکے لائق دیا تا سر اسکا خانۂ شکر وثنا کا بنگیا پھر اسنے جستجو کی کہ کون ایسا تھا جسنے یہ کوشش کی اور میری لیاقت شاہ کو جتائی لوگون نے کہا کہ حسن الدین وزیر جسکا نام بھی حسن خلق بھی حسن دل بھی حسن اسنے اسکی ثنا مین کچھ شعر دراز لکھے اور اپنے گھر کو لوٹ گیا بس بے زبان وبے لب کے وہی نعمتین اور خلعت مدح بادشاہ کی کرتے تھے اختلاف شرح مین آورد کا الف رہگیا ہے ایسے ہی اکرم مین نوشت کو خوشت لکھا ہے نعما کو نغما کی

### پھر آنا شاعر کا بعد چند سال کے بامید صلہ وانعام

قولہ بعد سالے چند بہر رزق وکشت + شاعر از فقر وعوز محتاج گشت + گفت وقت فقر وتنگی دو دست + جستجوے آزمودہ بہترست + درگہے را کازمودم از کرم + حاجت نو راہمان جانب برم + معنی اللہ گفت آن سیبویہ + یولہون فی الحوائج ہم لدیہ + گفت الہنا فی حوائجنا الیک + والتمسناہا وجدناہا لدیک + صد ہزاران عاقل اندر وقت درد + جملہ نالان پیش آن دیان فرد + ہیچ دیوانہ فلیوسے آن کند +

برنجیلے عاجزے گدیہ چند + گر نہ دیدندے ہزاران بار بیش + عاقلان کے جان کشیدندی بہ پیش + بلکہ جملہ ماہیان در موجہا + جملہ پرندگان بر اوجہا + بلکہ جملہ موجہا بازی کنان + ذوق شوقش را عنان اندر عنان + پیل و گرگ و حیدر و اشکار نیز + اژدہاے زفت و مور و مار نیز + المعنی جو رنا یافت و درویش شدن فلیو بیہودہ و بے فائدہ بعد چند سال کے شاعر محتاجی و درویشی سے واسطے رزق و سیر کے پھر محتاج ہوا اول مین کہا کہ محتاجی و ایسی تنگدستی کے وقت کہ دونون ہاتھ تنگ ہون آزمائے ہوئے کی جستجو بہتر ہے وہ درگاہ جسکو کرم سے آزما چکا ہون اب اس حاجت نو کو بھی اسی طرف لیجاؤن وہ سیبویہ جو امام نحو کا گذرا ہے اسنے معنی لفظ اللہ کے یو لہون فی الحوائج ہم لدیہ کہے ہین یعنے معنی لفظ اللہ کے یہ کہے ہین کہ زاری کرین اپنی حاجتون مین بندے اسکے سامنے اور کہاہے زاری کی ہمنے اپنی حاجتون مین تیری طرف اور ڈھونڈھا ہمنے اُنکو اور پایا ہمنے اُنکو تجھسے لاکھون عاقل درد کے وقت مین اسی دیان فرد کے سامنے نالان ہوتے ہین کوئی دیوانہ ہو تو ایسی بیہودگی کرے جو کسی بخیل و عاجز کے سامنے گدائی کرے عاقلون نے لاکھون دفعہ اسکو پہلے دیکھ لیا ہے جب تو اپنی جان کو اُسکے سامنے کرتے ہین بلکہ جملہ ماہیان موجون مین اور جملہ پرندے اپنی بلندیون پہ اور خود موجین بازی کنان اور اُسکے ذوق شوق سے عنان در عنان اور پیل و گرگ و شیر درندہ مع شکار اور موٹے موٹے اژدہے اور مور و مار بھی الخلاف شرح مین زفت کو زفت لکھا ہے قولہ بلکہ خاک و آب و باد و ہم شرار + مایہ رزیابند ہم دیکہم نہار + ہر دمش لابہ کند این آسمان + کہ فرو مگذارم اے حق یکزمان + استن من عصمت و حفظ تو است + جملہ مطوی یمین آند و دست + وین زمین گوید کہ دارم برقرار + ایکہ برآبم تو کردی استوار + جملگان کیسہ از و بردوختند + دادن خلعت ازو آموختند + ہر نبی زو برآوردہ برات + استعینوا منہ صبرا والصلوۃ + ہین ازو خواہید نے از غیر او + آب در یم جو مجو از خشک جو + در بجوئی از دگر ہم او دہد + بر کف میلش سخا ہم او نہد + آنکہ معرض را از زر قارون کند رو بد و آری بطاعت چون کند + بار دیگر شاعر از سودا ے داد + رو بسوے آن شہ محسن نہاد + ہدیہ شاعر چہ باشد شعر نو + پیش محسن آرد و بنہد گرو + محسنان با صد عطا و جود و بر + زر نہادہ شاعران را منتظر + پیش شان شعرے بہ از یک تنگ شکر + خاصہ شاعر کو گہر آرد ز قعر + آدمی اول حریص نان بود + زانکہ قوت نان ستون جان بود + سوی کسب و سوی غصب و صد حیل + جان نہادہ بر کف حرص و امل + چون بنادر گشت مستغنی ز نان + عاشق نام ست و مدح شاعران + تا کہ اصل و نسل او را بر دہند + در بیان فضل او منبر نہند + تا کہ کر و فر زر بخشی او + ہمچو عنبر بودہا در گفت گو + خلق ما

بر صورت خود کرد حق + وصف ما از وصف او گیرد سبق + چونکہ آن خلاق شکر و حمد جوست + آدمی را
مدح جوئی نیز خوست + خاصہ مرد حق کہ در فضل ست چست + پر شود زان باد چون مشک درست +
ور نباشد اہل زان باد دروغ + خیک بدریدہ است کے گیرد فروغ + این مثل از خود نگفتم اے رفیق +
سرسری مشنو چو اہلی و مفیق + این پیمبر گفت چون بشنید قدح + کہ چرا فربہ شود احمد بمدح + المعنی
متعرض رو گردان شعر جامہ باریک ابریشمی سیاہ یعنے اوبر جو کہا ہی گرگ و پیل وغیرہم یہ کیا ہین خود
خاک و آب و باد و آتش عناصر اربعہ جو سب کی اصل ہین اُسی سے مایہ پاتے ہین اور رات بھی اور
دن بھی آسمان ہر دم خوشامد مین جھکا ہوا ہے کہ ای حق میرے ایک دم بھی مجھے مت چھوڑ دیجیو
کہ میرے ستون تیری ہی عصمت و حفاظت ہی اور ہم سب مطوی تیرے ہاتھ مین ہین اسے پیچیدہ
کما قال عز و جل والسماء مطویات بیمینہ اور آسمان پلٹے ہوے اُسکے ہاتھ مین ہین اور یہ زمین اس
التجا مین رہتی ہی کہ اے مالک میرے مجکو قرار و ثبات پر رکھ کہ تو نے مجکو پانی پر قائم کیا ہی غرض سب نے
اُس سے کیسہ سیا ہی اور مایہ اسمین بھرا اور حاجت روائی سیکھی ہی ہر ایک نبی نے اس سے برات
استعینوا بالصبر والصلوۃ کی نکالی ہے مدد چاہو اُس سے ساتھ صبر صلوۃ کے کہ ہر شدت و سختی مین یہی
دونون مفتاح فرج ہکشود ہین خبردار تو صبر و صلوۃ کے ساتھ جو حاجت ہو اُسی سے مانگ غیر
سے مت مانگ کیسی نادانی ہی کہ پانی دریا مین بھرا ہی اور تو خشک نہر سے ڈھونڈھتا ہے بس
دریا ہی سے ڈھونڈھ اور جو غیر سے مانگتا ہی اگر وہ کچھ دے تو جان لے کہ اسی نے دیا کسواسطے کہ
اُسکو جو رغبت سخا کی ہوئی وہ سخا رغبت کی ہتیلی مین وہی رکھدیتا ہے دیکھ تو قارون کیسا اُس سے
روگردان تھا اُسنے کسقدر زر اُسکو دیا کہ ضرب المثل ہو ا پھر جب تو اُسکی طرف طاعت و عبادت سے
رجوع ہوگا تو تجکو کیا کیا کچھ نہ دیگا آیندہ استیناف ہی طرف ذکر اُس شاعر کے کہ دوسری بار اُسنے
اُسی خیال واد و دہش سے اُسی بادشاہ محسن کی طرف توجہ کی کہ وہین جاؤن یہ تو معلوم کہ تحفۂ شاعر
کا شعر ہی ہوتے ہین کہ محسن کے پاس گرو کرکے زر حاصل کرتا ہی اور محسن بھی سیکڑون عطا و جود و نیکی
کے ساتھ زر لیے شاعرون کے منتظر ہوتے ہین اسواسطے کہ اُنکے سامنے ایک شعر ایک تنگ شعر یعنے
گتھا پارچہ ریشمی سیاہ سے بہتر ہی خصوصًا وہ گہر جسکو شاعر نے اپنے قعر دریاے طبیعت سے نکالا ہو
ای شہامت پر آبیہ ترتاب ہو معمول ہی کہ اول مین تو آدمی حریص نان کا ہوتا ہی اسلیے کہ نان قوت ہی
اور قوت ستون جان کہ اسی سے جان قائم ہی اسی کے واسطے ہر قسم کے کسب کرتا ہے اور غصب
کہ پیدا یا مال چھینتا ہی اور سیکڑون حیلے کرتا ہی اور حرص مال کی ہتیلی پر جان رکھے پھرتا ہی پھر جب

جب نان سے مستغنی ہوجاتا ہی کہ یہ بات نادر ہی تو عاشق نام و مدح شاعرون کا ہوتا ہی تاکہ اُسکی اصل
و نسل کو اُسکی صفت سے ممتنع کرین اور بیان فضل مین منبر رکھین یعنے بڑے علو و شان سے
اُسکے فضل بیان کرین اور کر و فر اُسکی زر بخشی و سخاوت کا اُنکی گفتگو سے عنبر کی طرح مہکے اور یہ بھی ہی
کہ حق تعالے نے ہمکو اپنی صورت پر پیدا کیا ہی اور وصف ہمارے بھی اُسی کے اوصاف سبق یافتہ
جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہی ان اللہ خلق آدم علے صورتہ بیشک اللہ نے پیدا کیا آدم کو اپنی
صورت پر اور ہر گاہ وہ خلاق بندون سے شکر و حمد کا خواہان ہی اگر آدمی مدح جو ہو تو اُسکی بھی یہ خو
ہی نرالی بات نہین خاص وہ مرد حق کہ فضل مین چست ہی وہ اُس باد سے مثل مشک درست کے
بھر جاتا ہی اور پھول جاتا ہی کہ مجکو اللہ نے ایسا پیدا کیا اور جو اہل نہین ہی وہ ایک مشک دریدہ ہے
نہین وہ باد دروغ کب ٹھہرتی ہی اور کب فروغ پاتی ہی آپ فرماتے ہین کہ یہ مثل مین نے آپ سے
نہین کہی ہی اُسکی سند تجکو دونگا تو اہی رفیق اگر اہل ہی اور تو رفیق یافتہ تو اُسکو سرسری مت جان
کسواسطے کہ یہ تو یعنے مدح سے فربہ ہونا پیمبر نے فرمایا ہی جیسا کہ جب قدح اُنھون نے سنی تو کہا کہ
احمد مدح سے فربہ کیون ہو پس معلوم ہوا کہ مدح سے فربہ ہوتا ہی **قولہ** رفت شاعر سوی آن شاہ و برد
شعر اندر شکر احسان کان ببرد + محسنان مردند و احسانہا بماند + ای خنک آنرا کہ این مرکب
براند + ظالمان مردند و ماند آن ظلمہا + وای جانی کو کند مکر و دغا + گفت پیغمبر خنک آنرا کہ او
شد ز دنیا ماند از و فعل نکو + نام نیک او ز فعل نیک دان + پس نہ مردست او یقین بنگر
عیان + مرد محسن لیک احسانش نمرد + نزد یزدان دین و احسان نیست خرد + وای آن کو
مرد عصیانش نمرد + تا نہ پنداری بمرگ او جان ببرد + این رہا کن زانکہ شاعر بر گذر + وام دار ست
و توی محتاج زر + المعنی ایک شاعر آنحضرت کے پاس گیا اور وہ احسان جو اُسنے حاصل کیا تھا
اُسکے شکریہ مین کچھ اشعار لیگیا اور احسان دولت و ایمان اشعار یہ ہی کہ محسن مرگئے اور احسان
اُنکے رہگئے پس کیا ہی خوش و خنک وہ شخص ہی جو مرکب احسان پر سوار ہی اور خوب اُسکو ہانک
رہا ہی ایسے ہی ظالم مرگئے ظلم اُنسے رہگئے پس وائے اُس جان پر جو مکر و دغا کرے حضرت نے
فرمایا کہ خنک وہ شخص ہی جو دنیا سے گیا اور فعل نیک چھوڑ گیا اُسکا نام نیک فعل نیک سے
جان بس وہ نہیں مرتا ہی بالیقین اُسکو ظاہر و عیان دیکھ ایسے ہی محسن مرا لیکن احسان اُسکا زندہ ہے
اسلیے کہ خدا تعالے کے نزدیک دین و احسان دونون بزرگ چیزین ہین نہ وہ خرد ہی نہ یہ خرد ہی اور
وائے اُسپر کہ وہ مرا اور عصیان اُسکے نہ مرے ہرگز گمان مت کر کہ وہ مرکے جان بچا لے گیا

آفت مین پڑ گیا اب فرماتے ہین اس ذکر کو چھوڑ اس سبب سے کہ شاعر راہ پر جال لگائے بیٹھا ہے اور نہایت ہی محتاج زر کا ہے اسکا ذکر کر

## لیجانا شاعر کا شعر پادشاہ کے پاس اور خسارت وزیر

قولہ بر د شاعر شعر سوے شہریار + بر امید بخشش و احسان پار + نازنین شعری پر از در درست + بر امید وبوے اکرام نخست + بازشہ بر خوی خود گفتش ہزار + چون چنین بد عادت آن شہریار + لیک این بار آن وزیر پر ز جود + بر براق عز دنیا رفتہ بود + بر مقام او وزیر نو رئیس + گشتہ لیکن سخت بیرحم و خسیس + گفت ای شہ خرجہا داریم ما + شاعری را نبود این بخشش سزا + من بربع عشر آن اے مغتنم + مرد شاعر را خوش و راضی کنم + خلق گفتندش کہ او از پیش دست + دہ ہزاری زین دلاور بردہ است + بعد شکر کلک خائی چون کند + بعد سلطانی گدائی چون کند + گفت بفشارم ورا اندر فشار + تا شود زار و نزار از انتظار + انگہ از خاکش دہم از راہ من + در ربایدہمچو گلبرگ چمن + این بمن بگذار کاستادم درین + گر تقاضا گر بود ہم آتشین + از ثریا گر بپرد تا ثرے + نرم گردد چون بہ بیند او مرا + گفت سلطانش برو فرمان تراست + لیک شادش کن کہ نیکو گوی ماست + گفت او را او و صد امید لیس + تو بمن بگذار وآن بر من نویس + جنس او و ہمچو او سی صد ہزار + تو رہا کن با من و با من گذار + شاعرش چندانکہ حاجت مینمود + صاحبش در وعدہ حیلہ مے فزود + المعنی فرماتے ہین کہ وہ شاعر محتاج زر شعر اپنے بادشاہ کے سامنے لے گیا اسی امید پر جو پارسال اُس سے بخشش و احسان دیکھا تھا کیسے نازنین شعر گویا حور و پری اور سب دُر درست مین لدے بھرے ہوئے اُسی پہلے اکرام کی امید پہ پھر بادشاہ نے موافق اپنی عادت کے ہزار اشرفیون کو کہا کہ اُس بادشاہ کی عادت ہی ایسی تھی ہزار ہی کہتا تھا لیکن اس دفعہ وہ وزیر سابق جود کا بھرا براق عزت پر سوار ہوکے دنیا سے چلا گیا تھا اُسکے مقام پر ایک وزیر نیا رئیس ہوا تھا جو نہایت ہی بیرحم و خسیس تھا کہا اے بادشاہ ہمکو بڑے بڑے خرچ در پیش ہین پس ایک شاعر کو اتنی بڑی بخشش لائق و سزاوار نہین ہے مین اس انعام کے عشر اے وہ یک کی چوتھائی پر اے مغتنم اس شاعر کو راضی و خوش کر دونگا لوگون نے اس سے کہا کہ قبل اس سے بسبب نائب سابق کے دس ہزار اس بادشاہ دلاور سے لیگیا ہے پھر بعد شکر خائی کے کلک خائی کیسے کریگا اور جب سلطانی کر چکا ہے تو گدائی کیسے کریگا کہا مین اُسکو ایک دباؤ سے دبا دونگا تو اس انتظار مین زار و نزار ہوگے اُسوقت اگر خاک کی چٹکی دونگا تو ایسا لیجائیگا جیسے کوئی گلبرگ چمن سے لیجاتا ہے تو یہ کام مجھپر چھوڑ دے کہ مین اس کام مین استاد ہون اگر یہ تقاضا گر ہوگا

اور تقاضا گر بھی آتشین تو کیا چاہیے یہ ثریا سے ثری تک اڑے لیکن کیا مقدور مجکو دیکھے اور نرم نہوئے
بادشاہ نے کہا اچھا جا تجکو اجازت ہی لیکن اُسکو خوش کیجیو کہ ہماری تعریف کرنے والا ہی کہا اُسکو اور
اسکے ساتھ دوسو امیدلیس یعنے امید چاٹنے والے اور میرے ذمہ کر دے اور جو دے میرے نام
لکھے پھر کہتا ہی اُس جنس کے شاعر اور مثل اُسکے تین لاکھ تو چھوڑ دے اور میرے اوپر ڈال دے پھر
دیکھ مجھسے کوئی کیا لیے جاتا ہی آپ فرماتے ہین کہ شاعر جسقدر اپنی حاجت جتا تا تھا صاحب اُسکا
یعنے وزیر وعدہ مین حیلے بڑھاتا تھا **قولہ** تاکہ اندر انتظارش پیر شد ٭ بس زبون این غم و تدبیر شد +
گفت اگر زر نہ کہ دشنامم دہی تا دہد جانم ترا باشم رہی ٭ انتظارم کشت باری گو برو ٭ تا رہد این
جان مسکین از گرو ٭ بعد از انش داد ربع عشر آن + ماند شاعر اندر اندیشہ گران + گو چنان نقد و
چنان بسیار بود + دین کہ دیر اشگفت دستہ خار بود + پس بگفتندش کہ آن دستور راد + رفت
از دنیا خدا مزدش دہاد + کہ مضاعف زو ہمیگشتی عطا + کم ہمی افتاد در بخشش خطا + این زمان اور
رفت و احسان را ببرد + او ببرد الحق ولے احسان نمرد + رفت از ما صاحب راے و رشید +
صاحب سلاخ درویشان رسید + رو بگیر این را و زینجا شب گریز + تا نہ گیرد با تو این صاحب ستیز +
ما بصد حیلہ از و این ہدیہ را + بستدیم ای بیخبر با جدہا + رو بایشان کرد و گفت اے مشفقان + از
کجا آید بگوئید این عوان + چیست نام این وزیر جامہ کن + قوم گفتندش کہ نامش ہم حسن + گفت
یارب نام آن و نام این + چون یکے آمد دریغ ای رب دین + آن حسن نامی کہ از یک کلک او +
صد وزیر و صاحب آمد جود جو + این حسن کز ریش زشت بے حسن + میتوان بافید ای جان صد
رسن + بر چنین صاحب چو شہ اصغا کند + شاہ و ملکش را ابد رسوا کند + **المعنی** غرض یہانتک اُسکو ٹالا کہ
وہ زر کی انتظار مین بوڑھا ہو گیا اور اس غم و تدبیر سے نہایت عاجز ہوا کہا اگر زر نہین دیتا ہی
تو گالیان ہی دے کسی طرح میری جان تو چھوٹے اور اس احسان مین تیری غلام بنے مجکو
تو انتظار نے مار ڈالا بھلا یہی کہدے کہ چلا جا تو میری جان جو امید مین پھنسی ہوئی ہی اس سے
چھوٹ جائے بعد اُسکے وزیر نے وہی ربع عشر یعنے وہ یک کا چوتھائی دیا شاعر اُسکو دیکھ کے بھاری
اندیشہ مین پڑ گیا اگو یہ بھی نقد تھا اور بہت سا لیکن یہ گل اُسکا جو دیر اور بڑے انتظار مین کھلا تھا اس
سبب سے اُسکی نظر مین دستہ خار کا تھا لوگون نے اُس سے کہا کہ وہ وزیر جوانمرد دنیا سے گیا خدا
اُسکے کام کی مزدوری اُسکو دے جس سے عطا مضاعف ہوجاتی تھی اور کسیکی بخشش و عطا مین خطا
نہین پڑتی تھی اسوقت مین وہ نہین رہا دنیا سے چلا گیا اور احسان بھی اپنا لیگیا مگر حق یہ ہے کہ وہ

مرا احسان اسکا نہین مرا افسوس ہے سے وہ صاحب کہ جو انکر دور شید تھا جاتا رہا اور یہ نقیروں کا پوست اُتارنے والا ملا جا جو کچھ وے سے لے اور رات ہی مین بھاگ جاتا تجکو کسی جھگڑے مین نہ ڈالدے تجکو خبر نہین ہمنے بڑے حیلون اور کوششون سے یہ مال اُس سے لے پایا ہے شاعر نے اُنکی طرف متوجہ ہوکے کہا کہ ای مشفقو یہ عوان ای سرہنگ سخت گیر کہان سے آیا ہے اس وزیر کپڑے اُتارنے والے کا نام کیا ہے کہا نام تو اسکا بھی حسن ہے کہا یارب اُسکا نام اور اُسکا نام ایک کیسے نازل ہوا مجکو بڑا درنج ہے ای رب دین وہ حسن نامے تو وہ شخص تھا کہ ایک قلم سے اُسکے سیکڑون جود جو ای محتاج و فقیر وزیر و صاحب ہوگئے اور ایک یہ حسن کہ اُسکی ریش زشت بے حسن سے ای جان سیکڑون رسیان بٹنا چاہیین جو کہ محاسن ریش کو کہتے ہین کہ ہم مادہ حسن کے ہے لہذا النسبت رسیو نکی اُسکی داڑھی کی طرف کی ہے ایسے صاحب سے کہنے پر جو پادشاہ کان لگاتے تو شاہ و ملک دونون کو رسوا کرے یعنے ابد تک اُنکی رسوائی رہے الخلاف فرح مین رہد کو دہد انتظارم کشت کو گشت بکاف فارسی لکھا ہے

## بیان مشابہت اُس وزیر بدرائے کا ساتھ ہامان بدرائے وزیر فرعون کے

قولہ چند آن فرعون بیشد نرم و رام + چون شنیدی او ز موسی آن کلام + آن کلامے کہ بدادی سنگ شیر + از خوشی آن کلام بے نظیر + چون بہامان کہ وزیرش بود او + مشورت کردی کہ کینش بود خو + پس بگفتے تا کنون بودے خدیو + بندہ کردی زندہ پوشی را بریو + ہمچو سنگ منجنیقے آمدے + آن سخن بر شیشہ خانہ او زدے + ہر چہ صد روزان کلیم خوش خطاب + ساختی در یکدم او کردی خراب + عقل تو مغلوب دستور ہوا ست + در وجودت رہزن راہ خدا ست + ناصحی ربانی پندت دہد + این سخن را او بفن طرح نہد + کین نہ بر جا لنست ہین از جا مشو + نیست چندان با خود آشیدا مشو + وای آنشہ کہ وزیرش این بود + جای ہر دو دوزخ پر کین بود + المعنی یعنے جب حضرت موسی کا کلام فرعون سنتا تھا تو کیسا نرم و مطیع ہو جاتا تھا اور وہ کلام ایسا بے نظیر جسکی خوشی سے سنگ بھی شیر دیتا جب ہامان سے کہ اسکا وزیر تھا اور کینہ اُنکی عادت مشورہ کرتا تھا تو یہ کہتا کہ ابتک تو خدیو کہلاتا تھا اور اب ایک گودڑی پوش سرکار کا بندہ بنے گا پس یہ بات اُسکے شیشہ خانہ مین کہ عبارت اُسکے قصد سے ہے ایسی لگتی تھی جیسے گوپھن کا پتھر کہ چور چور کر دیتی تھی فرعون جو کچھ سیکڑون طرح کلیم با خطاب سے سنکر اپنے دل مین درست کرتا تھا یہ دم بھر مین اُسکو بگاڑ دیتا تھا اب مقولات مولانا کے ہین کہ ایسے ہی تیری عقل کہ پادشاہ ملک بدن کی ہے مغلوب و مستور ہوا کی ہے اور تیرے

وجود مین بھی راہزن راہ خدا کی اگر کوئی ناصح ربانی نصیحت تجکو کرتا ہی تو یہ ہوا اُسکی بات کو الگ اُٹھا کے رکھ
دیتی ہی ایسی پر فن ہی کہ یہ بات موقع کی نہین ہی خبردار خود سے باہر مت ہوا جا کوئی ایسی بڑی چیز
نہین ہی ناحق فریفتہ مت ہو ہوش مین آ بس خرابی ہے اُس بادشاہ کی جسکا ایسا وزیر ہو کہ وزیر
و بادشاہ دونون کی جگہ دوزخ بر کین مین ہوئے الخلاف شرح مین ہامان کو ہامون لکھا
ہی **قولہ** شاد آن شاہے کہ باشد دستگیر + باشد اندر کار چون آصف وزیر + شاہ عادل چون
قرین او شود + معنی نور علی نور این بود + چون سلیمان شاہ چون آصف وزیر + نور بر نور ست
عنبر بر عبیر + شاہ فرعون و چو ہامانش وزیر + ہر دو را نبود ز بدبختی گزیر + لبس بود ظلمات بعضے
فوق بعض + نے خرد یار و نہ دولت روز عرض + من ندیدم جز شقاوت در لیام + گر تو دیدستی رسان
از من سلام + ہمچو جان باشد شہ صاحب چو عقل + عقل فاسد روح را آرد بہ نقل + آن فرشتہ عقل
چون ہاروت شد + سحر آموز بد صد طاغوت شد + عقل جزوی را وزیر خود مگیر + عقل کل را ساز
ای سلطان وزیر + مر ہوا را تو وزیر خود مساز + کہ بر آید جان پاکت از نماز + کاین ہوا پر حرص و حالی
بین بود + عقل را اندیشہ یوم الدین بود + عقل را دو دیدہ در پایان کار + بہر آن گل میکشد او رنج خار
کہ نفرساید نہ ریزد ہر خزان + باد ہر خرطوم اخشم دور ازان + در چہ عقلت ہست با عقل دگر + یار باش
و مشورت کن ای پسر + با دو عقل او از بلاہا وارہی + پای خود بر اوج گردون ہا نہی + المعنی
فرماتے ہین خوش وہ شاہ کہ مخلوق کا دستگیر ہو اور اُسکے معاملات مین آصف جیسا وزیر دخیل ہو
کہ جب بادشاہ عادل اُسکا ہمنشین ہوگا تو مقدار نور اعلے نور کا ہوگا بس سلیمان سا شاہ اور آصف سا
وزیر دونون ایسے ہین جیسے نور پر نور اور عنبر پر عبیر یعنے خوشبو پر خوشبو اور جو شاہ فرعون سا ہو
اور ہامان سا وزیر تو دونون کو بدبختی سے چارہ نہین دونون کا حال تو ایسا ہی جیسے ظلمات بعضہا فوق
بعض یعنے تاریکی ایک سے ایک بڑھ کے نہ اُنکی خرد یار نہ دولت روز عرض اعمال کی جو قیامت ہی
مین نے تو سوا شقاوت کے لیئمون مین اور کچھ دیکھا نہین اگر تو نے کچھ دیکھا ہی تو میرا بھی سلام
پہونچا بادشاہ ایسا ہی جیسے جان اور عقل جیسے وزیر جب عقل فاسد ہوتی ہی تو جان کو بھی فساد کیطرف
نقل کر لیتی ہی دیکھو عقل بھی فرشتہ ہی اور ہاروت بھی فرشتہ تھا جب اُسمین فساد پیدا ہوا تو کیسا جادو
سیکھا اور سیکڑون گمراہیان خود ہو گیا یہ ہوا عقل جزوی ہی اسکو وزیر اپنا مت بنا اہی سلطان
تو عقل کل کو اپنا وزیر کر تو ہوا کو وزیر اپنا مت کر تو جان پاک تیری ہر ایک کے سامنے
نماز یعنی خمیدہ کشیدہ نہوئے مثل نماز کے اسواسطے کہ یہ ہوا پر حرص اور حالی بین ہے یعنی حال

کی چیز دیکھنے والی اور عقل کو اندیشہ یوم الدین کا ہوتا ہی یعنے روز حساب کا عقل کی دونون آنکھین پایان کار پر لگی ہین اور اُس گل کے واسطے کیسے رنج خار کے اُٹھاتی ہی جس گل کو خزان نہ مرجھا سکتی ہی نہ پریشان کر سکتی ہی اور ہر خرطوم الخشم کی ہوا اُس سے دور یعنے ناک تو بڑی لمبی ہاتھی کی سی سونڈھ اور بو بد سے واقف نہین اس مادہ سے محض بے بہرہ اور یہ بھی سن لے کہ اگرچہ تجکو عقل ہی لیکن دوسری عقل کا بھی یار ہو اور مشورت کر کسواسطے کہ ای پسر دو عقلون کے سبب سے جملہ بلاؤن سے بچا رہیگا اور پانون آسمان کی بلندیون پر رکھیگا الخلاف شرح مین از بلاہا کے قبل لفظ ہر نہین ہے

## تشبیہ دیو بمقام سلیمان علیہ السلام اور تشبیہ کرنا اُسکا سلیمان کے کامون مین و فرق ظاہر درمیان دونون کے پانا لوگون کا

قولہ دیو گر خود را سلیمان نام کرد + ملک ہر دو مملکت را رام کرد + صورت کار سلیمان دیدہ بود + صورت اندر سر دیوے مینمود + خلق گفتند این سلیمان بے صفاست + از سلیمان تا سلیمان فرقہاست + او چو بیدار نیست این ہمچون وسن + ہمچنانکہ آن حسن تا این حسن + دیو میگفتے کہ حق بر شکل من + صورتے کردہ است خوش بر اہرمن + دیو را حق صورت من دادہ است + تا بیند از دشمار او بشست + گر پدید آید بدعوے زینہار + صورت او را مدارید اعتبار + دیو شان از مکر این می گفت لیک + مینمود این عکس بردلہاے نیک + نیست بازی با ممیز خاصہ او + گر بود تمیز و عقلش غیب گو + ہیچ سحر و ہیچ تلبیس و دغل + می نہ بندد پردہ بر اہل دول + المعنی وسن لفتحتین خواب و غنودگی دیو نے اگرچہ اپنا نام سلیمان رکھا اور جانا کہ دونون مملکت کا ملک میرا مطیع ہوا اور وہ صورت کار و معاملات کی جو سلیمان سے دیکھی تھی اُنکا سا برتاؤ بھی کرتا تھا مگر وہ صورت کار پوشیدہ اُسکی بھید دیو پنے کی جاتی تھی مخلوق کہتی تھی یہ سلیمان بے صفا ہی اس سلیمان سے اُن سلیمان تک بڑے فرق ہین وہ ایک شخص بیدار ہی یہ ایک وجود خفتہ غنودہ جیسے اُن حسن سے جو امام عالم تھے اور ہمسے محسن تک یا وہ حسن جو وزیر سابق تھا اس حسن تک جو وزیر حال ہی نہایت مغائرت ہی دیو کو یہ کہتا تھا کہ اصل سلیمان مین ہی ہون اور وہ سلیمان نہین ہی جسکو تم سلیمان جانتے ہو اور سلیمان کہتے ہو وہ شیطان ہی اللہ تعالے نے اُس کو میری صورت پر بنا دیا ہی اگر وہ ظاہر ہوا اور دعوی سلیمانی کا کرے مت معتبر جانیو بس دیو تو اپنے مکر سے لوگون کو یون بہکاتا تھا اور جو نیک دل تھے اُنکو اُسکا عکس معلوم ہوتا تھا کہ شیطان یہی ہی اور سلیمان وہی جسکو یہ شیطان بتاتا ہی آپ مقولات اُسکے ہین فرماتے ہین جو ممیز ہین اُنکو فریب دینا کھیل نہین ہی خاص وہ لوگ جنکی عقل و تمیز غیب گو ہو اُنپر کوئی سحر اور کوئی مکر اور کوئی دغا پردہ

بیچ

نہین ڈال سکتی کہ وہ خزانہ غیب کے دولتمند ہین قولہ پس ہمیگفتند با خود در جواب + باژگونہ میروی
ای کج خطاب ؛ باژگونہ رفت خواہی ہمچنین + سوی دوزخ اسفل اندر سافلین + او اگر معزول گشتست
و فقیر ؛ ہست در پیشانیش بدر منیر ؛ تو اگر انگشتری را بردۂ ؛ دوزخی چون زمہریر افسردۂ ؛ ما بوش و
عارض و طاق طرنب ؛ سر کجا کہ خود ہمی ننہیم سنب ؛ ور بغفلت ما نہیم او را جبین ؛ پنجہ مانع بر آید از زمین
کہ منہ این سر مرا این سر زیر را ؛ ہین مکن سجدہ مر این ادبیر را ؛ کردمی من شرح این بس جانفزا ؛ گر نبودی
غیرت و رشک خدا ؛ ہم قناعت کن تو بپذیر این قدر ؛ تا بگویم شرح این وقت دگر ؛ نام خود کردہ
سلیمان نبی ؛ روی پوشی میکند بر ہر غبی ؛ در گذر از صورت و از نام خیز + از لقب وز نام در معنی
گریز + پس بپرس از خلق او وز فعل او + در میان خلق و فعل او بجو + کار ہر کس نیست ہین در کش
زمام + مسجد اقصی بساز و کن تمام + شد تمام القصہ مسجد بی فتور + بد سلیمان زائر مسجد مرور + المعنی
بوش بالفتح کر و فر طاق طرنب نیز کر و فر سنب سُم یعنی لوگ اُسکے خطاب کے جواب مین باخود کہتے
تھے کہ ای کج خطاب تو الٹی چال چل رہا ہے ایسا ہی الٹا دوزخ کو جائیگا اور اُسکے اس درکہ مین جو
سافلین درکون مین اسفل درکہ ہے اگر وہ سلیمان معزول و فقیر ہو گیا ہے تو کیا اُسکی پیشانی مین جو ایک بدر منیر
ہے وہ تو نہین جاتا رہیگا تو اگر انگشتری اُسکی لیگیا ہے تو لیجا تو آخر وہی دوزخ اور زمہریر افسردہ ہی تو ہے
ہم تیرے کر و فر اور صورت اور طاق طرم کے سامنے سر نہین جھکاتے اور سر کیا معنی اپنے گھوٹے گھونٹے
کا تخم بھی نہین رکھینگے اگر غفلت سے سر رکھ بھی دین تو ایک پنجہ زمین سے مانع ہو کے نکلا اور منع کرے
کہ اپنا سر اس سر زیر کے سر نگون کے سامنے مت رکھ اور خبردار اس ادبار کو سجدہ مت کر آگے فرماتے
ہین کہ مین اُسکی شرح نہایت جانفزا کرتا اگر خوف غیرت و رشک خدا تعالی کا نہ ہوتا کہ اُسکو رموز و اسرار
پوشیدہ کے بیان کرنے سے غیرت و رشک ہوتا ہے تو بھی اتنے ہی پر قناعت کر کے مان لے تو اُسکی شرح
دوسرے وقت کرونگا اپنا نام تو سلیمان نبی کیا تا ہر غبی کودن کے لیے روپوش ہو جائے تو صورت
کو چھوڑ اور نام سے اُٹھ کے الگ ہو جا اور ان لقب و نام سے معنی مین گریز کر یعنے انھین مین سے
معنی کو ڈھونڈھ لے اور اُسکی صورت یہ ہے کہ اُسکے خلق و فعل سے دریافت کر اور اُسی فعل
و خلق سے معنی کو تلاش کر ایک فعل تو یہ ظاہر ہے کہ مسجد ابھی بنائی یہ بھی کام ہر کسی کا نہین اُسی کو دیکھ کے
اپنی باگ کو اور سے روک لے القصہ جب مسجد اقصی تمام ہوئی بے کسی سستی و فتور کے
تو سلیمان اُسکے زائر ہوئے اور مسجد مرور رکھی اختلاف شرح مین معزول کو
مراول یوسف کو بوش لکھا ہے

## آنا ہر روز حضرت سلیمان کا مسجد اقصے مین بعد تمام ہونے مسجد کے براے عبادت اور ارشاد عابدون اور معتکفون کو اور جمنا گیاہ عقاقیر کا مسجد مین اور حضرت سلیمان سے باتین کرنا اُسکا

قولہ چون سلیمان نبی شاہ انام + ساخت مسجد را و فارغ شد تمام + ہر صباح اورا وظیفہ این بدے + کا مدے در مسجد اقصے شدے + نو گیاہے رستہ بودے اندرو + پس بگفتے نام و نفع خود بگو + تو چہ داروئی و نامت بر چہ است + تو زیان بر کہ و نفعت بر کہ است + پس بگفتے ہر گیاہے فعل و نام + کہ من آنرا جانم و این را حمام + من مر آنرا زہرم و این را شکر + نام من اینست بر لوح قدر + پس سلیمان با حکیمان زان گیا + شرح کردی ضر و نفعش ای کیا + ای طبیبان از سلیمان زان گیا + عالم و دانا شدند و مقتدا + تا کتبہاے طبیبی ساختند + جسم را از رنج مے پرداختند + این نجوم و طب وحی انبیاست + عقل و حس را سوے بیسو رہ کجاست + عقل جزوی عقل استخراج نیست + جز پذیرائی فن و محتاج نیست + قابل تعلیم و فہمست این خرد + لیک صاحب وحی تعلیمش کند + جملہ حرفتہا یقین از وحی بود + اول او لیک عقل او را فزود + ہیچ حرفت را ببین کاین عقل ما + تا ند او آموخت بے ہیچ اوستا + گرچہ اندر مکر موانگاف بد + ہیچ پیشہ رام بے استا نشد + دانش پیشہ ازین عقل ار بدے + پیشہ بے اوستا حاصل شدے + یعنی جب سلیمان نبی نے جو سلطان مخلوق کے تھے مسجد بنائی اور بنا کے بالکل فارغ ہوئے تو وظیفہ اپنا مقرر کیا کہ جب صبح آتی تھی تو مسجد اقصے مین جاتے تھے جو نئی گھاس اُسمین جمی ہوئی پاتے اُس سے کہتے کہ تو اپنا نام اور نفع بتا تو کس مرض کی دوا ہے اور نام تیرا کس صفت پر ہے تو زیان کسکے واسطے ہے اور نفع تیرا کسپر ہے بس ہر گیاہ اپنا فعل و نام بتاتی کہ مین فلان کی جان ہون اور فلان کی موت حمام بالکسر مرگ اور اُسکے لیے مین زہر ہون اور اُسکے لیے شکر اور لوح قدر پر میرا یہ نام مقرر ہے بس سلیمان اُن گھاسون کی شرح حکیمون سے فرماتے اور ہر ایک کا ضرر و نفع بتاتے وہ طبیب بدولت سلیمان کے اُن گھاسون کے عالم و دانا اور مقتدا ہو گئے کتابین طبیبی کی بنائین اور لوگونکے جسم کو رنج و مرض سے خالی و صاف کیا بس یہ نجوم و طب انبیا کی وحی سے ہے ورنہ عقل و حس کو طرف اُسکے جو بیسو و بے طرف ہے دخل کہان ہے چنانچہ اکثر انبیا نے بعض معاملات طبی و تاثیرات ادویہ و کیفیت اجسام و اعضا و گردش کواکب وغیرہم کے بیان کیے ہین کہ اُنکی مدد سے منجمین و اہل طب نے جودت طبع سے اور باتین پیدا کرکے علم بنالیا ہے اسواسطے کہ عقل جزوی عقل تخراج کی نہین کہ اپنی طرف سے کوئی بات نکالے

ہان اگر کوئی اہل فن اُسکو سکھا بتائے تو سیکھ ضرور لیگی اسکے قابل ہو والا خاص محتاج بتانے والے کی ہو
کہ ابتداءً کوئی بتاوے اور یہ بتانے والا بھی کوئی صاحب وحی ہو اسلیے کہ جملہ حرفے یقین جان کہ
وحی سے ہین ابتداءً انکی وحی سے پھر عقل نے اُسکو بڑھالیا ہر حرفہ کو دیکھ اور غور کر کہ یہ عقل ہماری جبتک
کوئی استاد نہ سکھائے کسی حرفہ کو کب سیکھ سکتی ہو اگرچہ یہ عقل جزوی مگر ہین بڑی موشگاف بال کی
کھال نکالنے والی ہو مگر پیشہ کوئی بے استاد کے اُسکا مطیع ورام نہوا اور کیسے ہوتا کہ اگر دانش
پیشہ کی عقل سے ہوتی تو ہر پیشہ بے استاد کے حاصل ہوجاتا کوئی کسی کا استاد نہوتا لخلاف
شرح مین کیست کا مرکز نگیا ہو آن طبیبان کو ای طبیبان گرچہ اندر مکر کو ندر مگر لکھا ہے

سیکھنا پیشہ گورکنی کا زاغ سے کہ قابیل نے زاغ سے سیکھا بیل اس سے کہ یہ پیشہ نہ تھا

قولہ کندن گوری کہ کمتر پیشہ بود + کے زفکر وحیلہ واندیشہ بود + گر بدے این فہم مر قابیل را + کے نہادی
بر سر او ہابیل را + کہ کجا غائب کنم این کشتہ را + این بخون وخاک در آغشتہ را + دید زاغی زاغ مردہ
در دہان + بر گرفتہ در ہوا گشتہ پران + از ہوا زیر آمد و او شد بفن + از پی تعلیم او را گور کن + پس
بچنگال از زمین انگیخت گرد + زود زاغ مردہ را در گور کرد + دفن کردش پس بپوشیدش بخاک +
زاغ از الہام حق بد علمناک + گفت قابیل آہ شہ بر عقل من + کہ بود زاغے زمن افزون لفن + عقل
کُل را گفت مازاغ البصر + عقل جزوی میکند ہر سو نظر + عقل مازاغست نور خاصگان + عقل زاغ استاد
گور مردہ دان + جان کہ او دنبالۂ زاغان پرد + زاغ اورا سوے گورستان برد + ہین مرو اندر پے نفسی
چو زاغ + کو بگورستان برد نے سوے باغ + گر روی رو در پی عنقای دل + سوے قاف و مسجد
اقصای دل + المعنی شہ ایک کلمہ ہو کہ مقام نفرت وکراہت مین استعمال کرتے ہین اوپر جو کہا ہے کہ
بے وحی والہام کے ابتدا کسی پیشہ کی نہین ہو دیکھو قبر کھودنا کہ ایک ادنی پیشہ ہو یہ بھی تو کسی فکر یا حیلہ
اندیشہ سے نہین ہو اگر یہ سمجھ قابیل کو ہوتی تو اپنے سر پر ہابیل اپنے بھائی کی لاش جسکو مار ڈالا تھا کیون
رکھے پھرتا جیسا کہ قرآن مین ہو فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ فقتلہ فاصبح من الخاسرین پس اچھا دکھایا
اُسکو یعنی قابیل کو اُسکے نفس نے مار ڈالنا اپنے بھائی ہابیل کا سو مار ڈالا اُسکو جس سے زیانکار
دنیا وعقبےٰ کا ہوا اور کہتا تھا کہان اس کشتہ بخاک وخون آغشتہ کو چھپاؤن دیکھا کہ ایک زاغ زاغ مردہ
منھ مین لیے ہوے ہوا پر اڑتا ہو پھر ہوا سے اترا اور قابیل کو اس فن کی تعلیم کے لیے گور کھودنے لگا
اسطرح کہ چنگل سے زمین کو کریدی اور فورا مرے ہوئے کوّے کو اُسمین ڈال کے گڑھے مین کر دیا اور دفن کر کے
خاک سے چھپا دیا کہ وہ زاغ الہام حق سے علمناک تھا چنانچہ آیت کریمہ فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض

لیریہ کیف یواری سواۃ اخیہ پس بھیجا اللہ نے ایک کوا کہ کویدے زمین اور دکھائے اسکو کہ کیسے چھپائے وہ
اپنے بھائی کو یہ دیکھکر قابیل نے کہا کہ آہ شہ ہی میری عقل پر کہ کوا مجھسے اپنے فن مین زیادہ ہو جیسا کہ آیت
کریمہ ناطق ہی قال یا ویلتا اعجزت ان اکون مثل ہذا الغراب فاواری سوأۃ اخیہ فاصبح من النادمین کہا
ہاے خرابی مین ایسا بھی نہوا کہ مثل اس کوے کے ہوتا تو چھپاتا مین برائی اپنے بھائی کی پس ہوا نادمون سے
کہ میری عقل ایسی نہوئی اب مقولات اسکے ہین یعنے حق تعالے نے عقل کل کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین مازاغ البصر وماطغی کہا ہی کہ نہ کجی کی انکی بینائی نے نہ زیادتی جو دید آلہی باید وشاید تھی وہ دیکھی پس اصل
دیکھنا بصر انکی ہی جسکی صفت خدا تعالے فرماتا ہی اور یہ عقل جزوی جو ہر کسی کو دی ہی اسکی نظر ہر طرف ہے
اقسام انواع خیالات کی بھری ہی پس تو اسی عقل مازاغ کو نور خاصون کا سمجھ اور جو عقل زاغ کی یعنے انکے
خلاف کی ہی اسکو استاد مردہ کے گور کا جان اگر جان آدمی کی ایسے زاغون کے پیچھے اڑیگی زاغ اسی
گورستان ہی کو لیجاینگے خبردار ہو تو اس نفس کے پیچھے کہ مثل زاغ کے ہی ہرگز مت جا کہ یہ گورستان ہی کو لیجائیگا
اگر تجکو جانا ہی ہی تو عنقا دل کے پیچھے جا تا سیر قاف اور مسجد اقصلے دل کی تجھے دکھائے قولہ نو گیا ہے
ہر دم از سودا ے تو + میدمد در مسجد اقصاے تو + تو سلیمان وار داد او بدہ + پے برازو بے پاے رد برمنہ + زانکہ خاک این زمین با ثبات + باز گوید با تو از انواع نبات + در زمین گر نیشکر ور خود نیست + ترجمان
ہر زمین نبت ویست + پس زمین دل کہ نقش فکر بود + فکرہا اسرار دل وا مینمود + گر سخن کش یابم اندر انجمن +
صد ہزاران گل بر ویم زین چمن + ور سخن کش نیست ای زن بمزد + میگریزد نکتہ از پیشم چو دزد + مستمع
گر نیست خاموشی بہ است + نکتہ از نا اہل گر پوشی بہ ست + جنبش ہر کس بسوی جاذب است + جذب
صادق نے چو جذب کاذب است + میروی گہ گمرہ و گہ در رشد + رشتہ پیدا نی و آن کت می کشد +
اشتر کورے مہار تو رہین + تو کشش می بین مہارت را مبین + گر شدی محسوس جذب آن مہار +
پس نماندے این جہان دار الغرار + گبر دیدی کو پئی سگ میرود + سخرۂ دیو ستنبہ میشود + در پئے
او کے شدے مانند حیز + پاے خود واپس کشیدی گبر نیز + المعنی ہر دم ایک گیاہ نئی تیرے سودا سے
تیری مسجد اقصلے دل مین جمتی ہی تو سلیمان کی طرح سب کا حق ادا کر اور اچھے برے کو سمجھ اور ہر ایک سے
کھوج معنی کا لگا اور پاؤن روک اسکے سر پر مت رکھ اسلیے کہ خاک اس زمین با ثبات کی تجھسے ہر نوع کا
حال کہیگی اگر زمین نیشکر ہی یا خود نے ہی ترجمان ہر زمین کی اسکی روئیدگی ہی پس زمین دل کی کہ روئیدگی
اسکی فکر ہی وہی فکرین اسرار دل کی ظاہر کرتی ہین افسوس اس انجمن مین کوئی سخن کش نہین پاتا اگر
پاؤن تو لاکھون گل اس چمن سے ہم حاصل کرین ای سبزی وشادابی اور اگر ای زن بمزد تجکو سخن کش

دیکھتا ہون کہ تو ہی ہی تو وہ جو کہ مکتے نفیس ہین میرے سامنے سے ایسے بھاگے جاتے ہین جیسے چور سے
بھاگتے ہین پس جب مستمع نہین ہی تو خاموشی بہتر ہی اور نااہل سے اگر نکتہ چھپائے تو وہ بھی بہتر ہے جنبش
ہر کسی کی طرف جاذب کے ہوتی ہی اگر جذب کاذب ہی تو جذب صادق نہین اب اُنہین تیرا یہ حال کہ کبھی
تو گمراہ ہوجاتا ہی اور کبھی راہ راست پر چلتا ہی اور وہ دوڑی کہ تجکو کھینچ رہی ہی ظاہر نہین چھپی ہوئی ہے
اور تو کھنچا جاتا ہی جیسے ایک اندھا اونٹ تیری مہار مین پھنسا ہوا ہی تو اُسکی کشش کو دیکھ رہا ہی اپنی
مہار کو نہین دیکھتا اور یہی بھی یہ کہ اگر جذب اُس مہار کا محسوس ہوتا تو یہ جہان دار الغرار ہی خانۂ فریب
باقی نہ رہتا گبر کو تو نے دیکھا ہوگا کہ وہ کتے کے پیچھے جاتا ہی جیسے راہ بھول جانے کے وقت کتون کو
آگے کر دیتے ہین اور آپ اُنکے پیچھے چلتے ہین بس وہی گبر مسخرہ دیو ستنبہ کا ہوتا ہی ستنبہ بکسر اول
و فتح تا صورت مکروہ اور وہ صورت ہولناک جو خواب مین نظر آتی ہی اگر یہ حال جانتا تو کتے کے پیچھے مثل
اُسکے وہ چیز کیون جاتا بلکہ وہ گبر بھی خود اپنے پانون واپس کھینچتا الخلاف شرح مین تو گیا ہی کو تو گیا ہی
انواع کو نواع بردیم کو بردیم از پشم کو پشیم مبین کو ببین ستنبہ کو ستینہ قولہ گاو گر واقف
ز قصابان بدی + کے پئے ایشان بدان دکان شدی + یا بخوردی از کف ایشان سبوس + یا بدادے
شیر شان از چاپلوس + ور بخوردے کے علف ہضمش شدے + گر ز مقصود علف واقف بدے +
پس ستون این جہان خود غفلت ست + چیست دولت کاین دوادو با لتست + اولش دودو بآخر لت بخور +
جز درین ویرانہ نبود مرگ خر + تو بجد کاریکہ بگرفتی بدست + عیبش ایندم بر تو پوشیدہ شدست + زان ہمی تانے
بدادن تن بکار + کہ بپوشید از تو عیبش کردگار + ہمچنین ہر فکر کہ گرمی دران + عیب آن فکرت شدست از تو
نہان + بر تو گر پیدا شدے زان عیب وشین + زان رمیدی جانت بعد المشرقین + حال کاخر زان پشیمان
شوی + گر بدے این حالت اول کے روی + پس بپوشید اول آن بر جان ما + تا کنیم آن کار بر وفق قضا +
چون قضا آورد حکم حق پدید + چشم واگشت و پشیمانی رسید + آن پشیمانی قضائے دیگرست + پس پشیمانی
بہل حق را پرست + ور کنی عادت پشیمان خور شوی + زان پشیمانی پشیمان تر شوی + نیم عمرت در پریشانی
رود + نیم دیگر در پشیمانی شود + ترک این فکر و پشیمانی بگو + حال و کار و یار نیکو تر بجو + المعنی مثل حال گبر
گنتا دالے کے حال گاو قصاب کا ہی کہ گاو اگر قصابون کے حال سے واقف ہوتی تو اُنکے پیچھے پیچھے
کب اُس دکان کو جاتی یا کب اُنکے ہاتھ سے سبوس کھاتی اور کب خوشامد سے اُنکو دودھ پلاتی اور جو
گھاس کھاتی وہ غم کے مارے کب اُسکو ہضم ہوتی جو علف و سبوس کے مقصود سے واقف ہوتی کہ سب سے
قصد میرے ذبح کا ہی پس ستون اس جہان کی خود غفلت ہی اور دولت کو تو غور کر دکہ یہ کیا ہی دوادو اور لت ہی

اول تو اُسکی دوود ہی یعنے دوڑا دوڑا پھر اور آخر مین لاتین کہا بس خیال کرو تو گدھون کی موت اس ویرانہ مین ایسے ہی ہوتی ہو تو نے جس کام کو بہت مضبوط ہاتھ سے پکڑا ہی عیب اُسکا اُسوقت مین تجھپر چھپا ہوا ہی تو اُس سبب سے اُس کام کو اختیار کرکے یمین دوڑتا ہی کہ کردگار پاک نے اُسکا عیب تجھسے چھپایا ہے ایسے ہی ہر فکر جسمین تو تیز وگرم ہورہا ہی عیب اُس فکر کا تجھسے نہان ہی اور وہ ایسا عیب ہی کہ اگر تجھپر ظاہر ہو جاتا تو تیری جان اُس سے بعد المشرقین کو بھاگ جاتی وہ حال کہ آخر مین اُس سے تو پشیمان ہوتا ہی اگر وہ حالت اول مین ہو تو کبھی اُدھر کو نہ جائے پس خداتعالے نے اول مین اُسکو ہماری جان پر چھپایا تو ہم اُس کام کو موافق حکم قضا کے کرین جب قضا سے حکم حق ظاہر ہو گیا تب آنکھین کھل گئین اور پشیمانی ہوئی کہ یہ کیا ہوا اب وہ پشیمانی دوسری قضا ہی بس پشیمانی کو چھوڑ اور خداتعالے کی بندگی کر اور جو عادت پشیمانی کی کریگا پشیمانی خور ہو جائیگا اس پشیمانی سے پشیمان تر ہوگا آدمی عمر تیری پریشانی مین گذری آدمی رہی پشیمانی مین جائے لاجرم اس فکر و پشیمانی دونون کا ترک کر اور حال و کار بار نیک تر ڈھونڈھ الخلاف شرح مین چاپلوس حانہ وس سالکھا ہی کہ گرمی کو کہ گرمی قولہ ورنداری کارنیکو تر بدست + پس پشیمانیت بر فوت چہ است + گر ہمیدانی رہ نیکو پرست + ورندانی چون بدانی کاین بدست + بد ندانسے تا ندانی نیک را + ضد را از ضد توان دید الفتی + چون ز ترک فکر این عاجز شدے از گنہ آنگاہ ہم عاجز بدے + چون بدے عاجز پشیمانی ز چیست + عاجزی را باز گو کز جذب کیست + عاجزی بیقادری اندر جہان + کس ندیدست و نباشد این بدان + ہمچنین ہر آرزو کہ میبری + تو ز عیب آن حجابی اندری + ور نمودی علت آن آرزو + خود رمیدے جان تو زین جستجو + گر نمودی عیب آن کار او ترا + کس نبردے کشکشان آنسو ترا + وان دگر کاری کزان کار ے نفور + زان بود کہ عیبش آمد در ظہور + آنخدا ے راز دان خوش سخن + عیب کار بد ز ما پنہان مکن + عیب کار نیک را منما بما + تا نگردیم از روش سرد و ہبا + ہمیران عادت سلیمان سنی + رفت در مسجد میان روشنی + قاعدہ ہر روز را میجست شاہ + کہ ببیند مسجد اندر نو گیاہ + دل ببیند سر بدان چشم صفی + آن حشا لشش کہ شد از عامہ خفی + المعنی اگر تو یہ کہے کہ کار نیکو تر میرے اختیار مین نہین ہی خدا کے اختیار مین ہی تو وہ جو فوت ہو گیا وہ بھی تو خدا کے اختیار سے ہوا پھر تجکو پشیمانی کس چیز پر ہے جس راہ کو نیک جانتا ہی اُسی کی پرستش کر اور جو نہین جانتا کہ نیک ہے یا نہین تو یہ کیسے جانتا ہی کہ یہ بد ہی جبتک بد کو نہین جان لیگا نیک کو نہین جان پائیگا ضد کو ضد سے دیکھتے ہین الفتی جبکہ اس فکر کے ترک سے تو عاجز ہوا تو گناہ کے وقت مین گناہ سے بھی تو تو عاجز تھا اور جب تو عاجز تھا تو بتا پشیمانی کس بات کی ہی اور عاجزی کو اپنی بتا کہ وہ کسکے جذب سے تھی عاجزی و بیقادری

محض جہان مین کسی نے نہین دیکھی ہی نہ یہ جہان اُسکے ساتھ ہی ایسے ہی جو آرزو کہ تو کرتا ہی اُسکے عیب سے بھی تو حجاب مین ہی اگر وہ علت جو اُسکے ساتھ لگی ہی تجکو دکھا دیتا تو خود تیری جان اُسکی جستجو سے بھاگتی پھر سکتے ہین اگر عیب اُس کام کا وہ تجکو دکھا دیتا پھر تجکو کھینچ تان کے بھی کوئی اُدھر نہ لیجا سکتا ایسی نفرت تجکو اُس کام سے ہوتی اور جس کام سے تو نفرت کر رہا ہی وہ اِسی سبب سے ہی کہ عیب اُسکا تجھپر ظاہر ہوگیا ہی اب اشعار دعائیہ ہین کہ ہی خداا رزدان خوش سخن جو کام بد ہین اُنکا عیب ہمسے پوشیدہ مت کر اور عیب کار نیک کا ہمکو دکھاے مت تو اپنے چلن سے ہم سرور ہبا نہو جائین ای پریشان و سرگردان جیسے حضرت سلیمان سنی ای شریف و بزرگ اپنی عادت پر ہر روز مسجد مین گئے اور پر روشنی مین گئے کہ وہ روشنی دل ہی روزمرہ کے قاعدہ کی جستجو و تلاش وہ شاہ عالیجاہ رکھتے تھے کہ مسجد مین کہین نئی گھاس دیکھین تا چشم صفی و برگزیدہ کے ساتھ دل اُنکا بھید حاصل کرے اُن گھاسون سے جو عام سے چھپی ہوئی تھین الخلاف شرح عیب کاری مین یا غلط لکھی ہے

## قصۂ صوفی کہ گلستان مین سر بزانوے مراقب بیٹھا تھا یارون نے کہا کہ سر اُٹھا اور سیر گلستان کی کر کہ فانظروا الے آثار رحمۃ اللہ

قولہ صوفی در باغ از بہر کشاد + صوفیانہ روے بر زانو نہاد + پس فرو رفت او بخود اندر نغول + شد ملول از صورت خوابش فضول + کہ چہ خسپی آخر اندر رزرنگر + این درختان بین و آثار خضر + امر حق بشنو کہ گفتست انظروا + سوی این آثار رحمت آر رو + گفت آثارش دلست ای بوالہوس + آن برون آثار آثار ست بس + باغہا و سبزہا در عین جان + بر برون عکسش چو در آب روان + آن خیال باغ باشد اندر آب + کہ کند از لطف آب آن اضطراب + باغہا و میوہا اندر دلست + عکس لطف آن برین آب و گلست + گر نبودے عکس آن سرو سرور + پس نخواندی ایزدش دار الغرور + این غرور نست یعنی این خیال + ہست از عکس دل و جان رجال + جملہ مغروران برین عکس آمدہ + بر گمانی کاین بود جنت کدہ + میگریزند از اصول باغہا + بر خیالی میکنند آن لاغہا + چونکہ خواب غفلت آید شان بسر + راست بینند و چہ سود ست از نظر + پس بگورستان غریو افتاد و آہ + تا قیامت زین غلط و احسرتاہ + ای خنک آنرا کہ پیش از مرگ مرد + یعنی او از اصل رز بوئے ببرد + المعنی ایک صوفی نے باغ مین واسطے کشف و کشود کے صوفیون کی طرح مراقبہ مین مُنھ زانو پر رکھا تھا اور ایک گوشہ مین نہایت ہی بیخود رفتہ ہو رہا تھا ایک فضول اُسکی صورت خواب کی خیال کرکے ناخوش ہوا اور کہا کیا سوتا ہی آخر اس درخت انگور کو تو دیکھ کیسا سبز ہو رہا ہی اُسکے سوا اور یہ درخت اور اُنکے آثار سبز اور حکم خدا کا ہی فرما اسکو سن انظروا الے آثار رحمۃ اللہ نظر کرو

طرف نشانیون رحمت خدا کے تو کیون نہین آثار رحمت کی طرف متوجہ ہوتا صوفی نے کہا اے بوالہوس وہ
آثار جنکو تو آثار سمجھتا جانتا ہے وہ یہ نہین ہین وہ آثار دل ہے اور یہ آثار ظاہر اُس آثار کے جو دل ہے
آثار ہین اصل آثار دل ہے سارے باغ اور سبزے چشمۂ جان مین ہین اور ظاہر پر جو کچھ عیان ہین
وہ انھین باغون اور سبزون کا عکس ہے جیسے پانی مین نمایان ہوتا ہے وہ خیال باغ کا ہوتا ہے جو پانی مین
نظر آتا ہے نہ اصل باغ کہ لطف آب سے پانی مین ہلتا ڈلتا ہے جملہ باغ و میوے دل مین موجود ہین
انھین کے لطف کا عکس اس آب وگل پر ہے اور اُسی سرو سرور کا عکس ہے اگر نہوتا تو اللہ تعالے اُسکو
دار الغرور نہ کہتا یعنے گھر دھوکے کا بس یہ غرور وہی ہے یعنے یہ خیال کہ عکس دل وجان مردم سے ہے
بس سب مغرور دھوکا کھائے ہوئے اس عکس پر گرویدہ ہین اس گمان سے کہ جنت کدہ یہی ہے اور عجب
یہ کہ جو اصول باغ ہے اُس سے تو دور دور بھاگتے ہین اور خیال پر بازیان اور خوشیان کر رہے ہین جسوقت
خواب غفلت کی جسکا سویا جاگتا ہی نہین سر پر آئیگی اُنکو اُس خیال کا حال نظر آئیگا اور وہ نظر اُسوقت
سودمند نہوگی ہائے وحسرت اُسی غلط کے بدولت کیسے شور وآہ گورستانون مین ہین اور قیامت تک رہینگے
کہ اصل کو چھوڑ کے خیال کے لیے یہ واویلا ہے بس خنک وہ شخص جو قبل مرنے کے مر گیا یعنے وہ اصل زر
سے جسکو تو بتا رہا ہے بولے گیا اور بر خوردار ہوا

## غمگین ہونا سلیمان کا مسجد مین خروب جمنے سے جب خروب سخن مین آیا اور خاصیت اپنی بیان کی

قولہ پس چنین روزے سلیمان از قضا + شد بعادت مسجد اندر الفتی + تو گیاہے دید اندر گوشۂ + رستہ بر وے
دانہ ہمچون خوشۂ + دید بس نادر گیاہے سبز وتر + میر بود آن سبزیش نور از بصر + بس سلامش کرد در دم
آن حشیش + او جوابش گفت وبشگفت از خوشیش + گفت نامت چیست برگو بیدہان + گفت خروبست
ایشاہ جہان + گفت اندر تو چہ خاصیت بود + گفت من رستم مکان ویران شود + منکہ خروبم خراب منزلم + ہادم
بنیاد این آب وگلم + پس سلیمان آنزمان دانست زود + کہ اجل آمد سفر خواہد نمود + گفت تا من ہستم این مسجد
یقین + در خلل ناید ز آفات زمین + تا کہ من باشم وجود من بود + مسجد اقصے مخلل کے شود + پس خراب مسجد
ما بیگمان + نبود الا بعد مرگ ما بدان + مسجدست این دل کہ جسمش ساجدست + یار بد خروب ہر جا مسجد
ست + یار بد چون رست در تو مہر او + ہین ازو بگریز و کم کن گفتگو + المعنی خروب نام گیاہ ایسے ہی ایکدن
حضرت سلیمان اتفاقاً حکم الٰہی سے اپنی عادت کے موافق مسجد اقصے مین تشریف لے گئے ایک نئی گھاس جمی ہوئی
ایک گوشہ مین پائی کہ اُسپر خوشہ کے ایسے دانے تھے اور اُسکو نہایت ہی نادر دیکھا سبز وتر کہ سبزی اُسکی نور
بصر کو لیجاتی تھی یعنے نور بصر اس سے الگ نہین ہوتا تھا بس حشیش نے اُسی وقت اُنکو سلام کیا آپ نے

اُسکو جواب دیا اور اُسکی خوشی سے نہایت ہی شگفتہ ہوے کہا بتا تیرا نام کیا ہی اے بے دہان یا بے دہن
کے ہمکو جواب دے کہا اے شاہ جہان میرا نام خروب ہی کہا تیری خاصیت کیا ہی کہا خاصیت یہی کہ
مین جہی اور مکان ویران ہوا میرا نام جو خروب ہی اُسی سبب سے ہی کہ خراب کنندۂ منزل کی ہون اور
اس آب وگل کی بنیاد ڈھانے والی بس سلیمان نے اُسی وقت جان لیا فوراً کہ میری اجل آگئی ہے مجکو
یہان سے سفر کرنا ہوگا پھر کہا جبتک مین ہون یقین کہ یہ مسجد آفات زمین سے کسی خلل مین نہ آئے گی
جبتک مین ہون اور میرا وجود ہی مسجد اقصےٰ مختل نہین ہوسکتا بس خراب ہماری مسجد کا اس گیاہ سے
بیشک نہوگا مگر بعد ہمارے اب مقولے اُسکے ہین کہ مسجد کیا ہی تیرا دل اور ساجد اسکا تیرا جسم اور یار بد
ویران کرنے والا اُسکا خروب جہان کہین یہ مسجد ہی جب اس یار بد کی محبت تیرے دل مین پیدا ہوئی
اور جب ہی ذرا جہی تو خبردار تو اس سے بھاگ بس زیادہ گفتگو ہمسے مت کر یہی کافی ہی قولہ برکن از بیخش
کہ گر سر بر زند + مر ترا و مسجدت را بر کند + عاشقا خروب تو آمد کژی + ہمچو طفلان سوی کژ چون میغژی +
خویش را نادان و مجرم دان بترس + تا نذزد دازتو این استاد درس + چون بگوئی جاہلم تعلیم دہ + اینچنین
انصاف از ناموس بہ + از پدر آموز ای روشن جبین + ربنا گفت وظلمنا پیش ازین + نے بہانہ کرد و نے تزویر
ساخت + نے نوا مکر و حیلت بر فراخت + باز ان ابلیس بحث آغاز کرد + کہ بدم من سُرخ رو گردیم زرد +
رنگ رنگ تست صباغم توئی + اصل جرم و آفت و داغم توئی + ہین بخوان رب بما اغویتنی + تا نہ گردی
جبرے و کژ کم تنی + بر درخت جبر تا کے بر جہی + اختیار خویش را یکسو نہی + ہمچو آن ابلیس و ذریات او +
با خدا در جنگ و اندر گفتگو + چون بود اکراہ با چندین خوشی + کہ تو در عصیان ہمی دامن کشی + آنچنان کس
خوش رود در گمرہی + کس چنان رقصان رود در گمرہی + المعنی بس تو اس یار بد خروب کو جڑ بنیاد سے اکھیڑ ڈال
اگر یہ سر اُٹھائیگا تو تجکو اور تیری مسجد سب کو ڈھا دیگا اے عاشق تو نے جانا تیرے لیے خروب کیا ہی کجی ہی
اور تو بچون کی طرح چوتڑون کے بل اس کجی کی طرف سرکتا ہی تو کیون سرکتا ہی تو آپ کو نادان و مجرم بنا
اور اس بات سے ڈرتا رہ کہ تجھسے یہ سبق استاد چھپا نہ رکھے جیسے ایک مدت مین آدم کو بعض کلمات القا کیے
تھے جب تو کہیگا مین جاہل ہون مجکو تعلیم دے تب وہ استاد تجکو تعلیم کریگا بس یہ انصاف تیرا تیرے ناموس
اور آپ کو عالم و دانا جاننے سے بہت بہتر ہی تو اے روشن جبین اس بات کو اپنے باپ سے سیکھ کیسا اس نے
قبل ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین کہا ہی اے رب ہمارے ہمنے اپنے نفسون پر
ظلم کیا اگر نہ بخشے تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہر آئینہ ہم زیانکارون سے ہونگے نہ اُنھون نے کوئی بہانہ اور
تزویر کیا نہ کوئی مکر و حیلہ اُٹھایا بے تکلف اقرار جرم و نادانی کا کیا اور دیکھو ابلیس نے خدا تعالے سے

ایسی بحث شروع کی کہ مین سرخرو تھا تو نے مجکو زرد رو کیا جو کچھ میرا رنگ ہے تیرے ہی رنگ کا ہے میرا صباغ تو ہی ہے اور اصل میرے جرم کی اور آفت میرے داغ کی بھی تو ہی ہے تجھسے ہی مجرم ہوا اور تو ہی آفت میرے داغ کا ہوا خبردار ہو اور فبما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم پڑھو یعنے قسم ہے مجکو تیرے بہکانے کی کہ ضرور بیٹھو نگا مین اُنکے واسطے تیری سیدھی راہ پر تا بہکاون تو تو جبری وجہ نہو جائے جیسے ابلیس ہوا اور خدا تعالے کو الزام دیا تو بہت سی اپنی شیخی مت ظاہر کر تو درخت جبر پر کبتک چڑھا رہیگا اور اختیار اپنا ایک کنارے رکھدیگا جیسے ابلیس اور اُسکے ذریات خدا سے جنگ و گفتگو مین ہین نافرمانی کرنے کو تو کیسے خوشی خوشی آئے دامن عصیان کا چڑھائے ہوئے جو کہ اکراہ نافرمانی کو لازم تھا جب اکراہ سامنے آیا تو پھر ناخوشی وناگواری کیا ایسا خوش کوئی بھی مگر وہی مین چلتا ہے اور ایسا خوش کوئی بھی گمراہی مین ناچتا ہے الخلاف شرح مین مکرہی کو مگرہی بکاف عجمی لکھا ہے قولہ بست مردہ جنگ میکردی دران + کہ ہمی دادند پندآن دیگران + کہ صواب اینست وراہ اینست و بس + کے زند طعنہ مرا جز ہیچکس + کے چنین گوید کسے کو گمرہست + چون چنین جنگد کسے کو بیرہست + ہرچہ نفست خواست داری اختیار + ہرچہ عقلت خواست آری اضطرار + داند آن کونیکبخت و محرمست + زیرکی ابلیس و عشق از آدمست + زیرکی آمد سباحت در بحار + کم رہد غرقست او پایان کار + ہل سباحت را رہا کن کبر و کین + نیست جیحون نیست جو دریاست این + وانگہان دریاے ژرف بے پناہ + در رباید ہفت دریارا چو کاہ + عشق چون کشتی بود بہر خواص + کم بود آفت بود اغلب خلاص + زیرکی بفروش حیرانی بخر + زیرکی ظنست وحیرانی نظر + عقل قربان کن بپیش مصطفے + حسبی اللہ گو کہ اللہ ام کفے + ہمچو کنعان سرزکشتی وا مکش + کہ غرورش داد نفس زیرکش + کہ برآیم بر سر کوہ مشید + منت نوحم چرا باید کشید + چون رہی از منتش ای بیرشد + کہ خدا ہم منت او میکشد + چون نباشد منتش برجان ما + چونکہ شکر منتش گوید خدا + تو چہ دانی اے غرارہ پر حسد + کہ نہادن منت او را میسد + المعنی سباحت شنا غرارہ احمق وگول یعنے سوائے رقص گمراہی کے جتنی لڑائی کہ بیس آدمی لڑین اُتنی تو اکیلا لڑتا ہے کہ مجکو یہی نصیحت دی ہے اُن لوگون نے جو تمھارے سوا ہین اور کہدیا ہے کہ بس صواب یہی ہے اور راہ یہی ہے پھر مجکو طعنہ اس معاملہ مین سوائے ہیچ آدمی کے کون کرسکتا ہے اب مین جانتا ہون جو آدمی کہ گمراہ ہے وہ کب ایسی بات کہیگا جو بے راہ ہے وہ ایسی لڑائی کب لڑیگا اب مولانا فرماتے ہین کہ جو خواہش تیرے نفس کی ہوئے اُسمین تو مجکو سب اختیار ہین اور جو عقل چاہے اُسمین تو اضطرار پیش لائے اے بے اختیاری اے بیچارگی بس جو شخص نیکبخت و محرم ہے خوب جانتا ہے کہ زیرکی جو مایۂ غرور ہے ابلیس سے ہے

اور عشق جو مادۂ خاکساری ہی آدمی سے ہی زیرکی تو شناوری دریاؤن کی ہی جسمین بچنا کم ہی اور انجام
ڈوبتا ہی ہی تو اس شناوری کو چھوڑ اور کبر و کین سب سے مُنھ موڑ اسلیے کہ یہ زیرکی جیحون نہین ہی نہر
نہین ہی ایک سمندر ہی جسکی شناوری محال اور رہا وہ دریاے ژرف بے پناہ کہ ہفت دریا کو تنکے کی طرح
بہالیجاے اس دریا کی کشتی عشق ہی واسطے خاص لوگون کے جسمین آفت کم ہی اور اکثر نجات ہی بس
تو زیرکی کو چھوڑ اور حیرانی کا خریدار بن جو عشق ہی اسلیے کہ زیرکی ایک ظن ہی اور حیرانی نظر ہی علانیہ
اپنی عقل کو سامنے مصطفےٰ کے قربان کر کہ وہ عقل کل ہین اور حسبی اللہ کہ کہ خدا میرا کافی ہی تو کنعان کیطرح
کشتی مصطفےٰ سے ہاتھ مت کھینچ جیسا کہ اُسکو اُسکے نفس زیرک نے دھوکا دیا کہ مین کوہ بلند پر چڑھجاؤنگا پھر
احسان نوحؑ کا کیسے اُٹھاؤن فرماتے ہین اے بیرشد تو اُنکی منت سے کب رہائی پائیگا جبکہ خود خدا منت کش
اُنکا ہی پھر ایسے شخص کی منت ہماری جان پر کیسے نہو جبکہ خدا شکر اُنکی منت کا کہتا ہی تو کیا جانے اے احمق پر حسد
ہر چند کہ منت نہاد ن اُسی کو پہونچتا ہی اور اُسی کے سزاوار ہی بس وہ منت کشی نوح کی بھی بحقیقت اُسی کی منت
تھی اور سنت کشی خدا تعالے کی یہ ہی وہ اُنکے جہد و جہاد دین مین اُنسے راضی و خوش ہوکے اُنکی شفاعت
گنہگارون کے حق مین قبول کرتا ہی الخلاف شرح مین اوپر کے دو شعر متن مین نہین ہین لیکن شرح
ایک کی کچھ لکھی ہی غرقست کو فوقست اور خدا ہم کو خدا یم لکھا ہی قولہ کاشکے او ناشنا آموختی + تا طمع
در نوح و کشتی دوختے + کاش چون طفل از حیل جاہل بدے + تا چو طفلان چنگ در مادر زدے +
یا بعلم نقل کم بودے ملے + علم وحی دل ربودے از ولے + چون تیمم با وجود آب دان + علم نقلی با دم قطب
زمان + خویش ابلہ کن تبع میرو سپس + رستگی زین ابلہی یابی و بس + با چنین نورے چو پیش آری کتاب +
جان وحی آساے او آرد عتاب + اکثر اہل الجنۃ البلہ اے پدر + بہر این گفتست سلطان البشر + زیرکی چون
باد کبر انگیز یست + ابلہی شو تا بماند دین درست + ابلہی نے کو بمسخرگی دو توست + ابلہی نے کو شقاوت
مال جوست + ابلہی کو واله و حیران ہوست + باشد اندر گردن او طوق دوست + ابلہان اند آن زنان بست بر
از کف ابلہ وز رخ یوسف نذر + المعنی سے آگے پر وہ ملو تبع بضم اول طریق متابعت نذر بضمتین جمع نذیر خبر دہندہ
و حیران عہ حسرسان افسوس کنعان شناہ سیکھتا تو طمع نوح و کشتی مین جاتا اور افسوس مثل طفل کے
حیلون سے انجان ہوتا تو بچون کی طرح مادر مین گھستا یا علم منقول سے کچھ اُٹھا نہوتا علم وحی دل کا
کسی صاحب ولایت سے حاصل کرتا اسواسطے کہ یہ علم نقلی ای منقول قطب زمان کے دم کے ساتھ ایسا ہی
جیسے تیمم پانی کے ہوتے تو آپ کو احمق بنا اور جو پیر و لوگ ہین اُنکے پیچھے چلا جا پھر نجات اسی ابلہی سے
پائیگا اسی پر منحصر ہی خیال تو کر وہ ولی کیسا نور مین مستغرق ہو رہا ہی اور تو اُسکے آگے کتاب لاکے پڑھنے

اپنا علم جتائے تو اُسکی جان جو وحی سے آسودہ ہو رہی ہی ضرور عتاب لائیگی اسپر رسلطان البشر نے فرمایا ہی
اکثر اہل الجنۃ البلہ اکثر اہل جنت احمق ہین پس زیرکی ایسی ہی جیسے ایک آندھی کبر انگیز لہذا تو ابلہی بن
تو دین تیرا درست رہے مگر ابلہی سے مراد ہماری وہ ابلہی نہین جسپر تمسخر کی تہ چڑھی ہوئی ہی نہ وہ
ابلہی کہ بدبختی سے مال کی خواہان ہی وہ ابلہی جو عاشق و حیران ہوئی ہی اور اُسکی گردن مین طوق دوست
کا پڑا ہی اور وہ ایسے ابلہ ہین کہ ہاتھ کاٹنے سے تو ابلہ ہین خبر ہی نہین کہ ہتیلی کٹی جاتی ہے یوسف
کے رخ پر حیران و شیفتہ اُسکی خوب خبر تا دید مین خلل نہ پڑے الخلاف شرح مین انگیز یست کو
تست حیران کو خیران لکھا ہی قولہ عقل را قربان کن اندر عشق دوست + عقلہا بار از ان سوئیست کوست +
عقلہا آنسو فرستادہ عقول + ماندہ آنسو کہ نہ معشوقست گول + زین سر از حیرت گر این غفلت رود +
ہر سر مویت سر و عقلی بود + نیست آنسو رنج و فکرت بر دماغ + کز دماغ و عقل روید دشت و باغ + سوے
دشت از دشت نکتہ بشنوی + سوی باغ آئی شود نخلت روی + اندرین رہ ترک کن طاق و طرنب +
تا قلاؤزت نجنبد تو مجنب + ہر کہ او بے سر بجنبد دم بود + جنبشش چون جنبش کژدم بود + کج رو و شب کور
و زشت و زہرناک + پیشۂ او خستن جانہاے پاک + سر بکوب اورا کہ سرش این بود + خلق و خوے
مستمرش این بود + چون صلاح اوست این سر کوفتن + تا رہد جان ریزہ اش زین شوم تن + داستان
از دست دیوانہ سلاح + تا ز تو راضی شود عدل و صلاح + چون سلاحش ہست و عقلش نے ببند + دست
او را ورنہ آرد صد گزند + المعنی تو اس عقل کو عشق دوست مین قربان کرڈال وہ عقلین کہ اُسطرف سے
این یہ عقل بھلا وہ کہان ہی جو عقلین اُسطرف بھیجین عقول نے وہ اُسی طرف رہین کہ معشوق گول و احمق
نہین ہی کہ اپنے پاس آنے دے اُس تیرے سر سے بسبب حیرت کے اگر یہ عقل تیری جاتی رہے تو
ہر بال تیرا ایک سر اور عقل عظیم ہو جائے اُسطرف مین رنج و فکر دماغ پر کچھ نہین ہی کہ کسی معاملہ مین دماغ
سوزی کرے سب ویسے ہی ظاہر و باہر ہی کسواسطے کہ وہ دماغ و عقل جو ہی اُس سے دشت کے
دشت اور باغ کے باغ پیدا ہوتے ہین اگر تو ان دشت و باغ مین پھرے تو ایک دشت سے دوسرے
دشت تک نکتے ہی سنے اور جب باغ کی طرف آئے تو نخل تیرا روی ای تازہ و سیراب ہو جائے اور
یہ بھی جان لے کہ اس راہ مین کر و فر اور طاق و طرم کا گذر نہین ہی اُسکو ترک کر اور جبتک رہبر تیرا نہ ہلے
ہر گز مت ہل اسواسطے وہ رہبر تیرا سر ہی بس جو کوئی بے سر کے ہلتا ہی دم ہوتا ہی اُسکی جنبش مثل جنبش کژدم
کے ہی کجرو اور شبکور و زشت و زہرناک اور پیشہ اُسکا درد مند کرنا جانون پاک کا بس سر کچل اُسکا کہ اُسمین
بھید یہ ہی اور اُسکی عادت و خو قدیمی ایسی ہی ہی جب یہ سر کچلنا اُسکی صلاح و بہتری ہے تو تا ل مدت کر

تا جان ریزہ اسکا اُس تن شوم ونحس سے چھوٹ جائے یہ ایسا ہی جیسے کسی دیوانہ کے ہاتھ مین ہتھیار دیکھ
کے چھین لینا تا عدل وصلاح مجھسے راضی ہون پھر اُسی کی تائید ہی کہ سلاح تو ہاتھ مین ہی اور عقل
قبضہ سے باہر ہی تو تو اُسکا ہاتھ باندھ ورنہ سیکڑون رنج پہونچائیگا الخلاف شرح مین عقلت کی جگہ
غفلت رہ کور وبجر د کو بحر د لکھا ہے

## بیان کہ حصول علم ومال وجاہ بدگہر کو فضیحت کرتا ہی وہ ایسا ہی جیسے رہزنونکے ہاتھ مین تلوار

قولہ بدگہر را علم وفن آموختن + دادن تیغ ست دست راہزن + تیغ دادن درکف زنگی مست + بہ کہ آید
علم نادان را بدست + علم ومال ومنصب وجاہ وقران + فتنہ آرد درکف بدگوہران + پس غزا زین فرض شد
بر مومنان + تا ستانند از کف مجنون سنان + جان او مجنون تنش شمشیر او + واستان شمشیر را زین زشتخو +
انچہ منصب میکند با جاہلان + از فضیحت کے کند صد ارسلان + عیب او مخفیست چون آلت نیافت + مارش
از سوراخ بر صحرا شتافت + جملہ صحرا مار وکژدم پر شود + چونکہ جاہل شاہ حکم مر شود + چون قلم در دست غداری
فتاد + لاجرم منصور بر دارے فتاد + مال ومنصب تا کسے کار د بدست + طالب رسوائی خویش آمد ست +
یا کند بخل وعطا ہا کم دہد + یا سخا آرد بنا موضع نہد + شاہ را در خانۂ بیذق نہد + اینچنین باشد عطا
احمق دہد + حکم چون در دست گمراہی فتاد + جاہ پنداری و در چاہی فتاد + رہ نمید اند قلاوزی کند +
جان زشت او جہانسوزی کند + طفل راہ فقر چون پیری گرفت + پیروان را غول او بیری گرفت + کہ بیا
تا ماہ بنمایم ترا + ماہ را ہرگز ندید آن مفتری + چون نمائی چون ندیدستے بعمر + عکس مہ در آب ہم اے خام
غمر + احمقان سرور شدستند وز بیم + عاقلان سرہا کشیدہ در گلیم + المعنی غمر بالضم بجد و بے شمار غمر
بالضم احمق ونادان - جو کوئی بد اصل اور بدگہر ہی اُسکو علم وفن سکھانا ایسا ہی جیسے راہزن کے ہاتھ
مین تلوار دے دینا بلکہ تیغ زنگی مست کے ہاتھ مین دینا اُس سے اچھا ہی کہ نادان کے ہاتھ مین علم آئے
علم ومنصب وجاہ وقران جب بدگوہر کے ہاتھ پڑتا ہی تو فساد ہی پھیلاتا ہی قران مراد قران السعدین سے
کہ مولود اسوقت کا صاحب جاہ ہوتا ہی بس اسی سبب سے غزا مومنون پر فرض ہوئی تو دیوانہ کے ہاتھ سے
بھالا چھین لین جان تو اسکی مجنون ہی اور تن اُسکا شمشیر اُسکی تو اُس شمشیر کو اُس زشت خو سے چھین لے
جو کچھ منصب قسم فضیحت سے جاہلون کے ساتھ کرتا ہی ایسا سو شیر کب کر سکتے ہین عیب اُسکا چھپا ہوا ہی
بسبب بے آلتی کے جب آلت پائے مار اُسکا سوراخ سے نکلکے صحرا کو چلدیا یعنے جو عیب چھپی تھی سب ظاہر ہوگئین
تمام صحرا مار وکژدم سے بھر جائے جبکہ جاہل پادشاہ حکم بجد وشمار کا ہوجائے دیکھو قلم جب ایک دغاباز کے
ہاتھ مین پڑا لاجرم منصور کو سولی سے کام پڑا کہ اُس حقگو کو ناحق مارا جو ناکس مال ومنصب حاصل کرے

خوب جان لو کہ طالب اپنی رسوائی کا ہوا ہی کسواسطے کہ دو حال سے خالی نہوگا یا بخل کریگا عطیات لوگون کو نہ دیگا یا سخا کریگا تو اُس سخا کو بے ٹھکانے لگائیگا شاہ کو پیادہ کے خانہ مین رکھیگا اگر احمق عطا بھی کریگا تو ایسی بیمحل کریگا اگر کسی گمراہ کے تابو مین حکم پڑا اُسنے تو اُسکو جاہ گمان کیا لیکن گر اجاہ مین وہ گمراہ راہ تو جانتا نہین کہ راہ سے حکمرانی کرے بس صرف پیشوائی کرتا ہی اور جان زشت اُسکی جہانسوزی کرتی ہی مثلاً ایک طفل نے راہ فقر کی مثل کسی پیر کے اختیار کی بس پیرون کو یہ جان لو کہ غول ادبار نے پکڑ لیا وہ کہتا ہی آ تو ماہ تجکو دکھاؤن اور اُس مغتری نے ماہ کو خود کبھی نہین دیکھا تو کیسے دکھائیگا جب تو نے خود ماہ کو عمر بھر نہین دیکھا اور ماہ کیا اُسکا عکس بھی پانی مین انجام احمق نہین دیکھا احمق تو یہ سُن کے اُسکے پیچھے ہو لیے اور اُسکے خیال مین پڑے عاقل خوف آبرو سے اپنی کمل مین لپیٹ کے پڑ رہے

## تفسیر آیہ یا ایہا المزمل

قولہ خواند مزمل نبی را زین سبب + کہ برون آاز گلیم ای بوالہرب + سر مکش اندر گلیم ورو مپوش + کہ جہان جسمیست سرگردان تو ہوش + ہین مشو پنہان زننگ مدعی + کہ تو داری نور وحی شعشعی + ہین قم اللیل کہ شمعے ایہام + شمع دائم شب بود اندر قیام + بیفروغت روز روشن ہم شبست + بے پناہت شیر اسیر ارنب ست + باش کشتیبان درین بحر صفا + کہ تو نوح ثانیے ای مصطفیٰ + رہ شناسی می باید با لباب + ہر رہے را خاصہ اندر راہ آب + خیز و بنگر کاروان رہ زدہ + غول کشتیبان این بحر آمدہ + خضر وقتے غوث ہر کشتی توئی + ہمچو روح اللہ مکن تنہا روی + پیش این جمعے چو شمع آسمان + انقطاع و خلوت آری رابمان + وقت خلوت نیست اندر جمع آئے + اے ہدی چون کوہ قاف و تو ہمائے + بدر بر صدر فلک شد شب روان + سیر رانگذارد از بانگ سگان + طاعنان ہمچون سگان بر بدر تو + بانگ میدارند سوے صدر تو + این سگان کرند زامر انصتوا + از سفہ وعوع کنان بر بدر تو + ہین میگذار ای شفا رنجور را + تو زخشم کر عصاے کور را + تو نگفتے قائد اعمی براہ + صد ثواب و اجر یابد از الٰہ + المعنی ہرب بفتحتین حزن وملال قائد کورکش مزمل گلیم پوش اللہ تعالےٰ نے آنحضرت کو مزمل ای کمل پوش اس سبب سے کہا کہ ای بوالہرب یعنے باپ حزن وملال کے کمل مین سے نکل تو نہ کمل مین سر لپیٹ نہ منھ چھپا کسواسطے کہ جہان ایک جسم سرگردان ہی اور تو ہوش تیرے چھپنے سے اُسکے ہوش کیسے درست ہونگے تو مدعیون کی شرم سے خبردار مت چھپے کہ تیرا دعوے سچا ہی تو تو نور وحی روشن کا رکھتا ہی خبردار ہو رات کو اُٹھ کہ تو ایہام شمع ہی اور شمع ہمیشہ رات مین قائم رہتی ہی جیسا کہ قرآن مین ہی یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلاً نصفہ او انقص منہ قلیلاً او زد علیہ اے گلیم پوش اُٹھ رات کو واسطے نماز کے مگر تھوڑی نصف اُسکی سے

یا ناقص کر اس سے تھوڑی یا بڑھا دے اُسپر پیغمبر وخ تیری روز روشن شب ہی اور بے پناہ تیری
شیر پنجہ مین خرگوش کے اسیر ہی تو اس بحر صفا کا کشتیبان بن کہ تو ای مصطفٰے نوح ثانی ہی اگرچہ لباب
خود لب ہین مگر اُنکے ساتھ کوئی رہ شناس ضرور چاہیے کہ ہر راہ مین اپنا اپنا پانی خاص ہوتا ہے
ذرا اُٹھ کے دیکھ تو اس قافلے لوٹے ہوئے اور اس بحر کے غول کشتیبان کو تو خضر وقت کا اور غوث
ہر کشتی کا ہی تو روح اللہ کی طرح تنہا روی مت کر جیسے وہ تنہا ہمیشہ پھرتے تھے اس جماعت کے سامنے
شمع آسمان کے مثل انقطاع وخلوت آری چھوڑ جیسے وہ رات کو اُٹھنے منقطع ہو کے خلوت نشین ہوتی ہی
یہ وقت خلوت کا نہین ہی تو خلوت سے نکلکے مجمع مین آ تو ہی قاف ہدایت کا ہما ہی دیکھ تو بدر صدر
فلک پر رات بھر کیسا رواں ہی اُسنے اُن کتون کی آواز سے اپنی سیر چھوڑ نہین دی ایسے ہی طاعن
کتون کی طرح تیرے بدر پر چلاتے ہین اور تیرے رتبہ پر شور مچاتے ہین یہ کتے حکم انصتوا سے یعنے
چپ ہو جاؤ بہرے ہین اور بیوقوفی سے تیرے بدر پر وعوع کرتے ہین تو شفا ہی تجکو نہ چاہیے کہ رنجور کو
چھوڑ دے اور بہرون کے غصہ سے عصاکشی کو کی ترک کرے تو نے خود نہین کہا ہی جو قائد اندھے کا
راہ کیطرف ہوگا سیکڑون ثواب واجر معبود سے پائیگا الخلاف شرح مین سیر کو شیر لکھا ہی قولہ
ہر کہ او چہل گام کوری را کشد + گشت آمرزیدہ و یابد رشد + پس بکش تو زین جہان بیقرار + جوق کوران
را قطار اندر قطار + کار ہادی این بود تو ہادیے + ماتم آخر زمان را شادیے + ہین روان کن ای
امام متقین + اینخیال اندیشگان را تا یقین + ہر کہ در مکر تو دارد دل گرو + گردنش را من زنم تو شاد شو
بر سر کوریش کوریہا نہم + او شکر پندارد و زہرش دہم + عقلہا از نور من افروختند + مکرہا از مکر
من آموختند + چیست خود آلاچق این ترکمان + پیش پاے نرہ پیلان جہان + آن چراغ او بہ پیش
صرصرم + خود چہ باشد ای مہین پیغمبرم + خیز در دم تو بصور سہناک + تا ہزاران مردہ بر روید ز خاک
چون تو اسرافیل وقتے راست خیز + رستخیزی ساز پیش از رستخیز + ہر کہ گوید کو قیامت ای صنم +
خویش بنما کہ قیامت نک منم + درنگر اے سائل محنت زدہ + زین قیامت صد جہان قائم شدہ +
در نبا شد اہل این ذکر و قنوت + پس جواب الاحمق ایسلطان سکوت + ز آسمان حق سکوت آید جواب +
چون بود جانا دعا نا مستجاب + ای دریغا وقت خرمنگاہ شد + لیک روز از بخت ما بیگاہ شد +
وقت تنگست و فضاے اینکلام + تنگ می آید بر وعمر دوام + نیزہ بازی اندرین کوہہاے تنگ + نیزہ
بازان را ہمی آرد بہ تنگ + وقت تنگ خاطر و فہم عوام + تنگتر صد رو ز وقت ست ای غلام + چون
جواب احمق آمد خامشی + این درازی در سخن چون می کشی + حق ز بحر رحمت و موج کرم + بیسد ہا

ہر شورہ را باران زیم + المعنی آلاچق خیمہ سے نے ترکمان نام قوم کہ ترکون سے ادنی ہین تیر اہی قول ہے
من قاد ملفو فا اربعین خطوۃ غفر لہ ما تقدم وما تاخر بجسنے کھینچا اندہے کو چالیس قدم بخشے گئے اُس سے
اگلے پچھلے گناہ اور رشد وہدایت پائی بس اس جہان بیقرار سے تو جوق اندھون کی قطار در قطار
کھینچ اور کوری سے نکال تو تو ہادی ہی اور ہادی کا کام رہنمائی اور یہ آخر زمانہ کہ وقت ماتم کا ہی
اُسکے لیے تو شادی خبردار ہو ای امام متقیون کے ان خیال اندیشون کو جو اپنے اپنے خیال مین
پڑے ہوئے ہین تو یقین تک پہونچا دے اب جو کوئی تیرے ساتھ مکر کرنے مین دل گروہی اُسکی گردن
مین مارو نگا تو خوش ہو کوری جو باعث اُسکی خرابی کی ہی اُس کوری پر بہت سی کوریان لادونگا وہ شکر
جانینگا مین اُسکو زہر دونگا ساری عقلین میرے نور سے روشن ہوئین اور سب نے مکر میرے مکر
سے سیکھے مین پھر یہ آلاچق تیر کمان یعنے گھاس کے جھونپڑے ادنی لوگون کے نزہ پیلون جہان کی
ٹھوکر کے سامنے کیا چیز ہی اور وہ چراغ اُنکا جو اُسنے جلایا ہی یعنی شیطان نے میرے اندھے کے سامنے
خود کیا چیز ہی ای میرے مہین پیغمبر تو صور سہناک لیے اُٹھ اور اُسکو پھونک تو ہزارون مردے خاک سے
تم اُٹھین جب تو راست خیز اسرافیل وقت کا ہی پھر قبل رستخیز سے رستخیز کیون نہین کر دیتا جو کوئی اے صنم
تجھسے پوچھے قیامت کہان ہی تو کہدے یہ دیکھ لو مین ہی ہون تو اے سائل محنت زدہ دیکھتا نہین ہی قیامت
سے سیکڑون جہان پیدا ہوگئے اور اگر وہ اس ذکر قنوت والا نہین ہی تو جواب احمق کا ای سلطان
سکوت ہی اُسوقت مین اُس آسمان سے جو حق سکوت کا ہی جواب آئیگا کہ ای جان دعا نا مستجاب کب
ہوتی ہی اب مقولات مولانا رحہ کے ہین کہ ہاے افسوس اب وہ وقت آگیا جسمین لوگ اپنے خرمن لگانے
لگے مگر ہمارے بخت کی شومی سے ہمارا دن بے وقت ہوگیا ایک تو وقت تنگ دوسرے فضا اس کلام کی
ایسی وسیع و فصیح جسپر عمر دوام تنگ آتی ہی کہ وہ اسمین نہین سماتی پس نیزہ بازی ایسے تنگ وگنجان
پہاڑون مین نیزہ بازون کو تنگ کرتی ہی اب ای غلام خیال تو کر وقت تنگ خاطر تنگ اور فہم عوام
سیکڑون درجہ وقت سے تنگ یہ شعر بمنزلہ سوال کے ہی تو ہی نے اچھی کہا ہی کہ جواب احمق کا خموشی پھر
یہ طول سخن مین کیون سیکے جاتے ہو شعر مابعد گویا جواب ہی کہ خدا کی امید پر کہ وہ اپنے بحر رحمت و موج
کرم سے ہر شورہ کو باران اپنی یم کا عطا فرماتا ہی الخلاف شرح مین فضا کو قضا ہی سب جگہ لکھا ہے

## در بیان ترک الجواب جواب آن سخن کہ جواب الاحمق سکوت کہ شرح ان دو لوٹی ال قصہ مین کی گئی

قولہ پادشاہی بود و را بندۂ + مردۂ عقلی بود و شہوت زندۂ + خردہ ہا سے خدمتش بگذ اشتی +

بدسگالیدی نکوپند استتے + گفت شاہنشہ جرایش کم کنید + ور بجنگد نامش از خط بر زنید + عقل اوکم بود و حرص او فزون + چون جرا کم دید شد تند و حرون + عقل گر بودی زخود کردی طواف + تا بدیدی جرم خود گشتی معاف + چون خرے پا بستہ ماند در خرے + ہر دو پایش بستہ گردد از سرے + پس بگوید خر کہ یک بندم بسست + خود بدان کان دو زفعل آن خس ست + گر بدیدی سر بند آن چشم کور + بند بر دستش نہ بستندے بزور + ور ز جرم بند پا آگہ بدے + خود ز بند دست و پا ایمن شدے + ور نہ بند یدے ز بند آن بو الفضول + امر نہ خر بودے بدے شیر فحول + المعنی جزا امراد وظیفہ وغیرہ سے فرماتے ہین ایک پادشاہ تھا اور اسکا ایک بندہ کہ عقل کے وقت مردہ اور شہوت کے وقت زندہ آدمی نے خدمتین ترک کرتا تھا تو اسطلے کا کیا ٹھکانا اور بدسگالی اسکی نیک جانتا تھا الغرض شاہنشاہ نے حکم دیا کہ اسکا وظیفہ وغیرہ جو کچھ ہے کم کر دو اور جو لڑائی جھگڑا کرے نام پر قلم مار دو عقل اسکی کم تھی حرص بڑھی ہوئی جب اسنے وظیفہ اپنا کم دیکھا نہایت ہی تند ہوا اور سرکشی کی اگر عقل ہوتی تو اپنا طواف کرتا اور خوب گرد گھوم کے غور کرتا کہ مجھمین کیا برائی ہے جب جرم اپنا دیکھ لیتا خود معاف ہو جاتا یہ اس گدھے پا بستہ کے مشابہ ہے کہ گدھے پن سے دونون پاؤن اسکے الجھ الجھا کے بستہ ہو جائین خود اسی کی تندی و خود سری سے تب گدھا کہتا ہے کہ ایک بند مجکو کافی تھی مگر تو خود جانتے کہ دونون اسی خس کے فعل سے ہین اگر وہ چشم کور بھید اس بند کا جانتا کہ نافرمانی ہے تو کوئی زبردستی اسکے ہاتھ پر بند نہ باندھ سکتا اور جو جانتا کہ فلان جرم سے آدمی کے پاؤن مین بند پڑتی ہے تو ہاتھ پاؤن دونون کے بند سے بچنت ہو جاتا اور جو وہ بو الفضول ایک بند کو گدھے کی طرح دو نکر لیتا گدھا ہی کیون ہوتا وہ شیر نرون مین فحول ہوتا الخلاف شرح مین بگذاشتے کو نگذاشتے جرا کم کو جرا کم دونون جگہ کان دو کے ٹھکانے صرف دو بندیدے کو تنندے لکھا ہے

تفسیر اس حدیث کی کہ ان اللہ تعالے خلق الملائکۃ ورکب فیہم العقل وخلق البہائم ورکب فیہا الشہوات وخلق بنی آدم ورکب فیہم العقل والشہوۃ فمن غلب عقلہ شہوتہ فہو اعلی من الملائکۃ ومن غلبت شہوتہ عقلہ فہو ادنی من البہائم بیشک اللہ تعالے نے پیدا کیے فرشتے اور مرکب کیا انمین عقل کو اور پیدا کیا بہائم کو اور مرکب کیا انمین شہوت کو اور پیدا کیا بنی آدم کو اور مرکب کیا انمین عقل و شہوت دونون کو پس جسکی عقل شہوت پر غالب ہوئی وہ فرشتون سے اعلی ہے اور جسکی شہوت عقل پر غالب ہوئی وہ بہائم سے ادنی ہے

قولہ در حدیث آمد کہ یزدان مجید + خلق عالم را سہ گونہ آفرید + یک گروہ را جملہ عقل و علم و جود

او فرشتہ ست او ندانند جز سجود + نیست اندر عنصرش حرص و ہوا + نور مطلق زندہ از عشق خدا + یک گروہ دیگر از دانش تہی + ہمچو حیوان از علف در فربہی + او نہ بیند جز کہ اصطبل و علف + از شقاوت غافلست و از شرف + این سوم ہست آدمی زاد و بشر + از فرشتہ نیمے و نیمش ز خر + نیم خر خود مائل سفلی بود + نیم دیگر مائل علوی بود + تا کدامی غالب آید در نبرد + زین دوگانہ تا کدامی برد نرد + عقل اگر غالب شود پس شد فزون + از ملائک این بشر در آزمون + شہوت ار غالب شود پس کمترست + از بہائم این بشر زان کابترست + آن دو قوم آسودہ از جنگ و حراب + وین بشر با دو مخالف در عذاب + وین بشر ہم ز امتحان قسمت شدند + آدمی شکل اند و سہ امت شدند + یک گروہ مستغرق مطلق شدہ + ہمچو عیسی با ملک ملحق شدہ + نقش آدم لیک معنی جبرئیل + رستہ از خشم و ہوا و قال و قیل + از ریاضت رستہ و ز زہد و جہاد + گوئیا کز آدمی او خود نزاد + المعنی حدیث مین آیا ہے کہ اللہ بزرگ نے تمام مخلوق جہان کو تین قسم پیدا کیا ہے ایک گروہ کو انہین سے علم و عقل وجود دیا سوا اسکے کچھ نہین سو وہ فرشتے ہین کہ بجز سجود و عبادت کے کچھ نہین جانتے اُنکے عنصر مین حرص و ہوا نہین ہے یہ نور مطلق ہین خدا اسکے عشق سے زندہ دوسرے کو دانش سے خالی پیدا کیا جیسے حیوان کہ گھاس کھا کھا کے موٹا ہوتا ہی جاتے ہین یہ گروہ سوائے اصطبل و علف کے کچھ نہین جانتے نہ انکو شقاوت کی خبر نہ شرف کی تیسری قسم آدمی زاد و بشر ہے کہ خلقت اُسکی نصف فرشتہ سے ہے اور نصف خر سے وہ جو نیم خر ہے مائل سفلی یعنے پستی کا ہوتا ہے اور دوسرا جو نصف ہے مائل علو کا ہوتا ہے آپ اس لڑائی مین ان دونون سے دیکھیے کون غالب ہوے اور کون بُرد مارے اگر عقل غالب ہوئی تب تو ملائک سے آزمایش مین بڑھگیا اور بشر سے فرشتہ ہو گیا اور اگر شہوت جو ہر خواہش نفسانی ہے غالب ہوئی تو یہ بشر بہائم سے کمتر ہے بلکہ بدتر وہ دونون قومین یعنے فرشتے اور بہائم جنگ و حرب سے چین پر ہین اور بے مواخذہ اور یہ بشر ان دو مخالف کے ساتھ عذاب مین ہے کہ اس سے مواخذہ ہے پھر یہ بشر بھی از روے امتحان کے قسمت ہوئے ہین تو سب آدمی کی شکل مگر تین گروہ ہین ایک گروہ تو مستغرق مطلق یعنے ذات حق مین ڈوبے ہوئے اور حضرت عیسی کی طرح فرشتون مین ملے ہوئے شکل تو آدم کی لیکن معنی مین جبرئیل اور خشم و حرص اور حجت و تقریر سب سے چھوٹے ہوئے ایسے ریاضت اور زہد و جہاد سے پیوستہ کہ گویا اسی سے جیسے آدمی زاد نہین ہین الخلاف شرح مین جو کہ کو خبر کہ شکلند کو شکلند ملحق کو بھی مطلق لکھا ہے

قولہ قسم دیگر با خران ملحق شدند + خشم محض و شہوت مطلق شدند + وصف جبرئلی در ایشان بود رفت + تنگ بود آن خانہ و آن وصف زفت + مردہ گردد شخص چون بیجان شود + خر شود چون جان او بے آن شود

زاغ گردد چون پئے زاغان رود + جسم گردد جان چو اوبے ان شود + زانکہ جانے کان ندارد هست پست +
این سخن حقست و صوفی گفتہ است + اوز حیوانها فزون تر جان کند + در جهان باریک کاریها کند + مکر و تلبیسی
کہ او تاند تنید + آن ز حیوان دگر ناید پدید + جامها ے زرکشی را بافتن + درها از قعر دریا یافتن +
خرده کاریهاے علم هندسه + یا نجوم علم طب و فلسفه + کان تعلق با همین دنیستش + ره بهفتم آسمان
بر نیستش + این همہ علم بناے آخرست + کہ عماد بود گاو و اشترست + بهر استبقاے حیوان چند روز +
نام آن کردند این گیهان رموز + علم راه حق و علم منزلش + صاحب دل داند آنرا یا دلش + پس
درین ترکیب حیوان لطیف + آفرید و کرد با دانش الیف + نام کالانعام کرد آن قوم را + زانکہ نسبت کو
بیقظه نوم را + روح حیوانی ندارد غیر نوم + حسهاے منعکس دارند قوم + یقظه آمد نوم حیوانی نماند + انعکاس
حس خود از لوح خواند + همچو حس او کہ خواب اورا ربود + چون شد او بیدار عکس او نمود + لاجرم اسفل بود
از سافلین + ترک او کن لا یحب الآفلین + المعنی دوسری قسم وہ بشر کہ گدهون سے ملحق ہوے
ہین جو نرے خشم و غضب ہین اور بے قید خواہش و شہوت وہ جو وصف جبریلی انمین تھا بہت زفت
و فربہ تھا اور خانہ تنگ ایسی جگہ اپنی سمائی نہ دیکھ کے چلدیا اب ظاہر ہی کہ جب جان نکلجاتی ہے تو جسم
مردہ رہجاتا ہی بس جب وہ وصف چلاگیا تو وہ مردہ رہگیا اور جسکو جان سمجھتا ہی وہ بے اُس وصف کے
ایسی ہوگئی جیسے گدھا فقط اُسکو لادے لادے پھرنے والی جو کوون کے پیچھے جاتا ہی کوا ہی ہوتا ہی ایسے ہی
جان جسم ہو جاتی ہی جو بے اُس وصف کے ہوتی ہی کسواسطے کہ جو جان وہ وصف ہست نہین رکھتی پست ہے اور
یہ بات ہماری حق ہی صوفی کی کہی ہوئی ہی وہ ہر حیوان سے بڑھکے اپنی جگہ جہان مین بنا تا ہی اور کیسی کیسی
باریک کاریان اُن جگہون مین اور جو جو مکر و فریب کہ وہ پور سکتا ہی دوسرے حیوان سے کب ظہور
مین آتے ہین کپڑے زرکشیدہ بننا قعر دریا سے گوہر نکالنا خوردہ کاریان علم ہندسہ کی یا نجوم و علم
طب اور فلسفہ کہ آن سب کا تعلق اسی دنیا سے ہی ہفتم فلک پر انکو راہ نہین ہی بس یہ سب علم بنیاد
آخر کی ہین ای علف و خوراک کہ ستون ہستی گاو و شتر کے ہین صرف واسطے چند روزہ قیام انسان
کے ہی جسکا نام گیہان دموز ہی گیہان دنیا دموز بے اجازت کسی کے گھر مین جانا اور وہ علم جو راہ
حق اور اُسکی منزل کا ہی اُسکو صاحب دل جانتا ہی یا صاحب دل کا دل بس اُسی ترکیب مین حیوان
لطیف پیدا کیا اور اُسکو دانش سے مرکب کیا اور وہ جو کھانا سونا جانتے ہین اُنکو فرمایا اولٰئک
کالانعام بلھم اضل سبیلا اس سبب سے کہ بیداری سے نوم کو نسبت کہان ہی ترجمہ آیت کا وہ
لوگ مثل چارپایون کے ہین بلکہ وہ اضل ہین گمراہ ہین خلاف انعام کہ وہ اضل نہین ہین

یہ روح حیوانی سوائے نوم کے اور کچھ نہین جانتی اور سارے لوگ حسین منعکس رکھتے ہین کہ جب نوم جاتی رہی حس ہوگئی ظاہر ہی جہان یقظہ جو بیداری ہی آئی نوم حیوانی جلدی اُسنے عکس اپنا اُسکے تختے سے پڑھ لیا جیسے اُسکی حس کہ اُسکی خواب لیگئی جب بیدار ہوا تو عکس اُسکا معلوم ہوا بس ضرور ہے کہ ساری پستیون مین جو پست تر درجہ ہی یہ روح حیوانی ہی تو اسکو ترک کرکہ خداتعالے نے فرو ہونے والی چیزونکو دوست نہین رکھتا الخلاف شرح مین جاکند جاکند رہ کور لکھاہی

## تفسیر آیہ شریفہ فاما الذین فی قلوبھم مرض فزادتھم رجسا الی رجسھم لیکن وہ لوگ جنکے دل مین مرض ہی پس بڑھی اُنکو نجاست طرف نجاست کے

قولہ زانکہ استعداد تبدیل و نبرد + بود شش زلیستی و آنرا فوت کرد + باز حیوان را چو استعداد نیست + عذر او اندر بہیمی روشنیست + زرد چو استعداد شد کان رہبر ست + ہر غذائے کو خورد مغز خر ست + گر بلادر خورد او افیون بود + سکتہ و بیعقلیش افزون شود + ماند یک قسم دگر در اجتہاد + نیم حیوان نیم حی بارشاد + المعنی بلادر بفتح و ضم دال بھلانوان پہلا شعر علت شعر اخیر مذکور کا ہی یعنے یہ اسفل سب سافلین سے اسواسطے ہوا کہ اسکو پست ہونے کی چیزون سے استعداد تبدیل و لڑائی کی تھی یعنے عقل اُسکو اُسنے فوت کیا اور پست چیزون کی طرف رجوع ہوا اب رہا حیوان اُسکو استعداد ہی نہین دیگئی اگر اُس سے بہیمی ظاہر ہو اور وہ عذر بہیمی کا کرے تو اُسکا عذر روشن ہی جب اُسکو استعداد ہی نہین دی گئی رہبر ہی تو وہ جو غذا کھاتا ہی مغز خر ہوتی ہی اے مفید مثلاً اگر اُسنے بھلانوان کھایا وہ اُسکے حق مین افیون ہوتا ہی اور اُسکے سکتہ اور بے عقلی کو بڑھاتا ہی بھلانوان نہایت گرم ہی اور افیون سخت سرد بھلانوان آدمی کو سجادیتا ہی افیون اڑلیس لاغر کرتی ہی بھلانوان بسبب گرمی خشک کے نیند نہین آنے دیتا افیون پینک و بیہوشی آور ہی اب رہی ایک قسم اقسام سہ گانہ سے اجتہاد مین یعنے مطیع اجتہاد کے جو عام مومن ہین اللہ رسول کے ماننے والے اُنمین نیم حیوان ہین نیم حی بارشاد یعنے وہ نیم جو اُنمین حیوان ہی وہ تو لذائذ دنیا کیطرف کھینچتا ہی اور وہ نیم جو حی بارشاد ہی وہ اللہ کیطرف کھینچتا ہی نفس اُنکا مطمئنہ نہین ہو الہذا اس کشمکش مین ہی چالیش عقل کی نفس کے ساتھ مثل جھگڑے مجنون کے ساتھ ناقہ کے اور رغبت مجنون کیطرف حرہ کے اور رغبت ناقہ کی طرف کرہ کے جیساکہ خود کہا شعر ہوا ناقتی خلفی و قدامی الہوی + و انی و ایاہا لمختلفان + یعنے معشوق میرے ناقہ کا تو میرے پیچھے ہی اور سامنے میرے میرا معشوق اور بیشک مین اور وہ دونون مختلف ہین کہ مین اپنے حرہ کی طرف راغب ہون اور وہ اپنے کرہ کیطرف

قولہ روز و شب در جنگ اندر کشمکش + کردہ چالش اولش با آخرش + ہمچو مجنون در تنازع با شتر + گہ شتر چربید گہ مجنون حرہ

ہمچو مجنونند و چون ناقہ اش یقین + میکشد این پیش و آن واپس بکین + میل مجنون پیش آن لیلی روان + میل
ناقہ پس پئے طفلش دوان + یکدم ار مجنون ز خود غافل شدے + ناقہ گردیدے و واپس آمدے +
عشق و سودا چونکہ پر بود ش بدن + می نبودن چارہ از بیخود شدن + آنکہ او باشد مراقب عقل بود + عقل را
سودای لیلے در ربود + لیک ناقہ بس مراقب بود و چست + چون بدیدی او مہار خویش سست + فہم کردے
زو کہ غافل گشت و دنگ + رو سپس کردی بکرہ بیدرنگ + چون بخود باز آمدی دیدی ز جا + کہ سپس رفتہ است
بس فرسنگہا + در سہ روزہ رہ بدین احوالہا + ماند مجنون در تردد سالہا + گفت ای ناقہ چو ہر دو عاشقیم + ما دو ضد
بس ہمرہ نالائقیم + نیستت بر وفق من مہر و مہار + کرد باید از تو غرلت اختیار + این دو ہمرہ یکدگر را راہزن +
گمرہ آن جان کو فرو ناید ز تن + جان ز ہجر عرش اندر فاقۂ + تن ز عشق خاربن چون ناقۂ المعنی چالیش خرامیدن
و چالش حملہ جنگ بتائید سابق فرماتے ہین کہ اب یہ نیم حیوان نیم جی رات دن جنگ و کشمکش مین ہین
اس سبب سے کہ اُنکے جو اول تھے اُنھون نے انکے آخر والون پر حملہ و چالش کی ہے کہ کسی نے
کسی کو کسی راہ کیطرف کھینچا ہے اور کسی نے کسی طرف جیسے شتر اور مجنون کا جھگڑا کہ کبھی مجنون پر شتر
غالب ہوا اور کبھی مجنون آزاد شتر پر یہ لوگ بھی مثل مجنون کے ہین اور مثل ناقہ کے انکا یقین ایک تو
اُس ناقہ کو آگے بڑھاتا ہے دوسرا کینہ سے پیچھے کھینچتا ہے رغبت مجنون کی اُسکے سامنے تو لیلے روان ہے
اور رغبت ناقہ کی پیچھے کو اپنے بچہ کی طرف دوان اگر مجنون دم بھر کو غافل ہوتا ناقہ پھر پڑتا اور بچہ کے
پاس واپس آتا اور مجنون کو اس سبب سے کہ عشق و سودا نے اس سے اسکا بدن چھین لیا تھا بے خود
ہو جانے سے چارہ نہ تھا آدمی کی بڑی مراقب و نگہبان عقل ہے اور عقل کو سودا لیلی کا چھین لیگیا تھا
لیکن ناقہ بڑا نگہبان و چست تھا کہ ذرا مہار اپنی سست دیکھتا سمجھ جاتا کہ وہ اُس سے غافل ہے بس
اپنے کرہ کی طرف فوراً مُنھ پھیر دیتا جب مجنون آپ مین آتا اور جگہ کو غور کرتا کہ کہان تھا کہان ہون
تو جانتا کہ کوسون پیچھے چلا گیا ہون کل تین روز کی وہ راہ تھی جسمین مجنون ان حالون سے برسون
اسی آنے جانے مین رہا کہا ای ناقہ جب یہ حال ہے کہ ہم اور تو دونون عاشق ہین تو ہم دو ضد دونون باہم
ہمراہی کے لائق نہین ہین تیری مہر و مہار میرے موافق نہین ہے لہذا مجھے تنہائی اختیار کرنا چاہیے
ایسے ہی یہ دو ہمراہ جو کشمکش مین ڈال رہے ہین یہ بھی ایک دوسرے کے راہزن ہین پس وہ جان
گمراہ ہے جو تن پر سوار رہے اور مجنون کی طرح اس سے نہ اُترے نہ اُسکو چھوڑا ضعف جان تو ہجر عرش سے
فاقے کرتی ہے اور تن عشق خار بن سے مثل ناقہ کے ہو رہا ہے الخلاف شرح مین چالش جو بمعنی حملہ
جنگ کے ہے بجائے اسکے چالیش کہ بمعنی خرامیدن ہے اور شارح کے سوا اور کتاب والے بمعنی تنازع کے

لکھتے ہین بہر حال چالش بہتر معلوم ہوتا ہی چالیش سے اور مجنون کو از مجنون لکھا ہی قولہ جان کشاید سوی بالا
بالہا + در زدہ تن بر زمین چنگالہا + تا تو با من باشی ایمردہ وطن + پس ز لیلی دور ماند جان من + مدوز
گار من رفت زینگون حالہا + ہمچو تیہ و قوم موسی سالہا + خطوتینے بود این رہ تا وصال + ماندہ ام در رہ
ز مستی چند سال + راہ نزدیک و بماندم سخت دیر + سیر گشتم زین سواری سیر سیر + سرنگون خود را ز اشتر
در فگند + گفت سوزیدم زغم تا چند چند + تنگ شد بر وے بیابان فراخ + خویشتن افگند اندر سنگلاخ +
آنچنان افگند خود را سخت زیر + کہ مخلخل گشت جسم آن دلیر + چون چنان افگند خود را زیر پست + از قضا آن
لحظہ پایش ہم شکست + پاے را بر بست و گفتہ گو شوم + در خم چوگانش غلطان میروم + زین کند نفرین حکیم
خوش دہن + بر سواری کو فرو ناید ز تن + عشق مولے کے کم از لیلی بود + گوی گشتن بہر او اولے بود + گو شوی
میگرد بر پہلوے صدق + غلط غلطان در خم چوگان عشق + کاین سفر زین پس بود جذب خدا + وان سفر بر ناقہ
باشد سیر ہا + اینچنین سیر یست مستثنے ز جنس + کاین فزود از اجتہاد جن و انس + اینچنین جذبیست نے
ہر جذب عام + کہ نہادش فضل احمد و السلام + قصہ کوتہ کن براے آن غلام + کہ سوی شہ بر نبشتہ او
پیام + رقعہ پر جنگ و پرستی و کین + میفرستد سوی شاہ نازنین + المعنی جان وہ چیز ہی کہ عالم بالا پر بال کشائی
کرتی ہی اور تن ہمیشہ زمین پر چنگل گاڑے ہوئے ہی زمین سے مراد پستی اب مجنون کہتا ہی جبتک اے مردہ
وطن تو میرے ساتھ ہی لیلے سے میری جان دور ہی رہیگی مردہ وطن یعنے وطن کے عاشق انھین حالون مین
میرا زمانہ گذر گیا جیسے تیہ موسے مین بنی اسرائیل کے چالیس برس گذر گئے کہ پھر پھرا کے اسی مین آتے تھے
نکل نہین سکتے تھے دو قدم راہ تھی یہ وصال تک جسمین سستی سے چند سال ہو چکے ہین افسوس راہ تو
نزدیک تھی اور مین سخت دیر مین رہا بس مین سواری سے سیر ہو گیا اور کیسا سیر کہ سیر سیر ای نہایت سیر مین بعد
آپ کو اونٹ سے سرنگون گرایا اور کہا کہ مین تو اس غم سے جلگیا اور کہا خاک چلون اور گرایا بھی آپ کو
سنگلاخ مین ایسا بیابان فراخ اسپر تنگ آیا تھا اور ایسا سخت آپ کو نیچے گرایا کہ تمام اعضا مخلخل ہو گئے
یعنی اپنی جگہ سے بے جگہ ہو گئے جب ایسا آپ کو نہایت پستی مین گرایا تو اتفاقاً اسی وقت پاؤن اسکا ٹوٹ گیا
بس پاؤن کو باندھا اور کہا گیند ہو جاؤن اور اسکے خم چوگان مین لوٹتا پوٹتا چلا جاؤن اب مقولات
مولانا کے ہین کہ اسی سبب سے حکیم خوش دہن کہ مراد حکیم سنائی سے ہی نفرین کرتا ہی اس سوار پر جو مرکب تن سے
نہ اترا یعنے مقید تن کا رہا عشق مولے کا عشق لیلے سے کب کم ہی گیند بننا اسی کے عشق مین اولے ہی اسکے لیے
گیند بن اور پہلوے صدق خم چوگان عشق مین لوٹ پوٹ ہوتا رہ کہ اس سفر مین بعد اس کیفیت کے جذب خدا کا ہی
وہ کھینچ لیتا ہی اور ناقہ پر جو سفر ہوتا ہی وہ سیر و تماشا کے لیے ہوتا ہی بس یہ وہ سیر ہی کہ اپنی جنس سے مستثنے ہے

یعنے عالم مین ہر قسم کی سیرین ہر جنس کی ہین یہ سب سے مستثنے ہین اور اُس سے جو کچھ کہ اپنے اجتہاد سے جن و انسان نے بڑھائی ہی ایسی ہی یہ جذب مستثنے ہی نہ جذب عام جو احمد علیہ السلام کا رکھا ہوا ہی آپ فرماتے ہین اس قصہ کو کوتاہ کر اور اُس غلام کا حال کہ جسنے پادشاہ کو پیام لکھا ہی اور وہ پیام رقعہ ہی پر جنگ و بیستی و پر کین جو یہ غلام بھیجا ہی اور شاہ نازک مزاج دیکھیے کیا ہو تفصیل اُسکی در اشعار آیندہ الخلاف شرح مین عشق مولی کی جگہ عشق مجنون لکھا ہی اور سیر بیست کو سر بیست بلکہ معنی مین مشتری اور جنس کے لفظ مین لکھا کیسکہ جنس را بر جنس منطقی حمل کردہ و گفتہ مراد از حیوان ست و در قاعدۂ منطقیہ حیوان عبارت از جنس ست غلط کردہ انتہے خیر یہ غلط صحیح تو جو ہی وہ ہی لیکن اس شتر کو جو اپنے معنے مین لائے ہین کہین ٹھکانا ہی لین

## لکھنا غلام کا قصہ شکایت نقصان اجرے کا پادشاہ کو

قولہ کالبد نامہ ہست اندر روے نگر + ہست لائق شاہ را آنگہ ببر + گوشۂ رو نامہ را بگشا بخوان + بین کہ حرفش ہست در خورد شہان + گر نباشد در خور او را پارہ کن + نامۂ دیگر نویس و چارہ کن + لیک فتح نامہ تن زب مدان + ورنہ ہر کس سر دل دیدی عیان + نامہ بکشادن چو دشوار ست و صعب + کار مردان ست نے طفلان لعب + جملہ بر فہرست قانع گشتہ ایم + زانکہ در حرص و ہوا آغشتہ ایم + باشد آن فہرست دامی عامہ را + تا چنان دانند متن نامہ را + باز کن سر نامہ را گردن متاب + زین سخن واللہ اعلم بالصواب + ہست آن عنوان چو اقرار زبان + متن نامہ سینہ را کن امتحان + کہ موافق ہست با اقرار تو + تا منافق دار نبود کار تو + چون جوالی بس گرانی میبری + زان نباید کم کہ در دے بنگری + تا چہ داری در جوال از تلخ و خوش + گر ہمی ارزد کشیدن را بکش + ورنہ خالی کن جوالت را ز سنگ + باز خر خود را ازین بیگار و تنگ + در جوال آن کن کہ میباید کشید + سوے سلطانان و شاہان رشید + زشت نبود کاین جوال مردہ ریگ + میکشی و باشد آنہم پر ز ریگ + چون نمیتانی کہ پر لعلش کنی + ہم تہی بہتر چو مخبس تنی + المعنی زرب رائگان و آسان فرماتے ہین تو غلام ہی تیرا کالبد ہی تیرا نامہ تو ہی اسمین غور کر اور دیکھ کہ یہ نامہ لایق بادشاہ کے ہی یا نہین اگر ہی تو اُسکے پاس لیجل ایک گوشہ مین چلا جا اور تنہائی مین اُسکو کھول کے پڑھ دیکھ کہ حرف اُسکے جو مراد اعمال افعال سے ہی لائق بادشاہون کے ہین یا نہین اگر نہون تو پھاڑ ڈال اور دوسرا نامہ لکھ اور اپنی تدبیر کر لیکن یہ بھی خوب سمجھ لے کہ کشود نامۂ تن اور وقوف اُسکی کیفیت کا سہل و آسان نہین اگر سہل ہوتا تو ہر کوئی بھید دل کا برملا دیکھ لیا کرتا اس نامہ کا کھولنا جو دشوار نہایت سخت ہی تو بس جان لے کہ کام مردون کا ہی نہ کھیل لڑکون کا طفلان لعب مقلوب ہی ہم سب فہرست پر قانع ہوئے ہین جو مجمل ہوتی ہی مثلاً نماز روزہ اور اُسکی تفصیل و باریکیون سے غرض نہین علے ہذا دیگر احکام اسواسطے

کہ حرص وہوا مین آلودہ ہین وہ فرصت ہی کب دیتی ہی بس یہی فہرست عام مخلوق کی حال ہو رہی ہی اور سب کو پھانسے ہوے جب تو ایسے ہی متن نامہ کو جان رہے ہین کہ یہی ہی شرح سے غرض نہین تو سرنامہ کو کھول اور سرنامہ سے پڑھ اور اس بات سے گردن مت پھیر آگے اچھی بات کو اللہ خوب جانتا ہی اور نامہ وعنوان تیری زبان کا اقرار ہی اب تو اپنے اقرار کو متن نامہ سے جو تیرا سینہ ہی امتحان کر کہ موافق اقرار کے ہی تا منافق کی طرح تیرا معاملہ نہو آگے آپ فرماتے ہین کہ جب تو ایک جوال نہایت بھاری لادے لیے جاتا ہی تو اس سے کم تو ہو نا چاہیے کہ اسکو دیکھ نہ لے کہ اس جوال مین تلخ وخوش کیا بھرا ہی اگر ایسی ہی لادنے کے قابل تو لادے نہین تو پتھرون سے اسکو خالی کر اور آپ کو اس بیکار وننگ سے کہ مفت بوجھون مرا اور ندامت عائد ہوئی کیا فائدہ چھڑا تو جوال مین ایسی چیز بھر جسکو سلطانون اور شاہون رشید کے پیشکش کر سکے اور لادکے لیجا کیا یہ برا نہین ہی کہ اول تو یہ جوال مردہ ریگ ناچیز شی لیے جاتا ہی اور وہ بھی ریگ کی بھری بلکہ لعل وجواہر سے بھرنا چاہیے اور اگر نہین بھر سکتا ہی تو پھر خالی ہی اچھی اگر تو ہمجنس تن کا ہی یعنی لذات نفسانی کا ڈوبا ہوا اختلاف شرح مین زر بدان کو بدان اور شاید کم کو لم لکھا ہی اور رقعہ پر جنگ وستی الخ اس شعر کو صدر اسکا کیا ہی مین نے اپنی دانست مین ربط اسکا دیکھ کر آخر داستان صدر کے لکھا ہی

## حکایت اس فقیہ کی کہ پگڑی اسکی بڑی لمبی اور ایک شخص جو پگڑی اسکی لیگیا چلاتا تھا کہ پگڑی کو کھول اور دیکھ کیا لیے جاتا ہی

قولہ یک فقیہے ژندہا بر چیدہ بود + در عمامہ خویش در پیچیدہ بود + تا شود زفت ونماید آن عظیم + چون در آید سوے محفل در حطیم + ژندہا از جامہا پیراستہ + ظاہرا دستار ازان آراستہ + ظاہر دستار چون حلہ بہشت چون منافق اندرون رسوا وزشت + پارہ پارہ دلق وپنبہ پوستین + در درون آن عمامہ بد دفین + روے سوے مدرسہ کردہ صبوح + تا بدین ناموس یابد فتوح + در رہ تاریک مرد جامہ کن + منتظر استادہ بود از بہر فن + در ربود او از سرش دستار را + پس دوان شد تا بسازد کار را + پس فقیہش بانگ برزد کاے پسر + باز کن دستار را آنگہ ببر + اینچنین کہ چارپرہ میبری + باز کن آن ہدیہ را کہ میبری + باز کن آنرا بدست خود بمال + آنگہان خواہی ببر کردم حلال + چونکہ بازش کرد آنکہ میگریخت + صد ہزارش ژندہ اندر رہ بریخت + زان عمامہ زفت نابایست او + ماند یک گز کہنہ در دست او + بر زمین زد کہنہ را کاے بے عیار + زین دغل ما را برآوردی ز کار + این چہ تزویرست ومکرست وچہ شید + کو فگندے مر مرا در قید وصید + شرم نامد مر ترا زین ژندہا + اندر دغل بفگندیم اندر دغا + گفت بنمودم دغل لیکن ترا + از نصیحت

بار گفتم ماجرا ہچنین دنیا اگرچہ خوش شگفت + عیب خود را بانگ زد با جملہ گفت + المعنی ژند پارہ جامہ و دلق ایک فقیہ نے کچھ چیتھڑے بینے تھے اور اپنے عمامہ مین لپیٹے تھے تا جسوقت محفل حطیم مین جائے تو عمامہ اُسکا موٹا اور بڑا معلوم ہووے اور اُن چیتھڑون اور کپڑون کو بنا سنبھال کے اُسنے ایک دستار آراستہ کی تھی اب وہ دستار ظاہر تو ایسی تھی جیسے حلۂ بہشت اور بحقیقت منافق کا اندرون کہ رسوا و زشت ٹکڑے ٹکڑے گودڑی اور روئی اور پوستین کے اُسمین بھرے ہوئے اور اُس عمامہ مین سب دفن کیے ہوے صبح کو مدرسہ کیطرف چلا تو عمامہ وغیرہ کی عزت ناموس سے کچھ فتوح پائے اندھیری راہ تھی اُسمین ایک شخص جامہ کن منتظر چھپا کھڑا کہ کوئی آئے تو اپنا داؤ کرون اُسنے اُسکا عمامہ اُچک لیا اور لیکر بھاگا تا اپنا کام درست کرے بس فقیہ چلایا کہ ای پسر اس دستار کو پہلے کھول کے دیکھ لے پھر چاہے لیجا یعنو تو ایسا تیز چار ون پرون سے اُڑا چلا جاتا ہی اس تحفہ کو تو کھول کے دیکھ جسکو کہ لیے جاتا ہی تو اپنے ہی ہاتھ سے کھول اور مل پھر چاہے لیجائیو مین نے تجھپر حلال کر دی جب چور نے بھاگتے ہوئے مین اُسکو کھولا تو لاکھون چیتھڑے اُسکی راہ مین پھیل گئے یہانتک کہ اُسکے عمامہ ہوئے سطر سے صرف ایک گز بھر کا پُرانا سا ٹکڑا اُسکے ہاتھ مین رہگیا اُس پُرانے کپڑے کو اُسنے زمین پر پٹک دیا اور کہا کہ ای مکار ہی کھوٹی چیز کے واسطے تو نے مجکو اپنے کام سے کھویا تیرے اس مکر و تزویر و فریب سے مجکو بھی تعجب ہی جھون نے خاص مجکو تیرے پھندے مین ڈالا اور شکار کیا تجکو شرم نہین آتی کہ ان چیتھڑون سے تو نے مجکو دغل کر کے دغا مین ڈالا کہا ہان مین نے دغا کی لیکن تجھپر تو نصیحۃً سب ظاہر کر دیا تھا جو اصل ماجرا تھا ایسے ہی دنیا اگرچہ خوش اور عجیب شی ہی لیکن عیب اپنے اُسنے سب سے پکار پکار کے کہدیے ہین الخلاف شرح مین نماید کو نمایان محفل کو مخل اندرون کو اندران لکھا ہی

## نصیحت دنیا کی اہل دنیا کو کہ بزبان حال بیوفائی اپنی ظاہر کرنا جو اُس سے وفا ڈھونڈھتے ہین اور بُرا کہنا آپ کو

قولہ اندرین کون و فساد ای اوستاد + آن دغل کون و نصیحت آن فساد + کون میگوید بیا من خوش پیم + وان فسادش گفت رو من لاشیم + ای ز خوبی بہاران لب گزان + بنگران سردی و زردی خزان + روز دیدی طلعت خورشید خوب + مرگ او را یاد کن وقت غروب + بدر را دیدی بدین خوش چار طاق + حسرتش را ہم ببین وقت محاق + کودکے از حسن شد مولاے خلق + بعد فردا شد خرف رسواے خلق + گر تن سیمبران گردت شکار + بعد پیری بین تن چون پنبہ زار + ای بدیدہ لوتہاے چرب خیز + فضلۂ آن را ببین در آبریز + مر خبث را گو کہ آن خوبیت کو + در فریب آن حسن مرغوبیت کو + بر طبق کو عشوہ و نرمی و خوت +

بر سبد کو جلوہ و نغزی دہوت + گوید آن دانہ بدومن دام آن + چون شدے تو صید دانہ شد نہان + پس
انامل رشک استادان شدہ + در صناعت عاقبت لرزان شدہ + نرگس چشم خماری ہمچو جان + آخر
اعمش بین و آب از وے چکان + حیدری کاندر صف شیران رود + آخر او مغلوب موشی می شود + طبع
تیز و دور بین و محترف + چون خر پیرش به بین اخر حرف + زلف جعد مشکبار و عقل بر + آخر او چون ذنب
زشت پیر خر + خوش ہبین کونش ز اول باکشاد + و آخر آن رسوائیش بین و فساد + زانکہ ) و بنمود
پیدا دام را + ہیش تو بر کند سبلت خام را + پس مگو دنیا تبر و برم فریفت + ورنہ عقل من ز دانہ حی شگیفت
المعنی چار طاق خیمۂ چار گوشہ ہندی را دُنی چید رشیر دوندہ کون ہونا فساد جاتا رہنا فرماتے ہین اے
استاد اس کون و فساد مین کون تو دغل ہے اور فساد فضیحت کون تو کہتا ہے کہ آمین خوش پے ہون اور
فساد کہتا ہے جا مین لاشے ہون اے مخاطب بہار کی خوبی دیکھ کے جو لب کاٹتا ہے سردی و زردی خزان کی بھی
تو دیکھ دن بھر تو صورت خوب خورشید کی دیکھتا ہے اب اُسکی مرگ کو یاد کر جو وقت غروب کے ہوتا ہے بدر کو
تو نے دیکھا کیسا خوش اس چار طاق پر ہوتا ہے پھر اُسکی حسرت کو بھی وقت محاق کے دیکھ جو ایام سلخ ہین اور
نیز خسوف اگر کوئی لڑکا حسن و جمال مین مولا خلق کا ہو گیا بعد فردا بوڑھا ہو کے رسوائے خلق ہوا اگر
سیمین برون کے تن نے تجکو شکار اپنا کیا بعد پیری کے اُسی تن کو پنبہ زار دیکھیگا اے مخاطب تو نے کوئی
نعمت چکنی و چرب خیز دیکھی ہوگی اُسکے فضلہ کو بھی تو کسی آبریز مین دیکھ جہان پانی بٹتا ہو اور اُس خبث سے
پوچھ کہ تیری خوبی کہان گئی اور جیسی حسن و مرغوبی تیری دلفریب تھی کیا ہوئی جسوقت تو طبق مین ہوتا تھا
اور تیری بو عشوہ اور نرمی کی خوبی تھی وہ اب کہان گئی اور جو سبد پر ہوتا تھا اور جلوہ نغزی دہلو کرتا
تھا وہ کہان تو کہتا ہے یہ سب صفتین دانہ کی تھین اور مین اس دانہ کا دام تھا جس دانہ کا تو صید
تھا جب تو صید ہوگیا دانہ چھپ گیا بہت انگلیان ایسی ہوئین کہ صناعت مین رشک استادون کی
تھین آخر کو کانپنے ہی لگین نرگس چشم خماری کی جو جان کی طرح عزیز تھی اُسی چشم خماری کو آخر ڈھلکا ہے اور
پانی بہتا ہے وہ شیر درندہ جو شیرون کی صف مین گھس جائے آخر وہ ایک ادنی موش کا مغلوب ہوتا
ہے طبیعت تیز و دوربین اور محترف پیشے نکالنے والی انجام جب بوڑھا ہوتا ہے تو ایسا جان سے جیسا
بوڑھا گدھا ایک وقت مین زلف وجعد کی سی مشکبار عقل پر ہوتی ہے کہ دیوانہ بناتی ہے اور وہی آخر مین
بد صورت دم بوڑھے گدھے کی ہو جاتی ہے اب کون کو خیال کر اول اُسکا خوش و باکشادہ ہے اور آخر اُسکا
رسوائی و فساد اس سبب سے کہ اُسنے ظاہر دام دکھا دیا اور تیرے سامنے ہی جو اُسمین پھنسے اُن خامون کی
مونچھین اُکھیڑ لین اور فضیحت کیا پھر کیسے کہتا ہے کہ دنیا نے مجکو مکر سے فریفتہ کیا ورنہ عقل میری دانہ سے

صبر کرنی الخلاف شرح مین پیمبران کوبین بران اور دوسرے مصرع مین لفظ تن ندارد لکھا ہی قولہ طوق
زرین وحمائل بین ہلہ + غل وزنجیری شد ست وسلسلہ + ہمچنین ہر جزو عالم میشمر + اول وآخر در آرشش
در نظر + ہر کہ آخر بین تر او مسعود تر + ہر کہ آخر بین تر او مطرود تر + روے ہر یک چون مہ فاخر بہ بین +
چونکہ اول دیدۂ آخر بہ بین + تا نباشی ہمچو ابلیس اعوری + نیم بیند نیم نے چون ابتری + دیدطین آدم
و دینش ندید + اینجہان دید آنجہان بینش ندید + فضل مردان بر زنان ای بوشجاع + نیست بہر قوت
وکسب وضیاع + ورنہ شیر وپیل را بر آدمی + فضل بودے بہر قوت ای عمی + فضل مردان بر زن ای حالی
پرست + زان بود کہ مرد پایان بین ترست + مرد کاندر عاقبت بینی خمست + او ز اہل عاقبت چون زن کمست
از جہان دو بانگ می آید بضد + تا کدامی را تو باشی مستعد + آن یکے بانگ نشور اتقیا + وان دگر بانگش
فریب اشقیا + بانگ خار و بانگ اشگوفہ شنو + بعد ازان شو بانگ خارش را گرو + من شگوفہ
خارم ای فخر کبار + گل بریزد من بمانم شاخ خار + بانگ اشگوفہ اش کہ اینک گلفروش + بانگ خار
او کہ سوے ما کوش + این پذیرفتے بماندے زان دگر + کہ محب از ضد محجوب ست کر + آن یکے بانگ اینکہ
اینک حاضرم + بانگ دیگر بنگر اندر آخرم + المعنی ایک وقت تو ایسا ہی کہ طوق زرین اور حمائل شاہانہ
لٹکتی ہوئی دیکھتا ہی دوسرے وقت وہی غل وزنجیر وسلسلہ ہو جاتا ہی پس ایسے ہی ہر جزو عالم کو خیال کر
اور گنے جا اور اول آخر مین اُسکے غور کرے جا اب جو کوئی آخر بین زیادہ ہی مسعود و نیکبخت زیادہ ہی
اور جو کوئی آخر بین زیادہ ہی ای دانہ خوراک کا خواہان وہ مردود زیادہ ہی اُسوقت مین تو صورت ہر ایک
کی مثل ماہ کے فاخر ہی یہ دیکھ اور جب دیکھا ہی تو آخر کو بھی دیکھ کہ آخر مین ماہ کا کیا حال ہوتا ہی تو
تو مثل ابلیس کے اعور یعنے کانا نہ ٹھہرے جسنے آدھا دیکھا آدھا نہ دیکھا چنانچہ آدم کی مٹی دیکھی اُنکا
دین نہ دیکھا اس جہان کو دیکھا اور بینش اُنکی جو ایک جہان تھی اُسکو نہ دیکھا فرماتے ہین ای بوشجاع جانتا ہی کہ
فضل مردونکو عورتون پر کس سبب سے یہ نہین ہی کہ انمین قوت کسب وزراعت کی زیادہ ہی اگر قوت کا لحاظ ہی تو شیر
پیل مین قوت زیادہ ہی پس انکو آدمی پر فضل ہوتا بلکہ ای حالی پرست کہ تو حال کا مطیع ہوتا ہی اس سبب
سے ہی کہ مرد پایان بین زیادہ تر ہی لیکن جو مرد کہ پایان بین خم ہی ای پیر منحنی وہ اہل عاقبت سے یعنی جو عاقبت بین
ہین اُن سے مثل زن کے کم ہی اب فرماتے ہین کہ جہان سے دو آوازین بضد چلی آتی ہین اب بتا تو کونسی پر
مستعد ہوتا ہی ایک آواز تو وہ ہی جو نشور اتقیا کی ہی جس سے متقی زندہ ہوتے ہین اور ایک آواز فریب اشقیا کی ہی
جس سے اُنکے فریب مین پڑتا ہی تو خار وشگوفہ دونون کی آواز سُن بعد اُسکے بانگ خار کا گرو ہو وہ کہتا ہی
کہ ای فخر کبار مین شگوفہ خار ہون ای شگوفہ بھی گل بھی خار بھی گل مجھسے بکھر جاتا ہی مین شاخ خار رہجاتا ہون

اب شگوفہ اسکا کہتا ہی کہ آپہ بے مین گل ہون گلفروشی کر اور اسی کے خار کی آواز ہی کہ خبردار ہماری طرف مت رجوع کرنا اب مشکل ہی جب تو نے اسکو قبول کرلیا چاہیے کوئی ہو تو اُس دوسرے سے تو رہ گیا کسواسطے کہ محب یعنے جو جسکو دوست رکھتا ہی وہ اپنے محبوب کی ضد سے بہرا ہی پھر کسی کی نہین سنتا ایک آواز یہ ہی کہ مین بھی ہون جو حاضر ہون دوسری آواز یہ کہ میرے آخر کو دیکھ حاضر کو مت دیکھ الخلاف شرح مین زنجیرے کو زنجیر لکھا ہی **قولہ** حاضری ام ہست چون مکروکین + نقش آخر زائنہ اول ببین ؛؛ چون یکی زین دو جوال اندر شدی + آن دگر را صد و نادر خور شدی + ای خنک آنکوز اول آن شنید + کش عقول و سمع مردان شنید + خانہ خالی یافت اوراجا گرفت + غیر آنش کژ نماید نا شگفت + کوزۂ نو کو بخود بولے کشد + آن خبث را آب نتواند برد + در جہان ہر چیز چیزے را کشد + کفر کافر را و مرشد را رشد + در جہان ہر چیز چیزے جذب کرد + گرم گرمی را کشید و سرد سرد + کہربا ہم ہست و مقناطیس ہست + تا تو آہن یا کہ آئی در شست + برد مقناطیس از تو آہنے + ور کہے برکہربا ہم مے تنے + آن یکی چون نیست با اخیار یار + لاجرم شد پہلوے فجار رجار + وان یکے را صحبت نیک اختیار + لاجرم شد پہلوے ہر خار خار + ہست موسی پیش قبطی بس ذمیم + ہست ہامان پیش سبطی بس رجیم + جان ہامان جاذب قبطی شدہ + جان موسی طالب سبطی شدہ + معدۂ خر کہ کشد در اجتذاب + معدۂ آدم جذوب گندم آب + گر تو نشناسی کسے را از ظلام + بنگر او را کوش سازید ست امام + زانکہ ہر کرہ پے مادر رود + تا بدان جنس خویشتش پیدا شود + المعنی اوپر جو کہا ہی کہ اینک حاضرم موافق اُسی کے فرماتے ہین وہ کہتا ہی کہ حاضری تو میری یہ ہی جو مثل مکر و کین کے ہی کین سے بھی مراد دھوکا کہ الحرب خدع کہا ہی بس تو نقش آخر کو دیکھ جو اول ہی زیر آئینہ جس سے اچھا معلوم ہوتا ہی اور ظاہر کہ نقش زیر آئینہ زیادہ خوشنما ہوتا ہی اب ان دو جوال سے کہ ایک حاضری دکھلاتا ہی اور ایک نقش آخری کسی مین ضرور تو گھسیگا جب ایک مین گھسا تو دوسرا تیرے سامنے ضد اور نالائق ہو جائیگا بس خوشحال اُسکا جسنے پہلے ہی سے وہ آواز سُنا جسکو عقول اور کان مردان نے سُنا اُنکی وہ مثل ہوئی کہ جیسے کوئی گھر خالی پا کے گھس بیٹھتا ہی اب جو غیر اُسکا ہی وہ سب اُسکو کج و ناخوب معلوم ہوتا ہی مثلاً کورہ کوزہ اگر پیشاب کو جذب کرلے تو اُسکی نجاست کو پانی نہین دور کرسکتا اب فرماتے ہین جہان مین ہر چیز ہر چیز کو جذب کرتی ہی اور مناسب اپنے کھینچتی ہی مثلاً کفر کافر کو کھینچتا ہی اور مرشد کو رشد اور ہر چیز نے ہر چیز کو اس جہان مین جذب کیا گرم نے گرمی کو کھینچا سردی نے سرد کو یہ جہان کہربا بھی ہی اور مقناطیس بھی ہی تو تو اگر آہن ہی جب کاہ ہی جب ہر طرح آئے اور اُسکی شست مین پھنسے خیال تو کر اگر تو آہن تھا اور مقناطیس نے تجکو کھینچلیا تو تیری آہنی اُسنے چھین لیا کہ تو اُسکو جا چپٹا اور

جو کاہ ہی تو کھر با پر لپٹا ہوا ہی آب اس جہان مین یہ ہی کہ جو کوئی اخیار نیکون کا یار نہوا ضرور ہی وہ بدکارون کے
پہلو مین فجار کا جار وہمسایہ ہوا اور جسنے صحبت نیک اختیار کی بیشک پہلو مین ای برابر ہر خار کے خار بنا
یعنے مثل اُنکا ہوا اور نیز خار بمعنی بدر فافہم اور وجہ اُسکی کہ کوئی جار فجار کا بنا اور کوئی خار خار کا کہ یہ موسیٰ تو
قبطی کے سامنے ازبس بد و ذمیم ہین اور ہامان سبطی کے آگے نہایت رجیم و راندہ شدہ قبطی ایک شخص قوم
فرعون سے اور سبطی منسوب باسباط بنی اسرائیل کہ بارہ گروہ تھے ہامان کی جان جاذب قبطی کی ہوئی اور موسیٰ
کی جان طالب سبطی کی جیسے معدہ گدھے کا گھاس کو اپنی جذب مین کھینچتا ہی اور معدہ آدمی کا گندم و آب
کھینچتا ہی آب اگر تو اپنی تاریکی سے کہ نور معرفت نہین رکھتا کسی کو نہین پہچانتا کہ اُسکا تابع ہو تو اُسکو دیکھ
جسکو لوگون نے امام بنایا ہی اسواسطے کہ ہر کرہ اپنی مان کے پیچھے جاتا ہی اور اس پیروی سے حقیقت پیدا
ہو کے حال کھلتا ہی اختلاف شرح مین حاضری ام کو حاضر یم کوزہ کو کوترہ گشست کو گشست رجیم کو رخیم
ہامان کو ہان کہ اوش کو گوش بکاف فارسی لکھا ہی

اس بیان مین کہ عارف کی غذا نور حق سے ہی کہ ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی و قولہ صلی اللہ
علیہ وسلم الجوع طعام اللہ یحیی بہ ابدان الصدیقین ای طعام اللہ شب باش ہوتا ہون مین
اپنے رب کے پاس کہ وہ مجکو کھلا دیتا ہی اور پلا دیتا ہی اور قول آنحضرت کا کہ بھوک طعام
خدا تعالے کا ہی جس سے بدن صدیقون کے زندہ رہتے ہین

قولہ آدمی را شیر از سینہ رسد + شیر خر از نیم زیرینہ بود + عدل قسامست و قسمت کردنیست + ای عجب کہ جبر
و ظلم نیست + جبر بودے کے پشیمانی شدے + ظلم بودے کے نگہبانی بدے + روز آخر شد سبق فردا بود +
راز ما را روز کے گنجا بود + حاصل آن کاندر دخول ودر ایاب + در نگر و اللہ اعلم بالصواب + المعنی
یعنے آدمی کو شیر سینہ سے جو نصف اوپر کا دھڑ ہی اُس سے پہونچتا ہی اور گدھے کو نصف نیچے کے دھڑ سے ملتا ہی
پس ہر جیسے کو ویسا ہی اسواسطے کہ عدل خدا تعالے کا قسام ہی اور اُسکا تقسیم کرنا اور عجب یہ کہ نہ جبر ہی نہ ظلم ہے
سب اپنا اختیار سمجھتے ہین نہ ظلم کسیلیے کہ ظلم کے معنے وضع شی کا غیر محل مین ہین سو مفقود منا سب استعداد ہر کسی کے
اگر جبر بلا اختیار ہوتا تو پشیمانی کیون ہوتی اور اگر ظلم تو اُس سے بچانے والا کون تھا یہ شعار تمہید آگیا ہان کر کے فرمایا
دن آخر ہوا اب سبق کل کو ہوگا اسواسطے کہ راز ہمارا ایسا نہین جو ایک دن مین سمائے اور تمام ہو جائے حاصل یہ
تو ہر چیز کے آنے جانے مین غور کرے رہ آگے اللہ نیک بات کو خوب جانتا ہی

خطاب مغرورون دنیا اور گرفتارون نفس کے ساتھ

قولہ ای بکردہ اعتماد و استغنا + بر دمے بر جا پوس تا مستغنا + قبہ بر ساختنے از حباب + آخر آنجہ سست لیس واہی طناب

زرق چون برقست اندر نور آن + راه نتواند دیدن رهروان + این جهان و اهل آن بیحاصل اند + هر دو اندر
بیوفائی یکدل اند + زادهٔ دنیا چو دنیا بیوفاست + گرچه رو آرد بتو آن رو قفاست + اهل آن عالم چو
آن عالم زبر + تا ابد در عهد و پیمان مستقر + خود دو پیغمبر بهم کے ضد شدند + معجزات هم دگر کے بستدند + کے
شود پژمرده میوهٔ آن جهان + شادی عقبے نگردد اندهان + نفس بیعهدست زان رو کشتنیست + او دنی و قبله گاه
او دنیست + نفسها را لائق ست این انجمن + مرده را در خور بود گور و کفن + نفس اگرچه زیرک ست و خورده دان +
قبله اش دنیاست او را مرده دان + آب وحی حق بدین مرده رسید + شد ز خاک مردهٔ زنده پدید + تا
نیاید وحی زو غره مباش + تو بدان گلگونهٔ طال بقاش + بانگ و صیتی جو که آن خامل نشد + تاب خورشیدے
که آن آفل نشد + آن هنرهاے دقیق و قال و قیل + قوم فرعونند اجل چون آب نیل المعنی فرماتے ہین ای
مخاطب تو کہ بھروسا اور مضبوطی ایک فاسق کے فریب و چاپلوس پر کیے ہوئے ہے تو نے اس اعتماد کا قبہ
بنایا ہے جو حباب سے ہے اور آخر وہ خیمہ واہی طناب ہے آی نہایت شکست ڈوریون والا زرق ایسا ہے
جیسے برق جسکے نور مین راہرو راہ نہین دیکھ سکتے یہ جہان اور اہل اس جہان کے سب بے حاصل ہین اور
دونون بیوفائی مین یکدل دنیا بیوفا ہے اور جو اس سے پیدا ہوئے وہ بھی بے وفا اگر تیری طرف رو کرے
تو اُس رو کو قفا سمجھ اور اُس جہان کے لوگ مثل اُس جہان کے نیکی و خوبی سے ابد تک اپنے عہد و
پیمان مین مضبوط و برقرار دیکھو جسوقت مین دو پیغمبر مبعوث ہوئے تو وہ دونون آپسمین ضد ایک دوسرے
کے کب ہوئے اور ایک دوسرے کے معجزے اُنھون نے کہان چھینے کب میوہ اُس جہان کا مرجھاتا ہے اور کب
شادی عقبی کی اندوہ ہوتی ہے مثل دنیا کے ایسے ہی نفس بدقول قابل کشتن ہے کہ یہ بھی دنی ہے اور اسکا قبلہ
گاہ جدھر یہ جھکا ہوا ہے وہ بھی دنی یہ مجلس نفسون کے لیے لائق ہے کیونکہ مردہ کے واسطے گور و کفن ضرور ہے
نفس کیسا ہی زیرک و باریک دان ہو لیکن جبکہ دنیا اُسکی قبلہ ہے تو مردہ ہی جان چندے زندہ ہے کہ آب
وحی حق کا ملگیا ہے بس ایک مردہ سے جو انسان ہے زندہ ظاہر ہوا یہ بڑا فریبی دھوکا دینے والا ہے جبتک تجکو
وحی نہ آجائے اُسکا دھوکا مت کھائے کیسے ہی گلگونے مل کے کہ عمر اُسکی دراز ہو اپنی زیب و زینت کرے
دعا درازی عمر کی تمسخرا ہے تو اُس آواز و شہرت کو ڈھونڈھ جو کم نہوئے ہمیشہ رہے اور اُس کی چمک کا طالب ہو
جو کبھی آفل اے ڈوبنے والا نہین ہے وہ جو ہنر باریک اُسمین ہین بڑے قال و قیل اُنکو مانند قوم فرعون کے جان
اور اجل جیسے آب نیل الخلاف شرح مین زرق کو زرق اندہان کو اندہان لکھا ہے قولہ رونق و طاق
طرب و سحر شان + گرچه خلقان را کشد گردنکشان + سحرهاے ساحران دان جمله را + مرگ چوبی دان
که آن شد اژدها + جادوئیها را همه یک لقمه کرد + یک جهان پر شب بد آنرا صبح خورد + نور از آن خوردن نشد افزون بیش +

بل ہمان سانست کو بودست پیش + در اثر افزون شدہ در ذات نے + ذات را افزونی و آفات نے + حق ز ایجاد جہان افزون نشد + آنچہ اول آن نبود اکنون نشد + لیک افزون شد اثر ز ایجاد خلق + در میان آن فزوا نست فرق + ہست افزونی اثر اظہار او + تا پدید آید صفات و کار او + ہست افزونی ہر ذاتی دلیل + کو بود حادث بعلتہا علیل + نکتہ شد باریک اینجا ای رفیق + لیک بشنو تو مقالات دقیق + گفت موسی سحر ہم حیران کنیست + چون کنم کاین خلق را تمییز نیست + المعنی پھر فرماتے ہین کہ رونق وطاق طرب ای کرد فر اور سحر انکا اگرچہ گردن پکڑ پکڑ کے مخلوق کو اپنی طرف کھینچتا تھا آخر انکے واسطے ایک چھڑی موت ہوئی کہ اژدہا بنگئی سارے سحر اور جملہ ساحرون کو تمام کیا اور سب کی جادوگریون کا ایک لقمہ کیا چنانچہ ایک جہان رات مین بھرا ہوا تھا صبح ہوتے اسنے سب کو کھا لیا وہ نور جو عصا مین تھا اُس مخلوق کے کھا لینے سے بیش و افزون نہوا بلکہ ویسا ہی رہا جیسا پہلے تھا البتہ اثر مین بڑھ گیا ذات مین نہین بڑھا ذات مین نہ کچھ افزونی ہوئی نہ کچھ آفات جیسے حق تعالے ایجاد جہان سے کچھ بڑھا نہین جو صفت کہ اُسکی تھی ویسی ہی ہے ایجاد خلق سے افزونی نہین ہوئی البتہ اثر مین افزونی ہوئی کہ اُسکے درمیان مین فرق ہے یہ افزونی اثر کی اُسکا اظہار ہے جس سے اُسکی صفات و صنعتین ظاہر ہون اسلیے کہ افزونی اصل ذات کو بتاتی ہے اسواسطے کہ حادث ہے اور معلول بعلت بس ہر حادث اپنے خالق کو اور ہر مصنوع اپنے صانع کو جتاتا ہے اب اے رفیق یہان ایک نکتہ باریک معلوم ہوا لیکن تو وہ مقالے دقیق مجھسے سُن چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا سحر بھی ایک حیران کرنے والی شی ہے پھر مین کیا کرون کہ مخلوق کو تمییز نہین ہے

## فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ قلنا لا تخف انک انت الاعلیٰ پس پایا اپنے نفس مین خوف موسےٰ نے ہمنے کہا مت ڈر توہی اعلیٰ ہے

**قولہ** گفت حق تمییز را پیدا کنم + عقل بے تمییز را بینا کنم + چونکہ معجزہات را ظاہر کنم + عقل را در دید نقش فاخر کنم + دیدہ بخشم عقل بے تمییز را + کور سازم جاہل ناچیز را + گرچہ چون دریا بر آورند کف + موسیا تو غالب آئی لا تخف + بود اندر عہد خود سحر افتخار + چون عصا شد مار آنہا گشت عار + ہر کسی را دعوی حسن و نمک + سنگ مرگ آمد نمکہا را محک + سحر رفت و معجزہ موسیٰ گذشت + ہر دو را از بام بود افتاد طشت + بانگ طشت سحر جز لعنت نماند + بانگ طشت دین بجز رفعت نماند + چون محک پنہان شدست از مرد و زن + در صف آ ای قلب اکنون لاف زن + وقت لافستت محک چون غائبست + میبرندت از عزیزی دست دست + ہر دست عزت و ناز سے در فزود + چون محک آمد چرا گشتی کبود + قلب میگوید ز نخوت ہر دمم + ای زر خالص من از تو کی کمم + المعنی جب حضرت موسے نے کہا کیا کرون تمییز نہین ہے حق تعالے نے فرمایا مین تمییز پیدا کرونگا عقل بے تمییز کو بینا

کر دونگا جب تیرے معبودون کو ظاہر کرونگا عقل کو اُنکے دیکھنے مین فاخر کرونگا کہ مین نے ایسی چیز دیکھی فخر کریگی
مین عقل بے تمیز کی آنکھین کردونگا اور جاہل ناچیز کو اندھا کرونگا اگرچہ ان کافرون نے سمند رکیسی
جھاگ اُٹھائی مین کیا ہوتا ہی ای موسے غالب تو ہی ہوگا تو ہرگز مت ڈر پوری آیت مع معنی سُرخی مین
لکھی ہی اپنے وقت مین سحر کو افتخار تھا جو جانتا تھا بڑا فخر کرتا تھا جب عصا مارہوا تو سحر اُن
سب کے لیے ننگ و عار ہو گیا یون تو ہر کسی کو دعوے اپنے حسن و نمک کا ہی کہ ہم حسین ہین نمکین
ہین لیکن سنگ مرگ سب نمکون کی کسوٹی ہی اُسوقت حسن و نمک کھلجاتا ہی اصل یہ ہی نہ سحر رہا نہ معجزہ
موسے کا دونون رفت گذشت ہوگئے مگر دونون کی شہرت رہگئی جیسے کچھ مشہور تھے ہان یہ ضرور ہی
کہ بانگ طشت سحر کی لعنت ہی لعنت ہی اور بانگ طشت دین کی بلندی ہی بلندی ہی اب فرماتے ہین کہ اس
وقت مین کسوٹی تو مرد و زن دونون سے پوشیدہ ہوگئی بس ای قلب اب تو صف آرا ہوا اور خوب شیخی مار
تیرا وقت ہی کسوٹی چھپی ہوئی ہی تیری عزت ہی تجکو بڑی عزیزی کے ساتھ ہاتھون ہاتھ لیے جاتے ہین مگر
عجب یہ کہ ہر وقت تو عز و ناز تیرا ہی اور عزیزی و نازی بڑھی ہوئی پھر محک کے سامنے کبود و سیاہ کیون
ہوجاتا ہی وہ عز و ناز کیا ہو جاتا ہی قلب بھی اپنے غرور مین ہی اور ہر وقت غرور سے کہتا ہی کہ اے
زر خالص مین موجود ہون اور تجھسے کب کم ہون **قوله** زر ہمیگوید بلے ای خواجہ تاش + لیک می آید
محک آمادہ باش + مرگ تن ہدیہ است بر اصحاب راز + زر خالص را چہ نقصان ست گاز + قلب
اگر در خویش آخر بین بُدے + آن سیہ کاخر شد از اول شدے + چون شدے اول سیہ اندر لقا +
دور بودے از نفاق و از شقا + کیمیاے فضل را طالب بُدے + عقل او بر زرق او غالب شدے +
چون شکستہ دل شدے از حال خویش + جابرِ اشکستگان دیدی بہ پیش + عاقبت را دید او اشکستہ شد +
از شکستہ بند در دم بستہ شد + فضل سہارا سوے اکسیر راند + آن زر اندود از محک محروم ماند + ای
زر اندودہ مکن دعوے بہ بین + کہ نماند مشتریت اعمی چنین + نور محشر چشمہا بینا کند + چشم بندی ترا رسوا
کند + بنگر آنہا را کہ آخر دیدہ اند + حسرت جانہا و رشک دیدہ اند + منگر آنہا را کہ حالی دیدہ اند + سر
فاسد ز اصل سر بریدہ اند پیش حالی بین کہ در جہلست و شک + صبح صادق صبح کاذب ہر دو یک صبح کاذب
صد ہزاران کاروان + داد بر باد ہلاکت ای جوان + صبح صادق را طلب کن ای عزیز + تا ز صدق
او شوی صاحب تمیز + نیست نقدی کش غلط انداز نیست + وای آن جان کش محک و گاز نیست +
باز رو سوے غلام و گفتنش + کو سوے شہ می نویسد نامہ خویش + المعنی گاز بکاف فارسی مقراض . رگران
خواجہ تاش ایک آقا کے دو نوکر زر کہتا ہی ہان ای خواجہ تاش ایسے ہی ہی بیشک تو مجھسے کم نہین لیکن

محک آتی ہی ذرا آمادہ رہ محک موت جو لوگ رازوالے ہین مرگ تن اُنکے لیے تحفہ ہی جیسے کسی کو تحفہ ملتا
ہی اور خوش ہوتا ہی اسواسطے کہ وہ زر خالص ہین اُنکو گاز سے کیا اندیشہ چاہے جتنا کوئی کاٹے جانچے
قلب اپنی ذات مین آخر بین نہین ہی اگر ہوتا تو وہ سیہ جو آخر مین ہو گیا پہلے ہی سے ہوتا اور جب
پہلے ہی سے صورت مین سیاہ ہوتا تو نفاق و شقاوت سے بچا رہتا کیمیا فضل کا طالب ہوتا عقل اُسکی
اُسکے مکر پر غالب ہوتی جب اپنا حال دیکھ دیکھ کے شکستہ دل ہوتا تو شکستہ لوگون کے پاس اپنی جگہ
دیکھتا اور پہلے ہی سے نشست برخاست رکھتا اسلیے کہ وہ شکستہ بھی عاقبت کو دیکھ کے شکستہ ہوا ہی اور
شکستہ بند سے دم بھر مین بستہ ہوے اور جڑ گئے فضل حق نے جملہ مسون کو کہ وہ اپنا نقص ظاہر کیے ہوئے
ہین اکسیر کے پاس بھیجدیا کہ کامل ہو گئے اور جو زر اندودہ تھے عیب اپنا چھپائے اُنکو محک سے محروم چھوڑا
بس ای زر اندودہ خالص ہونے کا دعوے مت کر اور دیکھ مشتری تجکو ایسا اندھا نہین چھوڑ دیگا جب
نور محشر کھلیگا اسوقت تیری آنکھین کھول دیگا اور جو تو آنکھین بند کیے ہوئے ہی اُسکو رسوا کر دیگا تو اُن لوگو نکو
دیکھ جنھون نے آخر پر نظر کی ہی کہ وہ حسرت جان اور رشک دیدہ ہین کہ ہاے ہم ایسے نہوئے اور اُن
لوگون کو مت دیکھ جنھون نے صرف حال و موجود کو دیکھا ہی اور اصل بھید سے بھید فاسد تراشا و قطع کیا
ہی یہ حالی لوگ جو جہل و شک مین پڑے ہوئے ہین اُنکے آگے صبح صادق و صبح کاذب ایک ہے لیکن
صبح کاذب کا یہ حال کہ لاکھون قافلے اسنے باد ہلاکت پر اُڑا دیے ہین اور اکثر قافلے و مسافر صبح کاذب
کے دھوکے مین مارے جاتے ہین تو ای عزیز صبح صادق کو ڈھونڈھ تو اُسکے صدق سے صاحب تمیز ہو جائے
اسلیے کہ کوئی نقد ایسا نہین ہی جسکے لیے غلط انداز نہو اور غلطی مین نہ ڈالے بس اگر تمیز ہو گی تو کام دیگی ورنہ
واے اُس جان پر جسکے لیے محک و گاز نہین ہی یعنے جانچا پرکھا نہین ہی آب فرماتے ہین کہ اُس
غلام اور اُسکے نوشتہ کی طرف لوٹ جسنے پادشاہ کو نامہ خوش لکھا ہی

## چھڑکنا مدعی کا دعوے سے اور حکم واسطے متابعت سنت کے

قولہ بو مسیلم گفت من خود احمدم + دین احمد را بفن برہم زدم + بو مسیلم را بگو کم کن بطر + غرہ اول مشو
آخر نگر + این قلاوزی مکن از حرص جمع + پسروی کن تا فتد در پیش شمع + شمع مقصد را نماید ہمچو ماہ +
کاینطرف دانہ ہست یا خود دامگاہ + گر بخواہی ورنہ خواہی با چراغ + دیدہ گردد نقش باز و نقش زاغ + ورنہ
این زاغان دغل افروختند + بانگ بازان سپید آموختند + بانگ ہدہد گر بیاموزد قطا + راز ہدہد کو و
پیغام سبا + بانگ بر رستہ ز بر بستہ بدان + تاج شاہان را ز تاج ہدہدان + حرف درویشان و نکتہ
عارفان + بستہ اند این بیحیایان بر زبان + ہر ہلاک امت پیشین کہ بود + زانکہ چندل را گمان کردند عود +

بود شان تمیز کان مظہر کند + لیک حرص و آز کور و کر کند + کوری کوران ز رحمت دور نیست + کوری حرص است کان معذور نیست + چار میخ شہ ز رحمت دور نے + چار میخ حاسدے مغفور نے + ماہیا آخر بگر بنگر بہ شست + بدگوی چشم آخر بینت بست + با دو دیدہ اول و آخر بین + ہین مباش اعور چو ابلیس لعین + اعور آن باشد کہ حالی دید و بس + چون بہائم بیخبر از پیش و پس + چون دو چشم گاو در جرم تلف + ہمچو یک چشمست کش نبود شرف + ربع قیمت ارزد آن دو چشم او + کہ دو چشمش راست مسند چشم تو + گر کنی یک چشم آدم زادۂ + نصف قیمت لازمست از جاۂ + از انکہ چشم آدمی تنہا بخود + بے دو چشم یار کارے میکند + چشم خر چون اولش بے آخر ست + گر دو چشمش ہست حکم اعور ست + این سخن پایان ندارد وان خفیف + مینویسد رقعہ در طمع رغیف المعنی قطا بفتح نام مرغ سنگخوار اور آواز اسکی مسافرون کو پانی بتاتی ہے جبدل بالفتح سنگ رغیف گردۂ نان بو مسیلم نام اسکا عبد الرحمان ہے مسیلمہ کذاب لقب اسکا کہ روبروے آنحضرت کے دعوے نبوت کا کیا تھا مولانا فرماتے ہین کہ بو مسیلم نے کہا کہ مین ہی احمد ہون اور دوسرے احمد کے دین کو مین نے اپنے فن سے خراب کردیا تو اس مسیلمہ سے کہ کہ بہت اترائے مت ماہ اول کا غرہ مت بن آخر کو بھی دیکھ کہ رفتہ رفتہ پھر تری اندھیری ہے بہت سی قلاوزی و پیشوائی مت کر اس حرص سے کہ جماعت میرے پیچھے ہو بلکہ پیروی کرتا شمع تیرے آگے ہو اور وہ شمع تیرے مقصد کو مثل ماہ روشن کے دکھائے کہ اسطرف دانہ ہے اسطرف دام ہے اسوقت مین کہ تو باچراغ ہوگا تو چاہے تو چاہے چاہے نہ چاہے آنکھین تیری نقش باز اور نقش زاغ ضرور ہوجائینگی دونون مین امتیاز کریگا نقش اس سبب کہا ہے کہ صور مرئیہ اول پردۂ ملتحمہ مین نقش پالیتے ہین تو نظر آتے ہین اور اگر باز و زاغ کو نہ پہچانا تو ان زاغون نے دغل کو خوب چمکا رکھا ہے اور سپید بازون کی بولی سیکھ لی ہے مشکل ہوگی پھر کہتے ہین کچھ مشکل بھی نہین اسواسطے کہ اگر قطا آواز ہدہد کی سیکھ بھی لیگا تو ہدہد کے سے راز و پیغام سبا کے کہان سے لائیگا تو اگر ہوشیار ہے تو آواز مرغ پر رستہ ای آراستہ اور پر بستہ ای مقید کو قیاس کر اور ہدہد کے تاج سے شاہون کے تاج کا خیال جما بالفعل جو بیچتا ہین انھون نے باتین درویشون اور نکتے عارفون کے خوب اپنی زبان پر جڑ لیے ہین جو ہلاک کہ امت پیشین کے حق مین ہوا ہی تو ہوا کہ انھون نے سنگ کو عود سمجھا اگرچہ انکو تمیز تھا کہ وہ انپر ظاہر کردے لیکن حرص و آز تو اندھا بہرا بنا دیتی ہے اور طرفہ یہ کہ اندھے کا اندھاپن تو رحمت سے دور نہین ہے ہر کوئی رحم کرتا ہے مگر کوری حرص کی معذور نہین ہے جیسے بادشاہ کسی کو عذاب چار میخ سے معذب کرتا ہے وہ رحمت سے دور نہین ہوتا رحم بھی کرتا ہے مگر جسکی حاسدی سے اسکو چار میخ کرتا ہے وہ مغفور نہین ہوتا ای ماہی آخر ایک دفعہ تو شست کیطرف دیکھ کیسی تیری بدگوئی نے چشم آخر بین تیری بندکی بدگوئی سے مراد

حرص تجکو اللہ نے دو آنکھین دی ہین تو ضرور ہی کہ اول و آخر دونون کو دیکھ اور خبردار ابلیس لعین کیطرح
یک چشم مت ہو جسنے اول ہی سے آدم کو طین دیکھا تو جانتا ہی اعور کو کہ جسے یک چشم کہتے ہین وہ ہی کہ
صرف حال مین ہو اور بہائم کی طرح پس و پیش سے بیخبر جیسے مسئلۂ شرعی ہی کہ دونون آنکھین گاو کی جرم
تلف مین مثل ایک چشم انسان کے ہین یعنی اگر کوئی دونون آنکھین بہائم کی تلف کرے پھوڑ ڈالے تو اُسکی ارش
جو دیت جراحت کی ہی مثل ایک آنکھ انسان کے ہی کہ اُسکو شرف نہین ہی غرض چشم انسان کی نصف دیت ہی چشم بہائم
کی لیکن جب تیری دونون آنکھین ہین سند اُسکی دونون آنکھونکی دیت کی ہین اور تو یک چشم ای آخر بین نہین تو اُسکی قیمت
دونون آنکھونکی ربع ہونے کے لائق ہی اگر تو ایک آنکھ کسی آدم زادہ کی پھوڑ ڈالے تو شرع کی راہ سے نصف قیمت اُسکی لازم ہی
اسواسطے کہ چشم آدمی کی تنہا بے دو چشم کے کاربار کر سکتی ہی بار بھی مرادف کار کا ہی اور چشم خر کی کہ اُسکا اول ہی ہی آخر نہین
اگرچہ دونون آنکھین ہین مگر حکم اعور مین ہین یہ سخن تو پایان پذیر نہین اور وہ خفیف ہوی طمع مین رقعہ لکھتا ہی اُسکی طرف رجوع ہی

## بقیہ تحریر رقعہ غلام کا طلب اجری مین

قولہ رفت پیش از نامہ پیش مطبخی + کای بخیل از مطبخ شاہ سخی + دور از و وز ہمت او کاینقدر + از جرے ام
آیدش اندر نظر + گفت بہر مصلحت فرمودہ است + نے برای بخل و نے تنگی دست + گفت دہلیزیست واللہ
این سخن + پیش شہ خاکست این زر کہن + مطبخی دہ گونہ حجت بر فراشت + او ہمہ و کرد از حرصی کہ داشت
چون جرے کم آمدش در وقت چاشت + زد بسے تشنیع او سودی نداشت + گفت قاصد میکنید اینہا شما +
گفت نے کہ بندہ فرمانیم ما + این مگیر از فرع این از اصل گیر + بر کمان کم زن کہ از بازو ست تیر +
ما رمیت اذ رمیت ابتلاست + بر نبی کم نہ کہ آن از خداست + آب از سر تیرہ است ای خیرہ چشم + پیشتر
بنگر یکی بکشاے چشم + شد ز خشم و غم درون بقعۂ + سوی شہ بنوشت خشمین رقعۂ + اندر ان رقعہ ثناے
شاہ گفت + گوہر جود و سخاے شاہ سفت + کای ز بحر و ابر افزون کف تو + حاجت محتاجان بتو آوردہ رو +
زانکہ ابر انچہ دہد گریان دہد + کف تو خندان پیاپے خوان نہد + ظاہر رقعہ اگرچہ مدح بود + بوی خشم
از مدح اثرہا مینمود + زانہمہ کار تو بے نور است و زشت + کہ تو دوری دور از نور سرشت + رونق کار خسان
کاسد شود + ہمچو میوہ تازہ زو فاسد شود + رونق دنیا بر آرد زو کساد + زانکہ ہست از عالم کون و فساد +
خوش نگردد از مدیحے سینہا + چونکہ در مداح باشد کینہا + ای دل از کین و کراہت پاک شو + وانگہان
الحمد خوان چالاک شو + بر زبان الحمد و اکراہ از درون + از زبان تلبیس باشد یا فسون + وانگہان گفتہ
خدا کہ ننگرم + ہم بظاہر ہم بباطن ناظرم + المعنی جرے وظیفہ و راتبہ سخن دہلیزیست و عامیانہ
یعنی وہ غلام نامہ بھیجنے سے پہلے باورچی کے پاس گیا اور کہا کہ ای بخیل مطبخ شاہ سخی سے یہ بات

اور اُسکی ہمت دونون سے دور ہی کہ اتنا سارا تیہ میرا اُسکی نظر سے گذرے باورچی نے کہا یہ حکم اُسنے
مصلحتاً کیا ہی نہ بخل کے سبب سے نہ اس سبب سے کہ وہ تنگدست ہی یعنے بخیل کہا و اندیہ بات تیری
دہلیزی ہی یعنے عام طور پر اور پست اور یہ زر کہن تیرا پادشاہ کے سامنے خاک ہی مطبخی نے اُسپر دس
قسم کی حجت اُٹھائی اُسنے اپنی حرص سے جو اُسکو تھی سب کو رد کیا جب وظیفہ چاشت کے وقت کم
آیا بہت طعن تشنیع کی کچھ فائدہ نہ تھا کہا قاصداً تم ہی لوگ میرے ساتھ کرتے ہو کہا نہین ہم تو بندہ
فرمان ہین حکم کے تابع تو اس بات کو ہم جیسے شاخون سے مت فرض کر بلکہ اصل سے مان اور کمان پر
طعنہ مت کر کسواسطے کہ تیر زور بازو سے چلتا ہی نہ فقط کمان سے دیکھ تو ما رمیت اذ رمیت کیسی امتحان کی
بات ہی کہ نبی پر اسکا گناہ نہین ہی کسواسطے کہ وہ تیر خدا کی طرف سے تھا جیسا کہ فرمایا ولکن اللہ رمی ای
شوخ غصہ والے تیرے تو پانی سر سے ایک نیزہ اونچا ہی اب تو اُسکو سمجھ لے اور زیادہ سہی ذرا آنکھ تو
کھول اور دیکھ یہ سُن کے وہ مارے خشم و غم کے ایک مکان کے اندر گیا اور بادشاہ کو ایک رقعہ خشم والا
لکھا اُس رقعہ مین ثنا و صفت بادشاہ کی بہت سی لکھی اور گوہر سخا و جود بادشاہ کے پروئے کہ ای
ابر و بحر دونون سے ہاتھ تیرا بڑھ کے ہی سارے محتاج تیری طرف متوجہ ہو رہے ہین اسواسطے کہ ابر جو
کچھ دیتا ہی رو کے دیتا ہی اور تیرا ہاتھ ہنسی خوشی پے درپے خوان لگاتا ہی آپ مولانا فرماتے ہین اگرچہ
بظاہر رقعہ مدح کا تھا لیکن بو خشم کی مدح سے اپنا اثر جتا رہی تھی اُسی سبب سے تیرے جملہ کام بھی
بے نور و خراب ہو رہے ہین کہ تو اپنے نور سرشت سے بالکل دور ہی اُسکے پاس نہین پھٹکتا اور یہ جو
اہل دنیا ناچیز خس ہین اُنکے کام کی رونق کو کھوٹا جان یہ ایسی ہی جیسے نیا میوہ جو درختون مین آتا
ہی فاسد ہو جاتا ہے یعنے گر جاتا ہی ٹھہرتا نہین بس وہی رونق دنیا کی اُس سے کساد اُٹھاتی ہی
اسواسطے کہ وہ رونق بھی تو عالم کون و فساد سے ہی جسکے معنے ہونا کھونا ہین ظاہر ہی اُس مدح سے
سینہ جو مراد دل سے ہی ہرگز خوش نہین ہوتے جسکے مداح ہین یعنے بھرے ہون لاجرم ای دل پہلے کین
و کراہت سے پاک ہو لے پھر الحمد پڑھ ای حمد و ثنا خدا کی کر اور اُسمین چالاک ہو اور اس سے کیا نتیجہ کہ
زبان پر تو حمد و ثنا ہی اور باطن مین اکراہ اسلیئے کہ جو زبان سے فعل ہی بدون شرکت درون کے وہ
مکر و فسون ہی اسواسطے کہ خدا تعالے فرماتا ہی ان اللہ لا ینظر الی صورکم و الی اعمالکم ولکن ینظر
الی قلوبکم و نیاتکم بیشک اللہ نہین دیکھتا ہی تمھاری صورتون کو نہ اعمال کو و لیکن تمھاری نیتون اور
دلون کو دیکھتا ہی بس جب وہ درون اور نیت کو دیکھتا ہی تو تو انھین کو پاک کر کہ وہ ظاہر اور باطن
سب پر ناظر ہی الحذا ف شرح مین میکنید کو میکنند فرمائیم کو فرمائیم نیزہ کو تیرہ اور خشم کو چشم

کاہی کو ہے اور دوری بعد دور نہین لکھا

## حکایت اُس مداح کی کہ واسطے ناموس کے شکر ممدوح کا کرتا تھا اور بو اندرون کی پھٹی گودڑی سے ظاہر کرتا تھا

قولہ آن یکے با دلق آمد از عراق + باز پرسیدند یاران از فراق + گفت آرے بد فراق الا سفر + بود بر من بس مبارک مژدہ در + کان خلیفہ دادہ دہ خلعت مرا + کہ قرینش باد صد مدح و ثنا + شکرہا و حمدہا بر مے شمرد + تا کہ شکر از حد و اندازہ ببرد + پس بگفتندش کہ احوال نژند + بر دروغ تو گواہی میدہند + تن برہنہ سر برہنہ سوختہ + شکرہا دزدیدہ یا آموختہ + کو نشان شکر و حمد میر تو + بر سر و بر پاے بے توقیر تو + گر زبانت مدح آن شہ می تند + ہفت اندامت شکایت میکند + در سخاے آن شہ و سلطان جود + مر ترا کفشی و شلوارے نبود + گفت من ایثار کردم انچہ داد + میر تقصیرے نکرد از افتقاد + بستدم جملہ عطاہا از امیر + بخش کردم بر یتیم و بر فقیر + مال دادم بستدم عمر دراز + در جزا زیرا کہ بودم پاکباز + پس بگفتندش مبارک مال رفت + چیست اندر باطنت این دود تفت + صد کراہت در درون تو چو خار + کے بود اندہ نشان ابتشار + کو نشان عشق و ایثار و رضا + گر درست است انچہ گفتی ما مضا + خود گرفتم مال گم شد میل کو + سیل اگر بگذشت جائے سیل کو + چشم تو گر بد سیاہ جانفزا + گر نماند او جانفزا ازرق چرا + کو نشان پاکبازی اے ترش + بوی لاف کژ همی آید خمش + صد نشان باشد درون ایثار را + صد علامت ہست نیکو کار را + المعنی ایک شخص گودڑی لیے ہوے عراق سے آیا یاروں نے اُس سے جدائی و فراق سے پوچھا کہ اس جدائی مین تیرا کیا حال رہا کہا بیشک فراق عشاق تو تھا لیکن سفر مجھپر نہایت مبارک و مژدہ ور ہوا کسواسطے کہ اُس خلیفہ نے دس خلعت مجکو دیے کہ سیکڑون مدح و ثنا اُسکے قرین ہون اُسکے سوا بہت سے شکر اُسکے اور بہت حمد کرنے لگا یہانتک کہ شکر حد اندازہ سے بڑھایا بس یارون نے کہا کہ یہ حال خوار خستہ تیرے تو کہ رہے ہین کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو ننگے سر ننگے پاؤن اور محنت سے جلا ہوا مثل سوختہ کے ہے پھر یہ شکر تو نے کس سے چرا لیے یا سیکھ لیے ہین تیرے پاس کوئی بھی پتہ نشان شکر و حمد پادشاہ کا ہے اگر ہے تو کہان ہے تو تو ننگے سر ننگے پاؤن ایک بے توقیر ہو رہا ہے اگرچہ زبان تیری مدح شاہ کی کرتی ہے لیکن ہفت اندام تو تیرے اُسکی شکایت کر رہے ہین ہفت اندام چشم و گوش و بطن و فرج و زبان و دست و پا کیسی سخاوت اُس سلطان جود کی تھی جسمین تیرے واسطے کفش و شلوار نہ تھی کہا جو کچھ اُسنے دیا مین نے سب لوگو نکو دیدیا اُسنے اپنی مہربانی مین مجھسے کچھ کمی نہ کی مین نے سب عطیات اس امیر سے لیے اور یتیم و فقیر پر

تقسیم کر دیے اسواسطے کہ مال بخش کے عمر دراز حاصل کی اُسکے بدلہ مین بدین وجہ کہ مین نے پاکبازی سے
یہ کام کیا ای بے تکلف و بے تملق پس ہارون نے کہا اچھا ہوا عمر دراز تجکو مبارک مال گیا تو گیا مگر یہ تو
بتا پھر تیرے باطن مین دھوان اور سوختگی کیون بھری ہی ہم تو تیری سیکڑون کراہت اور خلش خار
کی تیرے درون مین پاتے ہین پھر بھلا اندوہ نشان خوشی و شگفتگی کا کب ہوتا ہی تجھمین نشان عشق و ایثار
رضا کے کہان ہین اگر وہ درست ہی جو تونے آگے کہا تو اُسکے نشان بتا اچھا ہم خود کہتے ہین اور مانتے
ہین کہ مال تونے اپنی خوشی رضا سے کھویا لیکن وہ میل و توجہ جو خدا کیطرف ہو وہ کہان ہی اسواسطے
کہ اگر اہلا نکلگیا تو کیا اہلہ کی جگہ بھی جاتی رہی وہ جگہ تو بتا تیری آنکھین اگر ایک وقت مین سیاہ و جانفزا
تھین اب اگر کسی عارض سے جانفزا نہ رہین تو ازرق بھی کیون ہوگئین تو اپنی پاکبازی جتاتا ہے
تجھمین ای ترش پاکبازی کا نشان کہان ہی تیرے مُنھ سے تو بو جھوٹی شیخی کی آتی ہی بس چپ رہ
جو درون ایثار والے ہین اُنکے سیکڑون نشان ہوتے ہین اور نکوکارون کی سیکڑون علامتین ہوتی
ہین وہ چھپتی نہین ہین الخلاف شرح مین ازرق کو ارزق لکھا ہی قولہ مال در ایثار اگر گردد تلف +
در درون صد زندگی آید خلف + در زمین حق زراعت کردنی + تخمہاے پاک آنگہ دخل نے +
گر نگردد زرع جان یکدانہ صد + صحن ارض اللہ واسع کے بود + اصل ارض اللہ قلب عارفست +
لامکان ست و ندارد فوق و پست + گر نروید خوشہ از روضات ہو + پس چہ واسع باشد ارض
اللہ بگو + چونکہ این ارض فنا بے ریع نیست + چون بود ارض اللہ آن مستوسعیست + ریع آنرا
نے حد و نے عد بود + کمترین دانہ دہد مقصد بود + حمد گفتے کو نشان حامدون + نے برونت ہست
اثر نے اندرون + حمد عارف مر خدارا راستست + کہ گواہ حمد او شد پا و دست + از چہ تاریک
جسمش در کشید + وز تنگ زندان دنیا اش خرید + اطلس تقوی و نور مؤتلف + آیت حمدست او را
بر کتف + وارہیدہ از جہان عاریہ + ساکن گلزار عین جاریہ + بر سریر سر عالی ہمتش + مجلس
جاہ و مقام ہمتش + مقعد صدقی کہ صدیقان برو + جملہ سرسبز اند و شاد و تازہ رو + حمد شان چون
حمد گلشن از بہار + صد نشانی دارد و صد گیرودار + بر بہارش چشمہ و نخل و گیاہ + وان گلستان
و نگارستان گواہ + شاہد شاہد ہزاران ہر طرف + در گواہی ہمچو گوہر در صدف + المعنی ریع
بالفتح افزونی زراعت مستوسع فراخ مؤتلف خو گرفتہ شوندہ و آرایندہ گیرودار حکومت خلف بفتحتین
از پس آیندہ قوی ہی لوگ کہتے ہین کہ مال اگر ایثار مین خرچ ہو جاتا ہی تو دل مین سیکڑون زندگیان
بعد اُسکے آتی ہین تیرے دل مین ایک بھی نہین عجب ہی زمین حق مین کھیتی کرنا اور تخم پاک بونا اور

حاصل نہو تا اگر کھیتی جان کی ایک دانہ سے صد دانے نہو تو سخن ارض اللہ کا واسع کب ہو کما قال اللہ
مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ مثل ان
لوگون کی جو مال اپنا اللہ کی راہ مین خرچ کرتے ہین مثل ایک دانہ کے ہے جسنے جمائین سات بالیان
ہر بالی مین سو سو دانے اصل ارض اللہ قلب عارف کا ہے اور وہ قلب ایک لامکان ہے جسکا تحت
نہ فوق بس اگر ارض اللہ سے خوشے یعنے بالیان روضات ہوئی نہ جمین تو پھر تا ارض اللہ کی وسعت
کیا ہے جبکہ یہ ارض فنا یعنے زمین دنیا کی بیحاصل و افزونی کی نہین ہے تو ارض اللہ کہ وہ نہایت مستوسع
اور فراخ ہے وہ بے حاصل کیسے ہوگی جسکے حاصل کی نہ حد ہے نہ شمار ہے اگر تھوڑے ہی دانے دیے تو سات سو
ہون موافق حساب آیت کریمہ کے کہ ایک دانہ کی سات بالیان اور ہر بالی مین سو سو دانے تو نے اگر حمد
خدا کی کی تو تجھین نشان حامدون کے ہونا چاہیئین سو کہان تیرے تو نہ ظاہر کوئی نشان ہے نہ باطن عارف
جو حمد خدا کی کرتا ہے وہی راست درست ہے کہ اُسکے حمد کے گواہ ہاتھ پانون اور جمیع اعضا و ارکان ہین کہ
اُسنے اُسکو اندھے کنوئین جسم سے نکال لیا ہے اور قعر زندان دنیا سے چھوڑا دیا ہے اطلس تقوی کا
اور نور موتلف اسکا ہے خو گرفتہ یہی نشان حمد کا اُسکے کندھے پر ہوتا ہے اور اس جہان عاریہ سے چھوٹا ہوا
گلزار عین جاریہ کا جو جنت ہے رہنے والا تخت بھید حالی پر ہمت اُسکی کہ اس بھید حالی کے تخت پر بیٹھون
مجلس جاہ و مقام مین رتبہ اُسکا اور وہ مقعد صدق جسپر حملہ صدیق سرسبز و شاد و تازہ رو ہین اُسکی جگہہ
اور بیٹھک جیسا کہ فرمایا ان المتقین فی جنات ونہر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر بیشک پرہیز گار
جنتون اور نہرون مین ہین اور بیٹھک صدق مین پاس پادشاہ قدرت والے کے اُنکی حمد مثل حمد
گلشن کے تو بہار سے سیکڑون نشانیان رکھتی ہے اور سیکڑون حکومتین اُنکی بہار پر چشمے اور نخل و گیاہ
سب گواہ ہین اور سارے گلستان اور نگارستان شاہد اور شاہد بھی کیسے کہ شاہد ہی ہین یعنے جو
صفات شاہد کے ہین وہ اُنکی ذات ہے اور گواہی کے معاملہ مین ایسے بے لوث و آلایش جیسے صدف
میں موتی شستہ سے پاک صاف الخلافت شرح مین ارض اللہ کو عرض اللہ اور مستوسع کو مستور
گلزار کے آگے واو عطف لکھا ہے اور دنیا اش کو دینی اش قولہ بوی سیر بیاید از دست + وز سر ورد
تا بدای لانی غمت + بوشناسانند حاذق در مصاف + تو بجلدی ہای ہرگز کن گزاف + تو لاف
از مشک کان بوی بیار + ار دم تو میکند مکشوف راز + گل شکر خوردم ہمگو یی و بوی + سیر مرد ازیں کہ
یا وہ مگوی + ہست دل ماندۂ خانہ کلان + خانۂ دل را نہان ہمسایگان + از شگاف روزن
و دیوارہا + مطلع گردند بر اسرارہا + از شگافی کہ ندارد ہیچ وہم + صاحب خانہ ندارد و ہیچ سہم +

از نبی برخوان که دیو و قوم او + می برند از حال انسان خفیه بو + از رہے که انس ازان آگاه نیست +
زانکه زین محسوس وزین اشباه نیست + در میان ناقدان زرقی متن + با محک ای قلب دون لاف
مزن + مر محک را ره بود در نقد و قلب + که خدا ش کرد امیر جسم و قلب + چون شیاطین با غلیظیهای
خویش + واقف اند از سر ما و فکر و کیش + مسلکی دارند دزدیده درون + ما ز دزدیهای ایشان سرنگون +
دمبدم خبط و زیانی میکنند + صاحب نقب و شکاف و روزنند + پس چرا جانهای روشن در جهان +
بیخبر باشند از حال نهان + در سرایت کمتر از دیوان شدند + روحها که خیمه برگردون زدند + دیو دزدانه
سوی گردون رود + از شهاب او محرق و مطعون شود + سرنگون از چرخ زیر افتد چنان + که شقی در جنگ
از زخم سنان + آن ز رشک روحهای دلپسند + از فلک شان سرنگون می افگنند + تو اگر شلی و لنگ
و کور و کر + این گمان بر روحهای مه مبر + شرم دار و لاف کم زن جان مکن + که بسی جاسوس هست
آن سوی تن + المعنی وہی لوگ کہتے ہین کہ تیری سانس سے تو بو بدلہسن کی آتی ہے اور تیرے رو دو ہم سے
اے شیخی والے غم چمک رہا ہے تو نہین جانتا کہ بڑے بڑے تیز بو شناس مصاف بین ہین تو جلدی ہاے ہو
بیہودہ مت کر جیسا کہ وقت حملہ کے دلاور کرتے ہین تو شیخی مشک سے مت مار کہ بو پیاز کی تیرے دم سے
تیرے راز کو کھولے دیتی ہے تو کہتا ہے مین نے گلشکر کھایا ہے اور بو سیر کی جو آرہی ہے وہ کہتی ہے کہ بیہودہ بکت
دل آدمی کا مانند ایک خانہ کلان کے ہے اور پوشیدہ اس خانۂ دل کے ہمسایہ ہین کہ وہ شگاف و روزن
دیوارون سے تیرے اسرار پر مطلع ہوتے ہین اور وہ ایسے شگاف کہ کسی کا وہم اس سے واقف نہین
نہ صاحب خانہ کو اسکا کچھ ڈر اسلیے کہ واقف ہو تو ڈرے تو قرآن سے اس بات کو معلوم کر لے کہ شیطان اور
اسکی قوم خفیہ انسان کے حال سے بو لیجاتے ہین جیسا کہ فرمایا انہ یراکم ھو و قبیلہ من حیث لا ترونہم بیشک
وہ دیکھتا ہے تمکو اور قوم اسکی اس حیثیت سے کہ تم اسکو نہین دیکھتے اور ایسی راہ سے بو لیجاتے ہین کہ انسان
اس سے مطلق آگاہ نہین اسلیے کہ وہ راہ قسم اس راہ سے نہین ہے نہ اسکے اشباہ سے جیسا کہ خدا عز و جل
نے فرمایا ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءہم بیشک شیطان خبر دیتے ہین اپنے اولیا کو تو یہ جانتا ہے
کہ بات پرکھنے والے نہین ہین بہت ہین بس پرکھیون مین بہت فریب مت ہو اور محک کے آگے اے کھوٹے
ناچیز بہت شیخی مت مار تو نہین جانتا کہ کسوٹی کو کھرے کھوٹے زر تو نہین دخل ہے کہ خدا نے اسکو حاکم جسم و قلب
دونون کا کیا ہے خیال تو کر جب شیاطین باوصف اپنی غلیظیون کے جو کچھ ہمارا بھید فکر و کیش مین ہوتا ہے اس
سے واقف ہین دزدیدہ ایک ایسی راہ ہمارے درون مین رکھتے ہین کہ ہم انکی دزدی سے سرنگون
ہو جاتے ہین دمبدم ہمکو خبط مین ڈالتے ہین اور ہمارا زیان کرتے ہین اور صاحب نقب شگاف روزنے ہین

کہ ہمارے بیچ مین رکھتے ہین اور ہم نہین جانتے پھر جب ان شیاطین غلیظ کا یہ حال ہے تو وہ جانین
کہ روشن ہین جہان مین کیسے پوشیدہ حال سے بیخبر ہونگی اور وہ روحین جنھون نے خیمہ گردون پر نصب
کیا ہے وہ اثر کر جانے مین شیاطین سے کیا کمتر ہونگی شیاطین کا تو یہ حال کہ چوری چوری آسمان کی طرف
جاتے ہین اور اسکی شہاب سے جل بھن کے مطعون ہوتے ہین بقول بعض بھوت ہو جاتے ہین اور
سرنگون ہوکے ایسے آسمان سے زمین پر گرتے ہین جیسے کوئی بدبخت لڑائی مین سنان کھا کے گرتا ہے
اور یہ اس سبب سے کہ انکو جو رشک روحون دلپسند کے عروج کا ہوتا ہے لہذا قضا و قدر انکو آسمان سے
اوندھا گراتے ہین اب تو اگر شل اور لنگڑا اور اندھا بہرا ہے تو یہ گمان روحون بزرگ پرست کر کہ میرے ہی
طرح سب ہونگے ذرا شرم کا پنج بہت سی مت مار جان کو مت نکالے ڈال اسواسطے کہ تیرے جسم کے ادھر
بہت جاسوس ہین اسی جسم کی آڑ مین لگے ہوئے ہین الخلاف شرح مین بعد ہمگوئی کے واو نہین ہے
اور کاف بیان کو گہ بکاف فارسی بوکو بو جسم کو چشم لکھا ہے

معلوم کر لینا طبیبون الٰہی کا امراض دل و دین کے اور سیماہر بد و بیگانہ کی اور پہچان لینا
لحن گفتار اور رنگ اسکا اور آنکھ اسکی اور یہ سب راہ دل سے کہ انھم جواسیس القلوب
فجالسوھم بالصدق بیشک وہ جاسوس دل کے ہین پس مجالست کرو انکی صدق سے

قولہ این طبیبان بدن دانشورند + بر سقام تو ز تو واقف ترند + تا ز قارورہ ہمی بینند حال + کہ ندانی
تو ازان رو اعتدال + ہم ز نبض و ہم ز رنگ و ہم ز دم + بو برند از تو بصد گونہ سقم + پس طبیبان الٰہی در
جہان + چون ندانند از تو اسرار نہان + ہم ز نبضت ہم ز چشمت ہم ز رنگ + صد سقم بینند از تو
بیدرنگ + این طبیبان نوآموزند خود + کہ بدین آیات شان حاجت بود + کاملان از دور نامت
بشنوند + تا بقعر تار و پودت در روند + بلکہ پیش از زادن تو سالہا + دیدہ باشندت بچندین حالہا +
حال تو دانند یک یک موبمو + زانکہ پر ہستند از اسرار ہو + المعنی فرماتے ہین یہ طبیب ظاہر بدن کے کیسے
دانش والے ہین کہ تیری بیماریون پر تجھسے زیادہ واقف ہین قارورہ سے تیرا حال دیکھتے ہین کہ تو اس
صورت سے اعتدال کو نہین جانتا نبض سے بھی اور رنگ سے بھی اور سانس یا خون سے بھی تیرے
سیکڑون سقم کی بو پا لیتے ہین پس جب ان طبیبون ظاہر کا جہان مین یہ حال ہے تو طبیب الٰہی کیسے تیرے
اسرار پوشیدہ نہ جانین وہ بھی تیری نبض و چشم و رنگ سے تیرے سیکڑون سقم بے تامل دیکھتے ہین
سو یہ بھی وہ جو خود نوآموز ہین کہ انکو ان علامتونکی حاجت پڑتی ہے اور جو کامل ہین انکی یہ کیفیت کہ دور سے
تیرا نام سن لین اور تیرے تن کی تار و پود مین گھس جائین بلکہ تیرے پیدا ہونے سے پہلے برسون کا حال

تیرا اُنکا دیکھا ہوا ہی اور تیرے ایک ایک بال کے حال کو وہ جانتے ہین ہو اسطے کہ اسرار الٰہی سے بھرے ہوئے ہین

## مژدہ بایزید کا پیدا ہونے ابوالحسن خرقانی سے برسون پہلے اور اُنکی صورت و سیرت کے نشان اور لکھ لینا تاریخ نویسون کا

قولہ آن شنیدے داستان بایزید + کہ ز حال بوالحسن از پیش دید + روزی آن سلطان تقوی میگذشت + با مریدان جانب صحرا و دشت + بوی خوش آمد مرا و را ناگہان + در سواد ری ز حد خارقان + ہم در آنجا نالۂ مشتاق کرد + بوی را از باد استنشاق کرد + بوی خوش را عاشقانہ میکشید + جان او از باد بادہ میچشید + کوزہ کو از یخ آبہ پر بود + چون عرق بر ظاہرش پیدا شود + از درون کوزہ نم بیرون زدہ است + آن ز سردی ہوا آبی شدہ است + باد بوے او مرا و را آب گشت + آب ہم او را شراب ناب گشت + چون در و آثار مستی شد پدید + یک مرید او را از آن دم در رسید + پس بپرسیدش کہ این احوال خوش + کہ برونست از حجاب پنج و شش + گاہ سرخ و گاہ زرد و گہ سپید + میشود رویت چہ حالست و نوید + میکشی بوئی بظاہر نیست گل + بیشک از غیب ست و از گلزار کل + ای تو کام جان ہر خود کامۂ + ہر دم از غیبت پیام و نامۂ + ہر دمے یعقوب وار از یوسفی + میرسد آن در مشام تو شفی + قطرۂ بر ریز بر ما زان سبو + شمۂ زان گلستان با ما بگو + المعنی استنشاق بو لینا پنج حس شش جہت شفی امالہ شفا فرماتے ہین تو نے داستان بایزید کی سُنی ہی جنھون نے قبل پیدا ہونے ابو الحسن خرقانی سے حال اُنکا دیکھ لیا وہ یہ کہ ایک روز وہ سلطان تقوی مریدون کے ساتھ صحرا و دشت کی طرف چلے جاتے تھے یکایک سواد رے مین حد خارقان سے کہ دونون شہر ہین بوے خوش اُنکو آئی بس وہین نالہ مشتاق کرنے لگے اور بو کو ہوا سے سونگھتے تھے جیسے عاشق کسی بو کا اُسکو بار بار کھینچتا ہی اور اُس باد سے جان اُنکی بادہ چشی کرتی تھی یعنے مست ہوتی تھی اُسی پر یہ نظیر ہی کہ مثلاً کوئی کوزہ آب یخ سے بھرا ہوا ہی اور اُسپر جو عرق ظاہر ہوے یعنے بوندین ہوتی ہین تو وہ نم کوزہ ہی کے اندر سے باہر چھلک آئی ہی اور سردی ہوا سے پانی ہو گئی ہے ایسے ہی وہ ہوا اُنکے بو کی پانی ہو گئی اور پانی بھی نہین شراب ناب جو اُنمین مستی و رقت پیدا ہوئی جب اُنمین آثار مستی کے ظاہر ہوے مریدون سے ایک مرید فوراً اس بات کو پہونچگیا اور پوچھا کہ یہ احوال خوش جو حجاب پنج حس اور شش جہت سے باہر ہی جس سے کبھی مُنھ تمھارا سُرخ ہوتا ہی کبھی زرد کبھی سپید کیا حال اور کیا بشارت ہی کیا بات ہی کہ گل تو بظاہر ہی نہین اور تم بو کھینچتے ہو بیشک کوئی بو غیب اور گل گلزار سے پہونچتی ہی اے سلطان تم مقصود جان ہر خود مقصد کے ہو یعنے عاشق کے کہ خود کام ہوتے ہین اور ہر دم تمکو غیب سے نامہ و پیام ہر دم یعقوب کی طرح تمھارے مشام مین یوسف سے

شفا پہونچتی ہی اور تمھاری آنکھین کھلتی ہین اپنے اُس سبو سے ایک قطرہ ہمکو بھی بخشو اور ایک شمہ اُس
گلستان سے ہمارے سامنے بھی بیان کرو الخلاف شرح مین بوے خوش کی جگہ خو لکھا ہی **قوله**
خو نداریم ای جمال مہتری + کہ لب ما خشک تو تنہا خوری + ای فلک پیمای چست و چست خیز +
زانچہ خوردی جرعۂ بر ما بریز + میر مجلس نیست در دوران دگر + جز تو ای شہ در حریفان در نگر + کے
توان نوشیدن این می زیر دست + می یقین مر مرد را رسواگرست + بوی را پوشیدہ و مکنون کند +
چشم مست خویشتن را چون کند + خود نہ آن بویست این کاندر جہان + صد ہزاران پردہ اش دارد نہان +
پر شد از تیزی او صحرا و دشت + دشت چہ کو نہ فلک ہم در گذشت + این سر خم را بکہگل در مگیر + کاین
برہنہ نیست خود پوشش پذیر + لطف کن اے راز دان راز گو + انچہ بازت صید کردش باز گو + گفت
بوی بوالعجب آمد بمن + ہمچنانکہ مر نبی را از یمن + کہ محمد گفت بر دست صبا + از یمن می آیدم بوے
خدا + بوی رامین میرسد از جان ویس + بوے یزدان میرسد ہم از اویس + از اویس و از قرن
بوے عجب + مر نبی را مست کرد و پر طرب + چون اویس از خویش فانی گشتہ بود + آن زمینے آسمانی
گشتہ بود + آن ہلیلہ پروریدہ در شکر + چاشنی تلخیش نبود دگر + آن ہلیلہ رستہ از ما و منی + نقش دارد
از ہلیلہ طعم نی + آنکسے کز خود بکلی در گذشت + این منی و مائی خود در نوشت + این سخن پایان ندارد
باز گرد + تا چہ گفت از وحی غیب آن شیر مرد + المعنی رامین نام عاشق کہ ویس اُسکی معشوقہ تھی وہی مرید
کہتا ہی ای خوبی و جمال مہتری کے ہماری عادت ایسی نہین پڑی ہی کہ تم تنہا کھاؤ اور ہم لب خشک رہین
ای فلک پیما چست چست اُٹھو جو کچھ تمنے کھایا ہی ایک جرعہ ہمکو بھی دو آب تمھارے سوا زمانہ مین دوسرا
میر مجلس کون ہی بس تم ای شاہ حریفون کی طرف بھی غور کرو اُس شراب پر زور کو ایسا ویسا زیر دست
کب پی سکتا ہی یہ وہ شراب ہی کہ یقیناً مرد کی رسوا کرنے والی ہی بو شراب کو آدمی چھپا دیا بھی لیتا ہے
لیکن جب نشہ آنکھون مین آیا تو چشم مست کو کیا کرے اُسکو کیسے چھپائے اور اُسکی تو خود وہ بو بھی نہین
کہ لاکھون پردے اُسکو اس جہان مین چھپا رکھین اُسکی تیزی سے تو دشت صحرا بھر جاتے ہین اور دشت
کیا چیز کہ نہ فلک کے پار ہوتی ہی تم اس خم کے سر کو کہگل سے مت لیسو کہ یہ وہ تن کی شمشیر نہین ہی
جو پوشش پذیر ہو بس ای راز دان راز کو ہمپر لطف کرو اور جو کچھ تمھارے باز نے شکار کیا ہے
ہمکو بھی بتاؤ حضرت بایزید نے کہا مجکو ایک عجب قسم کی بو آئی جیسے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یمن سے
آئی تھی چنانچہ آنحضرت نے فرمایا کہ صبا کے ہاتھ بو خدا کی مجھکو یمن سے آتی ہی کہ اُسکا بیان قریب آتا ہی
جیسے رامین کو بو جان کی ویس سے پہونچتی تھی مجکو بوے یزدان کی اویس سے پہونچتی ہی تم بھی خیال کرو

کہ وہ کیسی بو اویس د قرن کی تھی جسنے حضرت نبی کو مست و پر طرب کیا اویس نام ایک اولیا اللہ کا ہی کہ قصبۂ قرن مین جو مضافات یمن سے ہی رہتے تھے اُسی قسم کی بو مجکو آتی ہی اور وجہ یہ کہ اویس آپ سے فانی ہوگئے تھے لاجرم گو زمینی تھے مگر آسمانی ہوگئے تھے جیسے ہلیلۂ تلخ شکر پروردہ جسمین مزہ تلخی کا نہین رہتا اور وہ تلخی تو اصل اُسکی ہی وہ کیا جاتی رہتی ہی گویا اُسکی مائی ذتی جاتی رہتی ہی بس ہلیلا ایک نقش و صورت رہجاتا ہی مزہ جو اصل ہی وہ نہین رہتا ایسے ہی جو کوئی بالکل آپ سے گذر گیا اُسکی مائی و منی بھی طی ہوجاتی ہی پھر کہتے ہین یہ بات تو بیحد ہی اسکو جانے دے اور لوٹ اس کو بیان کر جو کچھ اُس شیر مرد یعنے بایزید نے وحی غیب سے بیان کیا ہی الخلاف شرح مین جست جست کو جست جست لکھا ہی

## جواب سلطان بایزید در معنی قول رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن بیشک مین پاتا ہون بو رحمن کی یمن سے

قولہ گفت ازین سو بوے یارے میرسد + کاندرین دہ شہر یارے میرسد + بعد چندین سال مینزاید شے + میزند بر آسمانہا خرگہے + رویش از گلزار حق گلگون بود + از من او اندر مقام افزون بود + چیست نامش گفت نامش بوالحسن + حلیہ اش وا گفت ز ابرو و ذقن + قد او و رنگ او و شکل او + یک بیک وا گفت از گیسو و رو + حلیہ ہاے روح او را ہم نمود + از صفات و از طریق و جا و بود + حلیۂ تن ہمچو تن عاریتیست + دل بران کم نہ کہ آن یکساعتست + حلیۂ روح طبیعی ہم فناست + حلیۂ آن جان طلب کو بر سماست + جسم او ہمچون چراغ بر زمین + نور او بالاے سقف ہفتمین + آن شعاع آفتاب اندر وثاق + قرص او اندر سپہر چار طاق + نقش گل در زیر بینی بہر لاغ + بوی گل بر سقف ایوان دماغ + مرد خفتہ در عدن دیدہ فرق + عکس آن بر جسم افتادہ عرق + پیرہن در مصر رہن یک حریص + پر شدہ کنعان ز بوی آن قمیص + بر نبشتند آن زمان تاریخ را + از کباب آراستند آن سیخ را + چون رسید آن وقت و آن تاریخ راست + زان زمین آن شاہ پیدا گشت و خاست + المعنی بایزید نے کہا ادھر سے مجکو بو ایک یار کی آتی ہی اور اس گانون مین ایک شہر یار آتا ہی اتنی برسون کے بعد ایک بادشاہ پیدا ہوتا ہی کہ اپنا خیمہ آسمانون پر کھڑا کریگا اور وہ گل گلزار حق سے ہوگا لہذا منھ اُسکا گلگون ہوگا اور مقام و رتبہ مین مجھسے بڑھکے ہوگا پوچھا نام اُسکا کیا ہی کہا بوالحسن پھر حلیہ اُسکا ابرو و ذقن سے بیان کیا اور قد اور رنگ اور شکل ایک ایک کا بیان کیا اور گیسو اور رو کا حلیے اُسکی روح کے بھی جتائے اور صفات و طریق اُسکا اور جگہ اور بود باش اُسکی اب فرماتے ہین کہ اگرچہ حلیہ تن کا بتایا لیکن حلیہ تن کا مثل تن کے عاریت ہی تو اس سے دل مت لگا کہ ایک ساعت کو ہی اور حلیہ روح طبیعی کا بھی جسکا تعلق جگر سے ہی وہ بھی فنا ہی تو حلیہ اُس جان کا ڈھونڈھ جو آسمان پر ہی جسم تو اُسکا مثل چراغ کے زمین پر ہی اور نور اُسکا سقف ہفتمین اے فلک ہفتم سے

اور پردہ ایسی ہی جیسے آفتاب کہ شعاع اُسکی ہر محل مین ہی اور قرص اُسکا سپہر چار طاق اے فلک چہارم
مین اور جیسی صورت و نقش گل کا نیچے ہی واسطے بازی و لاغ کے اور بوٹے اُسکی بالاے سقف ایوان دماغ دوسری
مثال ہی مثلا آدمی اپنی جگہ سو رہا ہی اور روح اُسکی عدن کو پہونچی اور وہان کچھ خوف و شدت کی چیز ایسی دیکھی
جس سے جسم اُسکا عرق آلودہ ہوگیا تو یہی وجہ ہی کہ عکس اُسکا اس جسم افتادہ عرق پر پڑ رہا ہی حاصل یہ کہ
روح اصلی عالم ارواح مین ہی اور یہ جو کچھ عالم اجسام مین ہی اُسکا عکس ہی جیسے پیراہن حضرت یوسف کا
کہ ہنوز کنعان مین نہین آنے پایا تھا ایک حریص ہی کے قبضہ مین تھا لیکن تمام کنعان مین بو اُس قمیص
کی بھری ہوئی تھی الغرض جسوقت یہ نشان و نام ابوالحسن کے اُنھون نے بیان کیے اُسی وقت سب
کو لکھ لیا اور تاریخ کے ساتھ جملہ نشان و صفات گویا وہ تاریخ ایک سیخ تھی کہ اُسکو ان نشانون کے
کباب سے آراستہ کیا لیکن جب وہ وقت و تاریخ راست آئی وہ شاہ یعنی ابوالحسن اُس زمین سے پیدا ہوا
الخلاف شرح مین جسم کو چشم دیدہ فرق کو فراق لکھا ہی اور گشت کے بعد واو عطف ندارد

## پیدا ہونا ابوالحسن کا خرقان مین بعد وفات بایزید قدس سرہ کے اُسی تاریخ

قولہ زادہ شد آن شاہ و نرد ملک باخت + از عدم پیدا شد و مرکب بتاخت + از پس آن سالہا آمد پدید +
بوالحسن بعد از وفات بایزید + جملۂ خوہاے او ز امساک وجود + آنچنان آمد کہ آن شہ گفت بود + لوح
محفوظست او را پیشوا + از چہ محفوظست محفوظ از خطا + نے نجوم ست و نہ رملست و نہ خواب + وحی حق واللہ اعلم
بالصواب + از پے روپوش عامہ در بیان + وحی دل گویند او را صوفیان + وحی دل گیرش کہ منظرگاہ
اوست + چون خطا باشد چو دل آگاہ اوست + مومن ینظر بنور اللہ شدے + از خطا و سہو بیرون آمدی +
المعنی یعنے زمان موعود سلطان بایزید کے موافق وہ سلطان ملک معنی پیدا ہوے اور نرد
ملک کی کھیلی عدم سے ظاہر ہوے عالم وجود مین مرکب دوڑایا اُتنی ہی برسون کے بعد بعد وفات
بایزید کے بوالحسن پیدا ہوئے جملہ عادتین اُنکی خواہ امساک خواہ جود سب مین ویسی ہی تھین جیسی
بایزید نے بتائین تھین اور کیون نہوتین اسواسطے کہ اُنکی تو لوح محفوظ پیشوا تھی جسکا نام محفوظ
اسی سبب سے رکھا ہی کہ خطا سے محفوظ ہی نہ وہ نجوم ہی نہ رمل نہ خواب جسمین غلطی ہو وحی حق ہی
اور اللہ اسکو خوب اچھی طرح جانتا ہی لیکن عام سے چھپانے کو صوفیون نے اُسکا نام وحی دل
رکھا ہی تو بھی اُسکو وحی دل مان کسواسطے کہ دل منظرگاہ خدا تعالے کا ہی اور اُس سے آگاہ پھر وحی
دل مین کیسے خطا ہوئے جب تو مومن ینظر بنور اللہ مین داخل ہوا تو سہو و خطا سب سے نکلگیا اور پوری
حدیث یہ ہی اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ ڈرو فراست مومن سے کہ بیشک وہ دیکھتا ہی

الله کے نور سے الخلاف شرح مین محفوظ کھی محفوظ ست نے نجوم کو بے لکھا ہے

## نقصان اجرے جان اور صوفی طعام الله عز و جل سے

قوله صوفی از فقر چون در غم شود + عین فقرش دایه و مطعم شود + زانکه جنت از مکاره رسته است + رحم قسم عاجزا شکسته است + آنکه سر ہا بشکند او از علو + رحم حق و خلق ناید سوے او + این سخن آخر ندارد آن جوان + از کم اجزاے نان شد ناتوان + شاد آن صوفی که رزقش کم شود + آن شبه اش دُر گردد او یم شود + زان جزاے خاص هر که آگاه شد + او سزاے قرب و اجرے گاه شد + زان جزاے روح چون نقصان شود + جانش از نقصان او لرزان شود + پس بداند که خطائی رفته ست + که سمن زار رضا نشگفته است + المعنی کوئی صوفی جو محتاجی سے غم مین پڑے تو وہ محتاجی خود اسکی دایہ اور مطعم ہوتی ہے ای شیر دہندہ و طعام دہندہ اسواسطے کہ حفت الجنة بالمکارہ گھیری گئی ہے جنت مکروہات سے گویا جنت مکروہات سے پیدا ہے اور نیز رحم حق کا حصہ عاجز اور شکستہ لوگون کا ہے اور جو کہ اپنے ظلم و علو سے لوگونکے سر توڑتے ہین اُنکی طرف ہرگز رحم و خلق حق کا متوجہ نہین ہوتا اب کہتے ہین اس بات کی تو انتہا نہین مگر وہ جوان کمی راتبۂ نان سے ناتوان ہو جاتا ہے کیسا اچھا وہ صوفی ہے جسکا رزق کم ہو کہ یہ تہ اُسکا موتی ہو جائے اور وہ اُس موتی کا دریا بنے پس اُس جزا خاص سے جو کوئی آگاہ ہوا وہ لائق قرب الٰہی و اجرے گاہ کے ہوا یعنے اور ون کے اجرا کا ٹھکانا اور وہ جو جزاء روح اُسکی باقی ہے اگر اُسمین کچھ نقصان ہو تو جان اُسکی نقصان سے کانپتی ہے اور جانتا ہے کہ خطا ہوئی کہ سمن زار رضا کا نہین کھلا

## لوٹنا طرف حکایت غلام کے کہ رقعہ پادشاہ کو کمی اجرے کا لکھا

قوله ہمچنان کان شخص از نقصان کشت + رقعه سوی صاحب خرمن نوشت + رقعه اش بردند پیش شاه راد + خواند او رقعه جوابے وا نداد + گفت او رانیست الا درد لوت + پس جواب احمق اولے تر سکوت + نیستش در رو فراق و وصل ہیچ + بند فرعست و نجوید اصل ہیچ + احمق ست و مردهٔ ما و منی + کز غم فرعش فراغ اصل نے + آسمانها و زمین یک سیب دان + کز درخت قدرت حق شد عیان + تو چو کرمی درمیان سیب در + از درخت و باغبانی بیخبر + آن یکے کرمی دگر در سیب هم + لیک جانش از برون صاحب علم + جنبش او وا شگافد سیب را + بر نتابد سیب آن آسیب را + بر دریده جنبش او پردها + صورت کرم ست و معنی اژدها + آتشی کاول ز آهن میجهد + او قدم بس سست بیرون می نهد + دایه اش پنبه است اول لیک اخیر + میرساند شعله ها او تا اثیر + مرد اول بستهٔ خواب و خورست + آخر الامر از ملائک برترست

المعنی جیسے اُس شخص نے کہ نقصان کشت یعنی راتبہ سے رقعہ صاحب خرمن کو کہ وہ پادشاہ ہی لکھا لوگ اُس
رقعہ کو پادشاہ کے پاس لیگئے اُسنے رقعہ پڑھ کے کچھ جواب نہ دیا اور کہا کہ اُسکو سواے درد نعمت کے
اور کوئی درد نہین ہی بس اولی تر جواب احمق کا سکوت ہی اُسکو درد فراق و وصل کا کہ ہمارے وصل سے
جدا ہوا ہر گز نہین ہی وہ گرفتار فرع کا ہی اصلا طالب اصل کا نہین وہ احمق ہی اور مارا ہوا اما و منی کا اور
ایسا فرع مین گھُسا ہی کہ غم فرع سے اتنی فراغ نہین جو اصل کی طرف رجوع ہو یہ آسمان و زمین جو موجود
ہین اُنکو ایسا جان جیسے ایک سیب کہ درخت قدرت حق سے ظاہر ہوئے اور تو اند و لونکے بیچ مین ایسا ہی
جیسے کیڑا کہ نہ تجکو درخت سے خبر نہ باغبان سے اور اسی سیب مین سواے تیرے ایک کیڑا اور بھی ہی لیکن
وہ کیڑا ایسا ہی کہ ہی تو سیب کے اندر مگر جان اُسکی اُس سے باہر صاحب علم و ظہور کے ہی یعنی اس سے
الگ کہ وہ اہل اللہ ہین وہ جسوقت جنبش کرین تو اس سیب کو دو پارہ کر دین اُنکے آسیب کو سیب
ہر گز نہ اُٹھا سکے اور اُنکی جنبش پردے آسمانون و زمینون کے پھاڑنے کیلئے کہ گو وہ بصورت کرم ہین مگر
بمعنی اژدہا ہین دیکھ تو اول مین جو آگ آگ سے نکلتی ہی تو کیسے شکست قدم رکھتی ہی دایہ اُسکی پنبہ ہوتی ہے
کہ اُسکو بڑھاتی ہی پھر اخیر مین وہی آگ شعلے اپنے اخیر تک پہونچاتی ہی ایسے ہی آدمی اول مین مقید خواب
و خور کا ہی آخر کار ملائک سے برتر ہی قولہ در پناہ پنبہ و کبریتہا + شعلۂ نورش برآید تا سہا + عالم
تاریک روشن میکند + کندۂ آہن بسوزن میکند + گرچہ آتش نیز ہم جسمانیست + نے ز روحست و
نہ از روحانیست + جسم را نبود ازان عز بہرۂ + جسم پیش بحر جان چون قطرۂ + جسم از جان نور افزون
میشود + چون رود جان جسم بین چون میشود + حد جسمت یکدو گز خود بیش نیست + جان تو تا آسمان
جولان کنیست + تا بغداد و سمرقند ای ہمام + روح را اندر تصور نیم گام + دو درم سنگست پیہ چشمتان +
نور روحش تا عنان آسمان + نور بے این چشم مے بیند بخواب + چشم بے این نور نبود جز خراب
جان ز ریش و سبلت تن فارغست + لیک تن بیجان بود مردار و پست + بار نامہ روح حیوانیست این
پیشتر آ روح انسانی ببین + بگذر از انسان و ہم از قال و قیل + تا لب دریاے جان جبرئیل + بعد
از انت جان احمد لب گزد + جبرئیل از بیم تو واپس خزد + گوید ار آیم بقدر یک کمان + من بسوے
تو بسوزم در زمان + این بیابان خود ندارد پا و سر + بیجواب نامہ خستہ است آن پسر + المعنی پھر
فرماتے ہین کہ وہی آگ جو آگ سے نکلتی ہی اور شکست قدم ہونے سے پنبہ اور گندھک گی مدد سے ایسے
شعلے مارتی ہی جنکا نور سہا تک جاتا ہی سہا وہ ستارہ کہ بسبب بلندی اپنے مقام کے خرد و کم نور معلوم
ہوتا ہی عالم تاریک کو روشن کر دیتی ہی کندۂ آہن سخت کو پلپلا کر کے سوزن مین کرتی ہی اگرچہ آتش بھی

جسمانی ہی اسلیے کہ تقسیم روح سے ہی نہ روحانی سے ہے لیکن جسم کو اسکے اُسکے زرسے کچھ بہرہ نہین وہ
ایسا ہی جیسے جسم سامنے دریاے جان کے ایک قطرہ ظاہر ہی کہ جسم کا نور جان سے بڑھتا ہے جب جان
چلی جاتی ہی تو دیکھا ہی ہی کہ جسم کا کیا حال ہوجاتا ہی تیرے جسم کی حد ایک دو گز سے زیادہ نہین ہی جو مراد
اندازۂ قلیل سے ہی نہ عدد معین اور جان تیری آسمان تک جولان کرنے والی ہی اے ہمام یہ روح ایسی چیز ہی
کہ بغداد و سمرقند تک کی جو مسافت ہی اُسکے تصور مین نصف قدم ہی خیال تو کرو دو درم بھر چربی تمھاری آنکھونکی
ہی جسکی روح کا نور نواحی آسمان تک پہونچتا ہی عنان آسمان نواحی آسمان نور روح کا بے اُن چشم کے خواب
مین بخوبی دیکھتا نظر کرتا ہی اور چشم بے اس نور کے خراب ہی ہوجاتی ہی جان تو ڈاڑھی مونچھ تن سے جس کو
اللحیۃ زینۃ الرجال کہا ہی فارغ ہی لیکن تن بیجان ہوکے مردار و پست ہی ہوجاتا ہی آپ فرماتے ہین
یہ جو کچھ مذکور ہوا کہ اسکو یعنے روح کو ایسی قوت وقدرت ہی یہ تو بار نامہ روح حیوانی کا تھا اب آگے
بڑھ اور روح انسانی کو دیکھ اسکی صورت یہ ہی کہ انسانیت سے بھی الگ ہو اور بحث وگفتگو علم کو بھی چھوڑ اُس
دریا کے کنارے پہونچ جہان جان جبرئیل کی جو عقل کل مین سیراب ہوتی ہی تا بعد اُسکے جان احمد کی تیرے
لب چومے بلکہ شدت پیار سے کاٹے اور جبرئیل تیری ہیبت سے تیرے پیچھے کھسین اور کہین کہ اگر ایک کمان
بھر تیری طرف آؤن تو فوراً جلجاؤن پھر فرماتے ہین یہ بھی بیابان ایسا نہین جسکا سر پاؤن ہووے ابتدا و
انتہا مگر بیجواب نامہ کے وہ غلام خستہ ہو رہا ہی الخلاف شرح مین روحانی کو روحانیت سا لکھا ہی
جسم کو چشم بحر کو بہر نور بے کو نور بے بو دم مردار و پست کو وسر دار کمان کو گمان بکاف عجمی

## آشفتہ ہونا غلام کا بسبب نہ پہونچنے جواب رقعہ کے جانب بادشاہ سے

قولہ چون جواب نامہ نامد خیرہ گشت + وز غم او آب صافی تیرہ گشت + بی قرارش ماندنی خواب
از جنون + روز و شب بد در تفکر سرنگون + کای عجب چونم ندا د آن شہ جواب + یا خیانت کرد
رقعہ بر ز تاب + رقعہ پنہان کرد و ننمود او بشاہ + کو منافق بود و ماری زیر کاہ + رقعۂ دیگر نویسم
ترازمون + دیگرے جویم رسول ذو فنون + بر امیر و مطبخی و نامہ بر + عیب بنہادہ ز جہل آن بیخبر + ہیچ
گرد خود نمیگردد کہ من + کژ روی کردم چو اندر دین شمن + المعنی شمن بت پرست جب جواب نامہ کا
نہ آیا تو حیران وپریشان ہوا اور جواب کے غم سے آب صاف اسکا مکدر ہوگیا ایسی دیوانگی پیدا
ہوئی کہ چین اُسکا اور نیند اُسکی سب اُڑگئی رات دن اُسی فکر مین سر جھکائے رہتا تھا کہ تعجب ہی
بادشاہ نے جواب کیون نہین دیا یا کہین رقعہ لیجانے والے نے جلن سے خیانت کی کہ رقعہ چھپا ڈالا
بادشاہ کو نہ دکھایا کہ وہ ایک منافق مثل مار زیر کاہ کے تھا اب مین دوسرا رقعہ لکھون اور آزماؤن

اور اور کوئی قاصد ہوشیار ہنرمند ڈھونڈھون آپ مقولے اُسکے ہین کہ ایسا جاہل بخیر کہ امیر و بطنحی اور نامہ بر پر تو عیب لگایا اور جہالت سے اپنے گرد ذرا نہ پھرا نہ اپنے آپ مین ٹٹولا کہ مین کیسی کژروی کر رہا ہون جیسے دین مین بت پرست کرتا ہے

## اُلٹا چلنا ہوا کا سلیمان علیہ السلام پر بسبب اُنکی زلت کے

قولہ باد بر تخت سلیمان رفت کژ + پس سلیمان گفت بادا کژ مغژ + باد ہم گفت ای سلیمان کژ مرو + ور روی کژ از کژم خشمین مشو + این ترازو بہر این بنہاد حق + تا رود انصاف ما اندر سبق + از ترازو کم کنی من کم کنم + تا تو با من روشنی من روشنم + ہمچنین تاج سلیمان میل کرد + روز روشن را بر و چون لیل کرد + گفت تاجا کژ مشو بر فرق من + آفتابا کم مشو از شرق من + راست میکرد او بدست آن تاج را + باز کژ میشد بر آن تاج ای فتے + ہشت بارش راست کرد و گشت کژ + گفت تاجا چیست آخر کژ مغژ + گفت اگر صد ره کنی تو راست من + کژ شوم چون کژ شوی ای موتمن + پس سلیمان اندرون را راست کرد + دل بر آن شہوت کہ بودش کرد سرد + بعد از ان تاجش ہماندم راست شد + آنچنانکہ تاج را میخواست شد + المعنی مغژ ای مخرام موتمن امانت دار ہوا تخت سلیمان پر ٹیڑھی چلی بس سلیمان نے کہا ای ہوا ٹیڑھی مت چل ہوا نے کہا ای سلیمان تم بھی ٹیڑھے مت چلو اور اگر ٹیڑھے چلو تو میرے ٹیڑھے چلنے سے غصہ مت ہو یہ تو ایک ترازو ہے اللہ تعالے نے اسی واسطے رکھی ہے تو ہمکو سب کو اپنے سبق مین انصاف ہو جیسا پڑھایا ہے ویسا ہی پڑھین تم اگر اپنی ترازو سے کم کروگے مین بھی کم کرونگی تم جبتک میرے ساتھ روشن رہوگے مین بھی روشن ہون ایسے ہی تاج بھی انکا جھک گیا کہ اُسکے رنج سے روز روشن اندھیر رات ہوگئی کہا ای تاج میرے سر پر ٹیڑھا مت ہو اور ای آفتاب میرے مشرق سے کم مت ہو بس یہ اپنے تاج کو ہاتھ سے سیدھا کرتے تھے وہ پھر ٹیڑھا ہو جاتا تھا ایسے ہی آٹھ دفعہ انھون نے اُسکو سیدھا کیا اور وہ ٹیڑھا ہوا کہا ای تاج آخر کوئی وجہ بھی ٹیڑھا مت چل کہا اگر سو دفعہ تم سیدھا کروگے مین کج ہی ہونگا جبتک تم ای موتمن کج ہوگے کج ہی رہونگا بس سلیمان نے اپنے باطن کو ٹھیک کیا اور جس سے انکو دلگرمی تھی اُسکو سرد کیا بعد اُسکے تاج اُسی وقت سیدھا اور جیسا چاہتے تھے ویسا ہو گیا الخلاف غرح مین اندرون کو اندران لکھا ہے

قولہ بعد از ان کژ ہمیکرد او بقصد + تاج وا میگشت تارک جو بقصد + ہشت کرت کژ بکرد آن مہتر ش + راست میشد تاج بر فرق سرش + شاہ گفت ای تاج چونست این زمان + کج کنم تو راست گردی زا امتحان + تاج ناطق گشت کای شہ ناز کن + چون فشاندی پر زگل پرواز کن + نیست دستوری کزین من بگذرم +

پردہاے غیب این برہم درم + بردہانم نہ تو دست خود بہ بند + مردہانم راز گفت ناپسند + تا ترا ہر غم کہ پیش آید زورد + برکسی تہمت منہ برخویش کرد + ظن مبر بر دیگرے ای دوستکام + آن مکن کہ میسگالید آن غلام + گاہ جنگش بارسول و مطنحے + گاہ خشمش باشہنشاہ سخی + ہمچو فرعونے کہ موسے ہشتہ بود + طفلگان خلق راسر میبرود + آن عدو در خانۂ آن کوردل + او شدہ اطفال را گردن گسل + تو ہم از بیرون بدی با دیگران + واندرون خوش گشتہ بانفس گران + خود عدوت اوست قندش میدہی + وز برون تہمت بہرکس می نہی + ہمچو فرعونے تو کور و کوردل + باعدو خوش بیگناہان را ندل + چند فرعونا کشی بیجرم را + می نوازی این تن پرغرم را + عقل او بر عقل شاہان میفزود + حکم حق بے عقل و کورش کردہ بود + مہر حق بر چشم و بر گوش و خرد + گر فلاطونست حیوانش کند + حکم حق بر لوح مے آید پدید + آنچنانکہ حکم غیب بابزید + المعنی غرم بالضم تاوان پھر بعد اسکے تاج قصد آگے کچھ کرتے تھے وہ قصد آگے انکے تارک کو ڈھونڈھ لیتا تھا ایسے ہی آٹھ دفعہ ان مہتر نے اسکو کج کیا وہ انکے سر پر سیدھا ہو ہو گیا پس انھون نے کہا تاج اب تیرا کیا حال ہے کہ مین امتحانًا ٹیڑھا کرتا ہون تو سیدھا ہو جاتا ہے تاج گویا ہوا اور کہا اے شاہ فخر و ناز کر تیرے پرون کی مٹی جھڑ گئی اب شوق سے پرواز کر مجکو زیادہ اجازت نہین ہے کہ اس سے بڑھ کے کوئی بات کہون اور اس غیب و پوشیدہ امر کے پردے پھاڑون تو ہی میرے منھ پر ہاتھ رکھ کے منھ بند کر دے تا کوئی بات ناپسند نہ نکلے جسمین کہنا پڑے پس جب تیرے پاس کوئی غم کسی درد سے آئے تو کسی پر تہمت مت رکھے اپنے ہی آپ مین ڈھونڈھ ٹٹول کہ مجھسے کیا برائی ہوئی تو اے مطلب کے یار اوروں پر گمان مت کر اور اس غلام کی طرح مت تجویز کر کہ کبھی قاصد و باورچی سے اسکو جنگ تھی اور کبھی خصہ اسکا شاہ سخی پر فرعون کا سا حال کہ موسیٰ کو چھوڑ دیا تھا مخلوق کے بچون کو ذبح کرتا تھا جو دشمن اسکے تھے وہ تو اس کوردل کے گھر مین موجود تھے اور نہ بچون کی گردنین توڑتا تھا تو بھی باہر لوگون سے تو بد ہو رہا ہے اور باطن مین نفس ناخوش ناگوار کے ساتھ کیسا خوش و راضی ہے خود دشمن وہی ہے تو اسکو قند کھلاتا ہے اور باہر اورون کو تہمت لگاتا ہے پس تو فرعون کی طرح آنکھون کا بھی اندھا ہے اور دل کا بھی اندھا کہ دشمن سے خوش ہے بیگناہون کو ذلت دیتا ہے اے فرعون کہانتک بے گناہون کو ماریگا تیرا تو خود تن قابل ڈانڈ و جرمانہ کے ہے تو اسپر الٹی نوازش کرتا ہے ہرچند فرعون ایسا عقیل تھا کہ عقل اسکی عقل پادشاہون پر بڑھی ہوئی تھی مگر حکم حق نے احمق اور اندھا کر دیا تھا سچ ہے جسکی چشم و گوش و خرد پر مہر حق کی ہو اگر افلاطون ہے تو وہ بھی حیوان ہو جائیگا حکم حق کا لوح پر ظاہر ہوتا ہے جیسے کہ حکم غیب کا بایزید سے ظاہر ہوا الحکایت شرح مین فرعونے کو فرعون اور طفلگان بکاف

عربی کو بکاف عجمی اندرون کو اندران حفظ اور اخیر اس مصرع کے بعد روشن زیادہ لکھا ہی

## سُننا ابوالحسن خرقانی کا کہ بایزید نے میری خبر دی تھی

قولہ ہمچنان آمد کہ او فرمودہ بود + بوالحسن از مردمان اورا شنود + کہ حسن باشد مرید و امتم + درس گیرد هر صباح از تربتم + هر صباحی آید و خواند سبق + بر سر خاک و شود پیری بحق + هر صباحی تیز رفتی بی فتور + بر سر گورش نشستی با حضور + گفت منہم نیز خوابش دیده ام + وز روان شیخ این بشنیده ام + هر صباحی رو نهادی سوی گور + ایستادی تا ضحی اندر حضور + تا مثال شیخ پیشش آمدی + تا کہ بی گفتی سئوالش حل شدی + تا یکی روزی بیامد با سعود + گورها را برف نو پوشیده بود + توی بر تو برفها همچون علم + قبه قبه دیده شد جانش بهم + بانگش آمد از حظیره شیخ حی + ها انا ادعوک کی تسعی الی + هین بیا اینسو بر آواز م شتاب + عالم از برف ست رو از من متاب + حال او زان روز شد خوب و پدید + آن عجائب را کہ اول می شنید + باز باید گشت سوی آن غلام + کرد باید آن حکایت را تمام + المعنی حظیره گنبد قبر و احاطۂ قبرستان یعنے جیسا بایزید نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور ابوالحسن نے بھی اُسکو لوگوں سے سُنا کہ حسن میرا مرید ہوگا اور میری امت اور میری تربت سے درس حاصل کریگا ہر صبح میرے سر خاک پر آئیگا اور سبق پڑھیگا اور پیر بر حق ہوگا اسی کے موافق ہر روز یہ تیز و چست بے فتور و سستی کے انکے سر گور پر جاتے اور با حضور بیٹھتے کہا مین نے بھی خواب مین اُنکو دیکھا ہی اور اُنکی روح سے یہ بات سُنی ہی پس ہر صبح اُنکی گور پر جاتے اور چاشت تک با حضور کھڑے رہتے تو مثال شیخ کی اُنکے سامنے آتی اور بے کہے بے پوچھے اُنکی مشکل حل کرتی ایکدن باسعود ایسا ہوا کہ یہ آئے اور دیکھا کہ قبرین برف نو سے سب چھپی ہوئی ہین تہ بہ تہ برف مثل پہاڑ کے پڑا ہوا ہی اور ہر جگہ قبہ قبہ ہو رہا ہی یہ دیکھکر اُنکی جان نہایت غم مین پڑی قبہ بندی اُسکی را اُوٹی مراد کثرت برف سے جب اُنکو نشان قبر نہ ملنے سے غم ہوا تو ایک قبر سے جو انھین شیخ زندہ بایزید کی تھی آواز آئی کہ خبردار ہو مین تجکو بلاتا ہون تا میری طرف تو دوڑے خبردار ہو اسطرف میری آواز پر دوڑ اور جہان برف ہو رہا ہی تو مجھسے منھ مت پھیر لاجرم اس روز مسعود سے حال انکا اچھا اور پدید ہوگیا یعنے جن عجائب کو کہ سُنا کرتے تھے اب اُنکو دیکھنے لگے اب فرماتے ہین کہ اُس غلام کی طرف لوٹنا اور اُسکی حکایت تمام کرنا چاہیے الخلاف شرح مین جانش بہم کو جانش ہم خوب و پدید کو خواب و پدید لکھا ہی

## رقعہ دوسرا لکھنا غلام کا بسبب جواب نہ آنے اول کے

قولہ نامۂ دیگر نوشت آن بدگمان + پر ز تشنیع و نفیر و پر فغان + کی یکی رقعہ نوشتم پیش شاه + ای عجب آنجا رسید و یافت راه + آن دگر را خواندهم آن خوب خد + هم نداد آنرا جواب و تن بزد + خشک می آورد او را شهریار +

او مکرر کرد رقعہ چند بار + گفت حاجب آخر او بندہ شماست + گر جوابش بر نویسی ہم رواست + از شہے تو چہ کم گردد اگر + بر غلام و بندہ اندازی نظر + گفت این سہلست اما احمق ست + مرد احمق زشت و مردود حق ست + گرچہ آمرزم گناہ و زلتش + ہم کند در من سرایت علتش + صد کس از گرگین ہمہ گرگین شوند + خاصہ آن گر خبیث عقل بند + گر کم عقلے مبادا گبر را + شومیش بے آب دارد ابر را + نم نبارد ابر از شومی او + شہر شد ویرانہ از بومی او + از گران احمقان طوفان نوح + کرد ویران عالمے را در فضوح + المعنی گرگین وکر با لفتح صاحب خارش دوسرا نامہ اُس بدگمان نے پھر بادشاہ کو لکھا جسمین تشنیع و فریاد و فغان بھری ہوئی تھی چنانچہ یہ بیان ہی کہ ایک رقعہ مین نے شاہ کو لکھا بھر تعجب ہے اُسکے پہونچنے اور راہ پانے سے کہ جواب نہ پایا پادشاہ خوب خد نے اُسکو بھی پڑھا اور جواب نہ دیا خاموش ہو رہا پادشاہ اُسکو سوکھا ہی پار آتارتا تھا اور وہ بار بار رقعے بھیجتا تھا ایک حاجب نے کہا آخر وہ بھی تمھارا ہی بندہ ہی اگر تو اُسکو جواب لکھے تو رہا ہی تیری پادشاہی سے کچھ گھٹ تھوڑے ہی جائیگا جو تو غلام و بندون پر نظر ڈالے اور بندہ نوازی کرے کہا یہ تو سہل ہی لیکن وہ احمق ہی اور احمق زشت و مردود حق کا ہی اگرچہ مین اُسکا گناہ اور اُسکی لغزش بخش دون تو حمق اُسکا ایک بیماری ساری ہے یعنی ایک سے دوسرے کو لگجانے والی ہی مجھمین بھی اثر کریگی جیسے ایک آدمی خارش والے سے اگر سو آدمی ہون تو سب خارش والے ہوجاتے ہین خاص کر وہ چیز جو خبیث عقل بستہ سے ہو یہ کم عقلی ایسی بُری خارش ہی کہ کسی گبر کو بھی نہوے کہ جسکی نحوست ابر مین پانی نہین ہونے دیتی اور قحط ڈالتی ہی چنانچہ اکثر کفار انکار انبیا سے قحط مین گرفتار ہوئے ہین جیسا کہ قرآن مین ہی لقد اخذنا آل فرعون بالسنین تحقیق ماخوذ کیا ہمنے آل فرعون کو قحط مین اسی کم عقلی کی نحوست سے مینہ نہین برستا اور شہر اُسکے اُلّو پن سے ویران ہوئے انھین خارشتی احمقون سے طوفان نوح کا ہوا جسنے ایک جہان کو ویران کیا رسوائی مین الخلاف شرح مین جوابش کو اجوابش شوند کو شدند لکھا ہے اور شعر صدر کو اخیر داستان صدر مین

## تعریف عاقل کی مذمت احمق کی حسب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قولہ گفت پیغمبر کہ احمق ہر کہ ہست + او عدو ما و غول رہزنست + ہر کہ او عاقل بود او جان ماست + روح او و ریح او ریحان ماست + عقل دشنامم دہد من راضیم + زانکہ فیضے دارد از فیاضیم + نبود آن دشنام او بیفائدہ + نبود آن مہمانیش بیفائدہ + احمق از حلوا نہد اندر لبم + من ازان حلواے او اندر تبم + این یقین دان گر لطیف و روشنی + نیست بوس کون خر ہا چاشنی + سبلتت گندہ کند بیفائدہ + جامہ از رنگش سیہ بیفائدہ + مائدہ عقلست بے نان و شوا + نور عقلست اے پسر جان را غذا +

نیست غیر نور آدم را خورش + از جز آن جان نباید پرورش + زین خورشہا اندک اندک باز بر + کاین غذاے خر بود نے آن حر + تا غذاے اصل را قابل شوی + لقمہاے نور را آکل شوی + اصل این نور ست کاین نان نان شدہ است + فیض آن جانست کان جان جان شدہ است + المعنی شوا بکسر گوشت بریان فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص احمق ہے وہ ہمارا دشمن اور غول راہزن ہے اور جو عاقل ہے وہ ہماری جان ہے اُسکی بو اور ریح ہماری ریحان ہے اے مفرح دل و دماغ اگر عقل مجکو دشنام دے مین راضی ہون اسواسطے کہ عقل مین ایک فیض میری فیاضی کا ہے بس اُسکے دشنام بیفائدہ اور معانی اُسکی بیفائدہ نہو گی اور احمق اگر حلوا میرے لبون مین رکھدے تو مین اُسکے حلواسے تپ و تاب مین پڑ جاؤن آپ مقولے مولانا رح کے ہین کہ اس بات کو خوب یقین کرلے اگر تو لطیف و روشن ہے کہ کون خر کے بوسہ مین کچھ مزہ نہین ہے بلکہ بے فائدہ تیری مونچھین ہی گندہ ہو نگی اور مفت ہانڈی سے کپڑے کالے ہونگے کھانے کی چیز کوئی نہین ملیگی اے پسر مائدہ اصل عقل ہے نہ روٹی اور گوشت بھنا ہوا اور نور عقل کا جان کی غذا ہے آدم کی خورش سواے نور کے نہین ہے بس سوا نور کے اور سے اسکی پرورش نہین چاہیے تو اس خورش کو ذرا ذرا کرکے اس سے چھڑا اسواسطے کہ یہ غذا گدھون کی ہے نہ آزادو نکی جب تھوڑا تھوڑا کرکے چھڑایگا تو اصل غذا کا قابل اور نور کے لقمون کا آکل ہوجاے گا یہ نان جو تو کھاتا ہے اصل اسکی نور ہے اُس نور سے یہ نان نان ہوئی ہے اور فیض اُس جان کا ہے جو یہ جان جان ہوئی ہے پھر تو اصل نان اور فیاض جان کو کیون نہین ڈھونڈھتا الخلاف شرح مین روح اوسکے بعد واو نہین لکھا ہے قولہ چون خوری یکبار از ماکول نور + خاک ریزی بر سر نان تنور + عقل شید اشد چہ خوانی ترہات + راہ پیدا شد چہ پاے بے ثبات + عقل دو عقلست اول مکسبی + کہ در آموزی چو در مکتب صبی + از کتاب و اوستاد و فکر و ذکر + از معانی وز علوم خوب و بکر + عقل تو افزون شود بر دیگران + لیک تو باشی ز حفظ او گران + لوح حافظ باشی اندر دور و گشت + لوح محفوظ ست کو زین درگذشت + عقل دیگر بخشش یزدان بود + چشمہ آن در میان جان بود + چون ز سینہ آب دانش جوش کرد + نے شود گندہ نہ دیرینہ نہ زرد + در رہ نبعش بود بستہ چہ غم + کو ہمی جوشد ز خانہ دمبدم + عقل تحصیلی مثال جویہا + کان رود در خانہ از کویہا + راہ آبش بستہ شد شد بینوا + تشنہ ماند و زار با صد ابتلا + از درون خویشتن جو چشمہ را + تا رہی از منت ہر نا سزا + المعنی ترہات بفتح و تشدید را سخنان بے فائدہ نبع جوشیدن آب یعنے جس غذا کو ہم کہتے ہین اگر ایک دفعہ بھی اُسے کھالے تو وہ لذت پائے کہ اس تنوری روٹی کے سر پر خاک ڈالے تیری عقل تو دیوانی ہو گئی تو بیہودہ کیا بکتا ہے راہ جو تجھے تھی

ظاہر ہو گئی پھر ای بے ثبات کیا ٹھہرا ہوا ہی قدم کیون نہین بڑھاتا جسکو تو عقل جانتا ہی یہ ایک نہین ہی دو ہین ایک تو کسبی ہی ای کسب کرنے والی کہ اُسکو تو سکھاتا پڑھاتا ہی جیسے مکتب مین لڑکون کو کہ کتاب بھی ہو استاد بھی اور ذکر و فکر یعنے بار بار پڑھنا اور غور و فکر کرنا علم معانی اور اور اچھے اچھے علوم خوب و بکر مین جنکو کسی نے چھوا چھیڑا نہو عقل تیری اورون کی عقل سے بڑھجائے لیکن اُسکے حفظ و نگہداشت سے تو گران ہی ہوگا نہ سبک بس اس عقل کسبی کی لوح کا حافظ ہو جائیگا اس دور و گشت مین یعنے اپنے وقت مین مگر وہ جو لوح محفوظ ہی وہ اس سے جدا ہی اس سے واقف نہوگا دوسری عقل جو ہے خدائی بخشش و عطا ہی جسکا چشمہ جان مین جاری ہی جسوقت سینہ سے پانی اُس عقل کا اُبلتا ہی تو وہ نہ بدبو ہوتا ہی نہ بدمزہ نہ زرد اُسکو تغیر نہین اور اگر راہ اُسکے جوش کی بند ہو تب بھی کچھ پروا نہین کسواسطے کہ وہ دمبدم اپنے ہی گھر سے جوش کرتا ہی نہ باہر کی آمد سے جو بند ہو جانے سے ضرر پیدا ہوے اور یہ عقل تحصیلی ایسی جیسے نہر جو گھر مین گلی کوچہ سے جاتی ہے کہ جب اُسکے پانی کی راہ بند ہو جاتی ہی خود مفلس محتاج اور تشنہ و زار سیکڑون ابتلا کے ساتھ رہجاتی ہے لاجرم تو اپنے باطن سے اُس چشمہ کو ڈھونڈھ جو تیری جان مین جاری ہی تا ہر نالائق کے احسان سے بچ جائے اختلاف شرح مین بکسی کو بکسی آب دانش کے درمیان واو عطف ورره کو دررہ لکھا ہی

## قصہ اُس شخص کا جو ایک شخص سے مشورہ کرتا تھا اُسنے کہا کہ اور سے مشورہ کر مین تیرا دشمن ہون

قولہ مشورت میکرد شخصے باکسے + کز تردد وارہد در محبسے + گفت اے خوش نام غیر من بجوے + ماجرائے مشورت با وے بگوے + من عدوم من ترا با من مپیچ + نبود از رای عدو فیروز ہیچ + رو کسی جو کہ ترا او ہست دوست + دوست بہر دوست لاشک خیر جوست + من عدوم چارہ نبود کز منی + کژ روم با تو نمایم دشمنی + حارسے از گرگ جستن شرط نیست + جستن از غیر محل ناجستنیست + من ترا بے ہیچ شکے دشمنم + من ترا کے رہ نمایم رہ زنم + ہر کہ باشد ہمنشین دوستان + ہست در گلخن میان بوستان + ہر کہ با دشمن نشیند در زمن + ہست اندر بوستان در گولخن + دوست را مازار از ما و منت + تا نگردد دوست خصم و دشمنت + خیر کن با خلق ہر ایزدت + یا برائے راحت جان خودت + تا ہمہ را دوست بینی در نظر + در دلت ناید زکین ناخوش صور + چونکہ کردی دشمنی پرہیز کن + مشورت با یار مہر انگیز کن + المعنی ایک شخص ایک دشمن سے مشورہ کرتا تھا تو زندان تردد سے جسمین مقید تھا چھوٹ جائے کہا اے خوش نام میرے سوا کسی اور سے مشورہ کر اور اس سے حال اپنے مشورہ کا کہ مین تیرا دشمن ہون

میرے ساتھ مت آمیزش کر کہ دشمن کی رائے سے کوئی فیروز نہیں ہوتا چاہیے کسی کو ڈھونڈھ جو تیرا دوست
ہو کہ دوست دوست کا بیشک خیر خواہ ہوتا ہے مین تیرا دشمن ہون مجکو اپنی منی سے کچھ بن نہین پڑیگا کہ ٹیڑھی
چال نہ چلون اور تجھسے دشمنی نہ کرون تو یہی سمجھ کہ گرگ سے حارسی ڈھونڈھنا کب شرط ہے اور کسی شے کو
اُسکے غیر محل سے ڈھونڈھنا ڈھونڈھنے مین کب داخل ہے مین بے شبہہ تیرا دشمن ہون اسمین کچھ شک
نہین پھر رہزن ہوکے تیرا رہنما کیسے ہونگا جو شخص کہ ہمنشین دوستون کا ہے اگر گلخن مین ہے تو بوستان مین ہے اور
اگر دشمنون کے ساتھ بیٹھے زمانہ مین تو گو بوستان مین ہو گلخن مین ہے تو آپنے مادمن سے دوست کو آزردہ
مت کر تو دوست خصم و دشمن تیرا نہو جائے بس تو تمامی مخلوق سے یا تو حسبۃ للہ خیر کر یا اپنی راحت و آرام
کے واسطے خیر کر جب یہ نیت کریگا تو ساری مخلوق تیری نظر مین دوست ہی معلوم ہوگی پھر کینہ کی راہ سے
کوئی صورت ناخوش نہین معلوم ہوگی اور جب کسی سے دشمنی کی ہے تو اُس سے بچ اور ڈر اور مشورہ کسی
یار مہر انگیز سے کر الخلاف شرح مین ترا کا الف نہین ہے رہنما یم کو رو نما یم رہزن کو روزن لکھا ہے
**قولہ** گفت من دانم ترا اے بوالحسن + کہ توئی دیرینہ دشمن دار من + لیک مرد عاقلے و معنوی + عقل تو
نگذاردت کہ کج روی + طبع خواہد تا کشد از خصم کین + عقل بر نفس ست بند آہنین + آید و منعش کند وا دارد
عقل چون شحنہ ست در نیک و بدش + عقل ایمانی چو شحنہ عادلست + پاسبان و حاکم شہر دلست + ہمچو گربہ
باشد او بیدار ہوش + دزد در سوراخ باشد ہمچو موش + در ہر آنجا کہ برآرد موش دست + نیست گربہ ور
بود آن مردہ است + گربہ چہ شیر شیر انگن بود + عقل ایمانے کہ اندر تن بود + غرہ او حاکم درندگان + نعرہ
او مانع چرندگان + شہر پر دزد ست و پر جامہ کنی + خواہ شحنہ باش گو و خواہ نی + عقل در تن حاکم ایمان
بود + کہ ز ہیبتش نفس در زندان بود + عقل عقل و جان جان ایجان توئی + عقل و جان خلق را سلطان
توئی + عقل کل سر گشتہ و حیران تست + کل موجودات در فرمان تست + **المعنی** کہا اے ابو الحسن مین تجکو
خوب جانتا ہون کہ تو میرا پُرانا دشمن دار ہے لیکن مرد عاقل و معنی والا ہے عقل تیری تجکو کجی پر نہین
جانے دیگی اس سبب سے کہ طبیعت تو دشمن سے کین کشی پر آمادہ ہوتی ہے لیکن عقل نفس پر ایک
بند آہنین ہے کہ ہلنے نہین دیتی وہ آتی ہے اور اُسکو منع کرتی ہے اور باز رکھتی ہے اسلیے کہ ہر نیک بد
مین عقل مثل شحنہ کے رکھوالی ہے عقل ایمانی ایسی ہے جیسے شحنہ عادل کہ پاسبان و حاکم دل کی ہے مثل
گربہ کے کہ وہ بیدار ہوش ہے کہ چور اسکے خوف سے چوہے کیطرح سوراخ مین گھسا ہوا ہے آپ
جس جگہ چوہا ذرا ہاتھ نکالے تو جان لے گربہ نہین ہے اگر ہے تو مرا ہوا سمجھ سکتے ہین کہ مین اس عقل کو گربہ
کیسے کہتا ہون یہ تو ایک شیر شیر انگن ہے جس تن مین یہ عقل ایمانی ہے اسکا غرانا حاکم سب درندون کا ہے

سب سن کے کان کھڑے کرتے ہین اور نعرہ اُسکا مانع چرندون کا کہ ہیبت سے چرنا چھوڑ دیتے یہ وہ شیر
شیر افگن ہی شہر تیرے وجود کا اُن چورون سے جو کپڑے اُتارنے والوٹنے ہین بھرا ہی خواہ شحنہ اُسمین ہو
خواہ نہو مگر عقل تیرے تن مین حاکم ایمان کی ہی جب حکم کرتی ہی ایمان کے ساتھ کرتی ہی جسکی دہشت سے
نفس تیر ازندان مین ہو رہا ہی اب فرماتے ہین ای جان تو نے آپ کو نہین جانا تو تو عقل کی عقل اور جان کی
جان ہی اور عقل وجان خلق کا سلطان تو وہ ہی کہ عقل کل تیری عقل سے حیران وپریشان اور عقل کل کیا
ساری موجودات تیرے حکم مین ہی اور تابع فرمان الخلاف شرح مین در سوراخ کا دال نہین ہے

امیر کرنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جوان ہذیلی کو سریہ پر جسمین بوڑھے جنگ آزمودہ تھے

قولہ یک سریہ میفرستادے رسول + بہر جنگ کافر و دفع فضول + یک جوانے را گزید او از ہذیل + میر لشکر
کردش وسالار خیل + اصل لشکر بیگمان سرور بود + قوم بے سرور تن بے سر بود + اینہمہ کہ مردہ وپژمردۂ +
زان بود کہ ترک سرور کردۂ + از کسل وز بخل وز ما ومنی + میکشی سر خویش را سر میکنی + ہمچو استوری کہ بگریزد
ز بار + او سر خود گیرد اندر کوہسار + صاحبش در پے دوان کای خیرہ سر + ہر طرف گرگیست اندر قصد خر +
گر ز چشمم این زمان غائب شوی + پیشت آید ہر طرف گرگ قوی + استخوانت را بخاید چون شکر + کہ نہ بینی
زندگانی را دگر + آن مکن کاخر بمانی از علف + آتشش از بے ہنرے گردد تلف + ہین بمگریز از تصرف کردنم +
وز گرانی بار چون جانت منم + تو ستورے ہم کہ نفست غالب ست + حکم غالب را بود ای خود پرست +
خر نخواندت اسپ خواندت ذو الجلال + اسپ تازی را عرب گوید تعال + میر آخور بود حق را مصطفیٰ + بہر
استوران نفس پر جفا + قل تعالوا گفت از جذب کرم + تا ریاضت شان دہم رانض منم + نفسہا را
تا مروض کردہ ام + زین ستوران بس لگد ہا خوردہ ام المعنی سریہ وہ لشکر کہ آگے آگے اصل لشکر کے
چلتا ہی ہذیل بروزن سہیل نام قبیلہ عرب تعال یعنی بیا رانض گھوڑا پھیرنے والا مروض ریاضت دادہ شدہ
ایک سریہ رسول مقبول واسطے جنگ کفار کے بھیجتے تھے اُسمین ایک جوان کو جو قوم ہذیل سے تھا
چھانٹ کے میر لشکر اور سردار اُس خیل کا کیا آپ مقولے مولانا رح کے ہین کہ اصل لشکر کی بیشک سردار
ہوتا ہی اور جو قوم بے سردار ہوتی ہی ایسی ہی جیسے تن بے سر تو جو ایسا مردہ اور پژمردہ ہو رہا ہی یہ بھی یہی وجہ
ہی کہ تو نے اپنے سردار کو ترک کیا ہی تو کاہلی اور بخل وما ومنی سے آپ ہی کو سر اُٹھا رہا ہی اور
سردار بن رہا ہی تیرا وہ حال ہی جیسے کوئی گدھا بوجھ سے بھاگتا ہی اور کوہسار کیطرف چل دیتا ہی مالک
پیچھے اُسکے دوڑتا جاتا ہی کہ ای خیرہ سر دیوانہ ہوا ہی ہر طرف گرگ گدھے کے قصد مین ہین اگر اسوقت میری
آنکھ سے غائب ہو جائیگا تو گرگ قوی تیرے سامنے آئیگا ہڈیان تیری ایسی چبا لیگا جیسے شکر

چاب تےہین پھر زندگانی کی صورت نہ دیکھیگا وہ کام مت کر کہ آخر مین علف سے بھی رہجاۓ اور تلف ہو
کسواسطے کہ آگ کی خوراک ہیزم ہی بے ہیزم تلف ہوجاتی ہی خبردار میرے کام لینے اور بھاری بوجھ لادنے
سے مجھسے مت بھاگ کہ مین تیری جان ہون آب مخاطب ہین ہرکسی کی طرف کہ توبھی ستور ہی اس سبب سے کہ تیرا
نفس تجھپر غالب ہی ورنہ نفس مرکب روح کا ہی پس غالب ہی پر حکم ہوتا ہی اے خود پرست تجھکو ایزد ذوالجلال
نے خر نہین کیا بلکہ اسپ کہا ہی جو شریف جانور ہی اسواسطے کہ عرب جیسے آدمی کو بلاتے ہین تو تعال کہتے ہین
یعنے بیا ایسے ہی گھوڑے کے بلانے مین بھی تعال کہتے ہین بس اس گلہ کے واسطے جو ستورون نفس پر
جفا کا ہی میر آخور اے داروغۂ اصطبل حق کے مصطفٰے تھے جنکو جذب کرم سے امر ہوا کہ ان ستورون کو
تعالوا کہو یعنے آؤ تو مین تمکو پھیرون اور آراستہ کرون کہ تمھارا پھیرنے والا اے چابک سوار مین ہون
جیسے مین نے نفسون کو ریاضت دادہ اور آراستہ کیا ہی ان ستورون سے بہت لاتین کھائی ہین
یعنے تکلیفین اٹھائی ہین بس اوپر جو کہا ہی کہ خدا تعالے نے تجکو اسپ کہا ہی نہ خر کہ اطلاق تعال کا تجھپر
کیا ہی مصدق اسکی آیت کریمہ ہی قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم کہ اسمین لفظ تعال موجود ہی کہ اے محمد اسنے
کہ آؤ مین تمکو بتاؤن جو کچھ حرام کیا تمپر تمھارے پروردگار نے **الخلاف** شرح مین قصد خر بصورت قصہ خر
کے لکھا ہی اور استوران کو ستوران جذب کو جزب **قوله** ہر کجا باشد ریاضت بارۂ + از لگدہا یش نباشد
چارۂ + لاجرم اغلب بلا بر انبیا ست + کہ ریاضت دادن خامان بلا ست + سکسکا نید از دمم پر غا شوید +
تا یو اشش و مرکب سلطان شوید + قل تعالوا اتل تعالوا گفت حق + ای ستوران ملولی اندر سبق +
قل تعالوا اتل تعالوا گفت حی + ای ستوران فسردہ رگ و پے + قل تعالوا اتل تعالوا گفت رب + ای
ستوران رمیدہ از ادب + گر نیایند ای نبی غمگین مشو + زین دو بے تمکین تو پر از کین مشو + گوش بعضے
زین تعالوا ہا کرست + ہر ستورے را صطبلے دیگرست + منہزم گردند بعضے زین ندا + ہست ہر اسپے طویلہ
او جدا + منقبض گردند بعضے زین قصص + زانکہ ہر مرغے جدا دارد قفص + خود ملائک نیز ناہمتا بدند +
زین سبب بر آسمان صف صف شدند + کودکان گرچہ بیک مکتب درند + در سبق ہر یک زیک بالاتر
اند + مشرقی و مغربی را حسہا ست + منصب دیدار حس چشم راست + صد ہزاران گوشہا گر صف زنند +
جملہ محتاجان چشم روشنند + باز صف گوشہا را منصبے + در سماع جان و اخبار نبی + صد ہزاران چشم را
آن راہ نیست + ہیچ چشمے از سماع آگاہ نیست + ہمچنین از حس یکیک میشمر + ہر یکے معزول زان کار دگر +
پنج حس ظاہر و پنج اندرون + در صفند اندر قیام الصافون + ہر کسے کو از صف دین سر کشست +
میرود سوے صفی کان ناخوشست + تو ز گفتار تعالوا کم مکن + کیمیاۓ بس شگرفست این سخن +

گرسے گردد ز گفتارت نفیر + کیمیا را ہیچ از دے وا مگیر + این زمان گر ہست نفس کافرش + گفت
تو سود دشس دہد در آخرش + قل تعالوا قل تعالوا الغلام + ہین کہ ان اللہ یدعو بالسلام + خواجہ باز آ
از منی واز سری + سروری جو کم طلب کن سروری + المعنی بارہ بمعنی اسپ تُلکسک بضم ہر دو مین اسپ
کم رفتار یرغار اہوار تیز رو یواشس بضم اسپ کوتل پھیرا ہوا فرماتے ہین وہی جہان گھوڑے پھیرے جاتے
ہین اور انکی ریاضت ہوتی ہی وہان لاتون سے انکی بچاؤ نہین ہوتا پس ضرور ہی کہ اکثر انبیا پر بلا ہوتی ہی اسلیے
کہ ریاضت دنیا خاصون کا ایک بلا ہی وہ کہتے ہین کہ تم سلکسک کم رفتار ہو میرے دم سے یرغا ای تیز اور
یواشس اور مرکب یعنے قابل کوتل چلنے اور سواری سلطان کے ہو جاؤ تمکو ای ستور دسبق سے
گھبرانے والو حق تعالے نے نبی کو حکم دیا کہ تعالوا تعالوا یعنی آؤ آؤ کہکے بلاؤ پھر اُسی حی القیوم نے ای
ستور و سست رگ ویلے اسی طور پر امر تعالوا تعالوا کا نبی کو فرمایا اور تمکو بلایا پھر ای ستور و از ادب بعیدہ
اسی طرح پر تعالوا تعالوا کے ساتھ تمکو بلایا من بعد فرمایا کہ ای نبی اگر تیرے بلانے پر یہ نہ آئین تو غمگین
مت ہو یہ کیا ایک دو بے تمکین ہین جنسے تو پر کین ہوگا یہ جو تعالوا بار بار انکو کیا گیا اور وہ نہ آئے وجہ یہ ہی
کہ بعض ایسے ہین جنکے کان اس تعالوا سے بہرے ہین اسواسطے کہ ہر ستور کا اصطبل ای مقر جدا ہی اور جو بعض
اس ندا سے بھاگتے ہین وہ بھی یہی سبب ہی کہ ہر گھوڑے کا طویلہ جدا ہی اور جو بعض ان قصون سے منقبض
اور دلگرفتہ ہوتے ہین یہی باعث ہی کہ ہر مرغ کا پنجرہ الگ ہی جیسے ملائک کہ ایک دوسرے کے ہمتا و مانند
نہین ہین اسی سبب سے آسمان پر صف صف ہوئے ہین اور جیسے لڑکے کہ ایک مکتب مین ہین مگر سبق مین
ایک دوسرے سے کوئی کم کوئی زیادہ اگر کوئی باشندہ مشرق کا ہی یا مغرب کا سب کو حواس مثلاً باصرہ سامعہ
ذائقہ وغیرہ دیے گئے ہین منجملہ اُنکے منصب دید کا آنکھ ہی کے واسطے ہی لاکھون کان اگر قطار باندھین
لیکن محتاج چشم روشن کے ہونگے پھر کانون کی صف کو منصب سماع جان اور انجا ربنی مین ہی ہمین اگر لاکھون
آنکھین ہون تو انکو دخل نہین اسلیے کہ کوئی چشم سماع سے آگاہ نہین ہی ایسے ہی جملہ حس سے ایک ایک
کو گن لے کہ ہر ایک دوسرے کے کام سے بیکار ہی آدمی کے پانچ حواس ظاہری ہین اور پانچ باطنی
یہ سب اپنی صف مین قیام رکھتے ہین جیسے کلام الٰہی مین ملائک کا قول ہی وانا لنحن الصافون بیشک ہم صف بستہ
کھڑے ہین پس جو کوئی صف دین سے سرکش ہی وہ اُس صف کی طرف جاتا ہی جو ناخوش ہی تو گفتار تعالوا سے
کم مت کر یعنے تھوڑا مت جان کسواسطے کہ یہ سخن ایک کیمیا عجیب ہی اگر کوئی مس تیرے گفتار سے نفرت کرے
تو کرے تو اپنی کیمیا کو اُس سے الگ مت کر اُسوقت مین گو نفس کافر اُسکا کج ہو رہا ہی لیکن اُسکو تیری گفتار
آخر مین فائدہ ہی دیگی پس ای غلام تو تعالوا تعالوا کہے جا اور خبردار رہو یہ جان کہ بیشک اللہ دار السلام

یکطرف بلاتاہی غلام آنحضرت کے اُن ہی نامون سے ہی جو خدا تعالے کو نہایت پسند تھے یعنے امی یتیم غلام اسی واسطے یہ نام ہمیشہ تاحیات آپ پر جاری رہے گو انکی حد سے خارج ہو گئے تھے مقولہ مولانا کا اے خواجہ تو اس خبط سے کہ جو کچھ ہون مین ہی ہون اور سردار ہون باز آ اس خبط کی سرداری کو ترک کر اور درگاہ الٰہی سے سرداری کو ڈھونڈ ھ **الخلاف** شرح مین برغا کو برغا لکتب کو مطلب کو نسبت کو کر سست لکھا ہی

## اعتراض کرنا ایک معترض کا رسول مقبول پر امیر کرنے پر ہذیلی کے

**قولہ** چون پیمبر سروری کرد از ہذیل + از برای لشکر منصور خیل + بو الفضولے از حسد طاقت نداشت + اعتراض لانسلم بر فراشت + خلق را بنگر کہ چون ظلمانیند + در متاع فانیے چون فانیند + از تکبر جملہ اندر تفرقہ + مردہ از جان زندہ اندر سحر قہ + عجب کہ جان بزندان اندر ست + و انگہے مفتاح زندانش بدست + پای تا سر غرق سرگین ایجوان + میزند بر دامنش جوی روان + دائما پہلو بہ پہلو بیقرار + پہلوی آرامگاہ پشت وار + نور پنہانست جست و جو گواہ + کز گزافہ دل نجوید پناہ + گر نبودی حبس دنیا را مناص + نے بدے وحشت نہ دل جستی خلاص + وحشتت ہچون موکل میکشد + کہ بجو الفضال منہاج رشد + ہست منہاج نہان مکمنت + یا فتش رہن گزافہ جستنت + تفرقہ جویای جمع اندر کمین + تو درین طالب رخ مطلوب بین + مردگان باغ برجستہ زبن + زندگی بخشندہ را تو فہم کن + چشم این زندانیان ہر دم بدر + کے بدے گو نیستی کس مژدہ ور + صد ہزار آلودگان آب جو + کے بدندے گر نبودی آب جو + بر زمین پہلوت را آرام نیست + زانکہ در خانہ لحاف و بستر یست + بیمقر گاہے نباشد بیقرار + بے خمار اشکن نباشد این خمار + گفت سنے نے یا رسول اللہ مکن + سرور لشکر بگر شیخ کہن + یا رسول اللہ جوان از شیر زاد + غیر مرد پیر سر لشکر مباد + ہم تو گفتی این و گفت تو گواہ + پیر باید پیر باید پیشواہ + یا رسول اللہ درین لشکر نگر + ہست چندین پیر از وے بیشتر + **المعنی** جب پیمبر نے ایک سردار ہذیل سے واسطے لشکر منصور خیل کے مقرر کیا ایک حاسد بو الفضول حسد کی تاب نہ لایا اور اعتراض لانسلم اُٹھایا کہ ہم نہیں مانتے آپ مقولات مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے ہین کہ مخلوق کو ذرا دیکھ کیسی اندھیری ظلمانی ہی اور کیسی متاع فانی دنیا مین فانی مارے تکبر کے سب تفرقہ مین پڑے ہین ایک کہتا ہی مین بڑا دوسرا کہتا ہی مین بڑا اگر انکو غور کرد تو جان سے مردہ ہین اور جو خیال کرو کہ زندہ ہین تو محل سوز دگداز مین ہین جلتے گلتے ہین رشک و حسد سے کہتے ہین بڑا تعجب یہ ہی کہ جان زندان تن مین مقید ہی حال آنکہ کنجی زندان کی اُسکے ہاتھ مین ہے پھر کیون قید ہی سر سے پاؤن تک ہی جوان گوبر مین ڈوبا ہوا ہی اور اُسکے دامن سے لگی ایک نہر جاری ہی پھر کیون نہین اُسکو دھوتا ہمیشہ بے چین و بیقرار ہی اور طلب دنیا مین کروٹین بدلتا ہی اور پہلو مین آرامگاہ پشت دار ہے یعنے جس سے

پیٹھ لگائے نور حق کا پنہان ہے اور جستجو اسکی گواہ کہ اگر نہ تھا تو اسکو ڈھونڈھتے کیا تھے مگر بیہودگی سے
تیرا دل اسکی پناہ نہین ڈھونڈھتا جیسے اس قید دنیا کو اگر رہائی نہوتی تو نہ اس سے وحشت ہوتی نہ دل
اس سے خلاص ڈھونڈھتا اب وہی وحشت مثل موکل کے تجھپر تعین ہے اور کھینچ رہی ہے کہ اے گمراہ
راہ رشد کی کیون نہین ڈھونڈھتا اور یہ راہ رشد کی تیرے کمن یعنے تیری ذات مین پنہان ہے
ملنا اسکا دشوار اس سبب سے ہوا کہ یافت اسکی تیری بیہودہ تلاش مین رہی اور پھنسی ہوئی ہے اگر
ٹھیک ٹھیک ڈھونڈھے تو کیون نہ پائے پہچ تو بظاہر تفرقہ وحدت کثرت مین کر رہا ہے خود تفرقہ ناک
گھات مین لگا ہوا جمع کو ڈھونڈھ رہا ہے کہ کثرت و وحدت جمع ہین لاجرم تو اسی طالب مین جو مظاہر مین
رخ مطلوب کا دیکھ جیسا کہ فرمایا وہو معکم اینما کنتم وہ تمھارے ساتھ ہے جہان تم ہو مردے باغ کے جو نباتات
ہے سب اپنی جڑون سے نکلے زندہ ہوے اب تو اسنے اس زندگی بخش کو سمجھ اور قیاس کر ان کو
مت دیکھ آنکھین ان زندانیون کی ہر دم دروازہ پر کب لگی رہتین اگر انھون نے کوئی مژدہ ور
نہین دیکھ لیا ہے لاکھون آلودہ پانی ڈھونڈھنے والے کب ہوتے اگر آبجو نہوتی زمین مین تیرے
پہلو کو آرام نہین ہے جس سے کام پڑیگا اسواسطے کہ گھر مین لحاف بچھونا رکھا ہے جو گھر ہی مین رکھا رہیگا
البتہ جو بیمقر یعنے بے ٹھکانے لوگ ہین کہ جہان چاہا وہان پڑ رہے وہ زمین سے کبھی بیقرار نہین ہوتے
اسیلئے کہ ایسے خمار جبھی ہوتے ہین جب خمار شکن موجود ہوتے ہین یعنے جب لحاف بچھونا زمین کی سختی سے
بچانے والا گھر مین ہے تو زمین پر کیسے نیند آئے اب استیناف ہے اسی معترض کی طرف جس نے
کہا کہ نہین نہین یا رسول اللہ سردار لشکر کا سوائے پیر کہن کے مت کرو یا رسول اللہ جو ان
اگرچہ شیر زادہ ہو مگر سردار لشکر کا سوا بوڑھے کے نہو یا رسول اللہ آپ ہی کا یہ قول ہے تکرار کہ بوڑھا
پیشوا ہونا چاہیے بس یہی قول آپکا میرے قول کا گواہ ہے یا رسول اللہ اسی لشکر مین ملاحظہ کرو کتنے
بوڑھے اُس سے بڑھکے ہین الخلاف شرح مین بوالفضول بے یا کے لکھا ہے اور جبس کو جلس این
خمار کو بیقرار **قولہ** زین درخت آن برگ زردش راببین + سیبہاے پختہ او را بچین + برگہاے
زرد او خود کے تہیست + این نشان پختگی و کاملیست + برگ زرد ریش وآن موے سپید + بہر عقل
پختہ آرند این نوید + برگہاے نو رسیدہ سبز فام + شد نشان آنکہ این میوہ است خام + برگ بے
برگی نشان عارفیست + زردی زر سرخروئی صیرفیست + آنکہ او گل عارضست و نوخطست + او
بمکتب گاہ مخبر نوخطست + حرفہاے خط او کژ مژ بود + مر من عقلست اگر تن میدود + پاے پیر از
سرعت ارچہ باز ماند + یافت عقل او دو پر بر اوج راند + گر مثل خواہی بجعفر در نگر + داد حق بر جاے دست و پا ش پر

گر ز اسرار سخن بوی بری + من سخن گویم چو زر جعفری + بگذ راز زر کاین سخن شد عجب + ہمچو سیماب این دلم شد مضطرب + ز اندرونم صد خموشی خوش نفس + دست بر لب می نہد یعنے کہ بس + خامشی بحر ست گفتن ہمچو جو + بحر مے جوید ترا جو را مجو + از اشارتہاے دریا سر متاب + ختم کن واللہ اعلم بالصواب + المعنی اس درخت کے برگ زرد جو رخسارے ہین انھین کو مت دیکھو وہ جو پکے سیب اسمین لگے ہین انکو بینوا اور جو برگ زرد کہے وہ خوبی سے کب خالی ہین وہ نشان پختگی و کاملی کے ہین یہ اُسکے برگ زرد رلیش کے اور موے سپید اس بات کی خوشخبری سناتے ہین کہ اسکی عقل پختہ ہی اور جو برگ نو رسیدہ سبز رنگ ہین وہ اسکا پتہ دیتے ہین کہ یہ میوہ ابھی کچا ہی جب عارف کو بے برگی برگ ہو جاتی ہے اسے بے سامانی سامان تب جانا جاتا ہے کہ اب یہ کامل ہوا ایسے ہی بوڑھا برگ جوانی سے بے برگ ہو کے کامل ہوتا ہی جیسے زردی زرکی روے سرخ پر کھیتا کاہی جو شخص کہ اُسکے گل سے عارض ہین اور خط اُسکا نو رستہ وہ مکتب گاہ مین اپنی نو خطی کی خبر دینے والا کہ اسکا خط نیا کچا ہی پس اُسکے خط کے حروف کژمژ ہونگے اور وہ لنگڑا ابر جا ماندہ عقل کا ہی اگرچہ تن اُسکا دوڑتا ہی اور بوڑھے کا پاؤن اگرچہ سرعت و تیزی سے تھکا ہوا ہی مگر عقل نے اُسکے دو پر پائے ہین جو بلندی کو لیجاتے ہین اور اگر اسپر مثل چاہتے ہو تو حال جعفر طیار کو دیکھو کہ جب اُنکے ہاتھ پاؤن کٹگئے تھے تو حق تعالے نے انکو پر دیے اب اگر اسرار سخن سے میری بو پالین تو جانین کہ سخن میرا زر جعفری ہے یعنے از بس کھرا وہ جعفر طیار تو ابن ابو طالب ہین اور یہ جعفر نام ایک کیمیا گر کا ہی کہ زر جعفری اُس سے منسوب ہی اب وہی شخص کہتا ہی جانے دو زر نہ سہی یہ بات ہی میرے دل مین چھپگئی اور مثل سیماب کے میرا دل مضطرب ہوا اب میرے دل سے صدہا خموشیان خوش نفس میرے لب پر ہاتھ رکھتی ہین کہ بس کر اسواسطے کہ خاموشی ایک دریا ہی اور گفتگو ایک نہر جب بحر تجکو ڈھونڈھتا ہے تو تو نہر کو کیون ڈھونڈھے دریا تجکو اشارون سے اپنی طرف بُلاتا ہے تو اُس سے سرتابی مت کر اور ختم کر کے اللہ پر چھوڑ دے وہی خوب جاننے والا نیک کا ہی اختلاف شرح مین اور اکا الف رہگیا ہی صیرفی کو صرفی دو پر کی دال رہگئی قولہ ہمچنین پیوستہ کرد آن بے ادب + پیش پیغمبر سخن زان سر و لب + دست می داد ش سخن او بیخبر + کہ خبر ہر زہ بود پیش نظر + این خبرہا از نظر خود نائب است + ہر حاضر نیست ہر غائب است + ہر کہ او اندر نظر موصول شد + این خبرہا پیش او معزول شد + چونکہ با معشوق گشتی ہمنشین + دفع کن دلالگان را بعد ازین + ہر کہ از طفلی گذشت و مرد شد + نامہ و دلالہ بروے سرد شد + نامہ خواند از پے تعلیم را + حرف گوید از پے تفہیم را + پیش بینا یان خبر گفتن خطا است +

کان دلیل غفلت و نقصان ماست ‌ہش چہ باشد خموشی نفع تو + بہر این آمد خطاب انصتوا + گر بفرماید
بگو بر گوے خوش + لیک اندک گو دراز اندر مکش + ور بفرماید که اندر کش دراز + همچنان شیرین
بگو با امر ساز + همچنانکه من درین زیبا فسون + با ضیاء الحق حسام الدین کنون + چونکه کوته میکنم
بعد از رشد + او بصد نوعم بگفتن میکشد + ای حسام الدین ضیاء ذو الجلال + چونکه می بینی چه میجوئی
مقال + این مگر باشد ز حب مشتها + سقنی خمرا و قل لے انہا + بر دہان تست ایندم جام ہو + گوش
میگوید که قسم گوش کو + قسم تو گرمیست تا گرمیست ہست + گفت حرص من ازین افزون ترست + المعنی
فرماتے ہین ایسے ہی جیسا کہ مذکور کیا انحضرت کے سامنے اُس بے ادب نے ہمیشہ ذکر اُس سرد
لب کا کہ وہ کچھ نہین کہتا تھا کیا ذکر کرنا تو اُسکو میسر ہوتا تھا لیکن وہ اس بات سے بیخبر تھا کہ جو بات
پیش نظر ہو اُس سے خبر دینا بیہودگی ہے اس سبب سے کہ حضرت سے تو کچھ چھپا ہی نہ تھا ظاہر ہے
کہ خبرین نظر کی نائب ہین جہان نظر نہین ہوتی وہان یہ کام دیتی ہین لا بد حاضر کے واسطے نہین ہین غائب
کے واسطے ہین اور جبکہ کوئی نظر سے موصول ہو گیا پھر خبرین اُسکے بلانے بیکار ہو جاتی ہین اسواسطے
کہ دلالہ جب ہی تک ہوتی ہے کہ معشوق سے ہمنشین نہین ہوتا اور جب ہمنشین ہو گیا تو دلالہ کو
دفع کر پھر اُسکا کیا کام ایسے ہی جو کوئی طفلی سے گذر گیا اور مرد ہوا اُسپر نامہ و پیام عاشقون کے
سرد ہو جاتے ہین ای بہرہ نامہ تو اسی واسطے پڑھتے ہین جس سے تعلیم ہو اور حرف گوئی ایسلیے ہے جس سے
تفہیم ہو لیکن جو دیکھنے والے اور بینا ہین اُنکے سامنے خبر کہنا خطاب ہے کسواسطے کہ یہ دلیل ہماری غفلت
اور ہمارے ناقص ہونے کی ہے جو بینا ہے اُسکے سامنے خموشی مین تجکو نفع ہے اُسکی دید و بائین سُن اُسی
واسطے خطاب آیا ہے اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا جب قرآن پڑھا جائے اُسکو سُنو اور
خاموش ہو اگر وہ سننے والا نہ مانے کہ کہو خوشی سے کہو مگر مختصر نہ بحر طویل اور اگر لمبی چوڑی تقریر
کو تجھسے کہے تو اچھی شیرین بیانی سے ادا کر اور اسکا حکم بجا لا جیسا کہ اس زیبا منتر یعنے مثنوی
مین ضیاء الحق حسام الدین کے ساتھ ابتک مین ہون کہ جب مین جانتا ہون کہ رشد و ارشاد
ہو چکا اب کوتاہ کرون وہ سیکڑون طرح مجکو کہنے کیطرف کھینچتا ہے ای حسام الدین ضیاء ذو الجلال
مین جو کچھ کہتا ہون تو تو اسکو بچشم دیکھتا ہے پھر مقال کا طالب کیون ہے یا شاید اس سبب سے کہ
تیری مستغنی اور خواہش کی گئی جو چیزین ہین اُنکی محبت سے ہو دوسرا مصرعہ جو عربی کا ہے اُسکا پورا شعر
یہ ہے + الا اسقنی وقل لی ہی الخمر + ولا تسقنی سرا اذا امکن الجہر + خبردار ہو پلا مجکو شراب اور کہہ مجھسے
کہ یہ شراب ہے اور مت پلا مجکو چھپا کے جبتک کہ جہر ممکن ہو تیرے دہن پر تو اسوقت مین جام ہو کا ہے

مگر گوش غرور کہتے ہین کہ حصہ ہمارا کہان ہی تیرے حصہ مین جام ہونے کی گرمی ہی سو گرمی تجکو ہے پھر کیا رہا
کہا حرص میری اس سے افزون تر ہی

## جواب آنحضرت کا معترض سے

**قولہ** در حضور مصطفائی قند خو + چون ز حد برد آن عرب از گفتگو + آن شہ والنجم و سلطان عبس + لب گزید
آن سرد لب را گفت بس + دست مینزد بہر منعش بر دہان + چند گوئی پیش دانای نہان + پیش بینا
بردہ سرگین خشک + کہ بخر این را بجاے ناب مشک + بعر را ای گندہ مغز گندہ مخ + زیر بینی نہی
وگوئی کہ اخ + اخ اخی بر داشتی ای گیج کاج + تاکہ کالاے بدت یابد رواج + تاکہ بفریبی
مشام پاک را + آن چرندہ گلشن افلاک را + حلم او خود را اگرچہ گول ساخت + خویشتن را اندکے
باید شناخت + دیگ را گر باز ماند شب دہن + گربہ را ہم شرم باید داشتن + خویشتن گر خفتہ
کرد آن خوب فر + سخت بیدارست و ستارش مبر + چند گوئی ای لجوج بیصفا + این فسون ترا پیش مصطفا +
صد ہزاران حلم دارند این گروہ ہر یکے حلمے ازانہا صد چو کوہ + حلم شان بیدار را ابلہ کند + زیرک
صد چشم را گمرہ کند + حلم شان ہمچون شراب خوب نغز + نغز نغزک بر رود بالای مغز + مست را بین
زان شراب پر شگفت + ہمچو فرزین مست و کج رفتن گرفت + مرد برنا زان شراب زود گیر +
درمیان راہ مے افتد چو پیر + خاصہ آن بادہ کہ از خم نیست + نے سے کہ مستی او یکشب ست + آنکہ
آن اصحاب کہف از نقل نقل + سیصد و نہ سال گم کردند عقل + زان زنان مصر جامی خوردہ اند
دستہا را شرحہ شرحہ کردہ اند + ساحران ہم سکر موسی داشتند + دار را دلدار رسے پنداشتند +
جعفر طیار زان می بود مست + زان گرو میکرد ہمچو پا و دست + **المعنی** بعر بفتح سرگین شتر مخ مغز
اخ بالضم بوئیدن گیج بیاے مجہول و کاف فارسی پریشان کاج احول لجوج ستیزہ کنندہ نغز نیک
ہر شئے خوب و ہر کار اندک کہ بخوبی باشد و میوۂ انبہ فرماتے ہین کہ سامنے حضرت مصطفٰی کے جنکی
خوے شیرین مثل قند کے تھی جب اُس عرب نے حد سے زیادہ گفتگو بڑھائی تو اُس پادشاہ
والنجم اور سلطان عبس نے کہ دونون سورتین قرآن کی ہین ہونٹھ کاٹے اور اُس سرد لب سے
کہ بالکل باتین اُسکی بیہودہ تھین کہا کہ بس کر ہاتھ اُسکے باز رہنے کے واسطے اُسکے مُنہ پر مارتے تھے
اور کہتے تھے کہانتک سامنے دانائے نہانکے کہا کریگا میری دانست مین اب مقولات مولانا کے ہین
کہ تو سوکھا گوبر بیل کے روبرو لیے جاتا ہی کہ بجاے مشک نافہ کے اسکو خریدے اے گندہ مغز گندہ دماغ
گوبر اونٹ کا ناک کے نیچے لگا کے سونگھتا ہی اور کہتا ہی کیا ہی خوشبو ہی کیسی تو نے اخ اخ یعنی تحسین

و تعریف اٹھائی ہے ای احول پریشان گوکا لا بدتیرا رواج پاجائے اور مشام پاک کو دھوکا دے وہ مشام جو چرنے والا گلشن افلاک کا ہے اُسکے حلم نے اگرچہ آپ کو بھولا بنایا اور پرایا لیکن تجکو تو ذرا آپ کو پہچاننا چاہیے تھا تو آپ کو کیون بھول گیا ہانڈی کا اگر رات بھر مُنہ کھُلا رہے تو بلی سے شرمانا چاہیے کیون کھُلی چھوڑی تھی تو تُونے بھی مدت سے اُسکی بُرائی مین مُنہ کھولا تجکو بھی اُسکا لحاظ چاہیے تھا کہ مبادا کچھ کہین نہین اگر کسی خوب فرس نے تیری بُرائی سے اغماض کرکے اپنی جان سوتو تین ڈال لی تو اُسکو سوتا مست جان اور اُسکی پگڑی مت اُتارے وہ نہایت ہی بیدار ہے آسے ستیزندہ بے صفا یہ منر تیرے کان مین شیطان نے پھونکا ہے اُسکو مصطفے کے سامنے کبتک کہیگا یہ گروہ انبیا کے لاکھون قسم کے حلم رکھتے ہین اور ہر ایک حلم اُسنے ایسا وزنی جیسے سو پہاڑ انکا حلم سوتے کیا بیدار ون کو احمق کرتا ہے اور وہ دانا جسکی سو آنکھین ہون اُسکو گمراہ کرتا ہے یعنے جابیجا تحمل انکا دیکھکے بد اعتقاد ہوجاتے ہین حلم انکا ایسا ہے جیسے شراب خوب و نغز جسکا نشہ نہایت جلدی مغز کو چڑھجاتا ہے اب جو مست ہوتے ہین تو اس شراب پر عجب سے مست ہوکے فرزین کیطرح ٹیڑھی راہ چلنے لگتے ہین اور جو مرد جوان ہین وہ اس شراب زود گیر یعنے فوراً دبوچ لینے والی سے بوڑھون کی طرح راہ مین پڑے ہوتے ہین کہ ہل نہین سکتے جب اس شراب نغز کا یہ حال تو خاص وہ شراب جو خم نبی سے ہے جسکی مستی مثل اس شراب کے یکشبی نہین بلکہ وہ شراب خم نبی کی وہ ہے جس سے موافق نقل نقل کے اصحاب کہف تین سو نو برس لایعقل رہے نقل نقل قران مجید جسمین وارد ہے ولبثوا فی کہفھم ثلاث مائۃ سنین وازدادوا تسعا اور رہے وہ کھوہ مین تین سو برس اور بڑھائے اُسپر نو برس اور اسی شراب سے زنان مصر نے ایک جام پی کے ہاتھونکو پارہ پارہ کیا اور اسی شراب کے سکر سے جو موسی سے تھی ساحرون نے دار کو دلدار جانا جیسا کہ فرعون نے کہا تھا لاصلبنکم اجمعین اور یہی شراب نبی کی تھی جس سے جعفر طیار نے مست ہوکے اپنے ہاتھ پاؤن کٹوائے الخلاف شرح مین بحر کو بجز لکھا ہے

## قصۂ سبحانی ما اعظم شانی کہنا بایزید کا اور مریدون کا اور جواب انکا اُن کو از راہ عیان نہ بطریق زبان

قولہ با مریدان آن فقیر محتشم + بایزید آمد کہ یزدان نک منم + گفت مستانہ عیان آن ذو فنون + لا الہ الا انا ہا فاعبدون + چون گذشت آن حال گفتند ش صباح + تو چنین گفتی و این نبود صلاح گفت این بار ار کنم این مشغلہ + کاردہا در من زنید آندم ہلہ + حق منزہ از تن و من با تنم + چون چنین گویم بباید کشتنم + چون وصیت کرد آن آزاد مرد + ہر مریدے کاردے آمادہ کرد + مست

گشت او بازاران سغراق رفت + آن وصیتہاش از خاطر برفت + عشق آمد عقل او آواره شد + صبح آمد شمع او بیچاره شد + عقل خود شحنہ است چون سلطان رسید + شحنۂ بیچاره در کنجے خزید + عقل سایہ حق بود حق آفتاب + سایہ را با آفتاب او چہ تاب + چون پری غالب شود بر آدمی + گم شود از مرد وصف مردمی + ہرچہ گوید او پری گفتہ بود + زین سرے نہ زان سرے گفتہ بود + چون پری را این دم و قانون بود + کردگار آن پری خود چون بود + او ئی او رفتہ پری خود او شده + ترک بے الہام تازی گو شده + چون بخود آید ندا ندیک لغت + چون پری را ہست اینکار و صفت + پس خداوند پری و آدمی + از پری کے باشدش آخر کمی + المعنی سغراق بالضم قدح بزرگ و بفتح پیالہ مے دینرے ایک دن مریدون کے پاس وه فقیر محتشم یعنے بایزید آئے اور کہا کہ یہ دیکھو مین خدا ہون اور مستانہ ظاہر اُس صاحب علم فن نے مضمون دوسرے مصرعہ کا ظاہر کیا کہ کوئی معبود نہین ہے سوا میرے تو میری پرستش کرو جب یہ حال گذر گیا صبح کو مریدون نے کہا کہ تمنے ایسا کہا اور یہ اچھا نہین ہے کہا اب کی دفعہ مین اگر مین یہ مشغلہ کرون تو اُسوقت تم سب ضرور میرے چھریان مار یو اسلیے کہ حق تعالے جسم سے پاک ہے اور میرا جسم پھر اگر ایسا کہون تو قابل مار ڈالنے کے ہون ضرور مار ڈالنا چاہیے جب انھون نے کہ ایک آزاد مرد تھے یہ وصیت کی تو ہر مرید نے ایک چھری تیار کی پھر یہ اُسی شراب پر زور سے مست ہوے اور وه وصیتین سب اُنکے جاتی رہین اب عشق آیا عقل آواره ہو گئی جیسے صبح ہونے سے شمع بیچاره ہو جاتی ہے عشق ایک بادشاه ہے عقل اُسکی شحنہ جب بادشاه آیا شحنہ بیچاره ایک گوشہ مین گھس گیا عقل سایہ حق کا ہے اور حق آفتاب پھر سایہ کو آفتاب کے مقابل فروغ و تاب کب ہے دیکھو جب جن آدمی پر چڑھتا ہے تو آدمی سے وصف مردمی کے جاتے رہتے ہین جو کچھ آدمی کہتا ہے وه پری کا کہا ہوا ہوتا ہے یعنی اس سرے سے نہین اُس سرے کا کہا ہوا ہوتا ہے اب خیال کرو جب پری کو اپنے غلبہ مین یہ دم و قانون ہے تو کردگار پری جسپر غلبہ کرے خود اُسکا کیا حال ہو گا جب اُسکی اوئی یعنے اُو ہو نا جاتا رہا تو خود وه پری ہو گیا اور ترک تھا تازی زبان سے ناواقف اب تازی گو ہو گیا اور جب آپ مین آیا تو عربی کا ایک لفظ نہین جانتا آپ فرماتے ہین کہ جب پری کا یہ کام ہے اور یہ صفت تو پس خداوند پری و آدمی مین آخر پری سے کیا کمی ہو گی **قولہ** شیر گیر از شیر کے ترسد بگو + شرح راه از گور کہ پرسد بگو + شیر گیر از خون بره سیر خورد + تو بگوئی او نکرد آن باده کرد + در سخن پرواز دار راز کہن + تو بگوئی باده گفتہ است این سخن + باده را می بود این شر و شور + نور حق را نیست این فرہنگ و زور +

کہ ترا از تو بکل خالی کند + تو شوی پست او سخن عالی کند + گرچہ قرآن از لب پیغمبر ست + ہر کہ گوید حق نگفت او کافر ست + چون ہمای بیخودی پرواز کرد + آن سخن را بایزید آغاز کرد + عقل را سیل تحیر در ربود + زان قوی تر گفت کاول گفتہ بود + نیست اندر جبہ ام الا خدا + چند جوئی در زمین و در سما + آن مریدان جملہ دیوانہ شدند + کاردہا در جسم پاکش میزدند + ہر یکے چون ملحدان کردکوہ + کارد میزد پیر خود را بے ستوہ + ہر کہ اندر شیخ تیغے میخلید + باژگونہ او تن خود میدرید + یک اثر نے بر تن آن ذوفنون + وان مریدان خستہ در غرقاب خون + ہر کہ او سوے گلویش زخم زد + حلق او ببریدہ دید و زار مرد + وانکہ او را زخم اندر سینہ زد + سینہ اش بشگافت شد مردہ ابد + وانکہ آگہ بود از صاحبقران + دل ندادش کو زند زخم گران + نیم دانش دست او را بستہ کرد + جان نبرد الا کہ خود را خستہ کرد + الملحد کردکوہ نام کوہ ماثر جدران کہ زمانہ امام فخرالدین رازی مین وہان ملحد رہتے تھے

شیر گیر نیم مست و معز رو صاحب مرتبہ نیم مست جو شیر گیر ہی بنا تو وہ شیر سے کب ڈرتا ہے اور اندھے سے شرح راہ کی کون پوچھتا ہے شیر گیر عشق شیر عقل ایسے ہی گو بھی عقل کہ عشق کے سامنے اندھی ہے شیر گیر نے خون برہ کا سیر ہو کے کھایا برہ بھی عقل اب تو کہتا ہے اُسنے کچھ نہین کیا شراب نے کیا جس سے وہ مست تھا اور جو وہ سخن پردازی کسی راز کہن کی کرے تو تو یہی کہتا ہے کہ شراب نے یہ سخن پردازی کی ہم تجھسے پوچھتے ہین شراب مین تو ایسے شر و شور ہوتے ہین کیا اور حق مین یہ فرہنگ و زور نہین ہی کہ تجکو تجھسے بالکل خالی کردے ایسا کہ تو پست ہو جاے اور خود وہ سخن عالی کرے جائے قرآن کہ لب پیغمبر سے نکلا اب اگر کوئی کہے کہ خداتعالے نے نہین کہا تو کافر ہے ایسے ہی یہ ہے کہ جب ہماے بیخودی کا پرواز مین آیا تو بایزید نے پھر وہی بات شروع کی ایسا اہلا حیرت کا آیا کہ اُنکی عقل کو بہا لیگیا اور جو کچھ پہلے کہا تھا اُس سے قوی تر کہا کہ میرے جبہ مین سوا خدا کے نہین تو زمین و آسمان مین کہانتک ڈھونڈھیگا بس مرید سب دیوانے ہوگئے اور چھریان اُنکے جسم پاک مین مارنے لگے ہر ایک مثل ملحدون کردکوہ کے چھریان اپنے پیر پر مارتے تھے جو کوئی چھری شیخ کے چبھوتا تھا اُلٹا اپنے ہی بدن کو کاٹتا تھا اُس ذوفنون کے جسم پر ذرا اثر نہ تھا اور مرید سب زخمی ہو کے خون مین ڈوبے جسنے اُنکے گلے پر زخم لگایا اُسنے اپنا حلق بریدہ دیکھا اور زار زار مرگیا اور جسنے زخم اُنکے سینہ پر مارا اُسکا سینہ پھٹ گیا اور ابد تک کو مردہ ہوگیا اور جو کہ صاحبقران سے آگاہ و واقف تھا اُسکے دل نے نہ چھوڑا کہ وہ زخم کاری مارے اُسکی نیم دانش نے اُسکا ہاتھ روکا لہذا وہ زخمی ہو کے جان بچا لیگا صاحبقران وہ شخص جسکی پیدایش کے وقت زہرہ و مشتری یا ماہ و مشتری

یا زحل ومشتری ایک برج یا ایک درجہ مین جمع ہون کہ اسکو قران السعدین کہتے ہین اور مولود اُسوقت کا
نہایت سعید ہوتا ہے شاید بایزید بھی صاحبقران ہون یا اسوجہ سے کہ ذات الٰہی سے اسوقت اُنکو قران
تھا صاحبقران کہا الخلاف شرح مین تراکو کہ لکھا ہے **قولہ** روز گشت وآن مریدان کاستہ + نوحہ ہا
ازخانہ شان برخاستہ + پیش او آمد ہزاران مرد وزن + کاے دو عالم درج دریک پیرہن + این
تن تو گر تن مردم بدی + چون تن مردم زخنجر گم شدی + باخودی با بیخودی دوچار زد + بیخود اندر
دیدۂ خود خار زد + اے زدہ بر بیخودان تو ذوالفقار + برتن خود میزنی آن ہوشدار + زانکہ بیخود فانیست
وامینست + تا ابد در ایمنی او ساکنست + نقش او فانی واو شد آئنہ + غیر نقش روی غیر آن جای نہ +
گر کنی تف سوے روے خود کنی + ور زنی بر آئنہ بر خود زنی + ور ببینی روی زشت آنہم توئی + ور ببینی
عیسے مریم توئی + او نہ اینست ونہ آن او سادہ است + نقش تو در پیش تو بنہادہ است + چون رسید
اینجا سخن لب در ببست + چون رسید اینجا قلم درہم شکست + لب ببند ارچہ فصاحت دست داد + دم مزن
واللہ اعلم بالرشاد + بر کنار بامی ایمست مدام + پست بنشین یا فرود آ والسلام + ہر زمانی کہ شوی تو
کامران + آندم خوش را کنار آب دان + ہر زمان خوش ہراسان باش تو + ہیچ گنجش حقیقہ کن نے
فاش تو + تا نیاید بر دلا ناگہ بلا + ترس ترسان رو دران کمین ہلا + ترس جان در وقت شادی
از زوال + زان کنار بام غیبست ارتحال + گر نمی بینی کنار بام راز + روح مے بیند کہ ہستش اہتزاز
ہر نکالی ناگہان کان آمدہ است + بر کنار کنگرہ شادی نشست + جز کنار بام خود نبود سقوط + اعتبار
قوم نوح وقوم لوط + اعتبارے گیر تا یابی صفا + از درون انبیا و اولیا + الحتی درج بالفتح لپیٹنا
کسی چیز کا کسی چیز مین مدام بضم شراب ولا بکسر دوستی ومحبت وقرب یعنے جب دن ہوا وہ مرید جو مر گئے
تھے اُنکے گھر دن سے نوحہ کی آوازین بلند ہوئین ہزارون مرد وزن اُنکے پاس جمع ہوے کہ اے
تم وہ شخص ہو کہ دونون جہان تمہارے ایک پیرہن وجود مین لپٹے ہوے ہین مگر صفت مین یکسان
نہین اگر لپٹے نہوتے تو تمہارے اوپر خنجر مارنے سے یہ زخمی کیون ہوتے اور اگر صفت مین یکسان
ہوتے تو تم بھی ضرور خنجر سے زخمی ہوتے مثلاً ایک تو باخود ہے اے گرفتار ہستی اور ایک بیخود یعنی ہستی سے
آزاد دونون مقابل ہوے تو اس باخود نے بیخود اور بے اختیار اپنی آنکھون مین کانٹے چبھوئے اور
آپ کو اندھا کیا اُس بیخود کا کچھ نہین بگڑیگا اے وہ شخص کہ تو نے بیخودون پر تلوار چلائی ہوشیار ہو جا کہ
اپنے ہی جسم پر مارتا ہے اس سبب سے کہ بیخود فانی ہے خودی سے مٹا ہوا اور یقینت ہے ابد تک ایمنی کا
رہنے والا اُسکا نقش یعنے ظاہر صورت تو فنا ہو گئی اب وہ صاف وسادہ آئینہ ہو گیا بس سواے

نقش صورت غیر کے جو آئینہ مین نظر آتا ہی وہان کچھ نہین ہی اب اگر اُسکی طرف تو تف کریگا تو اپنے ہی صورت
کی طرف کریگا اور جو آئنہ پر کچھ ماریگا تو اپنے ہی اوپر ماریگا اگر اُسمین روے زشت دیکھیگا تو تو ہی ہی
اور اگر عیسی بن مریم کو دیکھیگا وہ بھی تو ہی ہے وہ نہ یہ ہی ای عیسے بن مریم نہ وہ یعنے روے زشت وہ صاف
وسادہ ہی یہ تیرا ہی نقش جیسا کچھ ہی تیرے سامنے رکھا ہی اب کہتے این جب سخن اور قلم میرا دونون اس
مقام پر پہونچے لب سخن سے بند ہو گئے اور قلم ٹوٹ گیا زیادہ اس سے کہنے لکھنے کا موقع نہ دیکھا اور
کہا لب بند کرلے اگرچہ فصاحت حاصل ومیسر ہی مگر آگے دم مت مار اللہ کے حوالہ کر کہ وہ رشاد کو خوب
جانتا ہی تو بڑھتے بڑھتے کنارہ بام کے آگیا ہی اور شراب سے مست ہی یا سر ک بیٹھ یا اُتر آ آگے سلام
جسوقت مین کہ تو کامران ہوئے تو اُس دم خوش کو کنارہ آب کے جان کہ مبادا یہ نہ جاے اُس زمان
خوش پر ڈرتا اور ہراسان رہ اور مثل گنج کے اُسکو چھپا فاش مت کرتا تیرے قرب وولا پر ناگہان
کوئی بلا نہ آجاے خبردار اس کمین مین ڈر ڈر کے پاؤن رکھ نڈر ہو کے مت چل جسوقت مین کہ شادی
حاصل ہوتی ہے اُسوقت جان کو جو خوف اُسکے زوال کا ہوتا ہے اسی سبب سے تو ہے کہ وہ
کنارہ بام غیب کا ہی اور کنارہ بام سے ارتحال ضرور یعنے ایک جگہ سے اُٹھنا دوسری جگہ جانا لیکن
اگر تو کنارہ بام راز کا نہین دیکھتا ہی تو کیا تیری روح تو دیکھتی ہی اُسکو اہتزاز ہے یعنے جنبش اور جو رنج
کہ وہ ناگہان آیا ہی یہ جان کنارہ کنگرہ شادی کے بیٹھا ہے یعنے شادی اُسکے ساتھ ہے غرض کنارہ بام
کے سوا سقوط نہین ہے تو قوم نوحؑ اور قوم لوطؑ کو بعبرت دیکھ کیسے بام ضلالت کے کنارہ سے
گرے تو عبرت واعتبار اختیار کر تو درون انبیا واولیا سے صفا حاصل کرے

## بیان فصاحت وبسیار گوئی اُس فضول کا سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

قولہ پر تو مستی یحد نبی + چون بزد ہم مست وخوش گفت آن غبی + لاجرم بسیار گو شد از نشاط + مست
ادب بگذاشت آمد ور خباط + نے ہمہ جا بیخودی شر میکند + بے ادب را بے ادب تر میکند +
گر بود عاقل نکو تر میشود + ور بود بد خوے بد تر میشود + بر لیسب آید لباب الکاس او + وز غبی کم کرد
استیناس او + بیخود از مے با ادب گردد تمام + با خود از مے بے ادب گردد مدام + لیک اغلب
چون بدند وناپسند + بر ہمہ مے را محرم کردہ اند + حکم غالب راست چون اغلب بدند + تیغ را
از دست رہزن بستدند + المعنی خباط بضم دیوانگی لبیب عاقل ودانا لباب بضم لام خلاصہ ہر چیز
استیناس انس گرفتن محرم حرام کردہ شدہ پر تو مستی یحد نبی کا جو اُس غبی احمق پر پڑا تو مست
ہو گیا اور ازبس خوشی مین آگیا لاجرم اسکے مزہ مین آکے بسیار گو ہو گیا اور ایسا مست کہ ادب

اپنے پاس نہ چھوڑا خبط مین پڑا کیا یہ نہین ہی کہ مستی وبیخودی اپنے موقع پر اچھی ہوتی ہے اور سطے العموم ہر جگہہ ہو تو شر پیدا کرتی ہے اور بے ادب کو زیادہ بے ادب بناتی ہے ہان اگر عاقل ہو تو نیک ہو جاتا ہی اور بد تو بد تر ہوتا ہے دانا پر لباب اسکے اُس کا سہ کا آتا ہے یعنے اُسکی محبت اسپر ہوتی ہے اور غبی سے انس گیری کم ہوتی ہی جو بیخود عشق کا ہے شراب سے پورا باادب ہو جاتا ہے اور جو باخود ہی وہ مدام بے ادب رہتا ہی لیکن اکثر جو بد اور ناپسند ہین لہذا سب پر شراب حرام ہوگئی اسواسطے کہ غالب پر حکم کیا جاتا ہی یہان بد اغلب ہین بس ضرور ہے کہ رہزن کے ہاتھ سے تلوار چھین لین الخلاف شرح مین آن غبی کو اے غبی تیسرے شعر کو باندک تغیر پھر دوبارہ لکھا ہی

## بیان کرنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب تفضیل اُس ہذیلی کا افسری وسرلشکری مین پیرون اور کار دیدون پر

قولہ گفت پیغمبر کہ ایظاہر نگر + تو مبین اورا جوان بے ہنر + ای بسا ریش سیاہ ومرد پیر + ای بسا ریش سفید ودل چو قیر + عقل اورا آزمودم بارہا + کرد پیری آنجوان در کارہا + پیر پیر عقل باشد اے پسر + نے سفیدی موے اندر ریش وسر + از بلیس او پیرتر خود کے بود + چونکہ عقلش نیست او لاشی بود + طفل گیرش چون بود صاحب کمال + پیر باشد در ہنر آن خوشخصال + طفل گیرش چون بود عیسی نفس + پاک باشد از غرور واز ہوس + آن بیاض مو دلیل پختگیست + پیش چشم بستہ کش کوتہ نگیست + آن مقلد چون نداند جز دلیل + در علامت جوید او دائم سبیل + بہر آن گفتیم کاین تدبیر را + چونکہ خواہی کرد بگزین پیر را + لیک پیر عقل نے پیر سن + می ندانی ممتحن از ممتحن + آنکہ او از پردہ تقلید جست + او بنور حق بہ بیند ہرچہ ہست + نور پاکش بی دلیل وبی بیان + پوست بشکافد در آید در میان + پیش ظاہر بین چہ قلب وچہ سرہ + او چہ داند چیست اندر قوصرہ + ای بسا زر سیہ کردہ بدود + تا رہد از دست ہر دزدے حسود + ای بسا مس بیندودہ بزر + تا فروشد آن بعقل مختصر + ما کہ باطن بین جملہ کشوریم + دل بہ بینیم وبظاہر ننگریم + قاضیانی کہ بظاہر مے تنند + حکم بر اشکال ظاہر میکنند + المعنی قیر مراد سیاہ سے ممتحن بکسر حا امتحان کنندہ وبفتح حا امتحان کردہ شدہ قوصرہ بالفتح خریطہ اور جو ال حضرت رسول مقبول نے اُس سے کہا کہ ای ظاہر نگر تو اُسکو جوان اور بے ہنر مت سمجھ اے مخاطب بہت ایسے ہوتے ہین کہ داڑھی سیاہ ہی حال آنکہ وہ پیر ہین اور بہت ایسے ہین کہ داڑھی اُنکی سفید ہے اور حال یہ کہ دل اُنکا سیاہ ہے ہمنے اُسکی عقل کو بارہا آزمایا کہ اُس جوان سے کامون مین پیری ظاہر ہوئی ہی پیر وہ ہی اے پسر جو پیر مرشد عقل کا ہی نہ سفیدی بالون کی جو ریش وسر مین ہو پیر ہے اگر ہی تو ابلیس سے

زیادہ پیر نہین اور جبکہ اُسکو عقل نہین تو لاشی ہی تو اُسکو طفل ہی فرض کر لیکن جبکہ صاحب کمال ہی تو وہ خوشخصال
ہنر مین پیر ہے تو اُسکو طفل جان مگر جبکہ وہ عیسی نفس ہی تو غرور و ہوس سے جو اوّل اشیا ہین اُسنے
تو پاک ہے یہ سفیدی بالون کی دلیل پختگی کی ہی مگر اُسکے سامنے کہ جو چشم بستہ ہے اور اُسکو کوتہ نگی
ہے یعنے کوتہ اندیش آب اُسکا جواب ہے جو اُسنے کہا تھا اوپر کہ آپ نے فرمایاہے پیر باید پیر باید
پیشوا کہ دنیا کے لوگ مقلد ہین دیکھا دیکھی کام کرنے والے نہ محقق یہ ہر کام مین رہنما چاہتے ہین
اور علامت مین ہمیشہ راہ ڈھونڈھتے ہین اسواسطے ہمنے کہا تھا کہ جو اس تدبیر کو کرنا چاہے تو بوڑھے
کو اختیار کر لیکن اُس سے بھی غرض یہ تھی کہ پیر عقل ہو نہ پیر بڑی عمر والا بیعقل کہ تو نہین جانتا آزمایا ہوا
کون ہی اور آزمانے والا کون یعنے گرم سرد آزمودہ کون ہی اور کسے آزمانا ہی اور جو کہ پردہ تقلید سے
نکلگیا ہی وہ نور حق سے جیسا کچھ کوئی ہی اُسکو ہو بہو دیکھتا ہے اُسکا نور پاک بے دلیل و بے بیان
بیچمین پڑکے پردہ اُسکا پھاڑ دیتا ہی کہ بعینہ وہ اُسکو دیکھتا ہے اور جو ظاہر بین ہے اُسکے سامنے کھرا
کھوٹا ایک ہی وہ کیا جانے کہ اُسکے خریطہ مین کیا ہی ای مخاطب اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زر کو دھوان
دے کے سیاہ کر دیتے ہین تا چور حاسد کھوٹا سمجھ کے نہ لے اور اکثر مس کو زر اندودہ کرکے ایسا
پر فروغ کر دیتے ہین کہ زر معلوم ہوتا ہی تو جسکی تھوڑی عقل ہی اسمین وہ گھس جاتا ہی اور ہم باطن بین جملہ کشور
کے ہین ہم دل کو دیکھتے ہین ظاہر کو نہین دیکھتے جیسے قاضی کہ ظاہر پر اپنی عقل لپیٹتے ہین اور جو شکل ظاہر ہوتی
ہے اُسپر حکم کرتے ہین الخلاف شرح مین چو قیر کو چون نور کو فور لکھاہے قولہ چون شہادت گفت
وایمان نمود + حکم او مومن کنند این قوم زود + پس منافق کاندرین ظاہر گریخت + خون صد
مومن بپنہانی بریخت + جہد کن تا پیر عقل و دین شوی + تا چو عقل کل تو باطن بین شوی + از عدم
چون عقل زیبا رو نمود + خلعتش داد و ہزاران عز فزود + عقل چون از عالم غیبی کشاد + رفعت افزود
و ہزاران نام داد + کمترین زان ناملہاے خوش نفس + اینکہ نبود ہیچ او محتاج کس + گر بصورت
وانماید عقل رو + تیرہ باشد روز پیش نور او + در مثال احمقی پیدا شود + ظلمت شب پیش او
روشن بود + کو زشب مظلم تر و تارے ترست + لیک خفاش شقی مظلم خرست + اندک اندک
خوے کن با نور روز + ورنہ خفاشی بمانی بے فروز + عاشق ہر جا شکال و مشکلیست + دشمن ہر چراغ
مقبلیست + ظلمت اشکال زان جوید دلش + تا کہ افزون تر نماید حاصلش + تا ترا مشغول آن
مشکل کند + وز نہاد زشت خود غافل کند + المعنی جہان کلمہ شہادت کا کہا اور ایمان ظاہر کیا
اس قوم کے نزدیک مومن ہوگیا یہ اُسپر حکم مومن کا کرنے لگے اور اسی ظاہر کی طرف منافق بھی بھاگا

اور مومن بنا جسنے سیکڑون مومن کا خون بہایا تو کوشش کر تو پیر عقل و دین کا ہو جاے تا عقل کل کی طرح
باطن مین ہووے جسوقت عقل زیبا صورت عدم سے ظاہر ہوئی حق تعالے نے اُسکو خلعت قبول کا
عطا فرمایا اور عزت دی پھر کہتے ہین عقل نے جب عالم غیبی سے کشاد پائی حق تعالے نے اُسکی
رفعت بڑھائی اور ہزارون نام دیے جیسے بادشاہ خطاب دیتے ہین انھین نامون سے اُسکے
جو خوش نفس ہین ایک یہ کہ کبھی وہ کسی کے محتاج نہونگے اُسکے سب محتاج ہونگے یہ عقل ایسی روشن
نورانی چیز ہی کہ جو بصورت آپ کو ظاہر کرے تو دن اُسکے سامنے تیرہ ہو جائے اُسکا نور ہی نہ معلوم
ہووے اور صورت احمقی کی اسقدر سیاہ و اندھیری ہی کہ اگر وہ ظاہر ہو تو رات اُسکے سامنے روشن
ٹھہرے کسواسطے کہ وہ رات سے سیاہ تر اور تاریک تر ہی لیکن جو شقی ہین وہ خفاش کیطرح خریدار
تاریکی کے ہین تجکو اے خفاش شقی لازم ہی کہ تھوڑی تھوڑی عادت اپنے نور روز کے ساتھ ڈال ورنہ
تو خفاش ہی بیفروغ رہجائیگا تو جہان کہین شکلین مشکل ہین اُنکا اے شقی عاشق ہے اور جہان کسی مقبل کا
چراغ جلتا ہی اُسکا دشمن ہے یعنے دلائل عقلیہ جو جھگڑے مین ڈالین اور گمراہ کرین اُنسے تجکو عشق ہی
اور جو کوئی مقبل راہ سیدھی روشن بتائے اُس سے تجکو دشمنی ہے اور جو اندھیرے اشکال کے دل
ڈھونڈھتا ہی یہ وجہ ہی کہ تجکو اُسکا حاصل زیادہ تر دکھائے کہ اسمین حاصل زیادہ ہے اور تجکو اُس
مشکل مین ڈال کے اپنی نہاد بد سے غافل کرے تا تو اُسکو پہچاننے نہ پائے کہ یہ بد نہاد ہے اور گمراہ
الخلاف شرح مین پیر عقل کو پیری اور گر بصورت کو کہ اور ور کو در تاری کو تازی خر کو خور لکھا ہی

## نشان عاقل تمام و نیم عاقل کے اور مرد تمام اور نیم مرد کے اور نشان شقی مغرور لاشے کے

قولہ عاقل آن باشد کہ او با مشعلہ ست + او دلیل و پیشوا ے قافلہ ست + پیرو نور خود ست آن پیشرو +
تابع خویشست آن بیخویش رو + مومن خویشست و ایمان آورید + ہم بآن نوریکہ جانش زو چرید + دیگرے
کہ نیم عاقل آمد او + عاقلی را دید کرد آن نور جو + دست در وی زد چو کور اندر دلیل + تا بدو بینا شد
و چست و جلیل + وانخری کز عقل جو سنگے نداشت + خود نبودش عقل و عاقل را گذاشت + خود
نداند نے قلیل و نے کثیر + مے نجوید ہم نذیر و ہم بشیر + غرقہ اندر غفلت و ہم قال و قیل + ننگش آید
آمدن خلف دلیل + میرود اندر بیابان دراز + گاہ لنگان آید و گاہے بتاز + شمع نے
تا پیشوا ے خود کند + نیم شمعے نے کہ نورے گد کند + نیست عقلش تا دم زندہ زند + نیم عقلے نے
کہ خود مردہ کند + مردۂ آن عاقل آید کو تمام + تا بر آید از نشیب خود بیام + عقل کامل نیست خود را
مردہ کن + در پناہ عاقلی زندہ سخن + زندہ نی تا ہمدم عیسیٰ شود + مُردہ نہ تا دم عیسیٰ بود +

زندہ نی و مردہ نے لاشی بود + غورہ باشد نے عنب نے می بود + غورۂ کز غورگی درنگذرد + سنگ بست و خام و ترش و رد بود + جان کورش گام ہر سو می نہد + عاقبت نہ جہد و نے بر می جہد + سود ندہد بر جہیدن آن زمان + زانکہ نازل شد بلا از آسمان + المعنی غلقت بالفتح پس گد مخفف گدیہ غورہ انگور خام سنگ بست میوۂ نارسیدہ فرماتے ہین عاقل وہ جسکے پاس مشعل ہے خواہ عقل کی

خواہ نور حق کی اور وہ رہنما و پیشوا قافلہ کا ہے جیسا کہ فرمایا قل ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی کہ تو بلاتا ہون مین طرف اللہ کے اپنی بینائی پر اور جو میرے تابع ہین وہ بیشر و پیرو اپنے نور کا ہے اور وہ بیخویش رواے دور از خودی اپنا ہی تابع ہے وہ اپنا ہی مومن ہے اور اُسی نور پر ایمان لایا ہے جو اُسکی جان کا غذا تھا دوسرا وہ جو نیم عاقل ہے کہ اُسنے عاقل کو دیکھا اور اُسکے نور کا جویندہ ہوا اور اُسکو اُسنے ایسا پکڑا جیسے اندھا راہ بتانے والے کو پکڑتا ہے تو اُسکے طفیل بینا و چست و جلیل ہو گیا اور وہ گدھا جسکو جو بھر عقل نہ تھی اُسنے خود تو بے عقل تھا ہی عاقل کو بھی چھوڑ دیا آپ تو نہ قلیل کو جانتا تھا نہ کثیر کو تاہم بشیر و نذیر کو بھی نہین ڈھونڈھتا بحث اور قال و قیل اور غفلت کا یہ ڈوبا باا ینہمہ دوسرے کی پیروی سے ننگ لنبے لنبے جنگلو نمین پھرتا ہے جو دلائل عقلیہ ہین کبھی دہان سے لنگڑون کی طرح آتا ہے کبھی دوڑتا آتا ہے شمع پاس نہین جسکو اپنا پیشوا کرے نہ نیم شمع کہ اُسی سے نور کی گدائی کرے عقل تو ہے نہین جو زندون مین دم بھرے اور نیم عقل بھی نہین جو آپ کو مردہ کرے اور مردہ کرے تو اُس عاقل کا اور مردہ بھی پورا تو اپنی پستی سے نکلکے بلندی بام پر پہونچے اگر تیری عقل کامل نہین ہے تو کسی عاقل زندہ سخن کی پناہ مین آپ کو مردہ بنا آپ تو نہ زندہ ہے نہ مردہ ہے اگر زندہ ہوتا ہمدم عیسی کا ہوتا اور مردہ ہوتا تو دمگاہ عیسی کا ہوتا کہ وہ تجھپر دم پھونکتے بس تو ایک لاشی ہے جیسے غورہ انگور کا کہ نہ انگور ہی ہے نہ شراب جو غورہ غورگی سے نہین گذرجاتا ہے وہ نارسیدہ و خام و ترش و رد ہوتا ہے ایسے شخص کی جان اندھے کیطرح ہر طرف پاؤن ڈالتی ہے عاقبت کی طرف نہین کودتی لیکن کودیگی مگر اُسوقت مین کہ کودنا فائدہ نہ دیگا اس سبب سے کہ بلا آسمانی نازل ہو گی چنانچہ قیامت مین کفار کہینگے ربنا ارجعنا نعمل صالحا اے رب ہمارے لوٹا دے ہمکو دنیا کیطرف کہ ہم عمل صالح کرین الخلاف شرح مین پیام کو پیام لکھا ہے

## قصہ آبگیر و صیادون کا اور اُن تین ماہیون کا کہ ایک عاقل اور ایک نیم عاقل اور ایک مغرور ابلہ بے عقل اور عاقبت کار انکا

قولہ قصۂ آن آبگیرست ای عنود + کہ درو سہ ماہی اشگرف بود + در کلیلہ خواندہ باشی لیک آن +

صورت قصہ بود این مغز جان * چند صیادی سوے آن آبگیر + برگذشتند و بدیدند آن ضمیر + پس شتابیدند
تا دام آورند + ماہیان واقف شدند و ہوشمند + آنکہ عاقل بود عزم راہ کرد + عزم راہ مشکل
ناخواہ کرد + گفت با اینہا ندارم مشورت + کہ یقین سستم کنند از مقدرت + مہر زاد و بود بر جان
شان تند + کاہلی و جہل شان بر من زند + مشورت را زندۂ باید نکو + کہ ترا زندہ کند آن
زندہ گو + ای مسافر با مسافر راے زن + زانکہ پایت لنگ دارد راے زن + از دم حب
الوطن بگذر مایست + کہ وطن آنسوست جان این سوی نیست + المعنی آبگیر تالاب و حوض غنود
بفتح عین سرکش راے زن مراد از عاقل و دانا یہ قصہ اُس تالاب کا ہے اے سرکش کہ جسمین
تین مچھلیان عجیب تھین تو نے اس قصہ کو کلیلہ مین پڑھا ہوگا لیکن وہ قصہ ہے یہ مغز جان الحاصل
چند صیاد اُس تالاب کی طرف ہوکے نکلے اور اُسمین جو وہ راز تھا اُسکو دیکھا پس دوڑے تو جال
لائین مچھلیان اس قصد سے واقف و ہوشمند ہوئین اُنمین وہ جو عاقل تھی اُسنے ارادہ چلدینے کا کیا
اور وہ راہ جو ناخواہ تھی اُسکا قصد کیا کہا اورون سے مشورہ نہ کرون کہ مشورہ انکا یقین ہے مجکو
اپنی مقدرت سے سست کردیگا ہم اور یہ ایک جگہ کی پیدایش اور ایک جگہ رہنے والے ہین
یہ اپنی محبت پر رہینگے پس کاہلی اور جہل اُنکی مجھپر پڑیگی مشورہ کے واسطے مرد نیک اور زندہ چاہیے
تا وہ زندہ گو تجکو زندہ کردے ای مسافر مسافر کے ساتھ مشورہ کر اسواسطے کہ دانا تجکو لنگ کردیگا
جانے نہین دیگا شعر بعد اُس بات کا بیان ہے جو فرمایا کہ دانا تجکو سفر سے باز رکھیگا اُس سے
مشورت مت کر پس اُنکے نزدیک سفر اچھا ہی اور حدیث شریف ہے حب الوطن من الایمان
محبت وطن کی ایمان سے ہی پس تناقض ہوا لہذا کہتے ہین کہ حب الوطن کی حدیث کو جانے مت دے
اور رک مت رہ ضرور کہ ہم یہ کہتے ہین کہ یہان وطن ہی نہین ہی وطن اُسطرف ہی جان اِسطرف ہی نہین

## سر حدیث حب الوطن من الایمان

قولہ گر وطن خواہی گذر آنسوی شط + این حدیث راست را کم خوان غلط + در وضو ہر عضو را وردی جدا +
آمدہ اندر خبر بہر دعا + چونکہ استنشاق بینی میکنی + بوے جنت خواہ از رب غنی + تا ترا آن بو کشد
سوے جنان + بوے گل باشد دلیل گلستان + چونکہ استنجا کنی ورد سخن + این بود کہ از زیانم پاک کن +
دست من اینجا رسید اینجا بشست + دستم اندر شستن جانست سست + ای ز تو کس گشتہ جان ناکسان +
دست فضل تست در جانہا رسان + حد من این بود کردم من لئیم + زانسوی حد را نقی کن ای کریم +
از حدث شستم خدایا پوست را + از حوادث تو بشو این دوست را + المعنی شط رود کنارہ دریا

نعی پاکیزہ حدث تحقیقین بے وضو ہونا فرماتے ہین حدیث مین یہ بھید مضمر ہی اگر تو وطن چاہتا ہے تو اس پار
اس دریا کے چل جو آخرت ہے بس اس حدیث صحیح کو غلط مت کہ وضو مین ہر عضو کے واسطے ایک
وردجدا ہے جو حدیث مین دعا کے واسطے آیا ہے مثلاً جب ناک صاف کرے تو پروردگار غنی سے
بو جنت کی چاہے تو وہ بو تجھے جنت کو کھینچ لیجائے جیسے بوے گل کی رہبر گلستان کی ہوتی ہی اور جب
استنجا کرے تو ورد سخن اُسکا یہ ہی کہ ای بے زبان ہر زبان سے مجکو پاک کر میرا ہاتھ جہانتک پہونچا
مین نے دھویا پاک کیا اب جان کے دھونے مین میرا ہاتھ سست ہی ای بے نیاز تجھسے جان ناکسونکی
کس ہو گئی تیرے فضل کا ہاتھ جانون مین پہونچتا ہی مجھ لئیم کی جو حد تھی وہ مین بجا لایا اب جو میری حد سے
اُس پار ہے اُسکو اے کریم تو پاک کر دے مین نے تو اس حدث سے پوست کو پاک کیا
اب حوادث سے اس دوست کو جو جان ہی تو پاک کر دے

حکایت اُس شخص کی کہ وقت استنجا کے کہا اللہم ارحنی رائحۃ الجنۃ ای اللہ سُنگھا مجکو جنت
کی بجاے اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین کے ای اللہ کر مجکو تائبو نمین سے
اور کر تو مجکو اُنسے جو پاک شدہ ہین کہ یہ ورد استنجے کا ہے

قولہ آن یکے در وقت استنجا بگفت + کہ مرا بوے جنت دار جفت + گفت شخصے خوب ورد آوردۂ
لیک سوراخ دعا گم کردۂ + این دعا کہ ورد بینی بود چون + ورد مقعد کردۂ تو اے حرون + رائحہ جنت
ز بینی یافت حر + رائحہ بینی کی آید از دبر + اے تواضع بردہ پیش ابلہان + وی تکبر بردہ تو پیش
شہان + آن تکبر بر خسان خوبست وچست + ہین مرو معکوس عکسش بند بست + از پی سوراخ
بینی رستہ گل + بو وظیفہ بینی آمد اے عتل + بوے گل بہر مشامست ای دلیر + جاے آن بو نیست
این سوراخ زیر + کے ازینجا بوے خلد آید ترا + بو ز موضع جو اگر باید ترا + ہمچنین حب الوطن آمد درست +
تو وطن بشناس ای خواجہ نخست + گفت آن ماہی زیرک رہ کنم + دل ز راے و مشورت شان بر کنم +
نیست وقت مشورت ہین راہ کن + چون علی تو آہ اندر چاہ کن + المعنی عتل ظالم و ستمگار ایک
شخص نے استنجا کے وقت کہا کہ ای اللہ مجکو بوے جنت سے جفت رکھ یہ سُن کے دوسرے شخص نے
کہا ورد تو اچھا لایا ہی لیکن سوراخ دعا کا بھول گیا یہ دعا تو ورد بینی کی ہے تو نے ای سرکش ورد مقعد
کی کیسے بنائی ہر آزاد حر نے بو جنت کی بینی سے پائی ہی پھر بوے بینی دبر سے کب آتی ہی اب مقولات
اُنکے ہین کہ ایسے ہی اُلٹا حال تیرا ہی کہ تو فروتنی و خاکساری تو احمقون کے سامنے کرتا ہی جو اہل دنیا
ہین اور بادشاہون کے سامنے جو اولیا ہین تکبر کرتا ہی یہ تکبر تو تیرا انھین احمقون کے ساتھ خوب اور

پھبتا ہوا ہی خبردار اُلٹی چال مت چل اُلٹا چلنا تیرا تیرے حق مین قید ہی اللہ تعالے نے سوراخ بینی کے
واسطے گل پیدا کیا ہی کہ بو وظیفہ بینی کا ہی ای ظالم یعنے بے محل کام کرنے والے بو گل کے واسطے دماغ ہی
جو سب اعضاسے بالا ہی پس یہ سوراخ زیر جگہ اُس بو کی نہین ہی یہان سے بو خلد کی تجھے کب آئیگی
اگر بو کا طالب ہی تو بو کے ٹھکانے سے بو ڈھونڈھ پس ایسے ہی حدیث حب الوطن کی بھی درست ہی
ای خواجہ وطن تو پہچان اب پھر ذکر ماہی کی طرف رجوع ہوے کہ اُس ماہی دانا نے کہا یہان سے
چلدون اور انکی راے و مشورت سے دل اُٹھالون وقت مشورت کا نہین رہا فرصت
نہین ہی تو چلدے اور مثل علیؑ کے چاہ مین آہ کر کہ کوئی خبر نہوئے حضرت علی شیر خدا کا قاعدہ تھا
کہ وقت غلبہ حال کے سر جھکا کے چاہ مین آہ کرتے تھے **قولہ** محرم آن راہ کم یابست ولس + شب رود
پنہان روی کن چون عسس + سوی دریا عزم کن زین آبگیر + بحر جو و ترک این گرداب گیر + سینہ را
پا ساخت میرفت آنحذور + از مقام با خطر تا بحر نور + ہمچو آہو کز پے او سگ بود + میدود تا در تنش یک
رگ بود + خواب خرگوش و سگ اندر پے خطاست + خواب خود در چشم ترسندہ کجاست +
رفت آنماہی رہ دریا گرفت + راہ دور و پہنہ پہنا گرفت + رنجہا بسیار دید و عاقبت + رفت آخر
سوے امن و عافیت + خویشتن افگند در دریاے ژرف + کہ نیابد حد آنرا ہیچ طرف + پس چو صیادان
بیاوردند دام + نیم عاقل را ازان شد تلخ کام + گفت آہ من فوت کردم وقت را + چون نگشتم ہمرہ آن
رہنما + ناگہان رفت او ولیکن چونکہ رفت + می بباستم شدن درپے بتفت + بر گذشتہ حسرت آوردن
خطاست + باز ناید رفتہ یاد آن ہباست + این زمان سودی ندارد حسرتم + چون کنم چون فوت
شد این فرصتم + المعنی یعنے محرم اُس راہ کا کمیاب ہی اور بس تو رات کو چل اور کوتوال کیطرح پنہان روی
کر جیسے وہ چورون پر چھپ کے جاتا ہی تو اس تالاب کو چھوڑ اور دریا کی طرف عزم کر تو دریا ڈھونڈھ
اس گرداب کو ترک کر پس اُسنے اپنے سینہ کو پاؤن بنایا اور وہ حذور چلی جاتی تھی حذور بصیغہ مبالغہ بڑا حذر
کرنے والا الغرض سینہ کے بل اس مقام پر خطر سے بحر نور کی طرف چلی جیسے وہ آہو کہ جسکے پیچھے کتا پڑے تو وہ
وہانتک بھاگیگا جہانتک اُسکے تن مین ایک رگ ہی اور ہی بھی یہ کہ کتا تو پیچھے لگا ہوا ہی اور اسوقت مین خواب
خرگوش بڑی خطا ہی مگر تجکو ڈر نہین ورنہ ڈرنے والے کی آنکھ مین خواب ہی کہان الحاصل وہ ماہی گئی اور راہ دریا
کی لی اور دور کی راہ جو چوڑائی کی چوڑائی تھی اختیار کی آخر بڑے رنج اُٹھا کے امن و عافیت کیطرف گئی اور
ایک گہرے دریا مین آپ کو ڈالا جسکی حد کوئی کنارہ و طرف نہین پا سکتی تھی پھر جب صیاد جال لیکے آئے نیم عاقل کا
اس سے کام تلخ ہوا کہا آہ مین نے وقت کھو یا مین اس رہنما کے ہمراہ کیون نہوئی وہ یکایک چلی گئی اور اب

جو چلی گئی مین اسکے پیچھے اس گرمی مین نہین جاسکتی خیر جو گذر گیا گذر رہے ہوئے پر حسرت کرنا خطا ہی جو گیا وہ پھر
نہین لوٹتا اسکی یاد بیہودہ ہی اسوقت مین حسرت سے مجکو کیا فائدہ اب کیسا کرون جب یہ فرصت
میرے ہاتھ سے جاتی رہی الخلاف شرح مین باخطر کو باختر تاکو با نور کو نور خود کو خور

## قصہ اس مرغ کا جسنے وصیت کی کہ گذشتہ پر پشیمان مت ہو او رتدارک وقت کا سوچ اور رفتہ کا غم مت کھا

قولہ آن یکے مرغے گرفت از مکر ودام + مرغ او را گفت کای خواجہ ہمام + تو بسے مرغ ضعیف ہمچو من صید کردہ
خوردہ گیر اے نیک ظن + تو بسے گاوان و میشان خوردۂ + تو بسی اشتر بقربان کردۂ + خود نگشتی
سیر زانہا در زمن + ہم نگردی سیر از اجزاے من + مر مرا آزاد گردان از کرم + اے جوانمرد کریم
محتشم + ہل مرا تا کہ سہ پندت میدہم + تا بدانی زیرکم یا ابلہم + اول آن پند ہم بر دست تو + بدہم ای جان
و دلم پابست تو + بر سر دیوار بدہم ثانیش + تا شوی زان پند شاد و خوب کش + پس سوم پندت
دہم من بر درخت + کہ ازین سہ پند گردی نیکبخت + انچہ بر دستست اینست آن سخن + کہ محالے
راز کس باور مکن + بر کفش چون گفت اول پند زفت + گشت آزاد و بران دیوار رفت + گفت دیگر بر گذشتہ
غم مخور + چون زتو بگذشت زان حسرت مبر + بعد ازان گفتش کہ در جسمم کتیم + دہ درم سنگست یک در یتیم +
دولت تو بخت فرزندان تو + بود آن گوہر بحق جان تو + المعنی ایک شخص نے ایک مرغ مکر و دام سے
پکڑا مرغ نے اس سے کہا ای خواجہ سردار تو بھی ایک مرغ ضعیف مثل میرے ہی تو بھی آپ کو صید کردہ
اور خوردہ جانے رہ ای نیک ظن تو نے بہت گائین بھیڑین کھائی ہین اور بہت اونٹ قربانی
کیے ہین اور تو انکے گوشت سے زمانہ مین رہکر سیر نہوا میرے ان اجزاے محقر سے کب سیر ہوگا پس
ای کریم جوانمرد محتشم اپنے کرم سے مجکو آزاد کر دے اگر مجکو چھوڑ دیگا تو مین تین نصیحتین تجکو کرونگا تو جانے
کہ مین دانا ہون یا احمق ہون پہلی نصیحت تو تیرے ہاتھ ہی مین تجکو کرونگا اے شخص کہ میرا جان و دل تیری
قید مین ہی دوسری دیوار پر جاکے کرونگا کہ اس سے تو نہایت شاد اور خوب خوش ہوگا پھر تیسری نصیحت
تجکو درخت پر جاکے کرونگا کہ تو ان تینون نصیحتون سے نیکبخت ہو جائیگا اب وہ جو تیرے ہاتھ پر موقوف
ہے وہ یہ ہی کہ محال بات اگر کوئی کہے ہرگز اسکا یقین مت کر جب اسنے اسکے ہاتھ مین پہلی نصیحت
کہہ لی تو آزاد ہوکے دیوار پر گیا اور کہا دوسری یہ کہ جو چیز گذر جائے اسکا غم مت کھا جب تجھسے جاتی رہی
تو اسکی حسرت کیا بعد اسکے اس سے کہا کہ میرے جسم مین دس درم بھر ایک در یتیم پوشیدہ تھا تونے
جو مجکو پکڑا تو قسم تیری جان کی وہ گوہر تیری دولت اور تیرے فرزندون کا بخت تھا قولہ فوت کردی
دُر کہ روزیت نبود + کہ نباشد مثل آن دُر در وجود + آنچنانکہ وقت زادن حاملہ + نالہ دارد خواجہ شد در غلغلہ +

گشت غمناک او همیگفت آه آه + این چرا کردم که شد کارم تباه + من چرا آزاد کردم مر ترا + زین حیل از راه بردی تو مرا + مرغ گفتش نے نصیحت کردمت + که مبادا بر گذشته دی غمت + چون گذشت و رفت غم چون میخوری + یا نکردی فهم پندم یا کری + وان دوم پندت بگفتم کز ضلال + هیچ تو باور مکن قول محال + من نیم خود سه درم سنگ ای اسد + ده درم سنگ اندرونم چون بود + خواجه باز آمد بخود گفتہ کہ هین + باز گو پند سوم اے نازنین + گفت آرے خوش عمل کردی بآن + تا بگویم پند ثالث رائگان + این بگفت و بپرید و شاد رفت + سوی صحرا سر خوش و آزاد رفت + پند گفتن با جهول خوابناک + تخم افگندن بود در شوره خاک + چاک حمق و جهل نه پذیرد رفو + تخم حکمت کم دهش اے نیکخو + زانکه جاهل جهل را بنده بود + چونکه تو پندش دهی او نشنود + المعنی تو نے کیسا دُر جوش اُسکا عالم وجود میں نہیں اپنے ہاتھ سے کھویا اور تو کیا کرے تیری روزی اُس سے نہ تھی یہ سُن کے خواجہ نے ایسا غلغلہ مچایا جیسے جننے کے وقت حاملہ نالہ کرتی ہے اور چلاتی ہے نہایت ہی غمناک ہوا آہیں مارتا تھا اور کہتا تھا کیون ایسا میں نے کیا کہ میرا بنا بنایا کام بگڑ گیا میں نے کیون تجکو چھوڑ دیا اور ان حیلون سے میں تیرے دھوکے میں آگیا مرغ نے کہا میں نے تجکو نصیحت نہیں کی کہ گذشتہ اور دی پر غم مت کر پھر جب وہ معاملہ گذر گیا تو غم کیون کرتا ہے یا تو میری بات سمجھا نہیں یا خود بہرا ہے اور دوسری نصیحت جو کی تھی کہ کسی گمراہ سے قول محال کا ہرگز یقین مت کر خیال تو کر میں خود تو تین درم بھر ہون ہی نہیں پھر دس درم بھر درون میرا کہان سے آیا خواجہ ہوش میں ہوا اور کہا کہ خبردار وہ تیسری نصیحت بھی مجکو سُنا کہا کیون نہیں اپنے تو نے خوب عمل کیا کہ بے فائدہ تیسری تجکو سُناؤن یہ کہکے اُڑا اور خوش او رمست و آزاد جنگل کی طرف چلا گیا آب مقوے حضرت مولانا کے ہیں کہ جو شخص نہایت ہی جاہل اور خواب غفلت کا بھرا ہوا ہے اُسکو نصیحت کرنا ایسا ہی جیسے شور زمین میں بیج بونا یہ حمق و جہل ایسا چاک نہیں جو رفو ہو سکے بس اے نیکخو اُسکو تخم حکمت کا مت دے اس سبب سے کہ جاہل اپنی جہل کا بندہ ہے تو اگر اُسکو نصیحت کریگا وہ ہرگز نہیں سُنیگا الخلاف شرح میں جہل کو حمل رفو کو رخو لکھا ہے

## تدبیر سوچنا ماہی نیم عاقل کا اور آپ کو مُردہ بنانا

قوله نیم عاقل گفت در وقت بلا + چونکه ماند از سایۂ عاقل جدا + کو سوی دریا شد و از غم عتیق + فوت شد از من چنان نیکو رفیق + لیک زان ننديشم و بر خود زنم + خویشتن را این زمان مرده کنم + پس بر آرم اشکم خود بر زبر + پشت زیر و میروم بر آب بر + میروم بر وے بدانسان که خس + بود + نی بسباحی چنانکه کس رود + مرده گردم خویش بسپارم بآب + مرگ پیش از مرگ امنست از عذاب +

مرگ پیش از مرگ اینست ای فتی + اینچنین فرمود مارا مصطفیٰ + گفت موتوا کلکم من قبل ان + یاتی الموت تموتوا بالفتن + همچنان مرد و شکم بالا فگند + آب گه بردش نشیب و گه بلند + هر یکی زان قاصدان بس غصه برد + که دریغا ماهی بهتر بمرد + شاد میشد او ازان گفت و دریغ + پیش رفت آن بازیم رستم ز تیغ + پس گرفتش یک صیاد ارجمند + بر سرش تف کرد و بر خاکش فگند + غلط غلطان رفت پنهان اندر آب + ماند آن دیگر همیکرد اضطراب + از چپ و از راست می جست آن سلیم + تا که بجهد خویش برهاند گلیم + دام افگندند اندر دام ماند + احمقی او را دران آتش نشاند + بر سر آتش به پشت تابه + با حماقت گشت او همخوابه + او همی جوشید از تف سعیر + عقل میگفتش الم یاتک نذیر + او همیگفت از شکنجه وز بلا + همچو جان کافران قالوا بلیٰ + باز میگفت او که گر این بار من + وا رهم از محنت گردن زدن + من نسازم جز بدریای وطن + آبگیری را نسازم من سکن + آب بیحد جویم و ایمن شوم + تا ابد در امن و در صحت روم + اینچنین میکرد با خود نذر ها + کز چنین ورطه اگر یابم رها + دامن عاقل بگیرم روز و شب + تا نیفتم در چنین رنج و تعب + المعنی اُس ماہی نیم عاقل نے اُسوقت بلا مین کہا کہ ہر گاہ مین سایۂ عاقل سے جدا رہگئی کسواسطے کہ وہ دریا کو چلی گئی غم سے آزاد ہوئی اور ایسی نیک رفیق مجھسے کھو گئی خیر لیکن بہتر یہ ہی کہ مین اُس سے نہ ڈرون اور اپنی تدبیر کرون اور وہ یہ کہ آپ کو اسوقت مین مردہ بناؤن یون کہ شکم اپنا اوپر کر دون اور پشت نیچے کرکے پانی پر اُتراتی پھرون ایسے جیسے تنکا پانی پر اُتراتا ہی آدمیون کیطرح نہ پیرون مردہ ہوکے آپ کو پانی کے حوالہ کر دون مرگ پیش از مرگ یہی ہی کہ منجملہ عذاب کے ہی جیسے مرگ پیش از مرگ عذاب و تکلیف ہے یعنی ہر آرام و آسایش سے آپ کو بچانا پس ای فتے مرگ پیش از مرگ یہی ہی جسکو مصطفیٰ نے ہمارے حق مین فرمایا ہے چنانچہ شعر مابعد مشتمل بر حدیث ہی ترجمہ اُسکا مرو تم سب قبل اس سے کہ تمکو موت آوے جسمین تم فتنون سے زمانہ کے مرو پس اُسنے یہ تجویز کرکے آپ کو مردہ بنایا اور شکم اوپر کر دیا کہ پانی کبھی اُسکو نیچا کر دیتا تھا کبھی اونچا پس اُسکو مردہ دیکھ کے ہر ایک نے اُن سے جنکو قصد پکڑنے کا تھا بڑا رنج کیا کہ افسوس جو بڑی مچھلی تھی وہی مرگئی یہ کہنے لگے اس دریغ کہنے سے بہت خوش ہوتی تھی کہ میرا داؤ چلگیا مین چھری سے بچگئی من بعد ایک صیاد ہوشیار نے اُسکو ہاتھ مین لیا اور سر پر تھوک کے زمین پر ڈال دیا یہ لوٹ پوٹ کے پوشیدہ پانی مین چلی گئی اب وہ تیسری رہگئی کیسی دوڑی دوڑی پھرتی تھی اور احمق کبھی ادھر کودتی تھی کبھی اُدھر تا کہ نکل بھاگے اور اپنا گلیم بچالے صیادون نے اُسکو پھڑکتے دیکھ کے جال ڈالا پس یہ جال مین رہگئی اُسکی احمقی نے اُسکو آگ پر

بٹھایا جو مضطرب ہوکے کودنے پھڑکنے لگی تھی آخر اپنی حماقت سے سر آتش پر پشت توہ کے ہجوا بہ ہوئی یہ
گرمی آتش سعیر سے کھولتی تھی اور اسکی عقل اس سے پوچھتی تھی الم یاتک نذیر یہ اقتباس ہے اس آیہ
کریمہ سے کلما القی فیہا فوج سالہم خزنتہا الم یاتکم نذیر ہر گاہ کہ ڈالی جائیگی ایک فوج کافرون سے دوزخ
مین پوچھینگے اُنسے داروغہ دوزخ کے کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا اب باقی اشعار
اسی پیرایہ مین ہین وہ کہتے تھے شکنجۂ عذاب و بلاسے مثل جان کافرون کے بلے یہ بھی اقتباس ہے
بقیۂ آیت مذکورسے قالوا بلی قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا ما نزل اللہ من شیٔ ان انتم الا فی ضلال کبیر
تو وہ کہینگے ہان نذیر تو آیا مگر ہمنے اُسکو جھوٹا ٹھہرایا اور کہا جو تم کہتے ہو یہ کچھ اللہ نے ہمپر نازل
نہین کیا ہے تم خود ہی بڑی گمراہی مین پڑے ہو پھر وہ کہتی تھی کہ اگر اس دفعہ مین محنت کرون مارنیسے
بچ جاؤن تو سوا دریا کے اپنا وطن نہین کرونگی نہ کسی تالاب سے اُنس و الفت سکن بفتحتین انس و الفت
اور ہر چیز آرام کی جس سے آرام پائے کوئی آب بجد ڈھونڈھونگی اور نچنت ہو جاؤنگی اور ابد تک
امن و صحت مین پھرونگی ایسی ہی نذرین اور شرطین اپنے ساتھ کرتی تھی کہ اگر اس ورطہ سے رہائی
پاؤن تو دامن عاقل کا پکڑون رات دن اُسکے ساتھ رہون تو ایسے رنج و تعب مین نہ پڑون
الخلاف شرح مین ان یاتی کو آن لکھا ہے اسکے سوا جو شعر صدر اس حکایت کا ہے اُسکو آخر
داستان صدر کے لکھدیا ہے

**بیان اسکا کہ عہد احمق کا وقت گرفتاری و ندامت کے کچھ وفا نہین رکھتا مثل صبح کاذب کے ہے ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون اگر لوٹائے جائین وہ طرف دنیا کے تو پھر وہ اُسی طرف جس سے منع کیے گئے ہین اور وہ بیشک جھوٹے ہین**

قولہ عقل میگفتش حماقت با تو ہست + با حماقت عہد را آید شکست + عقل را باشد وفاے عہدہا + تو
ندا ری عقل رو اے خربہا + عقل را یاد آید از پیمان خود + پردۂ نسیان بدراند خرد + چونکہ عقلت نیست
نسیان میر تست + دشمن و باطل کن تدبیر تست + از کمی عقل پروانہ خسیس + یاد نارد روز آتش و سوز حسیس +
چونکہ پرش سوخت توبہ میکند + آز و نسیانش بر آتش میزند + ضبط و درک و حافظے و یادداشت +
عقل آن باشد کہ عقل آنرا فراشت + چونکہ گوہر نیست تابش چون بود + چونکہ نبود ذاکر ایابش چون بود + این
تمنا ہم ز بیعقلے اوست + کہ نبیند کان حماقت را چہ خوست + آن ندامت از نتیجہ رنج بود + نی ز عقل روشن چون گنج بود +
چونکہ شد رنج آن ندامت شد عدم + می نیرزد خاک آن توبہ ندم + آن ندم از ظلمت غم بست بار +
پس کلام اللیل یمحوہ النہار + چون برفت آن ظلمت غم گشت خوش + ہم برفت از دل نتیجہ و زادہ اش +

میکند او توبه و پیر خرد + بانگ لو ردوا لعادوا میزند + عقل ضد شهوتست اے پہلوان + آنکه شهوت می تند عقلش مخوان + وہم خوانش آنکه شهوت را گدا ست + وہم قلب و نقد زر عقلها ست + بے محک پیدا نگردد وہم و عقل + ہر دو را سوے محک کن زود نقل + این محک قرآن و حال انبیا + چون محک مر قلب را گوید بیا + تا بہ بینی خویش را آسیب من + که نه اہل فراز و شیب من + عقل را گر آرہ سازد دونیم + ہمچو زر باشد در آتش او سلیم + وہم مر فرعون عالم سوز را + عقل مر موسی جان افروز را + رفت موسی بر طریق نیستی + گفت فرعونش بگو تو کیستی + المعنی جنیس بجنس و مثل اوپر جو عقل نے تیسری ماہی سے پوچھا ہی الم یاتک نذیر اور اُسکے جواب مین اُسنے کہا ہی کہ آیندہ دامن عاقل کا پکڑونگی اور علی ہذا جو مذکور ہوا اُسی کے جواب مین عقل کہتی تھی کہ تیرے ساتھ حماقت لگی ہی اور جب حماقت ہوتی ہی تو عہد قائم نہین رہتا ٹوٹ جاتا ہے عہد کا وفا کرنا عقل کا کام ہی نہ حماقت کا اور جب تو اے خربہا عقل نہین رکھتا تو جا خربہا خر قیمت جو مراد برابر والے کہتا ہے ہی عقل اپنے بیجان کو خوب یاد رکھتی ہی نسیان کو نہین آنے دیتی نسیان کے پردے کو پھاڑ ڈالتی ہی خوب جان لے نسیان جب ہی تیرا امیر و حاکم ہوتا ہے جب عقل نہین ہوتی اور جبھی یہ تیرا دشمن ہوتا ہی اور تیری تدبیر کو باطل کرتا ہی دیکھو پروانہ ایک ہمجنس اُسکا اُسکے سامنے جلجاتا ہی یہ کوتاہی عقل سے اُسکو یاد نہین رکھتا کہ میرا ہمجنس اس آتش و سوز مین جلگیا ہی مین اس سے بچون آخر جب اسکے بھی پر جلجاتے ہین تب توبہ کرتا ہی لیکن حرص و نسیان پھر اُسکو آگ پر جا ڈالتے ہین ضبط و درک اور حافظے اور یادداشت جب ہی ہین جو عقل انکو بلند و برافراشتہ کرے بس وہی عقل ہی لیکن جبکہ گوہر ہی نہین ہی تو حماک کس کی ہو اور جس شئے کی یاد نہین ہے اُسکی طرف بازگشت و رجوع کیسے ہو اور یہ تمنا بھی کہ ایسا ہو تو ہم ایسا کرین ویسا کرین یہ اُسکی بے عقلی ہے کہ وہ اس بات کو دیکھتا ہی نہین کہ حماقت کی کیسی کیسی عادتین ہین کسی حماقت سے رنج پایا نادم ہوے خو ندامت رنج پانے سے ہی وہ تو نہین جو عقل روشن جون گنج سے ہو بس جب رنج جاتا رہا ندامت بھی معدوم ہوئی لہذا وہ توبہ ندامت کی خاک برابر بھی نہین اُس ندامت کا ظلمت و غم نے بوجھ باندھا یعنے جیسے اپنا بار سمیٹا اُسکے ساتھ ندامت کا بار بھی سمیٹا دوا ون نے کوچ کیا بس یہ مثل صادق آئی کہ رات کی بات کو دن مٹا دیتا ہی جیسا یہان بھی کہتے ہین کہ رات کی بات کی سند نہین اور یہ مثل خلیفہ ہارون الرشید کی چھوکری سے ہی کہ وعدہ وصل کا کیا جب وفا نہوا اور بلایا تو کہا کلام اللیل الخ ایسے ہی جب وہ ظلمت غم کی جاتی رہی اور خوش ہوا تو اُس غم سے کے جو نتیجے اور زادہ تھے یعنے ندامت وہ بھی سب جاتے رہے اسی سبب سے یہ تو توبہ کرتا ہے اور پیر خرد

پکار پکار کے کہتا ہے رووا لعادوا لما نہوعنہ یعنے اُلٹیگا اُدھر ہی کو جس سے باز رکھا گیا ہے آسے پہلوان
عقل ضد شہوت کی ہے اور جو عقل شہوت پھیلائے اسکو عقل ہی مت کہ اُسکو وہم کہ کہ وہ شہوت کا
گدا ہے وہم قلب وکھوٹا ہے اور نقد وکھرا زرعقلون کا ہے لیکن بے محک کے ظاہر نہین ہوتا کہ وہم کیا ہے
اور عقل کیا ہے بس جلدی دونون کو محک کی طرف نقل کر اور محک کیا ہے قرآن اور حال انبیا کا اور طرفہ
یہ کہ محک ایسی کہ قلب کو خود بلاتی ہے کہ آ تو آپ کو میرے آسیب سے دیکھے اور معلوم کرے
کسواسطے کہ میری جا او رپیچ جاننے والے ہین اُنسے تو نہین ہے عقل وہ مستقیم ومستقل شے ہے
کہ اگر اُسکو آرہ سے دو ٹکڑے کر دو تو مثل زر در آتش کے سلیم ہی رہیگی ہر گز نہین بگڑیگی بس اس عقل و وہم کی
تقسیم مین خدا تعالے نے جیسا جسکو سمجھا وہ اُسکو دیا چنانچہ وہم فرعون عالم سوز کو دیا اور عقل موسے
جان افروز کو دی لہذا موسے تو طریق نیستی پر چلے یعنے عجز وانکسار اور فرعون نے اُن سے کہا
کہ تو کون ہے جو مرا د خودی ومنی سے ہے

## مجاوبات موسے علیہ السلام کہ صاحب عقل بود با فرعون کہ صاحب وہم بود

قولہ گفت من عقلم رسول ذوالجلال + حجۃ اللہ ام امان از ہر ضلال + گفت نے خامش رہا کن گفت وگو
نسبت ونام قدیمت را بگو + گفت موسی نسبتم از خاکدانش + نام اصلم کمترین بندگانش + بندہ زادہ
آنخداوند مجید + زادہ از پشت جواری وعبید + نسبت اصلم زخاک وآب وگل + آب وگل را داد یزدان
جان ودل + مرجع این جسم خاکی ہم بخاک + مرجع تو ہم بخاک ای سہمناک + اصل ما و اصل جملہ سرکشان
ہست از خاکی وآنرا صد نشان + نے مدد از خاک میگیرد تنت + از غذا ے خاک پیچد گردنت
چون رود جان میشود او باز خاک + اندران گور مخوف سہمناک + ہم تو وہم ما وہم اسپاہ تو
خاک گردند ونماند جاہ تو + گفت غیر این نسب نامیست ہست + مر ترا خود آن نسب اولی ترست
بندۂ فرعون وبندہ بندگانش + کہ ازو پروردہ اول جسم وجانش + بندۂ باغی وطاغی ای ظلوم
زین وطن بگریختہ از فعل شوم + المعنی حضرت موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ مین عقل ہون اور رسول
ذوالجلال کا اور حجۃ وبرہان اُسکا اور ہر گمراہی سے امان دینے والا کہا نہین چپ ہو یہ گفتگو
چھوڑ مجھے اس سے غرض نہین اپنی قدیمی نسبت اور اصل نام بتا حضرت موسے نے کہا اصل
نسبت میری خاک سے ہے خاک ہی کو جان اور نام میرا کمترین بندگان خدا سے مین اُس خداوند
بزرگ کا بندہ زادہ ہون جو پشت کنیز وغلام سے پیدا ہون یعنے ما باپ بھی میرے اُسی
کے کنیز وغلام ہین اصل نسبت میری خاک وآب وگل سے ہے اور اسی آب وگل کو خداوند تعالے نے

جان ودل دیا پھر مرجع جسم خاکی بھی خاک جیسا کہ فرمایا منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخرے اُسی
سے پیدا کیا ہے ہمنے تمکو اور اُسیمین لوٹا پہنچینگے ہم تمکو اور اُسی سے نکالینگے ہم تمکو دوسری دفعہ اور خود
تیرا مرجع بھی اے سہناک یہی خاک ہے جواب ڈرونا بنا بیٹھا ہے اصل ہماری اور جملہ سرکشون کی یہی خاک
ہے اور خاکی ہونے کے سیکڑون نشان ایک تو یہی کہ خاک ہی سے تیرا تن مدد پاتا ہے جو غذا ہی
جسکے زور بل سے تو گردن تابی کر رہا ہے جب یہ جان جلدی نکلیگی تو جسم پھر خاک ہو جائیگا اُس گور
ڈرونی سہناک مین تو بھی اور ہم بھی اور تیری سپاہ سب خاک ہونگے اور یہ جاہ تیرا مطلق نہین رہیگا
فرعون نے کہا سوا اسکے بھی تو تیرا ایک نسب نامہ ہے کہ تیرے واسطے اس سے وہ بہت
بہتر ہی اور وہ یہ کہ بندہ فرعون کا اور بندہ اُسکے بندون کا کہ اول اُسی سے تیرے جسم وجان نے
پرورش پائی پھر تو بندہ باغی اپنے مالک سے برگشتہ ہوکے اور طاغی یعنے اپنی حد سے گذر کے یہان سے
بسبب ایک فعل بد کے بھاگ گیا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی قال الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من
عمرک سنین وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین کہا نہین پالا ہمنے تجکو بچپن مین اور برسون
اپنی عمر سے ہمارے بیچ مین رہا اور کیا تو نے وہ فعل جو کیا اور تو کافر نعمتون سے ہے اور فعل شوم
مراد قتل قبطی سے ہے جو حضرت موسےؑ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا چنانچہ اُسکا ذکر اس آیت
مین ہی ودخل المدینۃ علے حین غفلۃ من اہلہا فوجد فیہا رجلین یقتتلان ہذا من شیعتہ وہذا من عدوہ فوکزہ
موسے فقضے علیہ اور داخل ہوا شہر مین موسے وقت غفلت شہر والون کے کہ شاید وقت قیلولہ کا ہو
یا رات ہو پس پائے اُسمین دو آدمی آپسمین لڑتے انمین ایک اسرائیلی انکے گروہ کا تھا دوسرا
اُنکا دشمن یعنی قبطی پس گھونسا مارا موسےؑ نے اُسکے بس جاری کیا اللہ نے موت کو اُسپر کہ مر گیا حضرت
موسیٰؑ اس خون کے خوف سے بھاگ گئے تھے قولہ خونی وغداری وحق ناشناس + ہم برین اوصاف
خود لیکن قیاس + در غریبی خوار ودرویش وخلق + کہ ندانستی سپاس ما وحق + گفت حاشا کہ بود
باآن ملیک + در خداوندیش کس دیگر شریک + واحد اندر ملک اورا یار نی + بندگانش را جز او سالار نی +
نیست خلقش را دگر کس مالکے + شرکتش دعوے کند جز ہالکے + نقش او کردہ است نقاش من او
غیر اگر دعوے کند او ظالم جو ست + تو نتانی آبرو من ساختن + چون توانی جان من بشناختن + بلکہ آن
غدار وآن طاغی تو ئی + لاف شرکت میزنی باغی توئی + من بکشتم گر عوانی را بسہو + نی برائے نفس
کشتم نے بلہو + من زدم مشتے ونا گہہ او فتاد + آنکہ جانش خود نبد جانے بداد + من سگے کشتم تو مرسل
را دگاو + صد ہزاران طفل بیجرم وزیان + کشتۂ وخون شان بر گردنت + تا چہ آید بر تو زین خون خوردنت +

تو

کشتہٴ ذریت یعقوب را + بر امید قتل من مطلوب را + کوری تو حق مرا خود بر گزید + سر نگون شد انچہ نفست مے پرید + گفت اینہا را ہل بے ہیچ شک + این بود حق من و نان و نمک + کہ مرا پیش حشر خواری کنی + روز روشن بر دلم تاری کنی + گفت خواری قیامت صعبتر + گر نداری پاس من در خیر و شر + زخم یکے را نے تانی کشید + زخم مارے را تو چون خواہی چشید + ظاہرا کارے تو ویران میکنم + لیک خاری را گلستان میکنم + المعنی یہ بھی تحت قول فرعون مین ہے تو خونی ہے اور بیوفا اور حق ناشناس کس انھین باتون پر اپنے اوصاف کو سمجھ لے غریبی مین خوار محتاج چھتڑے لادے یہ اُسکا نتیجہ ہے کہ ہمارا حق پہچانا نہ حق کا حضرت موسےٰ عؑ نے کہا کہ وہ مالک پاک ہے اس سے کہ اُسکی خداوندی مین اُسکے ساتھ کوئی دوسرا شریک ہو وہ آپنے ملک مین واحد ہے کوئی اُسکا مددگار نہین نہ اُسکے بندون کا سوا اُسکے کوئی سردار یہ مخلوق جو اُسکی ہے اُسکا سواے اُسکے کوئی مالک نہین جو اسکی شرکت کا دعوے کرے مالک ہے جملہ نقش اُسکے بنائے ہوئے ہین میرا نقاش بھی وہی ہے غیر اگر دعوے کرے ظالم ہے تو میری کیا آبرو کر سکتا ہے جبکہ میری جان کو نہین پہچانتا کہ کس رتبہ کی ہے مجکو غدار و باغی بناتا ہے مین نہین ہون بلکہ تو ہی ہے تو ہی اُسکی شرکت کی شیخی مارتا ہے بس تو ہی طاغی ہے تو مجکو خونی کہتا ہے ہان مین نے تیرے ایک سپاہی کو سہو سے مار ڈالا سو نہ اپنے نفس کی خواہش سے نہ بیہودگی سے مین نے اُسکے گھونسا مارا وہ گر گیا اُسکی جان یعنے عمر نہ تھی مر گیا بس مین نے تو ایک سگے کو مارا تو نے تو لاکھون مرسل زادے بے گناہ و بے نقصان مارے ہین جنکا خون تیری گردن پر ہے دیکھیے یہ خونخواری تیری کیا وبال تجھپر لائے آب تفسیر مرسل زادون کی ہے کہ تو نے اولاد یعقوب کو جو نبی رسول تھے مارا ہے اس امید پر کہ مجکو مار ڈالے یہی تیرا مطلوب تھا اسی مطلوب کے لیے تو نے اُن بچون بے گناہ کو مارا حق تعالے نے تجکو اندھا کیا کہ مین تیرے گھر مین تھا اور مجکو برگزیدہ کیا تیرا نفس جس مطلب کے اڑانے مین اڑتا تھا وہ نہوا آخر سرنگون ہوا فرعون نے کہا ان باتون کو تو جانے دے مگر میرا جو نان و نمک تو نے کھایا اور پرورش پائی بیشک و شبہہ اُسکا یہی حق ہے کہ تو مجکو مخلوق کے مجمع مین ذلیل و خوار کرے اور اس مصیبت سے روز روشن مجھپر تاریک کرے حضرت موسےٰ عؑ نے کہا کہ اگر تو میری خیر و شر کا پاس نکریگا یعنے خیر کو خیر شر کو شر نہ جانیگا تو قیامت کی ذلت و رسوائی جسمین ساری مخلوق جمع ہوگی اس سے سخت تر ہے تو ایک پسو کا زخم جب سنبھال نہین سکتا تو زخم مار کا کیسے سنبھالیگا یعنے اس مخلوق کا جس سے شرماتا ہے اُس مخلوق کے سامنے کثرت و عظمت مین ایسا حال ہے جیسے کیک و مار مین تیرا نہایت خیر خواہ ہون

گو بظاہر میرا کام بگاڑتا ہون لیکن بحقیقت تیرے خار کو گلستان بناتا ہون انحلاف شرح مین

جسانی بداد کو نا مداد

## بیان اسکا کہ عمارت ویرانی مین اور جمعیت پریشانی مین اور مراد بے مرادی مین اور وجود عدم مین

قولہ آن یکے آمد زمین را میشگافت + ابلہے فریاد کرد و بر نتافت + کاین زمین را از چہ ویران میکنی + میشگافی و پریشان میکنی + گفت ای ابلہ برو بر من مران + تو عمارت از خرابی باز دان + کے شود گلزار و گندم زار این + تا نگردد زشت و ویران این زمین + کے شود بستان و کشت برگ و بر + تا نگردد نظم او زیر و زبر + تا بشگافی بہ نشتر ریش چنغز + کے شود نیکو و کے گردید نغز + تا نسوزد خلطہایت از دوا + کے رود سوزش کجا یا بد شفا + پارہ پارہ کرد درزے جامہ را + کس نزد آن درزے علامہ را + کہ چرا این اطلس بگزیدہ را + بر دریدی چہ کنم بدریدہ را + ہر بنائے کہنہ آبادان کنند + نے کہ اول کہنہ را ویران کنند + ہمچنین نجار و حداد و قصاب + ہست شان پیش از عمارتہا خراب + آن ہلیلہ وان بلیلہ کوفتن + زان تلف کردند معموری تن + تا نکوبی گندم اندر آسیا + کے شود آراستہ زان خوان ما + این تقاضا کرد آن نان و نمک + کہ ز زشتت وار ہانم ای سمک + گر پذیری پند موسے وار ہی + از چنین زشت بدنا منتہی + بسکہ خود را کردۂ بندہ ہوا + کرمکے را کردۂ تو اژدہا + اژدہا را اژدہا آوردہ ام + تا باصلاح آورم من دمبدم + تادم آن اژدم این بشکند + مار من آن اژدہا را بر کند + گر رضا دادی رہیدی از دو مار + ورنہ از جانت بر آرد آن دمار + المعنی چنغز بالفتح وہ زخم کہ باہر سے مُنھ بند ہوا ور اندر ریم و ریم بھرا ہو ایک شخص آیا اور زمین کو کھودنے لگا ایک احمق دیکھکے چلانے لگا اور متحمل اسکا نہوا کہا اس زمین کو کیون ویران کرتا کھودتا ہی اور ہر طرف پھینکتا ہے کہا ای احمق جا اور میرے اوپر مت چڑھا تو نہین جانتا ہی کہ خرابی ہی سے آبادی ہوتی ہے یہ تمامی گلزار و گندم زار جبتک زمین ویران نہو کیسے ہون اور کیسے باغ و کشت و برگ و بر ہون جبتک اسکی نظم زیر و زبر نہو جو زخم کہ چنغز ہی یعنی اوپر سے بند اندر مواد بھرا ہوا جبتک اُسکو چیرین نہین کیسے اچھا اور صاف ہوگا اور جبتک تیری خلط فاسدہ جل نجائیگی تجکو اُسکی حدت و سوزش سے کب شفا ہوگی درزی کیسا کپڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہی پھر کوئی اُس درزی علامہ کو نہین مارتا ہی کہ کیون اس اطلس عمدہ کو ہماری پھاڑ ڈالا مین اس پھاڑے ہوئے کو کیا کرون پُرانی بنیاد پر جو آبادی کرتے ہین تو کیا پُرانے کو اول اول ویران نہین کر دیتے ایسے ہی بڑھئی لوہار قصائی سب کے کام مین آبادی سے پہلے خرابی ہی

دیکھو بلیلہ بلیلہ جب کٹتے ہین اور اپنی ہیئت سے جاتے رہتے ہین تو آبادی تن کی کرتے ہین گیہون کو جب تک چکی مین نہ پیسیگا خوان ہمارا اُسنے آراستہ کب ہوگا اب حضرت موسٰے فرماتے ہین کہ وہ جو اپنے نان و نمک کے حق کی نسبت کہتا ہے یہ مقتضے اُسی کا ہے کہ ای سمک مین چاہتا ہون کہ تجکو اُس بد دُرشت سے جو بچہ ہے چھڑاؤن تونے نہایت ہی آپ کو بندہ ہوا ے نفسانی کا بنا رکھا ہے اور ایک دنی کیڑے کو اژدھا کر رکھا ہے تیرے اس اژدہے کے واسطے مین بھی ایک اژدہا لایا ہون تو دم کی اصلاح دم سے ہو اور پھنکارسکی اسکی پھنکار سے ٹوٹے شکست پائے اور میرا مارا اس اژدھے کو اکھیڑدے اب اگر تو راضی ہو تو ان دو مارون سے چھوٹ گیا ورنہ تیری جان سے ہلاکی اٹھا ئینگے الخلاف شرح مین زمین کو دفین زرشنت کی زار ہگئی پذیری کو پزیری اژدم کو اژدم لکھا ہے اور نیچ مین سُرخی فصل کی لا طائل گریذیری الخ اس شعر کے قبل لکھی ہے

## جواب فرعون کا موسیٰ علیہ السلام کو اُسکی تہدید مین

قولہ گفت الحق سخت استا جادوئی + کہ در افگندی بمکر اینجا دوئی + عقل یکدل را تو کردی دو گروہ + جادوے رخنہ کند در سنگ وکوہ + گفت ہستم غرق پیغام خدا + جادوئی کہ دید با نام خدا + غفلت و کفرست مایۂ جادوی + مشعل دینست جان موسوی + المعنی کہا کچھ شک نہین حق یہی ہے کہ تو بڑا جادوگر ہے اور جادو کا استاد کہ تونے اپنے مکر سے یہان دوئی ڈال دی تونے میری عقل یکدل کو دو گروہ کردیا سچ ہے جادو کوہ سنگ مین رخنہ کرتا ہے کہا مین پیغام خدا مین مستغرق ہون بھلا جادو کے ساتھ خدا کا نام بھی کسی نے دیکھا ہے جادوگری کا مایہ تو غفلت و کفر ہے اور جان موسوی مشعل دین کی

## نفی کرنا موسیٰ علیہ السلام کا جادوگری کو آپ سے

قولہ من بجادویان چہ مانم ای وقیح + کز دمم پر رشک میگردد مسیح + من بجادو گر چہ مانم ای جنب + کہ ز جانم نور میگردد کتب + من بجادویان چہ مانم ای خبیث + کز خدا نازل شود بر من حدیث + چونتو با پرہوا بر میپری + لاجرم بر من گمان بد میبری + ہر کرا افعال دام و دد بود + بر کریما نش گمان بد بود + چون تو جزو عالمے بس ای مہین + کل آنرا ہمچو خود بینی یقین + چون تو برگردی و برگردد سرت + خانہ را برگردندہ بیند منظرت + ور تو در کشتی روی برہم روان + ساحل یم را ہمی بینی دوان + المعنی وقیح بے شرم جنب بضمتین مراد نجس سے مہین بفتح ذلیل منظر بالفتح چشم مجکو جادوگرون سے ای بے حیا کیا مشابہت ہے کہ میرے دم سے مسیح رشک مین بھرے ہوے ہین

جسکے دم سے مردہ زندہ ہوتا ہی اور ذکر مسیح کا کہ بعد اُنکے ہوئے ہین شاعرانہ ہی نہ بطریق صحیح و تحقیق مجکو اسے
نجس جادوگر سے کیا مشابہت کہ میری جان روشن سے کتابین نور پاتی ہین اور کتابون سے نور
حاصل کرتے ہین پھر کہتے ہین میری اور جادوگرون کی اے خبیث کیا مناسبت کہ مجھپر حدیث خدا
کی نازل ہوتی ہی تو جو ہوا ے نفسانی کے پرون سے اڑرہا ہی اسوجہ سے مجھپر گمان بد کرتا ہے اور
ہر بھی یہ کہ جسکے افعال دام و دد کے سے ہوتے ہین وہ ضرور بزرگون پر گمان بد کرتا ہے جب تو جزو
عالم کا ہی ای ناچیز تو اُسکے کل کو بھی ایسی طرح یقینًا دیکھیگا جیسے جب تو گھومے اور سر تیرا گھومے تو سارا
گھر آنکھ مین تیری گھومتا ہی آئیگا حالانکہ تو ہی گھومتا ہے گھر نہین گھومتا ہے اور جو تو کشتی مین بیٹھ کے
روے آب پر چلے تو کنارہ دریا کا بھاگتا دیکھیگا اور وہ تو ہی بھاگتا ہے ساحل نہین بھاگتا **قولہ** گر تو
باشی تنگدل از ملحمہ + تنگ بینی جو دنیا را ہمہ + ور تو خوش باشی بکام دوستان + اینجہان بنمایدت
چون بوستان + ای بساکس رفتہ در شام و عراق + او ندیدہ ہیچ جز کفر و نفاق + وے بساکس
رفتہ تا ہند و ہرے + او ندیدہ جز بگر بیع و شرے + وی بساکس رفتہ ترکستان و چین + او ندیدہ
ہیچ الا مکر و کین + طالب ہر چیز اے یار رشید + جز ہمان چیزے کہ میجوید ندید + چون ندارد مدرکے
جز رنگ و بو + جملہ اقلیمہا را گو بجو + گاو در بغداد آید ناگہان + بگذرد از این سران تا آنسران +
از ہمہ عیش و خوشیہا و مزہ + او نہ بیند غیر قشر خربزہ + کہ بود افتادہ در رہ یا حشیش + لایق سیران
گاوے یا خریش + خشک بر میخ طبیعت چون قدید + بستہ اسباب و جانش لایزید + وان
فضاے خرق اسباب و علل + ہست ارض اللہ ای صدر اجل + ہر زمان مبدل شود چون نقش جان
نو بنو بیند جہانے در عیان + گر بود فردوس و انہار بہشت + چون فسردہ یک صفت شد گشت زشت +
الملحمہ بالفتح جنگ عظیم جو بفتح و تشدید واو فراخی ما بین زمین و آسمان ہرے ہرات قشر بالکسر
پوست یعنی اگر تو کسی کی خصومت و جنگ سے تنگدل ہوگا تو یہ میدان جو مابین زمین و آسمان کے ہی
باوصف اس وسعت و فسحت کے تجھ پر تنگ ہو جائیگا کہین ٹھکانا اور چین نہین پائیگا اور اگر تو
خوش و خرم موافق مقصد دوستون کے ہی تو یہ جہان جسکو دار المحن کہتے ہین تجھپر باغ و بوستان ہو جائیگا
ای مخاطب بہت لوگ ایسے ہین کہ شام و عراق کو گئے جو کفر و نفاق والے تھے وہان بھی اُنھون نے
وہی دیکھا اور بہت لوگ ایسے کہ ہند و ہرات تک گئے جو بیع و شرے والے تھے اُنھون نے وہی
بیع و شرے دیکھی اور بہت لوگ چین و ترکستان گئے اُنھون نے مکر و کین دیکھا الحاصل ای یار رشید
طالب ہر چیز کا جسکو ڈھونڈھتا ہی وہی کو دیکھتا ہے پھر جب وہ کوئی مدرک سوا رنگ و بو کے

نہین رکھتا یعنے جان اُسکی ظاہر بین ہی نہ معنی اندیش تو اُس سے کہدے پڑا رلا تو ن ہین پھر اگر اُسکو ڈھونڈھا کر کیا ہوتا ہی جیسے کوئی گاو بغداد مین ناگہان آجائے اور اس سرے سے اُسکے اُس سرے تک گذرے تو وہ ان عیش و خوشی اور مزون سے جو اُسمین ہین سوا پوست خربزہ کے کہ کسی راہ مین پڑا ہو یا سوکھی گھاس لائق سیر ہونے کے جو ملک اُسکی کسی گاو و خر کے ہو یعنے بچی بچائی اور کچھ نہین دیکھیگی وہ خشک گھاس اسکی منج طبیعت پر ایسی ہے جیسے قدید ای گوشت خشک کسواسطے کہ وہ مقید اسباب کی ہی اور جان اُسکی اُس سے زیادہ نہین کہ مقید اسباب کی نہو منج بالضم مگس سبز جو گوشت کو گندہ کرتی ہی اور کیڑے ڈالتی ہی اب فرماتے ہین یہ تو سب کچھ تو نے سنا لیکن وہ فضا جو علت و اسباب کی پھاڑنے والی ہی وہ ای صدر اجل جدا ایک ارض واسعہ ہے اللہ تعالے کی کہ جب نقش جان کا قید اسباب و علل سے بدلجاتا ہی تو وہ چھپے ہوئے عالم کہ عالم امکان مین ہین ہر دم نئے نئے آنکھون کے سامنے آتے ہین اور اُنکو عیان دیکھتا ہی اور جو مقید اسباب و علل کا ہے تو چاہیے فردوس و نہرین بہشت کی کیون نہون اگر ایک صفت بھی تجھمین سے افسردہ ہو جائیگی اور جاتی رہیگی تو سب از رشت و بد ہو جائینگی کچھ لطف نہین رہیگا چنانچہ بیان اُسکا آیندہ ہی اختلاف شرح مین ستام کو شاد لکھا ہی منج کو منج اور رنج ہی کے موافق معنی اور خرق کے آگے واو عطف کو مین اسکو بے واو اچھا جانتا ہون

## بیان اسکا کہ ہر حس مدرک کو آدمی سے بھی دوسری مدرکات ہین کہ اُن مدرکات سے حس دوسری بیخبر ہی چنانچہ ہر پیشہ ور استاد بھی دوسرے استاد کے کام سے بیخبر ہے اس سبب سے کہ اُسکا روزمرہ نہین ہی اور یہ بیخبری اس سبب سے کہ روزمرہ نہین اسبات کی دلیل نہین ہی کہ وہ مدرکات ہی نہین ہین واللہ اعلم

قولہ چنبرہ دید جہان ادراک تست + پردۂ پاکان حس ناپاک تست + مدتے حس را بشوز آب عیان + اینچنین دان جامہ شوئی صوفیان + اے زغفلت از سبب تو بیخبر + بندۂ اسباب گشتستی تو خر + لاجرم اعمی دل و سرگشتۂ + مضطرب احوال و مضطر گشتۂ + چشم بکشا و مسبب را نگر + تا شوی فارغ ز اسباب نظر + چون شوی تو پاک پردہ بر کند + جان پاکان خویش بر تو بر زند + جملہ عالم گر بود نور و صور چشم را باشد ازان خوبی خبر + چشم بستی گوش می آری بہ پیش + تا نمائی زلف و رخسار بخویش + گوش گوید من بصورت ننگرم + صورت ار بانگے زند من بشنوم + عالم من لیک اندر فن خویش + فن من جز حرف صوتی نیست بیش + ہین بیا بینی ببین این خوب را + نیست بینی در خور این مطلب را +

گر بود مشک و گلابی بو برم + فن من نیست وعلم مخبرم + کے بہ بینم من رخ آن سیم ساق + ہین مکن تکلیف مالیس یطاق المعنی چنبر چیز مدور میان تہی جیسے حلقہ دائرہ اور دف کا وحلقۂ کمند یعنے تیرا ادراک گویا حلقہ کمند دید جہان کا ہی کہ وہ دیدہ چیزین اُسمین پھنستی ہین لیکن وہ جو پاک عالم غیب کی ہین اُنکے لیے یہ حس ناپاک پردہ ہی کہ اُنکو چھپائے ہوئے ہے تو اس حس کو ایک مدت آب مشاہدہ سے دھو کہ جامہ شوئی صوفیان کی ایسی ہی ہی تجھپر مسبب کی غفلت ایسی چھائی ہوئی ہی کہ تو بیحس ہو رہا ہے اور اسے خر تو بندہ اسباب کا ہو گیا ہے لاجرم تیرا دل کور ہے اور تو سرگشتہ اور مضطرب احوال و مضطر گشتہ تو ذرا آنکھین کھول اور مسبب کو دیکھ تو اُن اسباب سے جو تیری فکر سے پیدا ہوتے ہین اور محض لایعنے بخنت ہو جائے عجب تو اس سے پاک ہو جائیگا تو پردہ نہین رہیگا پھر جان اُن پاکون کی جو بالفعل چھپی ہوئی ہین آپ تجھپر گریگی دوسری تمہید ہی کہ سارا جہان اگر نور وصور ہو جائے تو اسکی خوبی سے آنکھ ہی کو خبر ہوگی جب تو نے آنکھ میچ لی اور کان کو پیش کیا تا کسی بت کی زلف و رخسار اسکو دکھائے تو کان کہینگے کہ ہم صورت پر نہین گرویدہ ہوتے اگر صورت کچھ آواز کرے تو ہم شنین مین عالم ہون لیکن اپنی ہی فن کا اور وہ فن میرا حرف وصوت اس سے زیادہ نہین ہو تب بینی سے کہیگا کہ خبردار ہو تو آ اور اس معشوق کو دیکھ اور بینی لائق اس مطلوب کے ہے نہین وہ کہیگی اگر مشک و گلاب ہو تو اُسکو سونگھون میرا فن یہی ہی اور مین اسی علم کی مخبر ہون مین رخ اُس سیم ساق کا کب دیکھ سکتی ہون خبردار مجھسے خواہش اسکی مت کر جسکی مجکو طاقت نہین **الخلاف** شرح مین یہ بیش لکھا ہی میری دانست مین یہ بیش ہی موافق اشعار لاحق کے اور لیس بطاق کو لیس یطاق کہ مضارع ہے اور لیس اسم پر داخل ہوتا ہے **قولہ** باز حس کژ نہ بیند غیر کژ + خواہ کژ غژ پیش او یا راست غژ + چشم احول از دوئی دیدن یقین + ناظر شرکست بے توحید بین + تو کہ فرعونے ہمہ مکری وزرق + مر مرا از خود نمیدانی تو فرق + منگر از خود در من ای کژ باز تو + تا یکے تو را ببینی کو دوتو + بنگر اندر من ز من یکساعتے + تا ورای کون بینی ساحتے + وارہی از تنگی وا ز ننگ و نام + عشق اندر عشق بینی والسلام + پس بدانی چونکہ رستی از بدن + گوش بینی چشم میداند شدن + راست گفتہ است آن شہ شیرین زبان + چشم گردد مو بموے عارفان + چشم را چشمے نبود اول یقین + در رحم بود او جنین گوشتین + علت دیدن بدان پیہ ای پسر + ورنہ خواب اندر ندیدی کس صور + آن پری و دیو می بیند شبیہ + نیست اندر دیدگان ہر دو پیہ المعنی غژ غژیدن سے بچون کیطرح جو تڑون پر چلنا پھر فرماتے ہین کہ جو حس کژ ہی وہ سوا کژ کے رست نہین دیکھتی تو بھی کسی کژ کا خواستگار ہو کہ غژ کا یا راست غژ ہی ہوتا ہی

دیکھ تو چشم احول کی جو دو دیکھتی ہے یقیناً ناظر شرکت کی ہے نہ توحید مین اے یک بین اور تو کہ فرعون ہے بالکل
مکر و فریب کا پتلہ اسی سبب سے میرے اپنے بیچ مین فرق نہین کرتا مجکو مثل اپنے جانتا ہے تو مجکو اے
کژ باز اپنی آنکھ سے مت دیکھ تو ایک تہ کو دو تہ نہ دیکھے تو ذرا ادیر مجکو میری آنکھ سے دیکھ تو سوائے
اس عالم کون کے دوسرا میدان تجکو نظر آئے جسکو دیکھ کے تنگی اور ننگ و نام سب چھوٹ جائے
کہ عشق اندر عشق ہی ہے آگے سوائے سلام کے کیا کہون پھر تو جانے جبکہ اس بدن سے چھوٹ جائے اور
خودی سے مت جائے کہ گوش وبینی بھی چشم بنجا نا جانتے ہین نہ وہ کہ ادبر ان دونون کے عذر خذ کور
کیے گئے کہ ہم سُننا سونگھنا جانتے ہین کیسا ٹھیک کہا ہے اُس بادشاہ شیرین زبان یعنی بایزید بسطامی
نے کہ عارف کا بال بال چشم ہو جاتا ہے خیال کرو کہ اول مین جب جسم تھا تو یقیناً چشم اُسکی نہ تھی یعنے
اُس حال مین کہ یہ جنین گوشتین تھا پھر چربی آنکھ کی پیدا کی اور اُسکو نور بخشا کہ وہی نور خواب مین
صورتین دیکھتا ہے ورنہ خواب مین کوئی صورت کیسے نظر آتی اور مثل تیرے دیو و پری بھی خواب
مین شبیہ دیکھتے ہین لیکن اُن دونون کی آنکھ مین چربی نہین ہے **قولہ** نور را با پیہ خود نسبت
نبود + نسبتش بخشید خلاق ودود + آدمیست از خاک کے مانند بخاک + جنی ست از نار بی اسیح
اشتراک + نیست خود مانند آتش آن پری + گرچہ اصلش وست چون مے بنگری + مرغ از باد ست کے
ماند بباد + نا مناسب را خدا نسبت بداد + نسبت این فرعہا با اصلہا + ہست بیچون ارچہ دادش وصلہا
آدمی چون زادۂ خاک ہباست + این پسر را با پدر نسبت کجاست + نسبتے گر ہست مخفی از خرد ہست بیچون
و خرد کے پے برد + باد را بی چشم اگر بینش نداد + فرق چون میکرد اندر قوم عاد + چون ہمیدانست مومن از عدو + چون
ہمیدانست مے را از کدو + آتش نمرود را گر چشم نیست + با خلیلش چون تجسم کردنیست + گر نبودی نیل را آن
نور دید + از چہ قبطی را ز سبطی میگزید + گر نہ کوہ و سنگ با دیدار شد + پس چرا داؤد با او یار شد +
این زمین را گر نبودے چشم جان + از چہ قارون را فرو خورد آنچنان + گر نبودی چشم دل حنانہ را +
چون بدیدے ہجر آن فرزانہ را + سنگریزہ گر نبودی دیدہ ور + چون گواہی دادی اندر مشت در +
ایخرد برکش تو پر و بالہا + سورہ برخوان زلزلت زلزالہا + در قیامت این زمین بر نیک و بد + کی ز
نادیدہ گواہیہا دہد + کہ تحدث حالہا و اخبارہا + تظہر الارض لنا اسرارہا + **المعنی** فرماتے ہین پیہ تو
علت دید کی پیدا کی لیکن نور کو پیہ سے نسبت نہ تھی اُسکو نسبت خلاق ودود نے بخشی جیسے آدمی
خاک سے پیدا ہے لیکن مشابہ خاک کا نہین اسکا سا گوشت پوست ہڈی وغیرہ خاک مین کہان ہے اور
جنی خاص آگ سے ہے بے اشتراک سو وہ بھی مانند آگ کے نہین اگرچہ اصل کو اُسکی غور کرو تو آگ ہی سے ہے

سے علے ہذا مرغ ہوا سے ہی وہ کب ہو ایکطرح ہی یہ سب نامناسب ہین مگر خدا تعالے نے سب کی نسبت
کردی ہی بس نسبت ان فرعون یعنے جن وانس وغیرہ کی اپنی اصلون سے جو خاک و آتش وہوا ہی
بیچون ہی یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ یہ وصل کیون کیے ہین آدمی جب زادۂ خاک ہبا کا ہی تو باپ اُسکا غبار
اُٹھنے والا ہی اور اب آدمی کو دیکھو تو گوشت پوست ہی پھر اس پسر کو مناسبت پدر سے کہان ہی اور
جو نسبت ہی وہ خرد سے مخفی ہی اور بیچون ہی کوئی اُسمین علت نہین پیدا کر سکتا نہ خرد اُسکا سراغ لگا سکتی ہی
اب دوسری بات ہی کہ دیکھو ہوا کی آنکھین نہین ہین اُسنے بے آنکھون کے اُسکو بینش دی اگر بینش نہ
تھی تو وہ اپنے طوفان کی وقت کیسے عادیون مین فرق کرتی تھی اور کیسے جانتی تھی کہ یہ مومن ہے
یہ عدو ہی اور کیسے جانتی تھی کہ اس کدو مین اچھی شراب ہی اسمین ناقص ایسے ہی آتش نمرود کی
اگر آنکھین نہ تھین تو خلیل کے ساتھ اُسنے تجشم اپنا کیون چھوڑا یعنے اُنکے جلانے مین رنج ومشقت کیون
نہ اُٹھایا علے ہذا اگر نیل کو نور دید نہ تھا تو اُسنے قبطیون سے سبطیون کو جو بنی اسرائیل تھے کیسے چھانٹا
کہ قبطیون کو ڈبویا سبطیون کو بچایا اگر کوہ وسنگ با دیدار الٰہی نہ تھے تو اُنکے داؤد کیسے یار رہے
کہ اکثر پہاڑون مین رہتے تھے اور جو اس زمین کے چشم جان نہوتی تو کیسے قارون کو ایسا
کھا لیتی جیسا کہ کھا لیا اور اگر حنانہ کی چشم جان نہ تھی تو اُسنے ہجر رسول مقبول کو کیسے دیکھ لیا
مجکو چھوڑ کے اور جگہ اختیار کی اور نالہ وگریہ کیا اور سنگریزون نے آنحضرت کی مشت مین
اُنکی رسالت پر گواہی دی اگر دیدہ ور نہ تھے تو کیسے گواہی دی آپ فرماتے ہین ای خرد تو اور
زیادہ بلند پروازی کر اور سورۂ زلزلت کو پڑھ جسمین قیامت کا ذکر ہی کہ یہ زمین ہر نیک وبد پر
گواہی دیگی پھر اگر یہ نا دیدہ ہی تو گواہی کیسی یہ تو سب باتین ہر ایک کے حال واخبار سے کریگی اور
یہ زمین ہمارے واسطے اسرار ظاہر کریگی جیسا کہ فرمایا یومئذ تحدث اخبارہا آج باتین کریگی زمین اپنے
جزون سے اور گواہی دیگی الخلاف شرح مین گرچہ کو کر لکھا ہے قولہ این فرستادن مرا پیش تو میر
ہست برہانے کہ شد مرسل بخیر + کہ چنین دارو چنان ناسور را + ہست ناسور از پی بیسور را + واقعاتے
دیدہ بودی پیش ازین + کہ خدا خواہد مرا کردن گزین + من عصا و نور بگرفتہ بدست + شاخ گستاخی
ترا خواہم شکست + واقعاتے سہمگین از بہر این + گونہ گونہ مینمودت رب دین + در خور سر بد طغیان تو +
تا بدانی کو ست در خورد آن تو + تا بدانی کو حکیم ست وخبیر + مصلح امراض درمان ناپذیر + تو بتاویلات
بیگشتی ازان + کور وکر کاین ہست از خواب گران + وان طبیب وآن منجم در لمع + دید تعبیرش بپوشید
از طمع + گفت دور از دولت واز شاہیست + کہ در آید غصہ ور آگاہیست + از غذای مختلف یا از طعام +

طبع شوریدہ ہمی بیند منام + زانکہ دید او کہ نصیحت جوئہ + تند و خونخواری و مسکین خوئہ + پادشاہان خون کنند
از مصلحت + لیک رحمت شان فزونست از عتب + شاہ را باید کہ باشد خوے رب + رحمت
او سبق گیرد بر غضب + نے غضب غالب بود مانند دیو + بے ضرورت خون کند از بہر ریو +
نے حلیمی مخنث وار نیز + کہ شود زن روسپی زان کنیز + دیو خانہ کردہ بودی سینہ را + قبلہ سازیدہ بودے
کینہ را + شاخ تیزت بس جگرہا را کہ خست + نک عصایم شاخ شوخت را شکست + المعنی حضرت موسے
فرماتے ہین کہ مجکو جو ای پادشاہ تیرے پاس بھیجا ہے یہ ایک حجت خدا تعالی کی ہے کہ ہمنے اپنا رسل
بھیج کے تجکو خبردار کردیا تھا کہ تیرے جو ناسور ہے اُس ناسور کی یہ دوا ہے اور ناسور واسطے آسان
کرنے کے ہوتا ہے اور تو نے اس سے پہلے خوابین بھی دیکھی تھین جنسے معلوم ہوا تھا کہ خدا مجکو برگزیدہ
کریگا اور یہ بھی دیکھا تھا کہ مین عصا و نور ہاتھ مین لیے تیری شاخ گستاخ یعنے سینگ کو توڑدونگا
اور ایسے ہی خوابین سہمگین طرح طرح کی تجکو رب دین دکھاتا رہا لائق تیرے بیحد بد طغیان
اور حد سے گذر نیکے تا تو جانے کہ میرے لائق اور میری ملک وہ ہے اور یہ بھی جانے کہ اللہ تعالے حکیم
و خبیر ہے اور جو امراض کہ لاعلاج ہین اُنکی اصلاح کرنے والا تو تاویلین کر کرکے اُن خوابون سے برگشتہ ہا
اور اندھا بہرا بنا کہ یہ واقعی خواب گران سے ہین ای غلبۂ نیند سے اور وہ جو تیرے طبیب و منجم تھے
اُنھون نے اپنی روشنی خرد مین تعبیر اُسکی دیکھی لیکن اپنے لالچ سے چھپائی اور تجھسے کہدیا کہ تیری دولت و
بادشاہی سے دور ہے کہ کوئی غصہ و رنج تیری عقل و آگاہی مین دخل پائے یہ شعر دعائیہ ہے اور
نتیجہ یہ کہ غذاے مختلف یا طعام سے طبیعت گڈبڈ ہو کے ایسی خوابین دیکھتی ہے اسواسطے کہ اُنھون
نے دیکھا کہ تو نصیحت جو نہین ہے تند و خونخوار ہے مسکین خو نہین ہے تو نہین جانتا کہ پادشاہ
خون نہین کرتے مگر بمصلحت تاہم رحمت اُنکی عتاب سے بڑھی ہوئی ہے پادشاہ کو چاہیے
کہ خو اپنے رب کی اختیار کرے جسکی رحمت غضب پر بڑھی ہوئی ہے چنانچہ حدیث قدسی
ہے سبقت رحمتی علے غضبی نہ یہ کہ دیو کی طرح خود مغلوب الغضب ہو اپنا مکر جمانے کو
بے ضرورت بھی خون کرے سو تجھ مین تو حلیمی مخنث کی ایسی بھی نہین جو کوئی قحبہ عورت تیری
ملک و کنیز ہو جائے تو نے اپنے سینہ کو دیو خانہ بنایا تھا اور کینہ کو اپنا قبلہ کہ اُدھر ہی
متوجہ رہتا تھا تیرے بڑے تیز سینگ تھے جنھون نے بہتون کو زخمی کیا اب دیکھ میرے عصا نے
کوئی دم مین تیرے سینگ توڑے الخلاف شرح مین دار و گو دار و در خور دان کو در خردان سا
عتب کو عنب رہی کو رہبی لکھا ہے

**حملہ کرنا ان جہانیون کا اُن جہانیون پر اور تاخت لیجانا دربند غیب تک کہ سرحد غیب کی ہے اور غفلت انکی کمین سے کہ جب غازی غزا کو جاتا ہے کافر تاخت کرتا ہے**

قولہ حملہ بردند اسپہ جسمانیان + جانب روئین دژ روحانیان + تا فرو گیرند بر دربند غیب + تاکسے ناید از ان سو پاک جیب + غازیان حملہ غزا چون کم برند + کافران بر عکس حملہ آورند + غازیان غیب چون از حلم خویش + حملہ ناوردند بر تو زشت کیش + حملہ بردی سوے دربندان غیب + تا نیایند این طرف مردان غیب + چنگ بر صلب و رحمہا بر زدی + تا کہ شارع راہگیری از بدی + چون بگیری شہرے کہ ذو الجلال + بر گزیدست از براے انتسال + تو زدی در بندہا را ای لجوج + کوری تو کرد سرہنگی خروج + نک منم سرہنگ و ہنگت بشکنم + تا کنون نامش نام و ننگت بشکنم + تو ہلا دربندہا را سخت بند + چند گاہی بر سبال خود بخند + سبلتت را بر کند یکیک قدر + تا بدانی کہ قدر یعمی البصر + سبلت تو تیز تر یا آن عاد + کہ ہمیلرزید از دم شان بلاد + تو ستیزہ روتری یا آن ثمود + کہ نیامد مثل ایشان در وجود + صد ازینہا گر بگویم تو کری + مثنوی و نا شنیدہ آوری + تو بہ کردم از سخن کانگیختم + بے سخن من داروئیت آمیختم + کہ نہم بر ریش خام ت تا پزد + تا بسوزد ریش خامت تا ابد + تا بدانی کو خبیرست ای عدو + مید ہد ہر چیز را در خوردِ او + گے نما گرد جی ہ کے کردی توشر + کہ ندیدی لا نقش ور بے اثر + المعنیٰ روئین دژ نام قلعہ جسمین کا ارجاسپ والی اُس قلعہ نے گشتاسپ کی لڑکیون کو اُسمین قید کیا تھا اور اسفندیار نے اُسکو فتح کیا دربند نام قلعہ و مطلق قلعہ و دروازہ و نام شہر و بندرو فاصلہ میان دو ولایت انتسال فرزند شدن ہنگ فوج ہلا آگاہ باش یہ ایک مثل مناسب حال کے حضرت مولیٰؒ نے فرمائی کہ مثلاً جسمانیون کی سپاہ نے روحانیون کی روئین دژ پر حملہ کیا جسمانی فرعون اور اُسکے مشیر اور روحانی اطفال بنی اسرائیل جن کو بخوف حضرت موسے یہ مارتا تھا اور یہ حملہ اسی واسطے کیا تا گذرگاہ دربند غیب کو گھیر لین تو کوئی پاک جیب اُدھر سے نہ آنے پائے اور معمول ہے جب غازی حملہ غزا کا کم کرتے ہین تو بر عکس انکے کافر حملہ آور ہوتے ہین ایسے ہی جب غازی غیب کے اپنے حلم سے اے زشت کیش تجھپر حملہ آور نہوئے تو تو دربندان غیب پر حملہ آور ہوا تو مردان غیب اسطرف نہ آنے پائین تو نے لڑائی صلب و رحم سے ٹھانی تا اپنی بدی سے کسی راہ نکالنے والے اور شارع کو پکڑے مگر تو کیسے اُس شہر کو لے لیگا جسکو ایزد ذو الجلال نے نسل و انتسال کے واسطے چھانٹا تو نے دربندون پر اے لجوج حملہ کیا اور کوری نے تیری ایک سرہنگ ظاہر کر دیا جسنے تجھپر خروج کیا جو مراد اپنی ذات سے ہے چنانچہ خود فرمایا کہ لے دیکھ وہ سرہنگ میں ہون کہ تیری سپاہ کو شکست دونگا اور قسم ہے اُسکے نام کی کہ جلدی تیرے نام و ننگ کو

بگاڑو نگا تو خبردار ہوا ان در بندون سخت بندین چند روز اپنی مونچھون پر خوش ہووے تیری مونچھین ایک
ایک کرکے قدر مین ڈالیگی جب تو جانیگا کہ قدر آدمی کو اندھا کر دیتی ہے بھر اُسکے سامنے نہین رہتی
بتا تو تیری مونچھین زیادہ تر تیز ہین یا وہ جو ملک عاد کی تھین جنکے دم سے شہر لرزتے تھے اور تو ستیزہ
تر ہے یا ثمود کہ جنکی مثل عالم وجود مین کسی نے وجود نپایا غرض سیکڑون اس قسم کے تجھسے کہونگا کیا
فائدہ تو بہرا ہی اور ایسا بہرا کہ سن تو لیگا اور ناشنودہ ظاہر کریگا یعنے وہ باتین کریگا کہ گویا کچھ سنا
ہی نہین مین نے اب ان باتون سے جو تجھسے کین توبہ کی اب سخن کی دارو تیرے لیے بناؤن اور تیرے
پکے گھاؤ پر رکھون تا وہ پکے اور ابد تک اُس پکے گھاؤ کی سوزش مین تو رہے تو تو جلنے
کہ خدا تعالے بڑا خبیر ہے اور جسکے لائق جو سمجھتا ہے وہ اُسکو دیتا ہے کب ایسا ہوا کہ تو نے اچھا کیا
ہو یا بُرا کیا ہو اور اُسکے پیچھے اُسکا اثر لائق نہ دیکھا ہو پے نشان قدم کو کہتے ہین یعنی انھین تیرے
قدمون کے نشان پر اُسکا اثر آتا ہی **قولہ** کے فرستادی دمے بر آسمان + نیکی کز پے نیاید مثل آن +
گر مراقب باشی و بیدار تو + ہر دمے بینی جزاے کار تو + چون مراقب باشی و گیری رسن + حاجتت
ناید قیامت آمدن + آنکہ رمزے را نداند او صحیح + حاجتش ناید کہ گوید او صریح + این بلا از کودنی
آمد ترا + کہ نکردی فہم نکتہ و رمزہا + از بدی چون دل سیاہ و تیرہ شد + فہم کن اینجا نشاید
خیرہ شد + ورنہ خود تیرے شود آن تیرگے + در رسد در تو جزاے خیرگے + در نیاید تیر ست
از بخشایشست + نے پے نادیدن آلایشست + ہین مراقب باش گر دل بایدت + کز پئے ہر فعل
چیزے زایدت + ور ازین افزون ترا ہمت بود + از مراقب کار بالاتر رود + المعنی بتائید سابق
فرماتے ہین کہ کب ایسا ہوا کہ کبھی وقت کوئی نیکی تو نے آسمان پر بھیجی ہو اور مثل اُسکا تجکو نہ آیا ہو لیکن تو
مراقب و بیدار ہو یعنے سوچنے سمجھنے والا تو ہر وقت جزا کام کی دیکھے پھر اسکی حاجت نہین پڑیگی کہ
قیامت آئے اور سزا جزا کی کیفیت معلوم ہو مگر مراقب ہو اور اسی رسّی کو پکڑ اسلیے کہ مراقب کو رمزین
معلوم ہوتی ہین اور جب آدمی رمز کو صحیح جاننے لگتا ہے تو اُسکو حاجت صریح کہنے کی نہین پڑتی یہ بلا قیامت
کے تیرے کودنے سے تیرے پیچھے لگی ہی کہ تو نے رمز و نکتے نہ سمجھے اور جب بدی سے تیرا دل سیاہ و
تیرہ ہوا تو خوب سمجھ کہ یہان خیرہ ہونا نہین چاہیے نہین تو یہ تیرگی خود تیر ہوگی تجھپر جزا خیرگی پہونچیگی
اور اگر تیر نہ آئے تو یہ اُسکی رحمت ہی نہ یہ کہ اُسنے یہ آلودگی تیری دیکھی نہین اور غمشادان امور کا
دل ہی بس اگر تجکو دل چاہیے تو خبردار مراقب رہ کہ تیرے ہر فعل کے بعد تجکو اُس سے کچھ حاصل
ہوتا رہے اور جو اس سے بڑھکے تیری ہمت ہوگی تو وہ کام بھی اسی مراقب سے بالاتر ہو جائیگا یعنے

اگر طالب خدا کا ہوگا تو وہ مطلوب بھی تیرا حاصل ہوگا

## بیان اسکا کہ تن ہر آدمی کا مثل اچھے لوہے کے جوہر قابل آئینہ ہے تو دنیا میں بہشت و دوزخ و قیامت اور سوائے اُنکے معائنہ کرے نہ بطریق خیال بلکہ ظاہر و عیان

قولہ پس چو آہن گرچہ تیرہ ہیکلے + صیقلے کن صیقلے کن صیقلے + تا دلت آئینہ گردد پر صور + اندرو ہر سو ملیحے سیمبر + آہن ارچہ تیرہ و بے نور بود + صیقلے آن تیرگی از وے زدود + صیقلے دید آہن و خوش کرد رو + تا کہ صورتہا توان دید اندرو + گر تن خاکی غلیظ و تیرہ است + صیقلش کن زانکہ صیقل گیرہ است + تا درو اشکال غیبی رو دہد + عکس حوری و ملک در وی جہد + صیقل عقلت بدان داد است حق + کہ بدان روشن شود دل را ورق + صیقلے را بستۂ اے بے نماز + وان ہوا را کردۂ دو دست باز + گر ہوا را بندہ بنہادہ شود + صیقلے را دست بکشادہ شود + آہنے کا ئینۂ غیبی بدے + جملہ صورتہا درو حاصل شدے + تیرہ کردی زنگ دادی در نہاد + این بود یسعون فی الارض الفساد + تا کنون کردی چنین اکنون مکن + تیرہ کردی آب ازین افزون مکن + بر شوران تا شود این آب صاف + واندرو بین ماہ و اختر در طواف + زانکہ مردم است ہمچون آبجو + چون شود تیرہ نہ بینی قعر او + قعر جو پر گوہرست و پر زدر + ہین مکن تیرہ اگر ہستی تو حر + جان مردم ہست مانند ہوا + چون بگرد آمیخت شد پردہ سما + مانع آید او ز دید آفتاب + چونکہ گردش رفت شد صافی و تاب + حاصل آنکہ کم مکن ای بے سرور + صیقلے واللہ اعلم بالصدور + باکمال تیرگی حق واقعات + مینمودت تا روی راہ نجات + المعنی فرماتے ہین کہ تو اگر بظاہر لوہے کیطرح تیرہ صورت ہے لیکن اسکی صیقلی کر پھر کہتا ہون صیقلی کر صیقلی تو دل تیرا آئینہ پر صور ہو جاے اور ہر طرف اُسمین صورتین ملیح و سیمبر نظر آئین اور ابتدا آئینہ کی سکندر کیوقت مین لوہے سے ہوئی بھی ہو آہن اگرچہ تیرہ و بے نور تھا صیقلی نے اُس تیرگی کو اُس سے دور کر دیا یہ اشارہ اسی بنیاد آئینہ سے ہو چنانچہ بعض کے نزدیک آہنہ ہے منسوب بآہن جب صیقلی اسنے دیکھی اور صورت اسکی اچھی ہو گئی تب اُسمین صورتین دیکھ سکے ایسے ہی یہ تن خاکی اگرچہ غلیظ و تیرہ ہے تو بھی اسکی صیقل کر کہ صیقل گیرہ ہو تو اُسمین شکلین غیبی ظاہر ہون اور عکس حور و ملک کا اُس سے چمکے اور صیقل اُسکی عقل ہے کہ حق تعالے نے تجکو دی ہے جس سے دل کے ورق روشن ہوتے ہین لیکن تونے تو اے بے نماز ناپاک اس صیقلی کو باندھ رکھا ہے اور حرص وہوا کے دونون ہاتھ کھول دیے ہین اگر اس ہوا پر قید رکھی جاے اور اسکو مقید کیا جائے تب صیقلی کا ہاتھ کھلے اسے افسوس کہ وہ آہن کہ آئینہ غیبی ہوتا اور ساری صورتین اُس سے حاصل ہوتین تونے

اُسکو تیرہ کیا کہ زنگ اُسکی ذات تک پہونچا دیے بس اللہ تعالے نے جو فرمایا ہے یسعون فی الارض الفساد کوشش کرتے ہین زمین مین از روے فساد کے اسکا مطلب یہی ہی جو تجھسے ظہور مین آیا کہ اچھی چیز کو بگاڑا خراب کیا یہی معنے تو فساد کے ہین خیر ابتک جو کچھ کیا کیا اب مت کر تو نے آپ کو گدلا کیا اس سے زیادہ مت کر اور نہایت لوٹ پوٹ کرکے گا دست اُٹھا تا صاف ہو جائے اور اکان تو ماہ و اختر کو اپنا طواف کرتے دیکھے جیسے حضرت یوسف نے سجدہ کرتے دیکھا تھا اُس سبب سے کہ آدمی ایسا ہی جیسے آبجو جب وہ گدلی ہو جائیگی تو قعر نہین معلوم ہوگا اور قعر ہی دُر و گوہر سے بھرا ہوتا ہے بس خبردار اگر تو حر ہی تو اسکو گدلا مت کر آپ فرماتے ہین کہ جان آدمی کی مثل ہوا کے ہے اور ہوا جب گرد سے آمیختہ ہوتی ہی تو آسمان کا پردہ بنجاتی ہی اور آفتاب کو نہین دیکھنے دیتی اور جبکہ گرد جاتی رہتی ہے تو صاف و خالص ہو جاتی ہی آپ فرماتے ہین ای بے سرور تو اس مزہ اور سرور سے واقف نہین حاصل اس تمامی گفتگو کا یہی ہی کہ تو سیقلی مین جہانتک ممکن ہی کمی مت کر اور اللہ سینون کے حال سے خوب واقف ہی اس شعر مین اقتباس ہی حصل مافی الصدور سے اور اللہ کا احسان دیکھ کہ باوصف ایسی کمال تیرگی کے تجکو خوابون مین دکھاتا رہا تا تو راہ نجات پر چلے الخلاف شرح مین اور اور دو مثنوی مین تیز کردی لکھا ہے مین تیرہ جانتا ہون لہذا تیرہ لکھا

**پھر بیان کرنا حضرت موسے کا اسرار فرعونیہ اور واقعات اُسکے جو غیب سے اُسکو ظاہر ہوئے تھے تا خدا تعالے سے کے خبیر ہونے پر ایمان لائے واللہ اعلم**

**قولہ** ز آہن تیرہ بقدرت مینمود + واقعاتے کہ در آخر خواست بود + تا نگنی کمتر تو آن ظلم و بدے + آن ہمیدیدی و بدتر میشدے + نقشہاے بد کہ در خوابت نمود + میرمیدی زان و آن نقش تو بود + ہمچو آن زنگے کہ در آئینہ دید + روے خود را زشت و بر آئینہ رید + کہ چہ زشتی لائق اینے و بس + زشتیم آن تو است ای کور خس + آن جفا بر روی زشت میکنی + نیست بر من زانکہ ہستم روشنی + گاہ میدیدی لبانت سوختہ + گہ دہان و چشم تو بردوختہ + گاہ حیوان قاصد خونت شدہ + گہ سر خود را بدندان دادہ + گہ نگون اندر میان آبریز + گہ غریق نیل خون آمیز تیز + گہ ز بامے اوفتادہ گشتہ پخت + گاہ در اشکنجہ د بستہ دو دست + گاہ دیدہ خویش در زنجیر و غل + گاہ بر مغزت زدندے چون دہل + گہ ندات آمد از بین چرخ نقی + کہ شقیے کہ شقی + گہ ندات آمد صریحے از جبال + کہ برو ہستی ز اصحاب شمال + گہ صداے آمدت از ہر جماد + تا ابد فرعون در آتش فتاد + گہ خطاب آمد ترا از ہر نبات + گشت مطرود ابد فرعون مات + زین بترہا کہ نمیگویم ز شرم + تا نگردد طبع معکوس تو گرم + اندکی گفتم تو ہم اے ناپذیر +

زاند کی دانی کہ ہستم من خبیر + خویشتن را کور میکردی ومات + تا نیندیشی جواب واقعات + چند بگریزی نک آمد پیش تو + کوری تو داد را ک مکر اندیش تو + ہین مکن زین پس فرا گیر احتراز + کہ ز بخشائیش در توبہ است باز + المعنی یعنے اللہ تعالےٰ اپنی قدرت سے وہ واقعات جو آخر مین ہونے والے تھے تیرے آہن عیر وسے تجکو دکھاتا رہا تو تیرا ظلم وبدی کچھ گھٹے تو وہ سب دیکھتا رہا اور بدتر ہی ہوتا رہا وہ صورتین بُری جو تجکو خواب مین معلوم ہوئین اُنسے تو بھاگتا رہا اور وہ سب تیری ہی صورتین تھین جیسے ایک زنگی نے آئنہ دیکھا اور اپنی صورت بد اسمین دیکھ کے آئنہ پر ہنگا کہ کیسا تو بدصورت ہے بس اے کورخس تو اسی لائق ہے کہ مین اپنی زشتی یعنے گُہ تیری ملک کرون تو وہ ظلم اپنی ہی صورت بد پر کرتا ہے مجھپر کچھ نہین ہے مین تو مثل آئنہ کے مصفا ومجلیٰ ہون کبھی تو دیکھتا رہا کہ تیرے لب جلگئے کبھی چشم ودہن سیے ہوئے دیکھے کبھی دیکھا کہ کوئی حیوان تیرے مارڈالنے کے درپے ہے کبھی اپنے سر کو درندہ کے دانتون مین دیکھا کبھی اوندھے مُنھ تو دریا مین گرا کبھی نیل خون آمیز مین غرق ہوا کبھی چھت سے گر کے پست ہو گیا کبھی شکنجہ مین آپ کو دونون ہاتھ بندھے دیکھا کبھی آپ کو زنجیر وطوق مین دیکھا کبھی ڈھول کیطرح اپنا سر کٹتے دیکھا کبھی تجکو آسمان پاک سے ندا آئی کہ تو شقی ہے پھر شقی پھر شقی کبھی تجکو پہاڑ سے صریح ندا ہوئی کہ جا تو اصحاب شمال سے ہے یعنے دوزخی کہ حشر کو بائین طرف عرش کے ہونگے اور اُدھر ہی دوزخ ہے کبھی ہر جماد سے تجکو صدا آئی کہ ابد تک فرعون دوزخ کا کندہ ہوا کبھی تجکو ہر نبات سے خطاب ہوا کہ فرعون مردود ومات ابد کا ہوا اسکے سوا اور بہت واقعات اُنسے بدترین کہ مین شرم سے نہین کہہ سکتا کہ تیری اُلٹی طبیعت ہے ایسا نہو تو گرم ہو جاے اور ہمکو قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشے کے ساتھ حکم ہے یعنے نرم بات کہو شاید وہ نصیحت مانے اور ڈرے مین نے تھوڑا اس سبب سے کہا تا تو جانے کہ مین خبیر ہون تو آپ کو کور ومات ہی کرتا رہا یہانتک کہ جواب ان واقعات کے نہ سوچے اور کچھ تدارک نہ کیا لیکن کبتک بھاگا رہیگا اب دیکھ تیری وہی کوری ومکر اندیشی تیرے ادراک کی تیرے سامنے آئی اب بھی کچھ نہین گیا ہے خبردار ہو جا اور بعد اسکے ان کامون سے احتراز کر کہ رحمت الٰہی سے دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے

## اس بیان مین کہ دروازہ توبہ کا ہمیشہ کشادہ ہے

قولہ توبہ را از جانب مغرب درے + باز باشد تا قیامت بر ورے + تا ز مغرب بر زند سر آفتاب + باز باشد اندر ان روے سرمتاب + ہشت جنت را ز رحمت ہشت در + یک در توبہ است زان ہشت اے پسر + نیمہ گہ باز باشد گہ فراز + وان در توبہ نباشد جز کہ باز + ہین غنیمت دار در باز است زود +

رخصت آنجا کش ز کوری ای حسود + پیش ازان کز قہر در بستہ شود + بعد ازان زاری تو کس نشنود + باز گرد از کفر واین در باز یاب + تا نگردی از شقاوت رو باب + المعنی دری امالہ در با بمعنی خلق یعنے توبہ کا ایک دروازہ جانب مغرب کے ہی کہ وہ قیامت تک مخلوق پر کھلا رہیگا جبتک مغرب سے آفتاب سر نکالیگا وہ کھلا رہیگا تو اُس سے سرمت پھیر ہشت جنت کے رحمت حق سے ہشت در ہین منجملہ اُنکے اے پسر ایک در توبہ کا ہی جنت کے آٹھون درون سے کھلتے بند ہوتے رہتے ہین اور دروازہ توبہ کا ہمیشہ کھلا رہتا ہی تو خبردار ہو ابھی دروازہ توبہ کا کھلا ہے اور غنیمت جان بس ای حسود اس کوری کو چھوڑ دے اور اپنا بستر وہان جما قبل اس سے کہ قہر خدا سے وہ دروازہ بند ہو جائے پھر تیری زاری کوئی نہین سنیگا بہتر یہی ہے کہ اس کفر سے باز آ اور اس در کو کھلا ہوا پاے تو بدبختی سے تو ردباب نہو جائے یعنے اس دروازہ سے دھکے دیکے نہ نکال دیا جائے

## کہنا موسے علیہ السلام کا فرعون سے کہ میری ایک نصیحت مان لے اور اُسکے عوض مین چار فضیلت مجھسے لے

قولہ ہین ز من بپذیر یک چیز و بیار + پس ز من بستان عوض آنرا چہار + گفت ای موسی کدامست آن یکے + شرح کن با من ازان یک اندکے + گفت آن یک کہ بگوئی آشکار + کہ خدائی نیست غیر از کردگار + خالق افلاک و انجم بر علا + مردم و دیو و پری و مرغ را + خالق دریا و کوہ و دشت وتیہ + ملکت اوبیحد و او بے شبیہ + حافظ ہر چیز و ہر کس ہر مکان + رازق ہر جا نور اندر جہان + ہم نگہدارندۂ ارض و سما + ہم پدید آرندۂ گل از گیا + مطلع او بر ضمیر بندگان + حاکم و جبار بر گردنکشان + او ست بر ہر پادشاہی پادشاہ + حکم او ریفعل اللہ ما یشا + گفت اے موسے کدامست آنچہار + کہ عوض بدہی مرا بر گو بیار + تا بود کز لطف آن وعدہ حسن + سست گردد چار میخ کفر من + بو کہ زان خوش وعدہ ہاے مغتنم + بر کشاید قفل کفر صد صنم + بو کہ از تاثیر جوے انگبین + شہد گردد در تنم آن زہر کین + یا ز عکس جوے آن پاکیزہ شیر + پرورش یابد دمی عقل اسیر + یا بود کز عکس آن جوہاے خمر + مست گردم بو برم از ذوق امر + یا بود کز لطف آن جوہاے آب + تازگی یابد بدن شورہ خراب + شورہ ام را سبزۂ پیدا شود + خارزارم جنت الماوی شود + بو کہ از عکس بہشت چار جو + جان شود از یاری حق یار جو + آنچنان کز عکس دوزخ گشتہ ام + آتش و در قہر حق آغشتہ ام + کہ ز عکس نار دوزخ ہمچو مار + گشتہ ام بر اہل جنت زہر بار + کہ ز عکس جوشش آب حمیم + آب ظلم کرد خلقا نرا ہشیم + من ز عکس زمہریرم زمہریر + یا ز عکس آن سعیرم چون سعیر + دوزخ درویش مظلوم کنون +

واے آن کو یابمش ناگہ زبون + موسیا باشد کہ بکشایم درے + وز فضیلتہات گردم باخبر + موسیا باشد
کہ یابم ما منی + وا رہم از کثرت ما و منی + ہین بگو با من کراست آن چار + کہ عوض خواہیم وادن بر شمار
المعنی حضرت موسے نے کہا مجھسے ایک چیز قبول کر اسپر یقین لا پھر مجھسے اُس ایک کے عوض مین چار
چیزین لے کہا اے موسے وہ ایک کون سی چیز ہے ذرا اُسکی شرح تو مجھسے کر کہا وہ ایک یہ ہے
کہ تو بر ملا کہے کہ سواے کردگار بر حق کے کوئی خدا نہین ہے خالق انجم و افلاک کا بلندی پر وہی ہے
اور مردم و دیو پری و مرغ کا اور خالق دریا و کوہ اور دشت و جنگل کا سلطنت اُسکی بیحد ہے اور
کوئی شبیہ اُسکا نہین حافظ ہر چیز اور ہر شخص اور ہر مکان کا رازق ہر جانور کا جو جہان مین ہے محافظ
زمین و آسمان کا گھاس نا چیز سے گل پیدا کرنے والا ضمیر و راز بندون پر مطلع اور رگردن کشون پر
حاکم جبار زبر دست ہر پادشاہ پر پادشاہی اور حکم اُسکا یفعل اللہ ما یشاء یعنے جو چاہے سو کرے
کیا مجال کوئی چون و چرا کرے کہا اے موسے وہ چار کون ہے جو تو مجکو عوض مین دیگا بتا اور لا مین تو سنون
شاید اُس وعدۂ خوب و حسن سے یہ جا بیجین میرے کفر کی جنمین جکڑا ہوا ہون شست ہو جائین اور
شاید اُن وعدون خوش و منضم سے یہ کفر سو صنم کا کہ مراد کثرت کفر سے ہے اسکا قفل کھلجائے شاید
چار سے مراد تیری چار جو بہشت سے ہو تو کیا عجب کہ نہر انگبین کی تاثیر سے وہ زہر کینہ کا جو میرے
تن مین پھیلا ہوا ہے شہد ہو جائے یا وہ جو نہر پاکیزہ شیر کی ہے اُسکے عکس سے دم بھر کو
میری عقل اسپر پرورش پائے یا وہ جو نہرین شراب کی ہین اُنکے عکس سے جو مجھ پر پڑے مست
ہو جاؤن اور لذت حکم سے بہ حاصل کرون یا وہ نہرین جو پانی کی ہین اُنسے یہ بدن شورہ تازگی پائے
اور اُسکے لطف سے کچھ اُسمین بچے اور اس شورہ مین سبزہ پیدا ہووے اور خارزار میرا
جنت الماوے ہو جائے اور شاید کہ عکس بہشت چار سو سے میری جان یاری حق سے یار و مددگار
ڈھونڈھے اور اُسکی یاری کو یار اپنا سمجھون جیسا کہ بالفعل عکس دوزخ سے آگ ہو رہا ہون اور
قہر حق مین لت پت ہون کہ عکس نار دوزخ سے مثل مار کے اہل جنت پر زہر سا برسا رہا ہون
یہ اُسی آب حمیم کی جوشش کا عکس ہے کہ آب ظلم نے میری مخلوق کی ہڈیان بوسیدہ کر دین دو قسم کا
عذاب دوزخ مین ہے سرد اور گرم وہ دونون باتین مجھ مین ہین کہ زمہریر کے عکس سے زمہریر ہون
اور اُس سعیر کے عکس سے سعیر ہون اتنا تو مین مظلوم و درویش کا دوزخ ہون واے اُسپر جسکو مین
عاجز و کمزور پالون اے موسے کیا عجب جو ایسا ہو کہ مین دروازہ اپنے دل کا کھول دون اور تیری
فضیلتون سے مین باخبر ہو جاؤن اے موسے شاید مین کوئی بیج کا مین پاؤن اور کثرت ما و من سے چھوٹ جاؤن

اب خبر دار ہو اور مجکو بتا کہ وہ چہار کیا ہین کہ آو مجکو عوض دینا چاہتا ہی انکی گنتی میرے سامنے کر

## بیان کرنا موسے علیہ السلام کا چار فضیلتین مزدوری ایمان فرعون مین

قولہ گفت موسے کا ولین آن چہار * صحتے باشد تنت را پائدار * آن علّتہا کہ در طب گفتہ اند * دور باشد از تنت ای ارجمند * ثانیا باشد ترا عمر دراز * کہ اجل دارد زعمرت احتراز * وین نباشد بعد عمر مستوی * کہ بنا کام از جہان بیرون روی * بلکہ خواہان اجل چون طفل شیر * نے ز رنجی کان ترا دارد اسیر * مرگ جو باشی و لے نز عجز و رنج * بلکہ بینی در خراب خانہ گنج * پس بدست خویش گیری تیشۂ * میزنی بر خانہ بے اندیشۂ * کہ حجاب گنج بینی خانہ را * مانع صد خرمن این یکدانہ را * پس در آتش افگنی این دانہ را * پیش گیری پیشۂ مردانہ را * بر کنی این خانۂ تن بیدریغ * تا مہت آید برون از زیر میغ * ای بیک برگے ز باغے ماندۂ * ہمچو کرمے برگش از رز راندۂ * چون کرم این کرم را بیدار کرد * اژدہاے جہل را این کرم خورد * کرم کرمے شد پر از میوہ درخت * ایچنین تبدیل گردد نیکبخت * المعنی

حضرت موسے نے کہا کہ اُن چارون سے پہلے تو صحت ہی کہ ہمیشہ تیرے تن کو حاصل رہیگی وہ علّتین اور بیماریان جو طب مین طبیبون نے بیان کی ہین اے ارجمند تیرے تن سے سب دور رہینگی دوسرے یہ کہ تیری عمر دراز ہوگی اجل تیری عمر سے بچتی رہیگی اور یہ بھی نہین ہوگا کہ بعد عمر مستوی اے طبعی کے جو ایکسو بیس برس کی مشہور ہی جہان سے تو ناکام ہو کے جائے یعنے تیرا جی نہ چاہے اور نکال دین بلکہ بشوق تمام تو خواہان اجل کا ہوگا جیسے بچہ دودھ کا خواہان ہوتا ہے نہ کسی رنج سے جو تجکو اسیر رکھے اور اُس سے مرگ کا خواہان ہو تو خود مرگ جو تو ہوگا لیکن نہ عاجزی سے نہ رنج سے بلکہ اپنے گھر خراب ہونے مین جو عبارت تن سے ہی گنج دیکھیگا اس سبب سے خود بسولہ اپنے ہاتھ مین لیکے بے اندیشہ اس گھر کو بگاڑیگا اسلیے کہ اس گھر کو حجاب اُس گنج کا دیکھیگا اور مانع سیکڑون خرمن دریتیم یکدانہ کا بس اس یکدانہ کو جو تیرے تصرف مین ہی آگ مین جھونک کے پیشۂ مردانہ اختیار کریگا کہ اس خانۂ تن کو بیدریغ کھوڈالیگا تا ماہ تیرا جو زیر میغ ہو رہا ہے اُسکی تحت سے نکل آئے ای غافل تو تو باغ سے صرف ایک برگ پر قناعت کیے ہوئے ہی اور کرم برگ خوار کیطرح ایک پتہ رز پر دوڑتا ہی اور اُسکے انگورون سے خبر نہین جب اُسکے کرم نے اس کرم کو بیدار کیا تو اُسنے اپنے اژدہا جہل کو کھا لیا جب جہل جاتی رہی تو وہی کرم برگ خوار کرم یعنے درخت پر میوہ انگور کا ہو گیا اگر تبدیل ہوگی تو ای نیکبخت ایسی ہوگی کرم بالکسر کیڑا اکرم بالفتح رز کرم بفتحتین بخشش *

تفسیر حدیث کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق تھا مین ایک خزانہ پوشیدہ

## غیر معروف پھر محبت آئی مجکو کہ پہچانا جاؤن مین پس پیدا کیا مین نے مخلوق کو

**قولہ** خانہ برکن کز عقیق این یمن + صد ہزاران خانہ شاید ساختن + گنج زیر خانہ است و چارہ نیست + پس زہدم خانہ مندیش و مایست + کہ ہزاران خانہ از یک نقد گنج + میتوان کردن عمارت بی ز رنج + عاقبت آن خانہ خود ویران شود + گنج از زیرش یقین عریان شود + لیک آن تو نباشد زانکہ روح + مزد ویران کردنستش آن فتوح + چون نکرد آن کار مزدش گشت لا + لیس للانسان الا ما سعی + دست خائی بعد ازان تو کای دریغ + اینچنین ماہی بد اندر زیر میغ + من نکردم انچہ گفتند از بہی + گنج رفت وخانہ و دستم تہی + حائل گنج و حجاب این خانہ بود + مانع صد خرمن این یکدانہ بود + خانہ و اجرت گرفتی و کری + نیست ملک تو بہ بیعی یا شرے + این کری را مدتی داد و اجل + تا در ینمدت کنی در وے عمل + **المعنی** تو اس خانۂ تن کو اجاڑ کسواسطے کہ اس یمن مین ایسا ایک عقیق ہے جس سے لاکھون خانے بنا سکتا ہے اور وہ عقیق روح ہے جسکو ہر قسم کی قوت ہے جاہے جیسا خانہ بنا لے مثلاً خزانہ گھر کے نیچے دبا ہے اور کچھ بن نہین پڑتا جس سے وہ ملے تو گھر کے ڈھانے سے مت ڈر اور مت رک کسواسطے کہ جب وہ نقد ہاتھ آجائیگا تو اسکے ایک نقد سے ہزارون خانے بے رنج عمارت کر سکتا ہے اور انجام اس خانہ کا یہ کہ خود ویران ہوگا جاہے تو اسکو ڈھایا نہ ڈھا اور وہ خزانہ جو اسکے نیچے ہے ظاہر ہوگا لیکن وہ تیری ملکیت نہین ہوگا روح کی ہوگا وہ اسکی مزدوری ہے کہ اسنے اس خانہ کو ویران کیا ہے بس وہ گنج مخفی بھی اسی کی ملک ہے اگر تو اسکو فنا کرتا تو تجکو ملتا اسواسطے کہ اللہ تعالے نے لیس للانسان الا ما سعی فرمایا ہے نہین ہے واسطے انسان کے مگر جو کچھ اسنے کوشش کی بس تو نے اس کام کو نہین کیا ہے تیری مزدوری بھی لا و نیست ہوئی و اضح ہو کہ انسان مین جو جلوہ ذات الٰہی کا ہے وہی گنج مخفی ہے اور روح اسکا جز بس جز اپنے کل سے ملجائیگا پھر تو ہاتھ کاٹیگا اور کہیگا ہائے افسوس ایسا ماہ اس ابر کے نیچے چھپا تھا مجکو جو میری بہتری کی بات بتائی مین سنے نہین کی خزانہ گیا اور میرا گھر بھی خالی رہگیا اور ہاتھ بھی فی الحقیقت یہ خانہ ہی مانع اور حجاب گنج کا تھا اور یہ ایک دانہ تن باز دارندہ سیکڑون خرمن سے ہوا تو نے بھی یہ گھر کرایہ اور اجرت پر لیا ہے تیری ملک نہین جو بیع وشرے سے ہو مثل کرایہ کے تجکو بھی ایک مدت دی ہے اور اجل موعود کہ اس مدت اور اجل مین اپنا عمل اسمین کرے **قولہ** پارہ دوزی میکنی اندر دکان + زیر این دکان تو نہانی دو کان + ہست این دکان کرائی زود باش + تیشہ بستان و تکش را بخراش + تا کہ تیشہ ناگہان بر کان نہی + از دکان و پارہ دوزی وا رہی + پارہ دوزی چیست خورد آب و نان + میزنی این پارہ بر دلق گران +

ہر زمان میدرد این دلق تنت + پارہ بروی میزنی زین خوردنت + ای ز نسل پادشاہ کامگار + باخود آ زین پارہ دوزی ننگ دار + پارہ برکن ازین قعر دکان + تا برآرد سر بہ پیش تو دو کان + پس ازان کین مہلت خانہ کری + آخر آید برنخوردہ ز و بری + پس ترا بیرون کند صاحب دکان + دین دکان را برکند از روی کان + تو ز حسرت دست بر سر میزنی + گاہ ریش خام خود برمیکنی + کای دریغا آن من بود این دکان + کور بودم برنخوردم زین مکان + ای دریغا گنج را بگذاشتیم + آبجوان را بخاک انباشتیم + ای دریغا بود ما را برد باد + یا ابدیا حسرتا شد للعباد + ای دریغا ای دریغا ای دریغ + ماہ من پنہان بماندہ زیر میغ + المعنی پارہ دوز جوتیان گانٹھنے والا کری بکاف عربی کرایہ فرماتے ہین تو اس دکان مین پارہ دوزی کرتا ہے اور اسکے نیچے دو کانین زر و سیم کی چھپی ہوئی ہین یہ دکان کرایہ کی تیرے پاس ہی بس جلدی کر اور بسولہ لیکے اسکی جڑ کو کھود شاید ناگہان تیشہ تیرا کان پر جا لگے تو دکان اور پارہ دوزی دونون سے چھوٹ جائے آپ فرماتے ہین پارہ دوزی کیا ہی یہی خورش تیری آب و نان جسکے پارے اس دلق گران پر لگاتا ہی دلق گران تن اسلیے کہ یہ دلق تیرے تن کی ہر وقت پھٹتی رہتی ہے اور تو اس خورش سے اسپر ٹکڑے چڑھاتا ہی اے غافل تو تو نسل پادشاہ کامگار یعنے آدم علیہ السلام سے ہی ہوش مین آ اور پارہ دوزی سے شرما تو اس دکان کے قعر سے کوئی پارہ اُکھیڑ تو وہ دونون کانین تیرے سامنے سر نکالین پھر جب ایسا نہ کیا اور مہلت خانہ کرایہ کی آخر ہوگئی تو برنہ خوردہ یہان سے لیجائیگا ویسا ہی ہاتھ کا ہاتھ مین رہجائیگا پس تجکو صاحب دکان نکال دیگا اور اس دکان کو جو روے کان پر ہی کھود ڈالیگا تو تیرا ایسا حال دیکھنے مین آئیگا کہ کبھی حسرت سے سر پیٹتا ہی اور کبھی ریش خام اپنی اُکھیڑتا ہی کہ ہاے افسوس یہ دکان میری ملک تھی مین اندھا تھا کہ اس مکان سے متمتع نہوا ہاے افسوس مین نے خزانہ کو اپنے ہاتھ سے کھویا اور آبحیوان کو خاک سے پاٹا ہاے افسوس میری بود و ہستی سب برباد ہوئی اور ابد تک یا حسرتا للعباد کا مصداق ہوا ہاے افسوس ہاے افسوس افسوس میرا ماہ بادل ہی مین چھپا رہا

## غرہ ہونا آدمی کا اپنے ذکا اور تصورات طبع پر اور نہ ڈھونڈھنا علم غیب کہ علم انبیا علیہم السلام کا ہی

قولہ دیدم اندر خانہ من نقش و نگار + بودم اندر عشق خانہ بیقرار + بودم اندر خانہ حیران و نزار + لابدانہ معنی شدم من عور و زار + عشق خانہ در دل من کار کرد + لاجرم از گنج ماندم دور و فسرد + بودم از گنج نہانی بیخبر + ورنہ دستنبوے من بودی تبر + آہ گر داد تبر دادا دمے + این زمان غم را تبرا دادمی

چشم را بر نقش سے اندا ختیم + ہمچو طفلان مشتغلے باختیم + بس تلو نعت آن نعیم کا بہار + نہ تو عقلی خانہ پر نقش و نگار + در الٰہی نامہ نبس اندر رز کرد + کہ برآر از دودمان خویش گرد + المعنی حکیم سنائی تو رلوا و معروف برہنہ دستنبو کوئی چیز سونگھنے کی جو مثل میوہ اور گل وغیرہ کے ہاتھ مین رکھین تبر ہندی کلھاڑی فرماتے ہین ہم نے ایک خانہ مین نقش و نگار دیکھے کہ اس خانہ کے عشق مین بیقرار تھا مین اس خانہ مین حیران و نزار ہوکے رہگیا لابد معنی سے برہنہ اور بیکار رہو ا اُس خانہ ہی کا عشق میرے دل مین کارگر ہو گیا لاجرم گنج سے دور اور فرد رہا میری دانست مین خانہ مراد جسم سے ہے اور اس گھر مین جو گنج چھپا ہوا تھا اس سے بیخبر تھا اگر خبر ہوتا تو بجاے دستنبو کے میرے ہاتھہ مین تبر ہوتا اور ہاے اُس تبر کا مین حق ادا کرتا یعنے جو حق کھودنے کا تھا ویسا کھودتا تو اسوقت مین غم پر تبرا کرتا میری آنکھ ہمیشہ نقش پر پڑتی رہی بچون کی طرح اسی نقش کے کھلونے سے کھیلتا رہا اور اسی سے عشقبازی کرتا رہا حکیم الٰہی یعنے حضرت سنائی نے کیسا اچھا کہا ہے کہ تو طفل ہے اور تن تیرا پر نقش و نگار ایک خانہ ہے کہ اسکے نقش و نگار مین تو مشغوف و مصروف ہے اور علی ہذا الٰہی نامہ مین بہت نصیحتین کی ہین کہ جہانتک ہوسکے اس دودمان تن کی دھول اُڑا اور خراب کر الخلاف شرح مین فرد کو عمز دا اور گرد کو کز تبر کو بر تبرا کو تبیرا بس کو پس لکھا ہے

## شرح کرنا حضرت موسے کا تیسرے وعدہ کی

**قولہ** بس کن اے موسے بگو وعدہ سوم + کہ دل من زضطرابش گشت گم + گفت موسے آن سوم ملک دوتو + دو جہانی خالص از خصم و عدو + بیشتر زان ملک کاکنون داشتے + کان بد اندر جنگ واین در آشتی + آنکہ در جنگت چنان ملکت دہد + بنگر اندر صلح چون خوانت نہد + آن کرم کاندر جفا انہات داد + در وفا بنگر چہ باشد افتقاد + گفت ای موسی چہارم چیست زود + باز گو صبرم شد و حرصم فزود + گفت چارم آنکہ مانی تو جوان + موی ہمچون قیر و رو چون ارغوان + رنگ و بو در پیش ما بس کاسدست + لیک تو پستی سخن کردیم پست + انتخار از رنگ و بو و از مکان + ہست شادی و فریب کودکان + المعنی فرعون نے کہا اے موسے اس گفتگو سے بس کرو اور تیسرا وعدہ بتاؤ کہ وہ کیا ہے اسواسطے کہ میرا دل اُسکے سُننے کے اضطراب مین بیخود ہے حضرت موسے نے کہا وہ وعدہ دوہرے ملک کا یعنی دونون جہان اور خالص خصم و عدو سے یعنے بے کھٹکے زیادہ اس ملک سے جو ابتک تیرے قبضہ مین تھا کہ وہ ملک جنگ کا تھا اور یہ جو مین کہتا ہون آشتی کا ہوگا یعنے تو مالک ملک سے باغی و طاغی رہا اور اسنے اس حال مین بھی ملک دیا اب ذرا سوچ کہ جو جنگ کے حال مین ایسا ملک تجکو دے تو صلح کے حال مین

ایسا خوان تیرے سامنے لگائیگا وہ کرم کہ تو جفا کرے اور وہ ایسی چیزین عالی تجکو دے پھر غور کرکہ وفا
کرنے مین کون سی چیز ہے تجھسے مفقود رکھیگا اور نہ دیگا کہا آے موتے اب چوتھی کون سی چیز ہے وہ بھی بتاؤ
اور جلدی بیان کر دکہ صبر میرا جاتا رہا اور حرص اُسکے سُننے کی بڑھی ہوئی ہے کہا چوتھی چیز یہ ہی
کہ تو ہمیشہ جوان رہیگا بال تیرے مثل قیر کے جو ایک روغن سیاہ رنگ ہے رہینگے اور رخسار تیرے
مثل ارغوان کے سرخ نہ وہ سفید ہون نہ یہ زرد اگرچہ رنگ و بو ہمارے سامنے نہایت کھوٹی چیز ہی
ع کہ گاہے باشد و گاہی نباشد + لیکن تو پست ہے تیری پستی پر لحاظ کرکے ہمنے بھی پست بات
کہی رنگ و بو مکان پر فخر کرنا یہ شادی و فریب لڑکون کا ہے نہ عاقل بالغ کا لڑکے ان
چیزون کی خوشی بہت کرتے ہین اور انکے فریب و دھوکہ مین آجاتے ہین حال آنکہ تینون
ناپائدار ہین الخلاف فرح مین خالص کو خاص خوانت کو خوانند

## بیان حدیث کا کلموا الناس علی قدر عقولہم کلام کرو لوگون سے موافق اندازہ انکی عقلون کے

قولہ چونکہ با کودک سروکارم فتاد + پس زبان کودکان باید کشاد + کہ برو کتاب تام غت غم +
یا مویز و جوز و فستق آورم + جز شباب تن نمیدانی بگیر + انجوا بی راہگیر ایحر شعیر + ہیچ آثر نگے نیغد
بر رخت + تازہ ماند این شباب فرخت + بی نشان پیریت آرد برو + نے قد چون سرو تو گردد دوتو +
نے شود زور جوانی از تو کم + نے بدندانہا خللہا یا الم + نے کمی در شہوت و طمث و بعال + کہ زنان را آید از
ضعف ملال + نے شود مویت سفید و پشت خم + لیک خوشتر لحظہ لحظہ دمبدم + آنچنان بکشاید ت فر شباب +
کہ کشود آن مژدہ بر عکاشہ باب + المعنی کتاب بروزن عتاب بمکتب مویز انگور جوز اخروٹ فستق
معرب پستہ شعیر جو آثر تنگ ہندی جھری طمث جماع بعال رجولیت عکاشہ یہ ایک صحابی جلیل القدر
تھے ایک دن آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت سے ستر آدمی ہین کہ بحساب جنت کو جاینگے
عکاشہ نے کہا یا رسول اللہ دعا کرو کہ مین بھی اُن ستر سے ہون فرمایا تم انہین داخل ہو لیکن اس
نقل کو کلام مولانا رح مین کچھ دخل نہین ہے اب حضرت مولانا رح فرماتے ہین کہ حدیث شریف ہی
کلموا الناس علے قدر عقولہم سو مجکو بھی سروکار ایک لڑکے سے پڑا بس مجکو بھی اُسکے موافق باتین کرنا چاہیین
چنانچہ باپ اپنے لڑکے کو پھسلاتا ہی کہ تو مکتب کو جا مین تیرے لیئے چڑیا لاؤنگا یا انگور و جوز اور پستے
ایسے ہی مین بھی تجھے پھسلاتا ہون کہ تو بھی سوائے شباب تن کے اور نہین جانتا یہی چاہتا ہے کہ جوان
ہی رہون بس اے خر شعیر یعنی جو کے عاشق یہ جوانی مین تجکو دیتا ہون لے کہ نہ کبھی تیرے منھ پر
جھری پڑیگی نہ یہ شباب فرخ تیرا کبھی پژمردہ ہوگا ہمیشہ تازہ رہیگا نہ نشان پیری کے جو سکے دن

شکن چہرے کی ہی تیرے چہرہ پر ظاہر ہون نہ قد راست چون سرو تیرا ٹیڑھا ہو گئے نہ تیر از ور جوانی ٹوٹے نہ تیرے
دانتون مین کوئی خلل یا دکھ ہوئے نہ تیری اشتہا مین کمی ہو نہ جماع ور جو لیست مین کہ عورتین تیرے
ضعف سے ملول ہون نہ تیرے بال سفید ہون نہ کمر جھکے لیکن لحظہ لحظہ دمبدم یہ خوبی و ستر اس
شباب کی ایسی تمکو کشادہ و شگفتہ کرے جیسا کہ اُس مژدہ نے جو داستان بعد مین مذکور ہے عکاشہ پر
دروازہ کشود کا کھول دیا تھا الخلاف شرح مین زور جوانی کو روز لکھا ہے

## تفسیر اس حدیث کی من بشرنی بخروج الصفر بشرتہ بالجنۃ جو کوئی بشارت دے مجکو نکل جانے ماہ صفر کی مین اُسکو بشارت جنت کی دیتا ہون

قولہ احمد آخر زمان را انتقال + در ربیع اول آمد بے جدال + چونکہ واقف شد دلش از وقت نقل + عاشق آن وقت گردید او بعقل + چون صفر آمد بشد شاد از صفر + کہ پس این ماہ میسازم سفر + ہر شبے تا روز زین شوق ہدی + او رفیق راہ اعلے میزدی + گفت ہرکس کہ مرا مژدہ دہد + چون صفر پا از جہان بیرون نہد + کہ صفر بگذشت و شد ماہ ربیع + مژدہ ور باشم مر اور او شفیع + چون صفر بر بست بار و ماہ نو + گشت پیدا بر فلک با تاب و ضو + گفت عکاشہ صفر بگذشت و رفت + گفت کہ جنت ترا اے شیر زفت + دیگرے آمد کہ بگذشت این صفر + گفت عکاشہ ببرد از مژدہ بر + پس رجال از نقل عالم شادمان + وز بقایش شادمان این کودکان + چونکہ آب خوش ندید آن مرغ کور + پیش او کوثر نماید آب شور + ہمچنین موسے کرامت میشمرد + ہم بدنیسان بقدم رہ می سپرد + کہ نگردد صاف اقبال تو درد + ہم نگردد اطلس بخت تو بُرد + ہرچہ خواہی یابی از بخت جوان + شادمان مانی نگردی ناتوان + گفت احسنت نکو گفتی ولیک + تاکنم من مشورہ با یار نیک + المعنی اطلس جامۂ ابریشمی بے نقش سادہ برد بالضم جامۂ مخطط اسی مژدہ عکاشہ کے بیان مین یہ بیان ہی کہ حضرت احمد پیغمبر آخر الزمان کا انتقال ربیع الاول مین ہوا اُسمین کچھ جھگڑا نہین گو تاریخ وفات مین اختلاف ہے اور جب دل اُنکا اپنی نقل یعنے دنیا سے حضور حق مین جانے سے واقف ہوا تو بمقتضاے عقل عاشق اُسوقت کا ہوا ہر گاہ ماہ صفر آیا تو نہایت خوشی ہوئی کہ بعد اس مہینے کے مین سفر کرونگا ہر رات صبح تک اس ہدایت کے شوق مین یہی کہتے تھے اللھم انت الرفیق الاعلے اے بار خدایا تو ہی رفیق اعلے ہے نہ غیر فرمایا کہ جو کوئی مجکو یہ خوشخبری سُنائے جبکہ صفر جہان سے گذر جائے کہ صفر گذر گیا اور ربیع کا چاند ہوا تو وہ مجھسے مژدہ پائے اور مین اُسکا شفیع محشر مین ہوؤنگا جب صفر نے سفر کیا اور ماہ نو فلک پر روشنی و نور کے ساتھ ظاہر ہوا تو حضرت عکاشہ نے اول آکے خبر دی کہ صفر گذر گیا اور ربیع آگیا

کہا ای شیر سطبر تیرے واسطے جنت ہی اور ایک شخص آیا کہ یہ ماہ جو صفر کا تھا ہو چکا عکاشہ نے کہا کہ اس
مژدہ کو ایک مژدہ بر لیگیا اب مقولات مولانا رح کے ہین ایسے ہی جو مرد خدا کے ہین اس عالم
سے نقل کرنے مین شادمان ہوتے ہین اور یہان کے رہنے سے ترسکے خوش ہوتے ہین اسیلیے کہ
جس مرغ کورنے آب خوش نہین دیکھا ہے اسکے نزدیک آب شوری کوثر ہے القصہ حضرت موسے
اسی قسم کی کرامتین اسکے سامنے بیان کرتے تھے اور ایسے ہی راہ بے قدم چلتے تھے یعنے بے تردد
دواود وش تجکو یہ سب ملجائیگی اور مین چاہتا ہون کہ تیرا اقبال صاف مکدر نہووے اور اطلس
تیرے بخت کا ابھی سادہ ہی ایسا نہو کسی صورت کے خطوط اُسپر کھینچکے برد نہو جائے جو کچھ چاہے
اپنے بخت جوان سے پاوئے خوش رہے کبھی ضعیف و ناتوان نہوئے فرعون نے کہا احسنت بہت
ہی اچھی بات تو نے کہی لیکن تامل کر کہ مین اسکا مشورہ کسی یار نیک سے کر لون الخلاف شرح مین
سفر کو بسفر رجال کو رحال نقل کو عقل لکھا ہی

## مشورہ کرنا فرعون کا آسیہ سے موسے علیہ السلام پر ایمان لانے مین

قولہ باز گفت او این سخن با آسیہ + گفت جان افشان برین ای دل سیہ + بس عنایتہا ست
تن اینمقال + زود دریاب ای شہ نیکو خصال + وقت کشت آمد زہے پر سود کشت + این بگفت و
گریہ کرد و گرم گشت + بر جہید از جا و گفتا بخ لک + آفتابے تاج گشتنت اے کلک + عیب کل را خود بپوشاند
کلاہ + خاصہ چون باشد کلہ خورشید و ماہ + ہمدران مجلس کہ بشنیدی تو این + چون نگفتی آری و صد
آفرین + این سخن در گوش خورشید ار شدے + سرنگون بر بوے این زیر آمدے + ہیچ میدانی
چہ وعدہ است و چہ داد + میکند ابلیس را حق افتقاد + چون بدین لطف آن کریمت باز خواند + ای عجب
چون زہرہ ات برجاے ماند + زہرہ ات ندرید تا زان زہرہ ات + می رسیدی در دو عالم بہرہ ات +
زہرہ کز بہر حق او بر درد + چون شہیدان از دو عالم برخورد + غافلی ہم حکمتست و نعمت ست +
تانہ پرو زود سرمایہ ز دست + غافلی ہم حکمتست و این عمی + تا بماند لیک با اینقدر چرا + المعنی بخ بمعنی
خوشا اور جب کوئی چیز خوش آتی ہے تو کہتے ہین کلک بفتحتین شوم و نامبارک کل ہندی گنجا
افتقاد مہربانی کرنا اور گمی ہوئے کو ڈھونڈھنا آسیہ نام فرعون کی بی بی کا کہ مسلمان تھین اور
مریم و حوا اور حضرت خاتون جنت کی طرح شمار مین آتی ہین الحاصل اول فرعون نے آسیہ سے
مشورہ کیا اور اُنسے یہ بات سنتے ہی کہا ای سیہ دل اس بات پر جان قربان کر دے تیرے ایسے
نصیب کہان یہ تمن جو موسے کے کلام کی ہے امین بہت بہت عنایتین ہین وہ تجکو اسے نیک خصال ملتی ہین

جلدی نے تامل مت کر تیرے بونے کا وقت آگیا اور عجب ہے سود گشت تجکو ملتا ہی یہ کہا اور رونے لگین
اور ذوق شوق سے گرم ہو گئین اپنی جگہ سے اچھل پڑین اور کہا گنج تک کیسی اچھی بات تیرے حق مین ہی
کہ ای شوم نامبارک آفتاب تیرا تاج بنتا ہی گنج کے عیب کو خود ہی کلاہ چھپا دیتی ہی اور خاصۃً جب ماہ و خورشید
کلاہ ہون تو کیا کہنا تجکو تو لازم تھا جس مجلس مین تو نے یہ بات سنی تھی اسی وقت آرے کہا ہوتا اور
مان لیا ہوتا پھر کیون نہ مانا نہ تحسین و آفرین کی یہ وہ بات ہے کہ اگر خورشید کے کان مین پڑتی تو
اسکی بو پر سجدہ کرتا ہوا نیچے آتا کچھ جانتا ہی کہ یہ کیسا وعدہ ہی اور کیسی خدا کی دین ہے ایسا ہے کہ گویا
ابلیس مردود مرجوم پر حق تعالے مہربانی کرتا ہی اور اُس گے بہکے کو پھر ڈھونڈھتا ہے مجکو یہ بڑا تعجب ہی کہ
جب اُس کریم نے ایسے لطف سے تجکو پھر بلایا تو مارے وجد و خوشی کے تیرا زہرہ کیون نہ پھٹ گیا کیسے قایم
رہا کاش زہرہ تیرا نہ پھٹتا اگر پھٹ جاتا تو دونون جہان سے تو بہرہ مند ہوتا اسلیئے کہ جو زہرہ
خدا کے واسطے پھٹ جاتا ہی تو شہیدون کی طرح دونون جہان سے متمتع ہوتا ہے غافلی دنیا کی حکمت
بھی ہی اور لغمت بھی ہے حکمت اس نظر سے کہ اگر غافلی نہو تو دنیا کا کام نہ چلے اور اگر ہر دم فکر و رنج عقبے
مین گھسا رہے تو زندگی محال اسواسطے غافلی پیدا کی گئی تا جلدی سرمایہ زندگی کا نہ اُڑ جائے کیھسم
کہتے ہین غافلی اور یہ اندھا پن اگرچہ حکمت ہی جبتک کہ یہان رہی لیکن اس حدتک بھی نہین رہنا چاہیے
جیسا کہ آیندہ مذکور کیا **الخلاف** شرح مین کشت بکاف تازی کو گشت بکاف فارسی دونون جگہہ
لکھا ہی **قوله** لیک نے چند انکہ ناسوری شود + زہر جان و عقل رنجوری شود + خود کہ یابد این چنین بازار
را + کہ بیک گل میخری گلزار را + دانہ را صد درختستان عوض + حبہ را آمدست صد کان عوض + کان
لتہ دادن آن حبہ است + تاکہ کان اللہ لہ آید بدست + زانکہ این ہوئی ضعیف بیقرار + ہست
شد زان ہوے رب پایدار + ہوے فانی چونکہ خود با او سپرد + گشت باقی دائم و ہرگز نمرد + ہمچو قطرہ
خائف از باد و زخاک + کہ فنا گردد بدین ہر دو ہلاک + چون باصل خود کہ دریا بود جست + از تف
خورشید باد و خاک رست + ظاہرش گم گشت در دریا ولیک + ذات او معصوم و پا برجاست نیک +
این بدہ اے قطرہ خود را بے ندم + تا بیابی در بہاے قطرہ یم + ہین بدہ ای قطرہ خود را این شرف +
در کف دریا شو ایمن از تلف + خود کرا آمد چنین دولت بدست + قطرہ را بحری تقاضا گر شدست +
چون تقاضا میکند دریا ترا + پس چہ استادی و درماندی بلا + **المعنی** یعنے غافلی کی کیفیت تو تونے
سنی لیکن اتنی غافلی بھی اچھی نہیں کہ ناسور ہو جائے اور جان کے حق مین زہر بنے اور عقل
کو رنجور بنانے کے بجلا ہتا تو ایسا بازار کسکو ملتا ہے جہان کی خرید فروخت ایسی کہ ایک

گل کے بدلے ایک گلزار خریدے اور ایک دانہ کے عوض سیکڑون درخت ستان ستان کلمہ کثرت کا ہے
بس اسکو بھی اور سیکڑون بھی خیال کرو اور ایک حبہ کے مقابل مین سیکڑو نکا اور وہ حبہ کا دینا کیا ہے
کان للہ یعنے اللہ کا ہوجانا اور اسکا حاصل کیا کان اللہ لہ کہ اللہ اسکا ہوجاتا ہے اس سبب سے
کہ یہ تیری ہویت اے ہستی ضعیف وبیقرار برسفر آمادہ اسی پروردگار قائم دائم کی ہستی سے ہست ہوئی ہے
جب تونے اپنی ہو فانی کو اُسکے حوالہ کردیا تو وہ باقی ہے یہ بھی باقی ہوگئی اب ہرگز اسکو موت نہین ہے مرے
بے جیسے قطرہ کہ باد و خاک دونون سے ڈرتا ہے اسلیے کہ انھین دونون سے ہلاک و فنا ہوتا ہے اور جب
اپنی اصل مین کہ دریا ہے کود پڑا تو گرمی خورشید باد و خاک سے جو اسکی دشمن تھی چھوٹ گیا ظاہر ہے تو
اُسکا دریا مین گم کیا لیکن ذات اُسکی پاک معصوم ہوگئی اور خوب جیسی تھی ویسی ہی قائم بدستور یہ نتیجہ
اُس تمہید کا ہے اشیہ سے کہ خبردار اے قطرے آپ کو حوالہ دریا کے کردے بے پچھتا دیکے تجھکو
خسارہ ہی کیا ہے تو قطرہ کے بدلے دریا پائیگا پھر خبردار ہو اے قطرے آپ کو یہ شرف دے کہ آپ کو
دریا کے ہاتھ مین دیدے تو تلف سے بچنت رہے کسکی ایسی قسمت ہوئی کہ بحر قطرے کو تقاضا کرکر کے
بُلائے اور جب دریا تقاضا کرکے بُلائے تو کیون کھڑا ہے اور دور ماندہ ہو رہا ہے کو دکیون
نہین پڑتا الخلاف شرح مین لہ کو کہ دائم کو دائم ہلا کو بلا لکھا ہے قولہ اللہ اللہ زود بفروش
وبخر + قطرۂ دہ بحر پر گوہر ببر + اللہ اللہ ہیچ تاخیرے مکن + کہ زبحر لطف آمد این سخن + اللہ اللہ
زود بشتاب وبجہ + چونکہ بحر رحمتست این نیست جو + اللہ اللہ گوی شو بیدست وپا + تا شود
چوگان موسی پاترا + اللہ اللہ تو گمان بد مبر + برچنین انعام عام ای بیخبر + اللہ اللہ زود دریاب
ایلفتی + تا نگردی در غلط بینے فنا + اللہ اللہ ترک کن ہستی خود + چونکہ خواندستت برو ای
معتمد + اللہ اللہ زود تعجیل کن + برفروز از این اشارت بے سخن + اللہ اللہ تاکنون
گو باختی + گردن اندر معصیت افراختی + اللہ اللہ چون عنایت در رسید + بے توقف در وے
آمیز اے عنید + اللہ اللہ چونکہ عصیا نہاے تو + در نمے مالد بروبت شکر گو + اللہ اللہ چون
زفضلت راہ داد + سر بخاک پاے او باید نہاد + اللہ اللہ با چنین کفر دو تو + چون قبولت میکند
اکرام او + لطف اندر لطف او گم میشود + کاسفلی بر چرخ ہفتم میرود + این کہ یک بازی فتادت
بوالعجب + ہیچ طالب این نیابد در طلب + در پذیر این چار خلعت زود زود + تا بہ بینی در عوض
صد عز وسود + گفت با ہامان بگویم ای ستیر + شاہ را الزم بود رائے وزیر + گفت با ہامان مگو
این راز را + گو زکمپیری نداند باز را + المعنی اللہ اللہ تحسین وتعجب کے مقام پر استعمال کرتے ہین

پھیر زال پھر آسیہ کہتی ہین اللہ اللہ کیسی سراسر جیت کی خرید فروخت ہی جلدی آپ کو بیچ اور جلدی خرید کر
تجھکو ہار کیا ہے قطرہ دے اور دریا لے پر گوہر لے تعجب کہ تو دیر کیون کر رہا ہے اس بات مین جو بحر
لطف سے آئی ہی ذرا دیر مت کر اللہ اللہ جلدی دوڑ اور ڈھونڈھ یہ دریاے رحمت ہی ایسی ویسی نہر
نہین ہی اللہ اللہ تو تو اسکے لیے ایک گیند بید ست و پا بنجا تا چوگان موسے کا تیرے پانون ہوجاے
اور ایک دم مین کہان سے کہان پہونچا دے اللہ اللہ ایسے موقع پر بدگمانی کرتا ہے اور ایسے انعام
عام پر اے بیخبر اللہ اللہ اے جوان اس بات کو تو جلدی پہونچ اور لے ایسا نہو کہین اسی غلط بینی مین مرجاے
اللہ اللہ اپنی ہستی وخودی کو ترک کر اور جبکہ تجھکو بلایا ہی تو اے معتمد اُسی کے بھروسے پر چلا جا اللہ اللہ
دیر کیون کرتا ہے جو جلدی سے زیادہ جلدی ہے جلدی اُسکو عمل مین لا اور بے کلام اس اشارت
سے بر افروختہ اور روشن ہوجا اللہ اللہ ابتک اُلٹی ہی چالین چلتا رہا ہے اور گردن معصیت
مین اُٹھائے رہا ہی اللہ اللہ دیکھ تو اب کیسی عنایت پہونچی ہے بس اے سرکش بے توقف اُسمین
گھل ملجا اللہ اللہ یہ تیرے عصیان تجھکو چھوڑتے نہین کہ تو ظاہر شکر گو ہوئے اللہ اللہ جو اپنے
فضل سے اپنی طرف تجھکو راہ دی ہے تو تجھکو اُسکی خاک پا پر سر رکھنا چاہیے اللہ اللہ تیرا ایسا کفر
مضبوط دو بالا دُہرا مین حیران ہون پھر اُسکا اکرام کیسے تجھکو قبول کرتا ہے خود اُسکا لطف ہی اس لطف
مین گم ہوتا ہے کہ یہ اسفل کیسے چرخ ہفتم پر جاتا ہی خبردار ہو یہ ایک بازی عجیب تجھکو پڑ گئی ہے کہ کیسا
ہی طالب باطلب ہو ہرگز اپنی طلب مین ایسی نپائیگا اور تو تو طالب بھی نہین بے طلب یہ تیرے
نصیب تو دیر مت کر اور ان چارون خلعتون کو جلدی جلدی پہن لے تو اُسکے عوض مین سیکڑون
عزتین اور فائدے دیکھیگا یہ سب سُنکے فرعون نے کہا اے پردہ نشین مین ہامان سے کہونگا اسواسطے کہ بادشاہ
کو وزیر کی راے لینا لازم ہی کہا اُس سے یہ بھید مت کہ بھلا گنڈی بڑھیا باز کو کیا جانے جیسا کہ آیندہ مذکور ہی

## قصۂ باز پادشاہ وکمپیر زن

قولہ باز اسپیدی بکمپیرے دہی + او ببرد ناخنش بہر بہی + ناخنے کہ اصل کارست وشکار + کور کمپیری
ببرد کور وار + کہ کجا بودست مادر کہ ترا + ناخنان زینسان درازست اے کیا + ناخن ومنقار
و پرش را برید + وقت مہر این میکند زال پلید + چونکہ تتماجش دہد او کم خورد + خشم گیرد مہر ہا را بردرد
کہ چنین تتماج بختم بہر تو + تو تکبر مینمائی اے عتو + تو سزاے مرہمان ادبیر را + نعمت واقبال کے
سازد ترا + آب تتماجش دہد کاین را بگیر + گرنمے خواہی کہ نوشی این فطیر + آب تتماجش
نگیرد طبع باز + زال بتر تجد شود خشمش دراز + از غضب آن آتش سوزان برسرش +

زان فرو ریزد شود کل مغفرش + اشک ازان چشمش فرو ریزد ز سوز + یاد آرد لطف شاہ با فروز + زان دو چشم نازنین پر دلال + کہ ز چہرہ شاہ دارد صد کمال + چشم مازاغش شدہ پر زخم زاغ + چشم نیک از چشم بد با صد درد و داغ + المعنی تتماج بضم و جیم عربی نوع از آش ادبیرا مالہ ادبار فطیر آرد سرشتہ ضد خمیر تر تجیدن کوفتہ ہونا مغفر خود آہنی اشتیہ کہتی ہین ماں سے کہنا ایسا ہے جیسے ایک باز سپید کسی بڑھیا کو دیدے اور وہ بہتری سمجھ کے اُسکے ناخن کاٹ ڈالے جو اُسکی اصل کار و شکار کی چیز ہے اور یہ کبڑی بڑھیا اندھون کی طرح انکو کاٹ ڈالے کہ تیری ماں کیا ہو گئی اے کیا جنے تیرے ایسے ناخن لمبے لمبے بڑھا رکھے ہین اور سوائے ناخن کے چونچ اور پر بھی اُسکے کاٹ ڈالے اور یہ اُس زال پلید کی بڑے پیار کی بات ہوئی پھر جبکہ آش اُسکو دے اور وہ نہ کھائے تو غصہ ہوئے اور ساری محبتین چھوڑ دے کہ مین نے تیرے لیے کیا اچھا آش پکایا اور تو اے سرکش مارے تکبر کے اُس کو کھاتا نہین تو اُسی ادبار اور بدبختی کے لائق ہے جسمین تو تھا تجکو نعمت و اقبال کب خوش آئے پھر اُسکو آب اُس آش کا دے کہ یہ لے اگر تو یہ گندھا آٹا نہین چاہتا ہے تو اسکو پی جب طبیعت باز کی وہ پانی بھی نہ قبول کرے تو بڑھیا کا اس کوفت سے غصہ بہت ہی بڑھجاے اور مارے غضب کے وہ جلتا آش اُسکے سر پر ڈال دے جس سے مغفر اُسکا جو ٹوپی چرمی ہے اور مراد اس سے سر گنجا ہوجاے اب وہ روتا ہے اور آنکھین اُسکی سوز و گداز کے ساتھ اس سبب سے اشک بہاتی ہین کہ اُسکو لطف پادشاہ کا یاد ہوتا ہے اور اُسکے اُن دونون چشم نازنین پر کرشمہ سے جو پادشاہ کی صورت دیکھے ہوے اور اُس سے سیکڑون کمال حاصل کیے ہوئے ہین وہ چشم جو موصوف بصفت مازاغ البصر وما طغے ہے یعنے کما حقہ صورت پادشاہ کی بدون کم و زیادہ دیکھی ہے وہ چشم پر زخم زاغ ہوئی اور چشم نیک سے چشم بد سے درد و داغ پایا الخلاف شرح مین ہر جگہ کوز کو کوژ فطیر کو قطیر کل کو گل بکاف فارسی لکھا ہے

**قولہ** چشم دریا بسطتے کز بسط او + ہر دو عالم مینماید تار مو + گر ہزاران بحر در چشم رود + ہمچو چشمہ پیش قلزم گم شود + چشم بگذشتہ ازین محسوسہا + یافتہ از غیب بینی بوسہا + خود نمے یابم یکے گوشے کہ من + نکتۂ گویم ازان چشم حسن + ہمچکد آن آب محمود جلیل + میربودی قطرہ اش را جبرئیل + تا بمالد در پر منقار خویش + گر دہد دستور ریشش اے خوب کیش + باز گوید خشم کمپیر ار فروخت + فر نور صبر و حلم را نسوخت + باز جانم باز صد صورت تند + زخم بر ناقہ نہ بر صالح زند + صالح از یکدم کہ آرد با شکوہ + صد چنان ناقہ بزائد متن کوہ + دل ہمیگوید خموش و ہوش دار + ورنہ ورانید غیرت بود و تار + غیرتش راہست صد علم نہان + ورنہ سوزیدی بیکدم صد جہان + نخوت شاہی گر نقش جاے پند +

تا دل خود را ز پند او گر دبند + کہ کنم با رای ہامان مشورت + کوست پشت ملک و قطب مقدرت + مصطفےٰ را
رای زن صدیق رب + رای زن بوجہل را شد بولہب + عرق جنسیت چنانش جذب کرد + کان نصیحتہا
بپیشش گشت سرد + جنس سوی جنس صد پرہ پرد + بر خیالش بندہا را بر درد + المعنی بسطت و بسط
با لفتح فراخی تن با لفتح پشت پرہ بہ تشدید پر قلزم نام موضع جسکے کنارہ یہ دریا ہے اور وہ چشم
دریا بسط جسکو اوپر مازاغ کہا ہے دریا سے فراخ ہے اور ایسی فراخ جیمین دونون جہان ایسے معلوم
ہون جیسے ایکتار مو اگر ہزارون بحر اُسکی چشم مین گھس جائین تو جیسے چشمہ قلزم کے سامنے نیست و گم
ہے ایسے ہی یہ بھی نظر آئین وہ چشم ان محسوسات ظاہری سے گذری ہوئی ہے اور ایسی عزیز و مکرم
کہ غیب بینی جیسی چیز نے اُسکے بوسے شیرین لیے ہین کیا کرون کوئی گوشش ایسا نہین پاتا جس
سے ایک نکتہ بھی اُس چشم حسن و خوب کا بیان کرون اُس آنکھ سے ایسا آب محمود و جلیل ٹپکتا ہے
جسکا قطرہ اگر ملتا تو جبرئیل لیجاتے تا اپنے پر و منقار مین ملین مگر اُس صورت مین کہ اُس قطرہ سے
اجازت پائین اور وہ انکے پر و منقار کو لائق مالش کے سمجھکر اجازت دے بس اے خوب کیش اُس
آب کی عزت و حرمت کو قیاس کر باز کہتا ہے اگرچہ بڑھیا کے غصہ نے مجکو بر افروختہ کیا لیکن میرے
صبر و حلم کے فر نور کو نہین جلا پایا ہے پھر اس صورت کے جلانے سے میرا کیا بگاڑ میرے جان کا
باز صدہا صورتین ایسی پھر بنا یگا یہ تو ناقہ کے زخم لگاتی ہے نہ صالح کے کہ ناقہ جسم ہے صالح روح بس
صالح سلامت ہے تو کیا غم اُسکو تو یہ قوت ہے کہ اگر دم باشکوہ اپنا پہاڑ پر پھونکے تو ایکدم سے سیکڑون
ایسے ناقے پشت کوہ کی جنے حضرت صالح پیغمبر کی دعا سے حسب درخواست کفار کے ایک ناقہ
مع بچہ کے پہاڑ سے نکلا تھا قصہ اسکا مذکور و مشہور ہے پھر کفارون نے اُس ناقہ کی کونچین
ماروی تھین آپ فرماتے ہین دل میرا کہہ رہا ہے کہ خاموش ہو اور ہوش رکھہ نہین تو غیرت الٰہی
نے جان لے کہ تار و پود اسکا پھاڑ دین کہتا ہون نہین اُسکی غیرت مین بھی صدہا حلم پوشیدہ ہین ورنہ
دم بھر مین سارے جہان کو جلا دیتی غرض ہر چند آسیہ نے نصیحت کی لیکن غرور شاہی نے جگہ بند کی
گھیر لی تھی اُسکا ٹھکانا نہ تھا اسی سبب سے اسنے اپنے دل کو اُنکی نصیحت سے بند کیا اور یہ ٹھانا کہ مین
ہامان سے مشورہ کرون کہ وہ ملک کے لیے پشت اور میری مقدرت کا قطب ہے کہ اُسی سے میری
مقدرت قائم ہے جیسے چکی کے کلے اب جیسے کو تیسا ملیگا چنانچہ مولانا رح نے فرمایا کہ جناب مصطفےٰ کے
مشیر صدیق رب تھے ابوجہل کا مشیر ابولہب کہ اندونون کی جنسیت کی رگون نے ایسا باہم جذب کیا
کہ آسیہ کی نصیحتین گرم سب اسکے سامنے سرد ہوگئین اور ہے بھی یہ کہ جنس اپنی جنس کی طرف

سیکڑون پرسے اُڑتی ہی اور جو اُسکا خیال ہوتا ہی اُسپر آمادہ ہوکے سب نصیحتونکو پھاڑ ڈالتی ہی الخلاف
شرح مین بسطتی کو لسبطی گرکو گز دَرایندکو در آیند بندکو پند جنسیت کو نیست پند کو بند لکھا ہی اسکے سوا
اشعار بے ترتیب دبے ربط تھے مین نے متنون سے درست کرکے لکھے ہین

## قصہ اُس عورت کا کہ بچہ اُسکا سر ناودان پر سرک سرک چلتا تھا اور اُسنے علی مرتضیٰ سے چارہ ڈھونڈھا

قولہ یک زنی آمد بہ پیش مرتضیٰ + گفت شد بر ناودان طفلے مرا + گرش میخوانم نمی آید بدست + ور ہلم ترسم کہ افتد او بہ پست + نیست عاقل تا کہ وا یابد چو ما + گر بگویم کز خطر سوے من آ + ہم اشارت را نمیداند بدست + ور بداند نشنود انیہم بدست + بس نمودم شیر و پستان را باو + او ہمیگردانداز من چشم ورو + از برائے حق شمایید ای مہان + دستگیر اینجہان و آنجہان + زود درمان کن کہ میلرزد دلم + کہ بدرد از میوۂ دل بگسلم + گفت طفلے را برآور ہم بہ بام + تا بہ بیند جنس خود را آن غلام + سوے جنس آید سبک زان ناودان + جنس بر جنس ست عاشق جاودان + زن چنان کرد و چو دید آن طفل او + جنس سوی جنس خوش خوش کرد رو + سوی بام آمد ز متن ناودان + جاذب ہر جنس را ہم جنس دان + غژغژان آید بسوے طفل طفل + وا رہید او از فتادن سوی سفل + زان بشد ستند از بشر پیغمبران + تا بجنسیت رہند از ناودان + پس بشر فرمود خود را مثلکم + تا بجنس آیند و کم گردند گم + زانکہ جنسیت عجائب جاذبیست + جاذب جنست ہر جا طالبیست + عیسی و ادریس بر گردون شدند + با ملائک چونکہ ہمجنس آمدند + باز آن ہاروت و ماروت از بلند + جنس تن بودند ازان زیر آمدند + کافران ہمجنس شیطان آمدہ + جان شان شاگرد شیطانان شدہ + صد ہزاران خوی بد آموختہ + دیدہ ہای عقل و دل بر دوختہ + المعنی ناودان بدر و آب ایک عورت حضور مین حضرت علی مرتضیٰ کے حاضر ہوئی اور کہا میرا بچہ بدرو پہ جاتا ہی اگر اُسکو بلاتی ہون ہاتھ نہین آتا اور جو چھوڑتی ہون ڈرتی ہون کہ نیچے نہ گر پڑے عاقل ہی نہین کہ پانی کو دیکھے اور ڈر کے میرے بلانے سے میرے پاس چلا آئے ہاتھ کا اشارہ بھی نہین جانتا اور جو جانتا بھی ہی تو سُنتا نہین یہ بھی بُرائی ہی شیر و پستان بہت دفعہ دکھائی وہ مجھسے آنکھین اور منھ پھیر لیتا ہی تم ای سردار بزرگ ہمارے ہو اور دستگیر اِس جہان اور اُس جہان کے ہو واسطے خدا کے جلدی کچھ علاج کرو کہ میرا دل کانپتا رہتا ہی ایسا ہو کہ اس دل کے میوے سے مین درد کے ساتھ جدا ہو جاؤن فرمایا کہ ایک بچہ کو چھت پر بھی چڑھا دے تا یہ لڑکا اپنی جنس کو دیکھے پس جنس دیکھ کے فوراً اس ناودان سے جنس کی طرف آئیگا اسلیے کہ جہان مین جنس جنس پر ہمیشہ عاشق ہی عورت نے ایسا ہی کیا جب آسکے اس بچے نے اپنی جنس کو دیکھا خوش خوش آگیا

طرف متوجہ ہوا اور پستی ناودان کو چھوڑ کے چھت کی طرف آیا پس ایسے ہی ہر جنس کو جاذب
ہر جنس کا جان چوتڑون کے بل گھسٹتا بچہ بچہ کی طرف آیا اور پستی کے گرنے سے بچگیا آب مقولات
انکے ہین کہ اہی جنسیت کی وجہ سے پیغمبر بھی بشر مین سے ہوئے تو بشر جنسیت کے سبب سے
ناودان مین گرنے سے بچین پس بشر نے جو مراد آنحضرت سے ہی انا بشر مثلکم فرمایا یعنی
مین بشر ہون مثل تمھارے اسلیے تو جنس کے پاس آئین اور بہکین بھٹکین نہین اس واسطے
کہ جنسیت عجب ایک جاذب ہی جہان کہین ہی جاذب وطالب جنس کی ہی دیکھو عیسی اور ادریس آسمان پر
گئے کہ وہ ملائک کے ہمجنس تھے اور ہاروت ماروت جنس تن سے تھے وہ اوپر سے نیچے آئے اور
کافر ہمجنس شیطان کے ہوئے انکی جانین شاگرد شیطانون کی ہوئین کہ لاکھون عادتین بد
سیکھین اور آنکھین عقل ودل کی بند کرلین الخلاف شرح مین بیت کو بسبت بر آور کو برادر
غرغزان کو غرغران دارہید کو وارسید فرمود خود را کو فرسود را لکھا ہی قولہ کمترین خوشان بدستی این حسد +
آن حسد کہ گردن ابلیس زد + زان سگان آموختہ حقد وحسد + کہ نخواہد خلق را ملک ابد + ہر کرا
دید او کمال از چپ وراست + از حسد قولنجش آمد درد خاست + زانکہ ہر بدبخت خرمن سوختہ +
می نخواہد شمع کس افروختہ + ہین کمال دست آور تا توہم + از کمال دیگران نفتے بغم + از خدا
میخواہ دفع این حسد + تا خدایت وارہاند زین حسد + مر ترا مشغولے باشد درون + کہ نہ پردازی ازان
سوی برون + جرعہ مے را خدا آن میدہد + کہ بدان مست از دو عالم میرہد + خاصیت بنہادہ در کف
حشیش + کو زمانے میرہاند از خویش + خواب را یزدان بدان میکند + کز دو عالم فکر را برمیکند +
کرد مجنون راز عشق پوستی + کو بنشناسید عدو از دوستی + صد ہزاران اینچنین میدادو + کہ برادرا کات
تو بگمارد او + ہست میہاے شقاوت نفس را + کہ ز رہ بیرون برد آن نحس را + ہست میہای سعادت
عقل را + کہ بیابد منزل بے نقل را + خیمہ گردون ز سرمستی خویش + برکند زان سو بگیرد راہ پیش +
ہین بہر مستی دلا غرہ مشو + ہست عیسی مست حق خرمست جو + اینچنین می را بجو زین خنبہا + مستیش نبود
ز کوتہ دنبہا + زانکہ ہر معشوق چون خنبست پر + آن یکے درد ودگر صافی چو در + می شناسا ہین
بچش با احتیاط + تا مے یابی منزہ ز اختلاط + می شناسا ہین بچش ای روی ترش + آن مئی صافی
کزان گردی خمش + ہر دو مستی میدہندت لیک این + مستیت آرد کشان تا رب دین + تا رہی از
فکر و وسواس وحیل + بے عقال عقل در رقص الجمل + المعنی یعنے جو شاگرد شیاطین کے ہین
کمترین عادت انکی یہ ہی حسد کرنا اور حسد ایسی چیز ہی جسنے گردن ابلیس کی ماری کہ آدم کے

رتبہ پر حسد کیا اُنھون نے انھین کتون سے حقد و حسد سیکھا ہی کہ یہ بھی مخلوق کے لیے ملک ابدی نہین چاہتے
کہ انکو حاصل ہو جس سیکو اِدھر اُدھر سے اُسنے جہان صاحب کمال دیکھا بس اُسکو قولنج ہوا اور
درد اُٹھا اس سبب سے کہ یہ ابلیس بدبخت جو اپنا خرمن پھونک چکا ہی نہین چاہتا کہ کسی کی شمع روشن ہو
خبردار ہو تو خود کمال پیدا کرتا کسیکا کمال دیکھکے غم و حسد مین نہ پڑے اور خدا سے ہر وقت دفع
اس حسد کا چاہتا رہ تا خدا تجکو اس حسد سے بچائے تجکو مشغول باطن کی دے تو اس مشغولی باطنی سے
باہر طرف مین کسی کے نہ مشغول ہو اسلئے کہ خدا تعالی جرعۂ محبت اسی واسطے دیتا ہی تو مست
ہوکے دونون عالم سے چھوٹ جائے اُسنے گھاس کے ہاتھ مین جو بنا تات مراد ثلہ سے ہی ایسی
خاصیت دی ہی کہ یہ بھی تھوڑی دیر آدمی کو اسکی خودی سے چھڑا دیتی ہی اور وہ چھڑانا خواب ہی جسکو
حضرت یزدان نے اس قسم کا پیدا کیا ہی کہ دو جہان سے فکر کو اُکھیڑ دیتی ہی مجنون کو ایک پوست کے
عشق مین جو مراد عشق صورت سے ہی ایسا کر دیا کہ اُسنے دوست دشمن کو نہین پہچانا کسی لاکھون
شرابین اُسکی ہین کہ تیرے ادراکات پر تعین کرکے بیخود و بیخبر کرتا ہی مثلاً بہت شرابین شقاوت کی
نفس کو دی ہین کہ یہ ہر شخص کو پلاکے راہ سے بے راہ کرتا ہی اور علی ہذا شرابین عقل کی ہین کہ
اُنکی سعادت سے اس گھر کو پاتا ہی جو بے نقل ہی اور خالدین فیہا اُسکی صفت اور یہ شراب عقل کی ایسی
پُرزور ہی کہ اُسکا مست خیمہ گردون کا اپنی مستی سے اُکھیڑ کے اُس پار اسکی راہ لیتا ہی آب فرماتے ہین
بس خبردار ہو ای دل ہر مستی کے دھوکے مین مت آ اسی کو نہ دیکھ لے کہ عیسی مست حق کے ہین اور گدھا
اُنکا مست جو کا تو انھین خمون سے جیسی خم عیسی یا خم عقل ہی شراب پی کہ انکی مستی کوتاہ دمون سے
نہین ہی یعنی جیسی گدھے دُم بریدہ کی مستی اس سبب سے کہ ہر معشوق یعنے جو چیز کہ اُس سے تجکو عشق
ہو وہ ایسی ہی جیسے بھرا ہوا خم کہ کسی مین گاد بھری ہی اور کسی مین شراب صاف موتی سی لاجرم
ای مے شناس خبردار ہو ہوش کے ساتھ باحتیاط اس شراب کو چکھ تو وہ شراب صاف تو پائے جو
آمیزشون سے پاک ہی پھر تاکیداً مکرر فرمایا کہ خبردار ہو ای رد ترش وہ شراب صاف چکھ کہ جسکی تاثیر سے
تو خاموش ہو جائے نہ مثل اور شرابیون کے بکنے لگے دونون شرابین یعنی جو خموش کرے اور جو بکائے
مستی آور ہین لیکن خموشی والی تجکو رب دین تک کھینچ لے جائیگی اور جملہ فکر و وسواس وحیلون سے
چھوٹ جائیگا اور یہ عقل کے رستے مین تیرا پانون بندھا ہی کھل جائیگا اور اونٹ کی طرح ناچنے
لگیگا جیسے وہ حدی پر مست ہوکے ناچتا ہی الخلاف شرح مین خاست کو خواست خر کو جز لکھا ہی
قولہ انبیا چون جنس روحند و ملک + ہر ملک را جذب کردند از فلک + باد جنس آتشست و یار او +

کہ بود آہنگ ہر دو بر علو + چون بہ بندی تو سر کوزہ تہی + در میان حوض یا جوی لہی + تا قیامت او فرو ناید بہ پست + کہ دلش خالیست در وی باد ہست + میل بادش چون سوے بالا بود + ظرف خود را ہم سوے بالا کشد + باز آن جانہا کہ جنس انبیاست + سوی ایشان کش کشان چون سایہاست + زانکہ عقلش غالب ست و نے ز شک + عقل جنس آمد بخلقت با ملک + و ان ہوای نفس غالب بر عدو + نفس جنس اسفل آمد شہ بدو + بود قبطی جنس فرعون ذمیم + بود سبطی جنس موسی کلیم - بود ہامان جنس مر فرعون را + برگزیدش برد تا صدر سرا + لاجرم از صدر در قعرش کشید + کہ ز جنس دوزخند آن دو پلید + ہر دو سوزندہ چو دوزخ ضد نور + ہر دو چون دوزخ ز نور دل نفور + زانکہ دوزخ گوید ای مومن تو زود + برگذر نورش آتش را ربود + المعنی بعض کلمہ نفرت فرماتے ہین کہ انبیا و ملک دونون ایک جنس سے ہین جو روح ہی بس اسی مناسبت جنسیت سے ہر فرشتہ کو انھون نے آسمان سے کھینچا کہ اُنکے پاس آتے تھے اور رہا جنس آگ سے ہو اور اُسکے یار ہو اسواسطے کہ دونوکا آہنگ بلندی پر رہتا ہی کیسے ہی نیچے کرو اوپر ہی کو اُٹھتے ہین مثلاً کسی کوزہ خالی کو سر بند کر کے کسی حوض یا نہر مین تو رکھدے تو قیامت تک اوپر ہی رہیگا نیچے نہین بیٹھیگا اسواسطے کہ دل اسکا جو خالی ہی اسمین ہوا بھری ہی اور ہر گاہ کہ میلان ہوا کا شیشہ اوپر کو ہی لہذا وہ اپنے ظرف کو بھی اوپر ہی کھینچتی ہی اور جو جانین کہ جنس انبیا سے ہین وہ خود انکے پیچھے سایہ کیطرح کھینچی چلی جاتی ہین اسواسطے کہ ان جانون کی عقل نفس پر غالب ہی اور خالص شک سے اسلیے کہ عقل اپنی پیدایش مین جنس ملک سے ہی جو رہبر نیکی کی ہی اور وہ ہوا جو نفس کی کسی دشمن پر غالب ہو اسواسطے کہ نفس اسفل شہ ہی اسپر شہ ہی وہ بڑی نفرت کی چیز ہی دیکھو قبطی جنس فرعون ذمیم کے تھے اور سبطی جنس موسی کلیم کے دونون اپنی اپنی جنس کی طرف کھینچے گئے ہامان جنس فرعون سے تھا جسکو اُسنے چھانٹا مشورہ کے لیے اور صدر سرا تک لیگیا ایسا محرم بنا یا لاجرم اُسنے اُسکو قعر کی طرف کھینچا کسواسطے کہ یہ دونون پلید جنس دوزخ سے تھے جو قعر زمین میں ہی یہ دونون نار دوزخ مین سوزندہ ضد نور کے تھے اور خود دوزخ کے مثل سوزان بہ مبالغہ سوزندگی کا ہو مثل زید عدل کے اور دونون نور دل سے جو ایمان ہی نفرت کنندہ ہین اس سبب سے کہ دوزخ مومن سے کہیگا کہ اے مومن جلدی مجھسے گذر جا کہ تیرے نور سے میری آگ بجھی جاتی ہی

اس حدیث کے بیان مین جو رسول مقبول نے فرمائی جز یا مومن فان نورک اطفا ناری گذر جا اے مومن مجھسے بیشک تیرا نور میری آگ کو بجھاتا ہی

قولہ بگذر ای مومن کہ نورت میکشد + آتشم را چونکہ دامن میکشد + میرمد آن دوزخی از نور ہم + زانکہ طبع دوزخستش ای صنم + دوزخ از مومن گریزد آن چنان + کہ گریزد مومن از دوزخ بجان +

زانکه جنس نار نبود نور او + ضد نار آمد حقیقت نور جو + در حدیث آمد که مومن در دعا + چون امان خواهد ز دوزخ از خدا + دوزخ از وی هم امان خواهد بجان + که خدایا دور دارم از فلان + جاذبهٔ جنسیت اکنون ببین + که تو جنس کیستی از کفر و دین + گر بهامان مایلی هامانئی + ور بموسی مائلی هارونیی + ور بهر دو مائلی انگیخته + نفس و عقل هر دو آن آمیخته + هر دو در جنگ اند هان و هان بکوش + تا شود بر نفس غالب عقل و هوش + ساغر صدق از کف موسیٰ بنوش + تا شود غالب معانی بر نقوش + در جهان جنگ این شادی بسست + که ببینی هر عدو هر دم شکست + جهد کن تا خصمت اشکسته شود + گرچه فرعون دنی این نشنود + این حدیث آمد دراز ای ناگزیر + باز گو ضلال فرعون مشیر + آن ستیزه رو بسختی عافیت + گفت با هامان برای مشورت + وعده های آن کلیم الله را + گفت محرم ساخت آن گمراه را + یعنی قیامت کے دن دوزخ مومن سے کہیگا کہ ای مومن جلدی مجھسے گذر جا تیرا نور میری آگ کو بجھاتا ہی جسوقت کہ تو دامن میرے دیکھنے کو چڑھاتا ہی قبل تیرے آنے سے صرف مستعد تماشا ہونے پہ یہ حال ہی اور دوزخی بھی نور سے بھاگتا ہی اس سبب سے کہ اسمین بھی ای صنم طبیعت دوزخ کی ہی پس دوزخ مومن سے ایسا بھاگتا ہی جیسے دوزخ سے مومن بھاگتا ہی کسواسطے کہ مومن مین نور ہی دوزخ مین نار اور نور ضد نار کی ہی حقیقت جو حدیث شریف ہی کہ جب مومن دعا مین کہتا ہی اللھم اجرنی من النار ای بار خدایا مجھکو دوزخ سے پناہ دے تو دوزخ بھی اس سے بدل امان مانگتا ہی کہ خدایا فلان کو مجھسے دور رکھ پس معلوم ہوا کہ جنسیت ہی ایک دوسری کی جاذب ہی لہذا اب تو بغور دیکھ کہ تو کس جنس سے ہی آیا کفر سے یا دین سے اگر ہامان کیطرف مایل ہی ای کفر کیطرف تو ہامانی ہی اور جو موسیٰ کیطرف رجوع ہی تو ہارونی ہی اور جو دونون کیطرف مائل ہی اور انگیختہ تو جان لے کہ نفس و عقل تیری دونون گڈبڈ ہین اور دونون جنگ مین پس خبردار خبردار ایسی کوشش کر کہ عقل و ہوش تیرے نفس پر غالب ہو جائین تو ساغر صدق کا موسیٰ کے ہاتھ سے نوش کر تو معنی تیرے ان نقوش ظاہر دنیا پر غالب پڑین اب تو جنگ کے جہان مین ہی اور اس جہان مین بڑی خوشی کی یہ بات ہی کہ اپنے دشمن پہ ہر وقت شکست دیکھے لاجرم کوشش کر تو دشمن تیرا شکستہ ہوئے اگرچہ فرعون نا چیز اس بات کو نہ سنے دشمن نفس کو قوی کہے اب فرماتے ہین یہ حکایت تو بہت لمبی چوڑی ہوئی پس ای فلان ضرور یہ ہی کہ گمراہی فرعون اور اسکے مشیر کی بیان کر کہ اس ستیزہ رو بسختی یعنی فرعون نے آخر منع کرنا آسیہ کا نہ مانا اور مشورۃً ہامان سے کہا اور وہ وعدے جو کلیم اللہ نے اس سے کیے تھے سب کہے اور اپنا محرم اسکو کیا المخالف شرح مین فورت

کو اذرت دوزخستش کو دوزخشش مومن کی جگہ دوزخ دوزخ کی جگہ مومن کیتی کو کہے نفس کے انش ...

وہان کو صرف ان عقل کو عقلی لکھا ہی

## مشورت فرعون باہامان درباب ایمان بر موسیٰ علیہ صلوٰۃ الرحمٰن

قولہ گفت باہامان چو تنہاایش بدید + جست ہامان و گریبان بر درید + بانگہا زد گریہا کرد آن لعین + کوفت دستار و کلہ را بر زمین + کہ چگونہ گفت اندر روی شاہ + این چنین گستاخ آن حرفِ تباہ + جملہ عالم را مسخر کرد تو + کار را با بخت چون زر کرد تو + از مشارق وز مغارب بی لجاج + سوی تو آمد ز سلطانان خراج + پادشاہان لب ہمی مالند شاد + بر ستانہ خاک تو ای کیقباد + اسپ یاغی چون بہ بیند اسپ ما + رو بگرداند گریزد بی عصا + تاکنون معبود و مسجود جہان + بودہ گردی کمینہ بندگان + در ہزار آتش شدن زین خوشتر است + کہ خداوندی بود بندہ پرست + نی بکش اول مرا ایشاہ چین + تا نہ بیند چشم من بر شاہ این + خسروا اول مرا گردن بزن + تا نہ بیند این مذلت چشم من + خود نبود ست و مبادا این چنین + کہ زمین گردون شود گردون زمین + بندگان ما خواجہ تاش ما شوند + بیدلان ما دلخراش ما شوند + چشم روشن دشمنان ما دوست کور + گشت مارا پس گلستان قعر گور + المعنیٰ فرعون نے ہامان کو تنہا پاکے گفتگو حضرت موسیٰ کی اُس سے بیان کی سُنتے ہی وہ لعین اُچھل پڑا اور گریبان پھاڑ ڈالا رونے چلانے لگا اپنی پگڑی زمین پر دے ماری ٹوپی ٹپک دی اور کہا کہ وہ حرف تباہ ایسی گستاخ باتیں تیرے سامنے کیسے کہہ سکا تو وہ ہی کہ سارے جہان کو تو نے مسخر کیا ہی اور سب کے کام کو اپنے اقبال سے کُندن بنا دیا مشارق مغارب سے بے جنگ و ستیز تمام پادشاہ تیرے پاس خراج لاتے ہین اور ای کیقباد تیرے آستانہ کی خاک پر بڑے بڑے بادشاہ لب ملتے ہین یعنی چومتے ہین نہایت فخر و خوشی سے اُسکا وہ حال ہی جیسے اڑیل گھوڑا کہ جب پانی کے گھوڑے کو دیکھتا ہی یعنے عکس کو تو فوراً مُنھ پھیر کے بھاگ نکلتا ہی ابتک تو معبود و مسجود خلایق کا تھا کہ سب کو تو نے کمینہ بندہ کر لیا ہی وہ جو آتش دوزخ سے ڈراتا ہی اس بندہ پرستی سے تو ہزار ان دوزخ مین پڑنا نہایت خوشتر ہی ورنہ خبردار ای پادشاہ پہلے مجھکو مار ڈال پھر جو چاہے سو کر تا میری آنکھ یہ بندہ پرستی پادشاہ کی نہ دیکھے اور لوٹ پوٹ ہوکے بار بار کہتا تھا کہ ای خسرو پہلے میری گردن مار تو یہ مذلت میری آنکھ نہ دیکھے کبھی نہ ایسا ہوا نہ خدا کرے کہ زمین آسمان ہو جاے اور آسمان زمین ہو جاے جو ہمارے بندے ہین سردار ہو جائین اور جو ہمارے بیدل ہین یعنی آسرا کرنے والے وہ ہمارے دل خراش نہین افسوس آنکھین ہمارے دشمنون کی روشن اور دوستون کی اندھی اور گلستان ہمیر پھوٹے گور کا گڈھا ہو جائے

[illegible]

## تزئیف سخن ہامان بے ایمان علیہ اللعنۃ

قولہ دوست از دشمن ہمی نشناخت او + نرد را کورانہ کژ مباخت او + دشمن تو جز تو بنود اے لعین +

بیگناہا نرا مگو دشمن بکین + پیش تو این حالت بد دولتست + کہ دوادو اول و آخر لتست + اولش دودو
در آخر لت بخور + جز درین ویرانہ نبود مرگ خر + گرازین دولت نتازی خرخزان + این بہارت راہمی آید
خزان + مشرق و مغرب چو تو بس دیدہ اند + کہ سرایشان زتن ببریدہ اند + مشرق و مغرب کہ نبود برقرار +
چون کنند آخر کسے راپایدار + تو بدان فخر آوری کز ترس بند + چاپلوست گشت مردم روز چند +
ہر کرا مردم سجودے میکنند + زہر اندر جان اومی آگنند + چونکہ برگردد ازو آن ساجدش + داند
اوکان زہر بودہ موبدش + ای خنک آنرا کہ ذلت نفسہ + وائے آن کز سرکشی شد چونکہ او + این
تکبر زہر قاتل دان کہ ہست + ازمی پر زہر شد آن گیج مست + چون مئی پر زہر نوشد مدبری + از طرب
یکدم بجنباند سرے + بعد یکدم زہر بر جانش فتد + زہر با جانش کند داد و ستد + گر نداری زہرش
را اعتقاد + کز چہ زہر آمد نگر در قوم عاد + چونکہ شاہی دست یابد بر شہے + بکشدش یا باز دارد در چہی +

المعنی مولانا رح ہامان کے سخن کی تزئیف فرماتے ہین کہ اُسنے دوست کو دشمن سے نہ پہچانا بازی
اندھون کیطرح ٹیڑھی کھیلتا رہا ای لعین دشمن تیرا تیرے سوا اور کون ہی تو بیگناہون کو کینہ کی راہ سے
جو بنی اسرائیل ہین دشمن کیون کہتا ہی تیرے سامنے یہ حالت بد جو سامان دنیا ہی دولت ہی اور یہ نہین
سمجھتا کہ اسکے اول دوادو یعنی دوڑ دھوپ محنت و مشقت اور آخر مین لت ہی اول آخر دونون خراب
یعنی اول مین تو دوڑ دھوپ کر پھر لاتین کھا آخر ہی گدھے دوڑ دھوپ والے اسی ویرانہ مین مرجاتے
ہین اسکے سوا اور کہان مرتے ہین اگر تو اس دولت سے خود گھٹا گھا تا نہ بھاگیگا تو تیری اس بہار کو
ویسے بھی خزان آئیگی پھر کیفیت بہار کی دیکھیو تو مشرق و مغرب کے خراج پر ناز کرتا ہی مشرق مغرب نے
جانے تجھسے کتنے دیکھ ڈالے ہین کہ سر انکے تن سے کاٹے ہین اور یہ جانے دو خود انکو ثبات و قرار کب ہی
پھر کیسے یہ کسی کو پائداری کرینگے تو اس پر فخر کرتا ہی اسواسطے کہ خوف قید سے چند روز کو کچھ لوگ تیرے
چاپلوس ہوگئے ہین تجکو لوگ سجدہ کرتے ہین یہ بھی جانتا ہی جسکو لوگ سجدہ کرتے ہین وہ زہر اسکی جان
مین پاٹتے پھرتے ہین کسواسطے کہ جب قیامت مین یہ ساجد اس سے پھر جائیگا کہ مجھسے زبردستی
سجدہ کرایا ہی جیسے شیطان کہدیگا لا تلوموني ولوموا انفسكم مت ملامت کرو مجھکو اور ملامت کرو اپنے
نفسون کو تب جانیگا کہ یہ موید یعنی زندہ در گور کرنے والا زہر تھا بس کیسی خوشی اُسکے واسطے ہی جسکا
نفس ذلیل ہوا اور وائے اُسپر جو سرکشی سے مثل نفس کے سرکش ہوا تو اس غرور کو زہر قاتل جان کہ یہ
ایک قسم شراب پر زہر سے ہی جس سے وہ احمق مست ہوا ہی جب کوئی بدنصیب شراب پر زہر پی لیتا ہی
تو مستی سے ایکدم جھوم لیتا ہی بعد ایکدم کے جب زہر اسکی جان مین پھیلتا ہی تو زہر اسکی جان سے لینے کے

دینے ڈال دیتا ہی اگر تو تکبر کے زہر دار ہونے کا معتقد نہین ہی تو قوم عاد کو دیکھ کہ اپنی قوت وقامت پر
اُنکو کیسا تکبر تھا کہ ادنی آدمی اُن مین کا پانسو گز کا ہوتا تھا کیون زہر ہو گیا اور اُنکو ہلاک کیا معمول ہی
جب کوئی پادشاہ کسی پادشاہ پر قابو پا لیتا ہی تو یا اُسکو مار ڈالتا ہی یا چاہ زندان مین قید رکھتا ہی الخلاف
شرح مین موئد کو مو بد سرکشی کے قبل لفظ گز نہین نگرد در کو نگردد لکھا ہی قوله ور بیابد خستہ افتادہ را +
مرہمش سازد شہ و بدہد عطا + گر نہ زہر ست این تکبر پس چرا + کشت شہ را بیگناہ و بی خطا + وین دگر را
بی زخدمت چون نواخت + زین دو جنبش زہر را باید شناخت + راہزن ہرگز گدائی را نزد +
گرگ گرگ مردہ را ہرگز گزد + خضر کشتی را برای آن شکست + تا تواند کشتی از فجار رست + چون شکستہ میرہد
اشکستہ شو + امن در فقر ست اندر فقر رو + آن کہے کو داشت از کان نقد چند + گشت پارہ پارہ از
زخم کلند + تیغ بہر اوست کو را گردنیست + سایہ افگندست بر وی زخم نیست + مہتری لفظست و آتش
لغوی + ای برادر چون بر آذر میروی + ہر چہ آن ہموار باشد با زمین + تیرہا را کی ہدف گردد ببین + سر بر آرد از زمین
انگاہ او + چون ہدفہا زخم یابد بی رفو + نردبان خلق این ما و منست + عاقبت زین نردبان افتادنست + ہر کہ
بالاتر رود ابلہ ترست + کاستخوان او بتر خواہد شکست + این فروعست و اصولش آن بود + کہ ترفع شرکت یزدان بود
چون نمردی و نگشتی زندہ زو + یاغیی باشی بشرکت ملک جو + چون بدو زندہ شدی آن خود ویست + وحدت
محض ست آن شرکت کیست + شرح این در آئینہ اعمال جو + کہ نیابی فہم این از گفتگو + گر بگویم آنچہ دارم
در درون + بس جگرہا گردد اندر حال خون + بس کنم خود زیرکان را این بسست + بانگ دو کردم اگر
در دہ کسست + حاصل آن ہامان بدان گفتار بد + این چنین راہے بران فرعون زد + لقمہ دولت
رسیدہ تا دہان + از گلوے او بریدہ ناگہان + خرمن فرعون را داد او بباد + ہیچ شہ را این چنین
صاحب مباد + از چنین ہمراہ بد دوری گزین + زینہار اللہ اعلم بالیقین + المعنی نفطہ راں اور ایک وعن
ہی کہ زمین پر ڈالنے سے آگ لگ اُٹھتی ہی ترفع بلندی ڈھونڈھنا کنایہ غرور سے کلند بفتح ہندی
کسی یا پھاوڑہ یا کُدال تبایئد سابق فرمایا کہ وہی پادشاہ اگر کسی زخمی افتادہ کو پاتا ہی تو اُسکی مرہم
پٹی کرتا ہی اور انعام وعطا بھی دیتا ہی آب بتاؤ اگر تکبر زہر نہین تو اُس پادشاہ کو بیگناہ وبیخطا کیون
مارتا ہی اور اس زخمی افتادہ پر کیون نوازش کی بالجملہ انھین دونون جنبشون سے تکبر کے زہر کو
پہچاننا چاہیے کسی راہزن نے کسی فقیر کو کبھی نہین مارا مرے بھیڑیے کو کسی بھیڑیے نے نہین کاٹا
اسلیئے کہ تعرض آتا نہین ہی خضر نے کشتی کو اسواسطے توڑا کہ فاجرون کے ہاتھ سے بچی رہے پس جب شکستہ
بچا رہتا ہی تو بھی شکستہ ہوئے خاکسار و متواضع اور فقر مین گھس کہ امن فقر ہی مین ہی وہ کوہ

جو سر اُٹھائے ہوئے ہی اور اُسمین کان سے کچھ نقد ہی کیسا گدا لون کے زخم سے پارہ پارہ ہوا تلوار اُسی کے
واسطے ہی جسکی گردن ہی کہ گردن کشی کرسکتا ہی سایہ غریب جو افگندہ ای خاکسار ہی گو گردن رکھتا ہی اُسپر
زخم نہین ہی جھتری ایسی ہی جیسے نفط و آگ ای برادر بھکے مت اور اس آگ پر مت چل دیکھ لے جو چیز زمین
سے ہموار و برابر ہوتی ہی وہ کبھی تیرون کا نشانہ نہین بنتی ہی مگر جب زمین سے سر نکالتی ہی اُس وقت خاک
تودون کیطرح نشانہ زخمون بے رفو کا بنتی ہی مخلوق کی سیڑھی مادمن ہی کہ ہر کوئی اپنے اپنے پایہ پر
ہی اور ایک دن گرنا اس سیڑھی سے ضرور لاجرم جو کوئی زیادہ بلندی پر ہی وہ زیادہ احمق ہی کہ اُسکی
ہڈیان سب سے زیادہ چور چور ہونگی آپ فرماتے ہین کہ یہ فروع تھین اب اصول اُسکے سُن
کہ غرور کرنا اور بلندی ڈھونڈھنا اسمین شرکت خدا کی ہی اسلیئے کہ تکبر و غرور اُسی کو سزاوار ہی مصرع
کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی + اور حدیث قدسی ہی الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا
منہما ادخلتہ النار یعنی کبریا میری ردا ہی اور عظمت میری ازار پس جو کوئی مجھسے ان دو مین سے کسی کا
نزع کرے اُسکو دوزخ مین ڈالونگا آپ فرماتے ہین مین اس سخت تعجب مین ہون کہ تو نہ مرا نہ زندہ ہوا
یعنی نہ اُسکی ذات مین آپ کو فنا کیا نہ پھر اُس سے بقا پائی پھر باغی ہوکے اُسکے ملک مین شرکت
کیسے ڈھونڈھنے لگا ہان جو اُسمین فنا ہو کے زندہ ہوا ہی وہ غیر کب ہی وہ خود وہی ہی محض وحدت پھر
شرکت ہی کب ہی مگر اُسکی شرح اپنے اعمال کے آئینہ مین ڈھونڈھ کہ کس قسم کے ہین اسلیئے کہ گفتگو سے اُسکو
ہرگز نہ سمجھ پائیگا اور مین جو کچھ اپنے باطن مین رکھتا ہون اگر اُسکو ظاہر کرون تو بہت سے جگر ابھی خون
ہو جائینگے لہذا بس کرون زیرکون کو یہی کافی ہی مین نے دو دفعہ پکار دیا اب کانون مین اگر کسی کے ہی تو سُن
لیگا کس سے مراد طالب خدا کا غرض حاصل اس گفتگو کا یہ ہی کہ ہامان نے وہ باتین کرکے فرعون کی راہ
ماری کہ ایک لقمہ دولت کا اُسکے دہن تک پہونچ گیا تھا اُسنے اُسکے حلق سے نکال لیا اور اُسکی خرمن ہستی کو
برباد کیا خدا کسی بادشاہ کو ایسا وزیر و مصاحب نہ دے تب تو بھی ایسے برساتھی سے دور رہ خبردار ہو جا
اور اللہ خوب جاننے والا ہی بالیقین الخلاف شرح اور اردو مثنویون مین برآورد کی جگہہ برآذر لکھا ہی اور
اصل مین آذر بھی مبدل اور بدال مہملہ کا ہی بس اُسکو برآذر کہتے مین تجنیس تام حاصل ہوتی ہی یہ مثنوی
محسنات کلام سے بھری ہی مین نے بسبب تطویل کتاب کے فروگذاشت کیے ہین

### نا اُمید ہونا موسیٰ کا ایمان فرعون سے اور اُسکے دل مین آنکی بات کا نہ جمنا

قولہ گفت موسیٰ لطف بنمودیم وجود + خود خداوندیت را روزی نبود + آن خداوندیکہ بنمود از آستین
مر ورا کی دست دان نے آستین + آن خداوندیکہ دزدیدہ بود + بیعمل وبے جان وبے دیدہ بود +

آن خداوندیکه دادندت عوام + باز بستانند از تو همچو دام + آن خداوندیکه تو از بندگی + کمترست از بانزدانی اندکے + ده خداوندی عاریت بحق + تا خداوندیت بخشد متفق + المعنی حضرت موسی نے جب دیکھا کہ ہامان کے کہنے سے یہ اکھڑ گیا تو فرعون سے کہا کیجیے مین نے تجھکو بہت سے لطف وجود خدا تعالی کے دکھائے جتائے لیکن تیری جو یہ خداوندی ہی اسکی روزی انسے نہ تھی اور بے روزی کیا ملتا ہی تیری وہ خداوندی ہی کہ مطلق ٹھیک و راست نہین نہ جسکا ہاتھ نہ جسکی آستین ای بیدست و پا یہ تیری خداوندی دزدیدہ ہی اصل خداوندی اُسی خداوند مطلق کی ہی لاجرم اندھی اور بیدل و بیجان ہی یہ خداوندی تجھکو عوام نے دی ہی نہ ثقات نے پس ضرور ہی کہ قرض کیطرح تجھ سے پھیر لینگے تو خداوندی جانتا ہی اور وہ بندگی سے بھی کمتر ہی جو اُسکے اندکے کو جانے سمجھے پس اس خداوندی عاریت کو حوالہ حق کے کردے تو وہ خداوندی متفق بخشے جسپر سب کا اتفاق ہوگیا عوام و کیا ثقات الخلاف شرح مین دزدیدہ کو دردیدہ لکھا ہے

## جھگڑا کرنا اُمرا ے عرب کا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ملک کو تقسیم کرو اور جواب آنحضرتؐ کا

قولہ آن امیران عرب گرد آمدند + نزد پیغمبر منازع میشدند + کہ تو میری ہر یک از ما هم امیر بخش کن این ملک و بخش خود بگیر + ہر یکے در بخش خود انصاف جو + تو زبخش ما دو دست خود بشو + گفت میری مرمرا حق دادہ است + سروری و امر مطلق دادہ است + کاین قران احمد ست و دور او + ہین بگیرید امر او را اتقوا + قوم گفتندش کہ ما ہم در قضا + حاکمیم و داد میری مان خدا + گفت لیکن مرمرا حق ملک داد مرشما را عاریۃ از بہر زاد + میری من تا قیامت باقیست + میری عاریتی خواہد شکست + قوم گفتندش کہ افزونی مجو + چیست حجت بر فزون جوئی بگو + المعنی ایک دفعہ امراے عرب حضرت رسول مقبول کے حضور مین جمع ہوئے اور ملک کا جھگڑا پیش کیا کہ تم بھی میر ہو اور ہم مین سے بھی ہر ایک امیر یہ ملک جو تمھارے پاس ہی اسکو تقسیم کرو اور حصہ اپنا لے لو ہر ایک ملنے اپنے حصہ مین انصاف جو رہے تم ہمارے حصے سے اپنے دونون ہاتھ دھو و آنحضرت نے فرمایا کہ مجھکو میری خاص خدا نے دی ہی اور سرداری اور امر مطلق دیا ہی کہ سب پر جاری ہی اور بے قید کہ یہ قران احمد کا ہی اور اُسکے دور کا خبردار ہو اُسکے امر کو مانو اور ڈرتے رہو قوم نے کہا کہ ہم بھی قضا یعنے حکم آلہی سے حاکم ہین اور ہمکو بھی امیری خدا ہی نے دی ہی آپ نے فرمایا یہ بات تو سچ ہی لیکن خاص مجھکو ملک دیا اور تمکو یہ عاریۃ واسطے خورش خوراک کے تیری میری قیامت تک باقی ہی اور جو میری عاریتی ہی وہ شکست ہو جائیگی قوم نے کہا

ہمسے بڑھے مت جاؤ بڑھنے کی حجت تو بتاؤ وہ کون سی ہی اور کیا ہی

## آنا اہلے کا اور واسطے دفع اہلے کے شاخین ڈالنا امرا کا و غالب ہونا پیغمبر علیہ السلام کا

قولہ در زمان ابری برآمد ز امر مر + سیل آمد گشت آن اطراف پر + رو بشہر آورد سیلے بس مہیب +
اہل شہر افغان کنان جملہ رعیب + گفت پیغمبر کہ وقت امتحان + آمد اکنون تا نہان گردد عیان +
ہر امیرے نیزۂ خود در فگند + تا شود در امتحان آن سیل بند + نیزہا را ہمچو خاشاکے ربود + آب
تیز سیل پر جوش عنود + پس قضیب انداخت بروی مصطفےٰ + آن قضیب معجز فرمان روا + نیزہا گم گشت
جملہ وان قضیب + بر سر آب ایستادہ چون رقیب + ز اہتمام آن قضیب آن سیل زفت + رو بگردانید و
سوے بحر رفت + چون بدیدند از وی آن امر عظیم + پس مقر گشتند آن میران زہیم + جز سہ کس کہ حقد
ایشان چیرہ بود + ساحرش گفتند و کاہن از جحود + بود بوجہل لعین و بولہب + وآن سوم ہم بود بوسفیان
حرب + ملک بر بستہ چنان باشد ضعیف + ملک بر رستہ چنان باشد شریف + نیزہا را گر ندیدے
یا قضیب + نام شان بین نام او بین ای نجیب + نام شان را سیل تیز مرگ برد + نام او و دولت تیزش
نہ مرد + پنج نوبت میزنندش بر دوام + ہمچنین ہر روز تا روز قیام + المعنی امر مراد حکم قضا کسواسطے
کہ امر بمعنے تلخ کے ہی اور قضا ایک حکم تلخ ہوتا ہی ہر کسیکو ناگوار یعنے بعد گفتگو مذکورۂ بالا کے حکم الٰہی
سے فوراً ایک ابر امٹھا اور ایسا اہلا آیا جس سے وہ اطراف بالکل بھر گئیں اور شہر کی طرف وہ اہلا
مہیب متوجہ ہوا کہ تمام شہر مین شور مچ گیا اور سب لوگ ڈر گئے آنحضرت نے فرمایا کہ اب امتحان کا
وقت آیا اب جو کچھ چھپا ہوا ہی سب عیان ہو جائیگا پس ہر امیر نے اپنا اپنا نیزہ امتحاناً اسمین ڈالا
تاکس کے نیزہ سے وہ اہلا بند ہوئے وہ آنکے سب نیزون کو کوڑے کیطرح بہالے گیا ایسا پانی اسکا تیز و
پُر جوش و سرکش تھا بعد سب کے آپ نے بھی ایک شاخ کھجور کی اسپر ڈال دی پس وہ شاخ معجز نما
فرمان روا اس اہلے پر مثل نگہبان کھڑی ہو گئی اور سب کے نیزے پہلے جانے کدھر چلے گئے
غرض اس شاخ کے اہتمام سے اس اہلے عظیم نے منھ پھیر دیا اور بحر یعنے دریا کی طرف چلا گیا جب یہ امر عظیم
آنحضرت سے دیکھا تو وہ امیر سب ڈرے اور مقر انکی فضیلت کے ہوئے سوا تین آدمیون کے کہ انکا
حسد بہت بڑھا ہوا تھا انھون نے ساحر و کاہن کہا اور دانستہ انکار کیا وہ ابوجہل لعین اور ابولہب
اور ابوسفیان تھے جسکا نام حرب بھی ہی آب مقولات مولانا رح کے ہین کہ جو ملک مقید ہی دوسرے
مالک کی ملک وہ ایسا ہی ضعیف ہوتا ہی اور جو ملک کہ آزاد اپنی ملک ہی پس واسطے کہ سارے جہاں
بلکہ تمام عالم آپ ہی کے واسطے ہی وہ ایسا ہی شریف ہوتا ہی تو نے اگر نیزون کو یا قضیب کو

نہین دیکھا ہی یعنے تیرے زمانہ سے قبل کا یہ معاملہ ہی تو ای نجیب اُن حاسدون کے نام کو غور کرو اور حضرت کے نام کو اُنکے نام کو تو اہلا تیز مرگ کا بہا لے گیا اور اُنکا نہ نام مرا نہ دولت تیز مری اُنکی پنج نوبت جیسے بادشاہون کی پانچ وقت بجتی ہی بدستور بج رہی ہی کہ وہ بانگ نماز پنجگانہ ہی جو ہمیشہ بجتی ہی اور ایسے ہی ہر روز تا روز قیام بجے گی الخلاف شرح مین بشہر کو بشر اور بجر کو شہر حقد کو جقد یا قضیب کو با لکھا ہی

## بیان تمامی حدیث موسیٰ علیہ السلام و تقریع و توبیخ فرعون

قولہ گر ترا عقلیست کردم لطفہا + در خرے آوردہ ام خر را عصا + آنچنان زین آخرت بیرون کنم + کز عصا گوش و سرت پر خون کنم + اندرون آخر خران و مردمان + می نیابند از جفاے تو امان + نک عصا آوردہ ام بہر ادب + ہر خری را کو نباشد منتخب + اژدہاے می شود در قہر تو + کاژدہاے گشتۂ در فعل و خو + اژدہاے کوہیے تو بے امان + لیک بنگر اژدہاے آسمان + این عصا از دوزخ آمد چاشنی + بر تو و بر مومن آمد روشنی + مر ترا گوید کہ اے گبر دنی + کہ ہلا بگریز اندر روشنی + ورنہ در رانی تو در زندان من + مخلصت بنود ز در بندان من + باز گرد از کفر سوے دین حق + ورنہ در نار ابد یابی قلق + باز گرد اے گمرہ بدبخت دون + ورنہ در دوزخ در افتی سرنگون + المعنی تقریع بُرا کہنا ملامت کرنا توبیخ جھڑکنا قلق بفتحتین بے قرار و بے آرام ہونا انجام کار حضرت موسیٰ نے ناخوش ہو کے کہا کہ اگر تجکو کچھ بھی عقل ہو تو جانتا ہوگا کیسے لطف مین نے تجھپر کیے ہین اور جو نرا گدھا ہی تب بھی غم نہین کہ گدھے کے لیے میرے پاس عصا ہی ایسا تجکو اس تھان سے نکالونگا کہ عصا سے تیرے گوش و سر کو لہو لہان کر دونگا اس تھان پر دنیا کے جو گدھے ہین وہ اور جو مردم ہین وہ سب کو تیرے ظلم سے امن نہین ملتی تو وہ ظالم ہی یہ دیکھ ہر خر غیر منتخب کے ادب کے واسطے کہ جو چھنٹ نہین جائیگا عصا لایا ہون کہ یہ تیرے قہر کرنے کو اژدہا ہو جاتا ہی کہ تو بھی اپنے فعل و عادت مین ایک اژدہا ہو رہا ہی تو تو اے بے امان ایک اژدہا پہاڑی ہی لیکن اب اس اژدہاے آسمانی کو دیکھ یہ عصا تجھپر دوزخ کی ایک چاشنی ہی اور مومن پر روشنی تجھسے کہتا ہی کہ اے کافر ناچیز خبردار ہو جلدی روشنی مین بھاگ ورنہ جب میرے زندان مین پہنسا تو عاجز ہو کے رہ جائیگا کچھ بن نہین پڑیگی اور میرے قلعون سے کوئی چھڑا نہین سکیگا تس بہتر یہی ہی کہ کفر سے پھر کے دین حق کی طرف لوٹ نہین تو نار ابد مین بڑے قلق تو پائیگا پھر کہتا ہی ای گمراہ بدبخت ناچیز اس کفر سے باز آ ورنہ اوندھا دوزخ مین گریگا الخلاف شارح بحر العلوم لکھتے ہین

که قلق بفتح لام بیقراری یہان بمعنی بے قرار کے ہی اور صیغہ اسکا بکسر لام ہی اور معنی اسکے صحیح لیکن قافیہ حق کا چاہتا ہی کہ بفتح لام ہو انتہی یہ تاویلین تسویلین توکین لیکن سینک کی اوٹ پہاڑ نہ سوجھا کہ اگر مانی گوئی جی کہین توکیا حاجت تاویلون کی ہی اور کیا عجب کہ تحریف کاتبون کی ہو

## اس بیان مین که عارف قدرت حق تعالی کا نہین پوچھتا کہ بہشت کہان ہی اور دوزخ کس جگہہ

قوله این عصاے بود ایندم اژدہاست + تانگوئی دوزخ یزدان کجاست + ظاہرست این دوزخ اما بردلت + ہست پوشیدہ بیقین ز آب وگلت + ہر کجا خواہد خدا دوزخ کند + اوج را بر مرغ دام و فخ کند + ہم ز دندانت برآرد دردہا + تابگوئی دوزخ ست واژدہا + یاکند آب دہانت را عسل + تابگوئی کہ بہشتست وحلل + از بن دندان بروباند شکر + تابدانی قوت حکم قدر + پس بدندان بیگناہان را مگز + فکر کن از ضربت نامحترز + نیل را بر قبطیان حق خون کند + سبطیان را از بلا محصون کند + آب بر فرعون دردم خون شود + بر کلیمے قند ناممنون شود + تابدانی پیش حق تمییز ہست + درمیان ہوشیار و راہ ہست + نیل تمییز از خدا آموختست + کہ کشاد آن را واین را سخت بست + لطف او عاقل کند مر نیل را + قہر او ابلہ کند قابیل را + در جمادات از کرم عقل آفرید + عقل از عاقل بقہر خود برید + در جماد از لطف عقلی شد پدید + وز نکال از عاقلان دانش پرید + عقل چون باران بامر آنجا بریخت + عقل این خوشم حق دید و گریخت + کہ ز یزدان آگہیم و طائعیم + ما بہ اتفاقی ضائعیم + ہمچو آب نیل دان در وقت غرق + کو میان ہر دو امت کرد فرق + چون زمین را کش دانش آمد وقت خسف + در حق قارون کہ گردش قہر نسف + چون قمر کہ امر بشنید و شگافت + پس دو نیمہ گشت بر چرخ و شتافت + چون ستون نالید از ہجر نبی + باخبر گشتند از ان فصیح و صبی + چون درخت و سنگ کاندر ہر مقام + مصطفی را کرد ظاہر السلام + ابر و خورشید و مہ و نجم بلند + جملہ بر ترتیب آیند و روند + ہر یکے ناید مگر بر جاے خویش + کہ نہ پس ماند ہنگام و نہ پیش + چون نکردی فہم این را ز انبیا + دانش آورد در سنگ و عصا + تا جماد دیگرا بے لباس + چون عصا و سنگ داری آن قیاس + طاعت سنگ و عصا ظاہر شود + وز جمادات دگر مخبر شود + المعنی فخ بالفتح دام حلل بضم جمع حلہ طائع فرمان بردار خسف بالفتح زمین مین دھسنا نسف بالفتح بنیاد کھودنا مولانا رح فرماتے ہین کہ اگر فہم و خرد ہو تو ہر بات مین دوزخ و بہشت ہی مثلاً حضرت موسیٰ کا عصا عصا تھا لیکن زمان فرعون مین اژدہا ہی بس اب تو مت کہنا کہ دوزخ خدا تعالے کا کہان ہی یہی دوزخ ظاہر ہی مگر تو گرفتار آب و گل کا ہی

تجھ سے یقین اسکا پوشیدہ ہی خدا تعالی قادر ہی جہان چاہے وہان دوزخ کردے فی المثل
کوئی پرندا اُڑ رہا ہی اگر وہ چاہے تو اُسی اوج کو اسپر پھندا اور جال بنا دے یا تیرے دانتون ہی
مین درد پیدا کردے تو تو خود کہنے لگے گا کہ درد کیا ایک دوزخ واژدہا ہی کہ مجکو جلائے ڈالتا ہی
اور کھائے لیتا ہی یا تیرے آب دہن کو ایسا شیرین کردے جیسے شہد تب تو کہیگا کہ بہشت ہی اور
حلے بہشت کے تیرے بن دندان سے شکر پیدا کرے تا تو قوت وقدرت حکم قدر کی جانے پس جب یہ
صورت ہی تو بیگنا ہون کو دانتون سے مت کاٹ اور وہ ضرب جو نا محرز ہی کہ اُسکا مارنے والا احتیاط
سخت ونرم کی نہین کرتا اُسکو سوچ اور اُسکی فکر کر دیکھ اللہ تعالے نے نیل کو قبطیون پر خون کر دیا اور
سبطیون کو اس بلا سے حصن دامن مین رکھا یہ تماشا قدرت کا کہ آب فرعون پر دم بھر مین خون ہوجائے
اور حضرت کلیم پر قند غیر ممنون ہوتا تو سمجھے کہ خدا تعالی کے سامنے تمیز ہی وہ خوب جانتا ہی ہوشیار و
مست راہ کو اکثر مست راہ مین پڑے ہوتے ہین اسوجہ سے قیدراہ کی ہی نیل نے بھی تمیز اُسی سے
سیکھا ہی کہ سبطیون پر راہ کھولدی کہ بے تکلف پانی پیین اور قبطیون پر سخت بندش کہ خون ہوجانے
سے نہ پی سکین اگر اُسکا لطف چاہے تو پیل کو جو حیوان لایعقل ہی عاقل بنادے اور قہر اُسکا قابیل
کو جو انسان ہی احمق کردے اُسنے اپنے کرم سے جمادات مین عقل پیدا کی اور جب قہر کیا تو عاقلونکی
عقل کاٹ دی جماد مین اُسی کے لطف سے عقل ظاہر ہوئی اور عاقلون کی عقل اُسی کے قہر سے
اُڑ گئی کہین عقل مینھ کی طرح برسی اور ادھر جو خشم خدا کا دیکھا یہ کہکے بھاگ گئی کہ مین خدا تعالی
سے آگاہ ہون اور مطیع فرمان ہم سب درصورت اُسکے بے اتفاقی کے ضائع اور برباد ہین
مثلاً آب نیل کہ اُسنے وقت غرق کے سبطیون قبطیون مین کیسا فرق کیا اور دیکھو زمین کیسی دانش
اُس سے وقت دھسنے قارون کے ظہور مین آئی جس کی بنیاد قہر الٰہی نے کھودی آیسے ہی قمر کو
حکم ہوا شق ہو جا شق ہو گیا اور دو ٹکڑے ہو کے آسمان پر دوڑا ستون حنانہ جدائی نبیؐ سے کیسا نالان
اور گریان ہوا جسکو بچون بوڑھون سب نے سُنا اور جیسے درخت وسنگ نے ہر مقام کے حضرت
مصطفےؐ کو سلام کیا ابر وخورشید اور ماہ اور نجم بلند فلک ہشتم تک کے جملہ جیسی اُسنے اُنکی ترتیب
مقرر کردی ہی اُسی ترتیب پر آتے جاتے ہین اور ہر ایک پھر پھرا کے اپنی جگہ آتا ہی مجال کیا کہ اوقات
معینہ سے کوئی آگے پیچھے ہو جائے تو نے کیسے اس بات کو انبیا سے نہ سمجھا جو سنگ وعصا کو دانش
مین لائے تا اور جمادات کو بھی ظاہر کھلم کھلا اسی عصا وسنگ پر قیاس کرے جب سنگ وعصا
سے طاعت ظاہر ہو تو وہ دوسرے جمادات کی مخبر ہی کہ اور بھی ایسا ہی کرین گے

## الخلاف شرح مین آزبن کو آزین بکر کو بکر لکھا ہی

## بحث سنی و فلسفی اور جواب دہریا کہ منکر الوہیت کا ہی اور عالم کو قدیم جانتا ہی

قولہ دو یکے میگفت عالم حادث ست + فانیست این چرخ و حقش وارثست + فلسفی گفت چون دانی
حدوث + حادثے ابر چہ داند غیوث + ذرہ خود نیستی از انقلاب + تو چہ میدانی حدوث آفتاب +
کرمکے کاندر حدث باشد دفین + کے بداند آخر و بدو زمین + این تقلید از پدر بشنیدہ + از حماقت
اندران پیچیدہ + چیست برہان بر حدوث این بگو + ورنہ خامش کن فزون گوئی مجو + گفت دیدم اندرین
بحر عمیق + بحث می کردند روزے دو رفیق + در جدال و در شکال و در شکوہ + گشت ہنگامہ بر آن
دو کس گروہ + سوی آن ہنگامہ گشتم من روان + تا بیابم اطلاع از حال شان + من یکے از جمع
ہنگامہ شدم + اطلاع از حال ایشان بستدم + آن یکے می گفت گردون فانیست + بے گمانی
این بنا را بانیست + وان دگر گفت او قدیم بے کیست + نیستش بانی و یا بانی ویست + گفت منکر
گشتہ خلاق را + روز و شب آرندہ و رزاق را + گفت بے برہان نخواہم من شنید + آنچہ گوئی آن
بتقلیدے گزید + ہین بیاور حجت و برہان کہ من + نشنوم بے حجت این را در زمن + گفت حجت
در درون جانمست + در درون جان نہان برہانمست + تو نمی بینی ہلال از ضعف چشم + من ہمی بینم
مکن بر من تو خشم + المعنی کل ایک شخص کہتا تھا کہ عالم حادث ہی اور یہ آسمان فانی ہی حق تعالے
اسکا وارث ہی ایک فلسفی نے کہا تو نے حادث ہونا کیسے جانا بھلا ابر کے حادث ہونے کو مینھ کیا جانے
کہ ابر اس سے قبل ہی جیسے کچھ انقلاب زمانے مین ہوے ہین انکا تو ایک ذرہ بھی نہین ہی پھر تو
حدوث آفتاب کا کیا جانے وہ کیڑا جو حدث و نجاست مین گھسا ہوا ہی وہ زمین کے اول و آخر
سے کب خبر ہی کہ ابتدا اسکی کب سے ہی اور انتہا کب تک تو نے یہ بات تقلید سے بلا تحقیق
اپنے باپ سے سُنی کہ حماقت سے اُسیکو لپٹا ہوا ہی بتا تو کوئی حجت بھی اسکے حادث ہونے پر ہی
نہین تو چپ ہو زیادہ گوئی مت کر کہا مین نے دیکھا کہ اسی بحر عمیق مین جو مراد اسی مسئلہ حادث
و قدیم سے ہی دو رفیق بحث کرتے تھے اور کیسی بحث کہ بڑی جدال و اشکال و شکوہ مین تھے انکا
حال دیکھ کے بڑا مجمع ان دونون کے پاس ہو گیا مین بھی اس ہنگامہ کی طرف چلا کہ انکے حال سے
مطلع ہوؤن کیا معاملہ ہی چنانچہ جملہ مردم ہنگامہ سے ایک مین بھی ہوا اور انکے حال سے اطلاع
لیتا تھا ایک ان مین کہتا تھا کہ گردون فانی ہی اور بے شک و گمان اس بنا کا کوئی بانی ہی دوسرا
کہتا تھا کہ قدیم ہی کسے کلام اس مین دخل ہی نہین کہ کب ہوا اور کب تک رہیگا نہ کوئی اسکا بانی ہی

نہ کچھ اسکی پایان ہی کہا تو منکر خلاق کا ہی اور روز شب کرنے والے اور رزاق کا کہا
بے برہان تو مین اسکو نہین سنونگا جو کچھ تو کہ رہا ہی تقلید سے تونے اختیار کیا ہی ہان خبردار
ہو کوئی حجت و دلیل اسپر لا تو مین بے حجت اسی وقت اسکو سن لونگا کہا حجت اسکی میرے
درون جان مین ہی اور جان مین یہ برہان چھپی ہوئی ہی تجھکو ہلال نہین سوجھتا تیری آنکھون
مین ضعف ہی مجھکو سوجھتا ہی پھر غصہ کی کیا بات ہی غصہ کیون ہوتا ہی الخلاف شرح مین بگیانی
کو بگمان قدیم کو قدم نیست کو دلیست بشنوم کو نشنوم لکھا ہی قولہ گفتگو بسیار گشت و خلق گیج +
در سر و پایان این چرخ نسیج + گفت یارا در درونم حجتے است + بر حدوث آسمانم آیتے ست +
من یقین دانم نشانش آن بود + مر یقین دان راکہ در آتش رود + در زبان می ناید آن حجت
بدان + ہمچو حال و سر عشق عاشقان + نیست پیدا سر گفت و گوی من + جز کہ زردی و نزاری
روے من + اشک خون بر رخ دوانہ میرود + حجت حسن و جمالش می شود + گفت من اینہا ندانم
حجتے + کہ بود در پیش عامہ آیتی + گر بیاری من کنم آنرا قبول + ورنہ کوتہ کن سخن با عرض و
طول + گفت چون قلبی و نقدی دم زنند + کہ تو قلبی من نکویم وارجمند + ہست آتش امتحان آخرین +
کاندر آتش در فتند آن ہر دو قرین + المعنی القصہ دونون مین بڑی گفتگو ہوئی اور مخلوق اس چرخ
کے سر و پایان مین پریشان تھی کہ اسکی ابتدا انتہا ہی یا نہین اور جو کہ یہ بھی مثل جامہ زر بافتہ کے ہی
لہذا نسیج اسکو کہا پھر اسنے کہا کہ اے یار میرے درون مین ایسی ایک حجت ہی کہ آسمان کے حادث
ہونے پر آیت ہی بس مین یقین جانتا ہون کہ نشان اس حجت درونی کا یہی ہی کہ جو کوئی اپنے
خاص قول کو بیقین جانتا ہی وہ آگ مین گھسے جو نہ جلے وہی سچا ہی جیسے ہندی مثل مشہور ہی
سانچ کو آنچ کیا ہی اور وہ حجت جو میرے دل مین ہی نزاکت سے زبان پر نہین آتی وہ ایسی ہی
جیسے حال و بھید عشق عاشقون کا کہ دل مین ہوتا ہی بیان مین نہین آتا یہی حال میرا ہی کہ بھید
تو ظاہر نہین اور گفتگو میری ایسی جیسے زردی اور نزاری رنگ و جسم عاشقون کی اور اشک
خونین جو رخسار پر دوان ہوتے ہین یہی حجت حسن و جمال معشوق کے ہوتے ہین جسکا عشق ہوتا
ہی کہا مین ان باتون کو حجت نہین جانتا یہ عوام کے سامنے کہو وہ اسکو آیت جانینگے اگر
کوئی حجت قوی لائے تو اسکو مین قبول کرون ورنہ یہ لمبی چوڑی باتین کوتاہ کر کہا جب کھوٹے
کھرے مین گفتگو ہوئے یعنے ایک دوسرے کو کہے کہ تو کھوٹا ہی اور مین کھرا لائق والا تو انکا
آخر امتحان آگ ہی ہی کہ وہ دونون قرین آگ مین پڑین تو کھرا کھوٹا معلوم ہو جاے

الخلاف شرح مین نکویم کو نگویم بکاف فارسی لکھا ہی

## آگ مین گھسنا سُنی و فلسفی کا اور جلنا فلسفی کا

قولہ عام و خاص از حال مان عالم شوند + از گمان و شک سوی ایقان روند + آب آتش آمد ای جان امتحان + نقد و قلبی راکہ آن باشد نہان + تا من و تو ہر دو در آتش رویم + حجت باقی حیرانان شویم + یا من و تو ہر دو در بحر او فتیم + چون در دعوی من و تو کوفتیم + ہمچنان کردند در آتش شدند + ہر دو خود را بر تف آتش زدند + فلسفی را سوخت خاکستر شد او + متقی را ساخت تازہ تر شد او + آن خداگوینده مرد مدعی + رست و سوزید اندر آتش آن دعی + از مؤذن بشنو این اعلام را + کوری افزون روان خام را + کہ نسوزیدست این نام از اجل + کش مسمّٰی صدر بودست و اجل + صد ہزاران روح شد دلدادہ + در رہ او سر بسر افتادہ + المعنی یعنے آگ مین گرنے سے عام و خاص ہمارے حال کو جان لین اور یہ شک و گمان جو حدوث و قدم کا ہی اس سے علحدہ ہو کے یقین کی راہ لین کہ اے جان آب و آتش بڑے خوف و احتراز کی چیز ہی اور کھوٹے کھرے کے امتحان کی کہ انسے ڈھکا چھپا عیب کھل جاتا ہی بس اسی واسطے ہم تم دونون آگ مین گھسین تا جو لوگ باقی رہین اُنکے لیے حجت ہوئین اور ان حیرانون کی حیرانی کہ قدم کو اختیار کرین یا حدوث کو جاتی رہے یا ہم تم دونون دریا مین کودین اس واسطے دروازہ دعوی کا بجایا ہی اپنا اپنا دعوی کرتے ہین بس ایسے ہی کیا اور دونون آگ مین گھسے اور آپ کو حرارت آگ کے حوالہ کیا آگ نے فلسفی کو جلا کے راکھ کر دیا اور متقی کی ایسی موافق ہوئی کہ وہ پہلے سے زیادہ تازہ ہو گیا وہ جو خداگو تھا اور جسنے دعوی خدا کی خلاقی کا کیا تھا وہ خدا کے نام سے بچگیا اور دوسرا ولد الزنا فلسفی جلا گیا آب مقولات انکے ہین کہ خیال کر مؤذن لوگ پانچون وقت کیا اللہ اکبر بار بار کہ کہ کے تجکو اعلام کرتے ہین اس سے آگاہ ہو اور رجان و دل اسکو مان کو رست بن کوری کو خدا تعالی خام جان والون مین بڑھائے تجکو بچائے سب مخلوق مین اس بات کی شہرت ہوئی کہ اسکے نام کو اجل نے نہین جلایا اس سبب سے کہ وہ نام والا بھی صدر اور نہایت بزرگ اور سب سے بالا ہی یعنے خدا تعالی لاکھون جانین لوگون کی مطیع و معتقد خدا کی ہوئین اور سر بسر اسکی راہ مین افتادہ یعنے سب اُسکے عاشق الخلاف شرح مین یا من و تو کوتا کو بندہ لو گو ہند از مؤذن کو آنمؤذن لکھا ہی قولہ صد ہزاران خلق اندر بادیہ + سر بحو گوہ بیصاب برادیہ + صد ہزاران زمین زبان اندر قران + بر درید پردہ ہای منکران + چون گرو بستند غالب شد صواب +

در دوام معجزات و در جواب + فهم کردم کانکه دم زد از سبق + در حدوث چرخ پیروز ست و حق + حجت
منکر هماره زرد رو + یک نشان بر صدق این انکار کو + یک مناره در ثنای منکران + کو درین عالم
که تا باشد عیان + سکهٔ شاهان همیگردد دگر + سکهٔ احمدؐ ببین تا مستقر + منبرے کو که در آنجا مخبرے
یاد آرد روزگار منکرے + روے دینار و درم از نام شان + تا قیامت میدهد از حق نشان + بر رخ
نقره دیا روے زری + وا نما بر سکه نام منکری + خود بگیر این معجزه چون آفتاب + صد زبان نام او
اُم الکتاب + زهره نی کس را که یک حرفی از ان + یا بدزدد یا فزاید در بیان + یار غالب شو که تا
غالب شوی + یار مغلوبان مشو تو اے غوی + حجت منکر همین آمد که من + غیر ازین ظاهر نمی بینم وطن + هیچ
نندیشد که هر جا ظاهریست + آن ز حکمتهاے پنهان مخبریست + فائده هر ظاهرے خود باطن ست +
همچو نفع اندر دوا ها کامنست + این تفاوت حق نهاد اندر زمان + تا بدانند اهل عرفان در جهان +
عمر کرگس صد هزار و پانصد ست + مر کبوتر را چه باشد زان بدست + می بمیرد از کبوتر صد هزار + مرگ
کرگس را نه بیند آشکار + جمله پندارند کرگس باقی ست + نے غلط کردند یک کس باقی است + چونکه
ظاهر بین شدند از جهد خویش + می نه بینند از عمی نه پس نه پیش + مینماند در جهان یک تار موٗ +
کل شئی هالک الا وجهه المعنی بادیه صحرا و بیابان را و یه شتر آبکش و ظرف آب مستقر بضم جاے قرار
رہان شرط بہار ہ مخفف ہموارہ بادیہ سے مراد بادیہ مکہ جو مقصود کعبہ سے ہی یعنے ایسے ہی مثل اس
بحث حدوث و قدم کے بادیہ کے معاملہ مین لاکھون منحرف ہوئے جنکے سر گیند کیطرح ڈھلکتے پھرے
اور بے حمایت بھوکے پیاسے عدم کو گئے اور ہی قسم سے لاکھون نے قرآن مین شرطین باندھین کہ کلام
الٰہی نہین ہی اور انھین شرطون نے پردے اُن منکرون کے پھاڑے غرض جب شرط کسی معاملہ
مین باندھی وہی غالب ہوا جو صواب تھا کہ اُسکے معجزات بھی ہمیشہ رہے اور جواب مین بھی سبکو
لاجواب کیا مین نے خوب سمجھ لیا کہ جنھنے دم اس سبق سے مارا یعنے چرخ کے حادث ہونے مین وہی پیروز
ہی اور وہی حق پر ہی اور منکر کی حجت ہمیشہ زرد رو ہی ایک نشان بھی اُسکے انکار کے صدق پر نہین
کہین ہو تو بتائے کہین ہے کوئی منارہ یعنی چراغپایہ جسپر چراغ منکرون کا جلتا ہو کہین ہی اور
کوئی نشان بھی اُنکے ثنا کا اس عالم مین ظاہر ہی سکہ پادشاہونکا ہمیشہ بدلتا رہتا ہی یہ سکہ احمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ہی کا ہی کہ تا قرارگاہ دنیا برقرار ہے آیا کوئی منبر بھی ہی کہ جسپر کوئی خبر دینے والا
کسی منکر کے وقت کی خبر دیتا ہو اور آنحضرت کے لاکھون منبر خطیب ہمیشہ اُنکی صفت و ثنا کا خطبہ
پڑھتے ہین صورت دینار و درم کی اُنکے نام سے قیامت تک نشان دیتی رہیگی کہ یہ حق ہی کسی رخ

نقرہ یا روپے زر کسی منکر کے نام کا سکہ ہی اگر ہو تو ہمکو دکھا اور خود اس معجزہ ہمچو آفتاب روشن کو قرآن سے
جو صد زبان ہی باعتبار معانی کثیرہ کے اور ام الکتاب یعنی سب کتابون کی جڑ حاصل کر او رنکال کہ اس سے
یہ بات خوب ثابت ہی اور وہ قرآن جسکا کہ خدا تعالے خود حافظ ہی جیسا کہ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون ہمنے نازل کیا قرآن او رہم ہی اسکے حافظ ہین پھر جب اسکا ایسا نازل کرنے والا
اور ایسا حافظ ہی تو کیسکا ایسا زہرہ نہین ہی کہ اسمین سے کوئی حرف چرائے یا اسکے بیان مین کچھ
بڑھائے پس تو بھی جو غالب ہی اسکا یار ہو تا غالب ہوئے مغلوبون کا یار مت بن تا مغلوب ہوئے
فرماتے ہین حجت منکر کی یہی تو ہی کہ ہمین سواے اس ظاہر کے کوئی وطن نہین دیکھتا یعنی ادہر طرف
نہین جاتا اور اسکو نہین سوجھتا کہ جو چیز ظاہر ہی وہ ان حکمتون کی جو اسمین پوشیدہ ہین خبر دے
رہی ہی اے غافل فائدہ ہر ظاہر کا باطن ہی ہی جیسے دوا اون مین نفع پوشیدہ ہی اور یہ فرق
اللہ تعالے نے زمانہ مین رکھا ہی یعنے جبتک زمانہ دنیا کا ہی تب تک اہل فرقان اس فرق کو جان
مین دیکھین کرگس کی عمر یعنی فلک کی ایک لاکھ پانچ سو برس کی ہی پھر کبوتر اسکے حال سے کیا پا سکے
اور کیا معلوم کرے کہ اس درمیان مین لاکھون کبوتر مرجاتے ہین کرگس کو مرا ہوا کوئی ظاہر نہین دیکھتے
پس سب جانتے ہین کرگس باقی دوام ہی نہین یہ انکی غلطی ہی وہ جو باقی ہی وہ ایک ہی ذات فرد ہی
جس مین نہ تعدد ہی نہ کثرت جو کہ یہ لوگ اپنی کوشش وجہد سے ظاہر بین ہوے جو دلائل و
براہین انھین کے پیدا کیے ہوے ہین انسے یہ اندھے ہوگئے اب انکو نہ آگے سوجھتا ہی کہ
کیا تھا نہ پیچھے کہ کیا ہوگا اور ہی یہ کہ ایک تار بال کا بھی نہین رہیگا سب ہلاک ہونے والے ہین
سوا اس کی ذات پاک کے

## تفسیر اس آیت کی وما خلقنا السموات والارض الا بالحق نہین پیدا کیا ہمنے زمین و آسمان کو مگر ساتھ حق کے

قولہ هرچه پیدا کرد بهر معنیست + باطنش بنگر به این ظاهر مایست + هیچ نقاشی نگارد زین نقش + بی امید
نفع بهر عین نقش + بلکه بهر میهمانان و کهان + که بفرجه وا رهند از اندهان + شادی بچگان و یاد دوستان
دوستان رفته را از نقش آن + هیچ کوزه گر کند کوزه شتاب + بهر عین کوزه نی از بهر آب +
هیچ کاسه گر کند کاسه تمام + بهر عین کاسه نی بهر طعام + هیچ خطاطی نویسد خط بفن +
بهر عین خط نه بهر خواندن + نقش ظاهر بهر نقش غائب ست + وان برای غائب دیگر بست +
تا سوم چارم دهم بر می شمر + این فوائد را بمقدار نظر + همچو بازیهای شطرنج ای پسر +

فائدہ ہر لعب در بازی نگر + این نہادہ بہر آن لعب نہان + وآن برای آن وآن بہر فلان ہمچنین
می بین جہات اندر جہات + درپی ہم تا رسی در برد مات + اول از بہر دوم باشد چنان + کہ شدن
بر پایہ ہای نردبان + آن دوم بہر سوم میدان تمام + تا رسی تو پایہ پایہ تا ببام + شہوت خوردن
ز بہر آن منی + آن منی از بہر نسل ای روشنی + کند بینش مے نہ بیند غیر ازین + عقل او بے سیر چون نبت
زمین + نبت راچہ خواندہ چہ ناخواندہ + ہست پای او بگل در ماندہ + گر سرش جنبد بیاد تیز رو
تو بسر جنبانیش غرہ مشو + آن سرش گوید سمعنا ایصبا + پای او گوید عصینا خلنا + چون ندانم
سیری راند چو عام + بر توکل می نہند چون کور گام + المعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہی اس سے
کوئی مقصود ضرور ہی نہ عبث تو اسکے باطن پر نظر کر ظاہر ہی پر ست ٹھہر جا بھلا کوئی نقاش بھی بے امید
کسی نفع کے خوبی نقش کی بناتا ہی یہ کب قصد ہوتا ہی کہ فقط نقش ہی نقش بنا دون اور کچھ نہین
بلکہ واسطے ہر بچہ و کہے کے کہ اسکی کشایش سے اندوہون سے نجات پائین نیچے دیکھ کے خوش ہون
اور جو دوست کہ گذر گئے ہین اس نقش کو دیکھ کے انکی یاد آئے اور کوئی کوزہ گر کوزہ بنانے مین
صرف اس خیال سے نہین دوڑتا کہ بس کوزہ بنا دون اور یہ غرض نہ ہو کہ اسمین پانی بھر اجائے اور
کوئی کاسہ گر کاسہ واسطے نفس کاسہ کے نہین بناتا ہی بدون اس مطلب کے کہ اسمین کھانا کھایا جائے
یا کوئی لکھنے والا کوئی خط بھی اپنے فن و ہنر سے واسطے عین خط ہی کے لکھتا ہو نہ واسطے پڑھنے کے
یہ نقش ظاہر جو تو دیکھتا ہی واسطے نقش غائب کے ہی جو اسمین مخفی ہی اور وہ جو مخفی ہی وہ دوسرے کے
واسطے ہی جو اس سے مقصود ہی چنانچہ اس دوسرے سے سوم چہارم دہم تک اسکے فوائد گن لے تا
مقدار اپنی فکر کے جیسے چالین شطرنج کی ہین ای پسر اور اُنکے فائدون کو اپنی بازی مین سوچ و لحاظ کر
کہ دونون حریف ایک دوسرے کے لیے پوشیدہ چالین چلتے ہین یہ اسکے لیے وہ اسکے لیے اور
دونون کسی حصول فائدہ اور دفع مضرت کے واسطے ہوتی ہین کہ وہ جہات درجات ہوتی ہین
یعنی بعد چال چلنے کے ایک دوسرے کے پیچھے طرفین اور وجہین پیدا ہوتی ہین یہانتک
کہ برد و مات کو تو پہونچتا ہی اول صورت دوسرے کے واسطے ایسی ہوتی ہی جیسے سیڑھی کے ڈنڈون
پر جانا کہ پہلا دوسرے کے واسطے ہی اور دوسرا تیسرے کے واسطے اور علیٰ ہذا تمام تک تا پایہ
بہ پایہ تو بام تک پہونچے جیسے خواہش کھانے کی واسطے اس منی کی ہی جو معلوم ہی اور وہ منی ای
روشنی میری واسطے نسل کے اور اور فوائد کے مگر جسکی سوجھ بوجھ کند ہی تیز نہین وہ اپنی ہی
بات دیکھتا ہی سوا اسکے اور کچھ نہین سوچتا عقل اسکی بے سر ہی جیسے روئیدگی زمین کی

کہ جو بات ہی خوانده نہ خوانده یکسان یعنی بلاؤجب کیا نہ بلاؤجب کیا چل ہی نہین سکتے اُسکا پانون
خود اندھن مین اندھا ہی اگر سر اُسکا ہوا تیز روسے ہلتا ہی تو اُسکے سر ہلانے پر فریفتہ مت ہو سر تو
اُسکا کہتا ہی ای صبا ہینے امر اُسکا سُن لیا اطاعت کرونگا پانون اُسکے کہتے ہین ہمین نے نافرمانی کی
جو ہمکو چھوڑا آور ہرگاہ وہ کند بنیش سیر سے محروم ہی تو عام طور پر کام چلائے جاتا ہی اور توکل پر
اندھون کی طرح قدم رکھتا ہی الخلاف شرح مین بہ نسبت کو پست لکھا ہی اور توکل کا کاف لام نہین لکھا
قولہ بر توکل تاچہ آید در نبرد + چون توکل کردن اصحاب نرد + آن نظرہاے کہ آن افسردہ نیست +
جز روندہ جز درندہ پردہ نیست + آنچہ در دہ سال خواہد آمدن + این زمان بیند بچشم خویشتن +
ہمچنین ہر کس باندازہ نظر + غیب مستقبل بہ بیند خیر و شر + چونکہ سدی پیش سدی پس نماند +
شد گذارہ چشم و لوح غیب خواند + چون نظر پس کرد تا بدو وجود + آخر و آغاز ہستی رو نمود +
بحث املاک و زمین با کبریا + در خلیفہ کردن باباے ما + چون نظر در پیش افگند او بدید +
آنچہ خواہد بود تا محشر پدید + پس ز پس می بیند او تا اصل اصل + پیش می بیند عیان تا روز فصل + ہر کسے
ز اندازہ روشندلی + غیب را بیند بقدر صیقلی + ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید + بیشتر آمد بر و صورت
پدید + گر تو گوئی کان صفا فضل خداست + نیز این توفیق صیقل زان عطاست + قدر ہمت باشد
آن جہد و دعا + لیس للانسان الا ما سعیٰ + واہب ہمت خداوندست و بس + ہمت شاہی ندارد
ہیچ خس + نیست تخصیص خدا کس را بکار + مانع طوع و مراد و اختیار + لیک چون رنجی دہد بد بخت را
او گریزاند بکفران رخت را + نیک بختی را چو حق رنجے دہد + رخت را نزدیکتر وا می نہد + بد دلان از
بیم جان در کارزار + کردہ اسباب ہزیمت اختیار + پُر دلان در جنگ ہم از بیم جان + حملہ کردہ سوے
صف دشمنان + رستمان را ترس و غم واپیش برد + ہم ز ترس آن بد دل اندر خویش مرد +
چون محک آمد بلا و بیم جان + زان پدید آمد شجاع از ہر جبان + حاصل آن از وسوسہ ہر کو گریخت +
از قضا ہم در قضا باید گریخت + المعنی جب توکل اندھون کیطرح کیا اور توکل پر رہے تو اب دیکھیے
جب لڑائی پیش آئے تو اُس توکل سے کیا حاصل ہو یہ توکل تو نرد کھیلنے والون کا سا ہی کہ
اُلٹا سیدھا دونون قسم کا پانسہ پڑتا ہی اگر اُلٹا پڑا تو پھر کیا ہوگا نرد سے مراد روز محاسبہ وہ
نظرین جو افسردہ نہین ہین تیز و تند ہین وہ روندہ ہین اور ایسی روندہ کہ پردون کی درندہ اُسکے
سوا اُنکا کچھ کام نہین نہ کوئی اُنکا روکنے والا مثلاً جو شئی دس برس مین آنے والی ہی اُنکی آنکھ اُسوقت
اُسکو دیکھ رہی ہی ایسے ہی ہر کوئی موافق فکر کے غیب آیندہ کا دیکھتے ہین خواہ خیر ہو

خواہ مخواہ اسلئے کہ جب نہ کوئی سد سامنے رہی نہ پیچھے رہی تو نظر آنکی گذارہ ہو گئی اور لوح غیب کی لکھے
پڑھی ورنہ خداوند جل و علیٰ نے فرمایا ہی وجعلنا من بین ایدیہم سدًا ومن خلفہم سدًا فاغشینا ہم فہم
لا یبصرون اور کی ہمنے سامنے اُنکے دیوار اور پیچھے اُنکے دیوار اور پھر چھپا لیا ہمنے اُنسے سو اُنکو
نہین سوجھتا اسی سبب سے جہان نظر اُنھون نے پیچھے کو یعنے گذشتہ پر کی تو ابتداے وجود سے آخر و
آغاز ہستی کا سب اُنکے سامنے آگیا اور وہ بحث جو فرشتون نے ہمارے باباکے زمین پر خلیفہ ہونے مین
خدا تعالے سے کی تھی جیسا کہ فرمایا ہی اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ جب کہا تیرے
پروردگار نے فرشتون سے مین زمین پر خلیفہ اپنا کیا چاہتا ہون اور جب نظر سامنے کو ڈالی
ای آیندہ پر تو جو کچھ محشر تک پیدا ہو گا وہ سب دیکھ لیا پس پچھلی نظر سے تو وہ اصل کی اصل
دیکھتے ہین اور سامنے کی نظر سے اُسکو عیان دیکھتے ہین جو روز فصل تک ہونے والا ہی روز
فصل روز قیامت جیسا کہ قرآن مین ہی ہذا یوم الفصل پس ہر کوئی موافق اندازہ اپنی روشندلی
کے دیکھتا ہی اور روشندلی بقدر صیقلی کے ہی جیسی جسنے کی ہی زیادہ صیقل کرنے والے نے زیادہ
دیکھا اُسپر زیادہ صورتین ظاہر ہوئین آب اگر تو کہے کہ یہ صفا فضل خدا سے ہی لیکن توفیق صیقل
کی بھی اسی کی عطا سے ہی جیسی جسکی ہمت ہی اسی کے بقدر کوشش و دعا اُسکی ہی مگر انسان کیواسطے
جو کچھ ہی اُسکی کوشش ہی سے ہی بہر حال ہمت بخشنے والا بھی وہی مالک خداوند ہی کوئی غیر
نہین مگر ہمت شاہی ہر خس کو نصیب نہین ہی یہ جو بعض جاہل خصوصیت خدا کی کرتے ہین کہ خدا
ہمکو نیک کرے تو ہون نعوذ باللہ یہ کار آمد نہین خدا تعالیٰ مانع کسی کی رغبت و مراد و اختیار کا نہین ہی
لیکن یہ ہی کہ جب کسی بدبخت کو رنج دینا چاہتا ہی تو اُسکا رخت کفران کی طرف بھگاتا ہی اور جو کسی
نیکبخت کو رنج دیتا ہی تو اُسکا رخت اپنے قرب مین رکھ لیتا ہی پس نامرد بددل تو جان کے ڈر سے لڑائی
مین سبب بھاگنے کے ڈھونڈھتے جیسے تحصیص والے اور اختیار کرتے ہین اور بہادر پردل وہ وقت
مین بھی گو خوف جان کا ہو صف دشمن پر حملہ کرتے ہین رستمون کو ترس و غم جان کا خوف آگے
بڑھاتا ہی کہ آخر تو مرتے ہین آگے بڑھ کے مرین اور بددل ڈر کے مارے آپ ہی آپ مرجاتا ہی
الحاصل بلا اور ترس جان ایک محک ہی جس سے شجاع و نامرد ظاہر ہو جاتے ہین لاجرم شجاع وہی ہی
جو وسوسون سے جدا ہوا اور قضا پر راضی ہو کے قضا ہی کیطرف بھاگا

## وحی کرنا حق تعالے کا موسیٰ علیہ السلام کو کہ مین تجھ سے راضی ہون

قولہ گفت موسیٰ را بوحی دل خدا + کای گزیدہ دوست میدارم ترا + گفت چہ خصلت بود ای ذوالکرم +

موجب آن تا من آن افزون کنم + گفت چون طفلی بہ پیش والدہ + وقت قہرش دست ہم بروی زدہ + خود ندا ند کہ جز او دیار ہست + ہم از و مخمور و ہم از او ست مست + مادرش گر سیلیے بروی زند + ہم بما در آید و بروی تند + از کسی یاری نخواہد غیر او + اوست جملہ شر او و خیر او + خاطر تو ہم ز ما در خیر و شر + التفاتش نیست با جای دگر + غیر من پیشت چو سنگست و کلوخ + گر صبی و گر جوان و گر شیوخ + ہمچنان ایاک نعبد در حنین + از بلا از غیر تو لا نستعین + ہست این ایاک نعبد حصر را + در لغت آن از پے رفع ریا + ہست ایاک نستعین ہم بہر حصر + حصر کردہ استعانت را و قصر + کہ عبادت مرترا آریم و بس + طمع یاری ہم ز تو داریم بس + المعنی حضرت رب العزت نے موسیٰ سے بوحی دل فرمایا یعنے دل پر وحی نازل کی کہ ای گزیدہ مین تجھکو عزیز و دوست رکھتا ہون پوچھا ای ذو الکرم مجھ مین وہ کیا خصلت ہی جس سے مین عزیز ہوا تا اُسکو بڑھاؤن کہا تو میرے ساتھ ایسا ہی جیسے بچہ اپنی مان کے سامنے کہ جب وہ قہر کرتی ہی تب بھی وہ اُسی پہ ہاتھ ڈالتا ہی وہ نہین جانتا کہ سوا مان کے اور کوئی بھی گھر کے لوگون سے ہی اسی سے وہ مخمور ہی اسی سے خوش و مست ہی مان اگر سیلی اُسکے ارتی ہی وہ اُسی کے پاس آتا ہی اور اُسی کو لپٹتا ہی سوا اسکے کسی سے مدد نہین چاہتا ہی اُسکی شر ہی وہ ہی اُسکی خیر تیری خاطر کو بھی خیر و شر مین جو ہماری طرف سے ہو دوسری جگہ سے التفات نہین ہی غیر تیرے سامنے میرے ہوتے ایسا ہی جیسے کنکر پتھر خواہ لڑکا ہو خواہ جوان خواہ بوڑھا جیسے ایک ایاک نعبد یعنی تیری ہی پرستش ہم کرتے ہین یہ نالہ تیرا عبادت مین ہی ایسی ہی بلا مین غیر سے کہتا ہی لا نستعین یعنے مدد نہین چاہتے ہین ہم یہ ایاک نعبد از روے زبان عرب کے حصر کے واسطے ہی کہ ضمیر منفصل مفعول کو فعل فاعل پہ اسی غرض سے مقدم کیا ہی تا رفع ریا کا ہو ایسے ہی ایاک نستعین بھی واسطے حصر کے ہی اسنے بھی استعانت کو حصر و قصر کیا ہی یعنی عبادت بھی خاص تیری بجالاتے ہین اور امید مدد کی بھی بس تجھی سے رکھتے ہین الخلاف شرح مین ایاک نعبد کو ایک بہر حصر کو بر حصہ لکھا ہی

غصہ کرنا بادشاہ کا ندیم پر اور شفاعت کرنا شفیعون کا اور بادشاہ سے اُسکو مانگنا اور مقبول ہونا اور رنجیدہ ہونا مغضوب کا کہ کیون شفاعت کی

قولہ بادشاہے بر ندیمی خشم کرد + خواست تا از وی بر آرد دود گرد + کرد شہ شمشیر بیرون از غلاف + تا زند بروی جزاے آن خلاف + ہیچکس را نہ ہرہ نے تا دم زند + یا شفیعے بر شفاعت بر تند + جز عماد الملک نامی از خواص + در شفاعت مصطفیٰ وار انہ خاص + بر جہید و زود در سجدہ فتاد +

در زمان شہ تیغ را از کف نہاد + گفت اگر دیوست من بخشیدمش + ور بلیسی کرد من پوشیدمش + چونکہ آمد پاے تو اندر میان + راضیم گر کرد مجرم صد زیان + صد ہزاران خشم را تانم شکست + کہ ترا آن فضل و آن مقدار ہست + لابہ ات را ہیچ نتوانم شکست + زانکہ لابہ تو یقین لابہ منست + گر زمین و آسمان برہم زدے + ز انتقام آن مرد بیرون نامدے + ور شدی ذرہ بذرہ لابہ گر + او نبردے این زمان از تیغ سر + بر تو مے ننہیم منت ای کریم + لیک شرح عزتت ہست ای کریم + این نکردی تو کہ من کردم یقین + ای صفاتت در صفاتِ ما دفین + تو درین مستعملی نی عاملی + زانکہ محمول منی نی حاملی + ما رمیت اذ رمیت گشتۂ + خویشتن در موج چون کف ہشتۂ + لا شدی پہلوے الا خانہ گیر + ای عجب کہ ہم اسیری ہم امیر + آنچہ دادی تو ندادی شاہ داد + اوست بس اللہ اعلم بالرشاد + المعنی

گرد از کسے بر آوردن یا دود بر آوردن ہلاک کرنا پاے کسے در میان آمدن کسی کا واسطہ ہونا ایک بادشاہ ایک ندیم پر غصہ ہوا اور چاہا کہ اُسکو ہلاک کرے اس قصد سے تلوار اپنی میان سے نکالی تا اُس سے بدلہ اس خلاف مرضی کا کرے آپ کسکی ایسی جرأت جو دم مار سکے یا کون ایسا شفیع جو شفاعت کرے مگر ایک شخص کہ عماد الملک اُسکا نام اور خواص سے تھا وہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرح شفیع ہوا اپنی جگہ سے اُٹھا اور بادشاہ کے سامنے سجدہ مین گرا اُسیوقت بادشاہ نے تلوار ہاتھ سے رکھدی تشبیہ حضرت مصطفےٰ سے شفاعت مین اس سبب سے ہے کہ قیامت کے دن بھی مخلوق انبیا سے جب نا امید ہو جاےنگے تو آپ بعد سجدہ شفیع ہونگے اور کہا کہ اگر یہ ایسا ہے جیسے شیطان تب بھی مین نے اُسکو بخشا اور کیسی ہی بلیسی اُسنے کی لیکن مین نے سب سے انغماض کیا اسلیے کہ جب اس بیچ مین تو پڑا اور واسطہ ہوا تو گو اُسنے سیکڑون جرم کیے ہین مین راضی ہون تیرے فضل و مقدار کے سامنے یہ غصہ کیا ہے ایسے ایسے لاکھون غصے شکست کرسکتا ہون مگر تیری خوشامد کو ذرا نہین شکست کرسکتا اس واسطے کہ تیری خوشامد یقیناً خود میری خوشامد ہے پھر اپنی خوشامد کیسے نہ مانون یہ شخص اگر زمین آسمان لوٹ پوٹ کر ڈالتا میرے انتقام سے ہرگز نہین نکلسکتا اور اگر ذرہ ذرہ اسکے واسطے خوشامد کرتا اُسوقت میری تیغ سے ہرگز یہ سر نہین بچا لیتا ہم تجھپر اے کریم اس عفو کا احسان نہین رکھتے لیکن تیری عزت کی شرح بیان کرتے ہین جیسی کچھ ہمارے سامنے ہے چنانچہ یہ شفاعت تو نے نہین کی یقیناً مین نے کی اس واسطے کہ اے فلان تو اور مین دونون ایک ہین اور تیری صفات مثل خزانہ کے میری صفات مین مدفون پس انھین صفات کا میری تو استعمال کرنے والا ہے نہ خود عامل اس سبب سے کہ تو محمول میرا ہے نہ حامل یعنے

مین تیرا نازبردار نہ تو میرا تو تو مارمیت اذرمیت کا ہم صفت ہوگیا ہی جو کچھ تجھ سے ظہور مین آتا ہی مجھ سے ہی بس اتنا ہی تو فرق ہی کہ جھاگ اگرچہ موج سے ہی لیکن اُسنے آپ کو اس صورت پر چھوڑ رکھا ہی کما قال اللہ تعالی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور نہین تیر پھینکا تونے جس وقت کہ پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا تو نے آپ کو لا و نفی کرکے پہلو الا مین یعنی اثبات مین گھر بنایا ہی پھر مجھ مین تجھ مین غیریت کیا ہی مگر ہان یہ تعجب ہی کہ تو میرا اسیر بھی ہی اور امیر بھی جو کچھ تو نے دیا وہ شاہ نے دیا تونے نہین دیا تو وہی ہی آگے اللہ ارشاد وہدایت کو خوب جانتا ہی الخلاف شرح مین بلبیسی کو لیسی اور حائلی کو بھی عائلی لکھا ہی

## رنجیدن مغضوب علیہ ویاری بریدن از شفیع

قولہ وان ندیم رستہ از خوف وبلا + زین شفیع آور بگردید از ولا + دوستی ببرید زان مخلص تمام + رو بحائط کرد تا نارد سلام + زان شفیع خویشتن بیگانہ شد + زین تعجب خلق در افسانہ شد + گر نہ مجنونست یاری چون برید + از کسی کہ جان او را واخرید + آن خریدش آن دم از گردن زدن + خاک نعل پاش بایستی شدن + باژگونہ رفت و بیزاری گرفت + با چنین دلدار کین داری گرفت + پس ملامت کرد او را ناصحی + کین جفا چون میکنی با مصلحی + جان تو بخرید آن دلدار خاص + آندم از گردن زدی گردی خلاص + گر جفا کردی نبایستی رمید + خاصہ نیکی کرد آن یار حمید + المعنی فرماتے ہین اب اس ندیم کا حال جسنے خوف وبلا سے نجات پائی تھی اس اپنے سفارشی سے پھر گیا دوستی چھوڑدی بالکتام دوستی اُس سے قطع کی اور ایسے اخلاص والے سے ترک محبت کیا ایسا کہ اُسکو دیکھ کے مُنہ دیوار کی طرف کرلیتا تھا تا سلام نہ کرنے پائے اسقدر اُس سفارشی سے بیگانہ ہوا کہ یہ تعجب مخلوق کا قصہ بنا سب کہتے تھے بھلا یہ شخص مجنون نہین ہی تو کیا ہی جو ایسے شخص سے جسنے جان اسکی بچائی ترک محبت کیا اُسنے اُسکو گردن مارنے سے بچایا اُسکو تو اُسکی جوتیون کی خاک ہو جانا چاہیئے تھا سو خلاف اسکے اُلٹی چال چلا بیزاری اختیار کی اور ایسے دلدار کا کین دار ہوا اُسکی دلداری اسکی کین داری کو تو غور کرو چنانچہ ایک ناصح نے اُسکو ملامت کی کہ ایسے مصلح کے ساتھ تو جفا کیسے کرتا ہی جان تیری اس دلدار خاص نے بچائی اور اُسوقت مین کہ تو مارا جاتا تجکو گردن مارنے سے چھڑایا اگر ایسا شخص تجھپر ظلم کرتا تو وہ بھی تجکو اُٹھانا چاہیئے تھا نہ بھاگنا خاصۃ کہ اُس یار محمود نے تو نیکی کی ہی قولہ گفت بہر شاہ مبذولست جان + او چرا آید شفیع اندر میان + لے مع اللہ وقت بود آندم مرا + لا یسع فیہ نبی مجتبیٰ + من نخواہم رحمتی جز زخم شاہ

من نخواہم غیر آن شہ را پناہ + غیر شہ را بہر آن لا کردہ ام + کہ بسوی شہ تولا کردہ ام + گر ببرد او بقہر
خود سرم + شاہ بخشد شصت جان دیگرم + کار من سر بخشے و بیچو نیست + کار شاہنشاہ ما سر بخشیست +
فخر آن سر کہ کف شاہش برد + ننگ آن سر کہ بغیرے سر برد + شب کہ شاہ از قہر در قبرش کشید +
ننگ دارد از ہزاران روز عید + خود طواف آنکہ او شہ بین بود + فوق قہر و لطف و کفر و دین بود +
زان نیامد یک عبارت در جہان + پس نہانست و نہانست و نہان + زانکہ این اسما و الفاظ حمید +
از کلابہ آدمی آمد پدید + علم الاسما بد آدم را امام + لیک نے اندر لباس عین و لام + چون نہاد
آن آب و گل بر سر کلاہ + گشت از اسمار جانی رو سیاہ + کہ نقاب حرف و دم در خود کشید +
تا شود در آب و گل معنی پدید + گرچہ از خشم شہم کرد او خلاص + لیک ہم شہ شد مرا حقا مناص +
گرچہ از یک وجہ منطق کاشف ست + لیک از دہ وجہ پردہ مکتف ست + المعنی جانی گنہگار مناص
پناہ کتف پناہ دہندہ اُس ندیم نے ناصح سے کہا کہ میری جان تو شاہ پر قربان ہی وہ میرے اُسکے
بیچ مین کیون شفیع ہوا میرا تو اسوقت مین ایسا حال تھا جیسے آنحضرت نے فرمایا ہی لی مع اللہ وقت
لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل مجکو اللہ کے ساتھ ایک وقت ایسا ہی کہ اُسمین نہ فرشتہ
مقرب کی گنجائش ہی نہ بنی مرسل کی ہی مین سوا رحم بادشاہ کے کسیکو نہین چاہتا کہ مجھپر رحم کرے
نہ مین اُسکے غیر سے پناہ چاہتا ہون مین نے تو جب سے پادشاہ سے تولا کی ہی غیر کو اُسی وقت
سے لا و نیست کر دیا ہی اگر وہ اپنے قہر سے میرا سر کاٹے تو ساٹھ جانین مجکو بخشے اسواسطے کہ سر کے
بیچ کے ساتھ عدد مین میرا کام یہی ہی کہ سر اُسکے حوالہ کرون اور بیخود ہو جاؤن اور ہمارے
شاہنشاہ کا یہ کام ہی کہ پھر سے سر ہمکو بخشے کیسا فخر اُس سر کا ہی جسکو شاہ اپنے ہاتھ سے کاٹے اور
کیسی ننگ اُس سر کو ہی جسکو بچا کے دوسری جگہ لیجائے دیکھو رات جسکو بادشاہ نے تاریکی مین ڈالا
کیسی اپنی تاریکی مین خوش ہی کہ ہزارون روز عید سے ننگ کرتی ہی اور اُنکی صورت نہین دیکھتی
پس جو شخص کہ شہ بین ہی نہ دوسرے کا بینندہ اسکا طواف لطف و قہر اور کفر و دین سب سے
جدا ہی اور اِس طواف سے ایک عبارت بھی جہان مین نہین آئی جو بیان کیا جاے ایسا نہان
در نہان نہان ہی اور جو اسما و الفاظ حمیدہ عالم مین جاری ہین واسطے کارروائی و حوائج
ضروری کے یہ آب و گل آدمی سے ظاہر ہوئے ہین کہ علم الاسماء آدم کا امام بنا اُسنے سکھائے
سو یہ بھی عین و لام کے لباس مین جو علم ہی نہ تھے بلکہ بطور باطن چنانچہ فرمایا
و علم آدم الاسماء کلہا سکھالے اس نے آدم کو نام سب چیزون کے جب اُس آب و گل نے سر پر

نگاہ رکھی یعنی عالم وجود مین آیا تو وہی ہما جو جانی تھے اُنسے رو سیاہ ہوا جانی منسوب بجان اسلیئے کہ
نام رکھنے کے وقت جان ہی تھی جیسا کچھ اُسکا نام رکھدیا ہی ویسا ہی وہ ہوتا ہی کسواسطے کہ جان نے
نقاب حرف دوم کا اپنے مُنھ پر ڈالا ہی تا اِس آب و گل پر کوئی معنی ظاہر ہوئے اب پھر رجوع ہی
طرف اصل قصہ کے وہی ندیم کہتا ہی اگرچہ خشم شاہ سے اُسنے مجکو خلاص کیا لیکن قسم ہی خدا کی کہ پناہ
بھی میرا پناہ تھا اگرچہ گویائی میری اس پناہ کو ظاہر کر رہی ہی یہ تو ایک ہی وجہ ہی لیکن کشف یعنی
پناہ دہندہ پر دس وجہین پردہ کی ہو رہی ہین وہ ایسی کہ پوشیدہ اور لابیان ہین الخلاف شرح
مین مبند دل کو مند دل آمد کو آید لکھا ہی بر سر مین بر رہ گیا خشم کو خصم

## کہنا حضرت جبرئیل کا حضرت خلیل سے ہل لک حاجۃ قال بلے اما الیک فلا مجکو کوئی حاجت ہی کہا ہان لیکن تجھسے نہین

قولہ من خلیل وقتم و او جبرئیل + من نخواہم در بلا او را دلیل + او ادب ناموخت از جبرئیل راد
کہ بپرسید از خلیل حق مراد + کہ مرادت ہست تا یاری کنم + ورنہ بگریزم سبکساری کنم + گفت ابراہیم
نے رو از میان + واسطہ زحمت بود بعد العیان + بہر این دنیاست مرسل رابطہ + مومنان را زانکہ ہست
او واسطہ + ہر دل از سامع بدی وحی نہان + حرف صوتی کی بدی اندر میان + گرچہ او محو حق ست و
بے سرست + لیک کار من ازان نازکترست + کردۂ او کردۂ شاہ ہست لیک + پیش چشم بد
نماینده است نیک + انچہ عین لطف باشد بر عوام + قہر شد بر نازنینان کرام + کاین بلاؤ رنج
میباید کشید + عامہ را تا فرق را تا نشد دید + کاین حروف واسطہ ای یار غار + پیش واصل خار باشد
خار خار + بس بلا و رنج بایست و وقوف + تا رہد آن روح صافی از حروف + لیک بعضے زین
بلا کرتر شدند + باز بعضے صافی و برتر شدند + یعنی وہی ندیم خلاص یافتہ کہتا ہی کہ میرا اُسکا
ایسا حال ہی جیسا کہ حضرت خلیل و جبرئیل کا تھا گویا مین خلیل ہون اپنے وقت کا ہون اور وہ شفیع
جبرئیل مین اُسکو اپنی بلا مین دلیل ہونا نہین چاہتا افسوس اُسنے ادب جبرئیل سے نہ سیکھا کہ
جبرئیل نے خلیل سے عین آگ مین ڈالنے کے وقت پوچھا کہ تمھاری کوئی مراد ہی کس واسطے کہ
اگر کوئی مراد ہو تو اُس مین مدد کرون ورنہ چلا جاؤن تمکو تصدیع کیون دون حضرت ابراہیم نے کہا
جاؤ ہمارے درمیان مین مت پڑو اس واسطے کہ جب کوئی شی ظاہر ہوتی ہی تو واسطہ یعنے
درمیانی زحمت ہو جاتا ہی خدا تعالے پر سب عیان ہی پھر تمھارے درمیانی ہونے کی کیا حاجت
اس دنیا کے واسطے انبیا و مرسل رابطہ ہین اسلیئے کہ وہ مومنون کے واسطے واسطہ ہین

ای درمیانی تا اُنکو خدا تعالے سے ربط حاصل ہو بدینوجہ کہ ہر دل وحی پوشیدہ نہین سُن سکتا اگر سن سکتا تو یہ حرف وصوت درمیان مین کیون ہوتا سب وحی سُن لیا کرتے اس گفت وکلام کی حاجت نہ پڑتی پھر قول اُسی ندیم کا ہی اگرچہ شفیع میرا بھی محو حق اور بے سر ہی لیکن میرا معاملہ اس سے نازکتر ہی میرا اور مقام اُسکا اور مقام ہرچند اُسکا فعل بھی فعل بادشاہ کا ہی لیکن میری آنکھ مین نہایت ہی بد نما ہی اور وجہ اسکی یہ کہ جو عام لوگون پر عین لطف ہوتا ہی وہ نازنینان کرام کے حق مین قہر ہی گویا وہ حال ہی جیسا کہ سعدی رح نے فرمایا ہی شعر حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف + از دوزخیان پُرس کہ اعراف بہشت است + وہ کہتے ہین یعنی نازنینان کرام کہ جو بلا ورنج ہم اُٹھاتے ہین عامہ کو بھی اُٹھانا چاہیئے تو اپنے ہمارے درمیان مین فرق دیکھین پس ای یار غار یہ حروف وباتین جو واسطہ کی ہین جو واصل ہی اُسکے سامنے خار ہی خار ہین پس بلا ورنج ہونا چاہیئے اور اُسپر ٹھہرنا اور قائم ہونا تو روح صافی ان حرف وصوت سے چھوٹ جاے اور سامع وحی کی ہو جاے لیکن ایسا بھی ہی کہ بعض تو جو کژ تھے اس بلا سے اور زیادہ کژ ہوے اور بعض صافی وبرتر ہوے **قولہ**

ہمچو آب نیل آمد این بلا + سعد را آب است وخون بر اشقیا + ہر کہ پایان بین تر او مسعود تر + جد تر او کارد کافزون برد بر + زانکہ داند کاینجہان کاشتن + ہست بہر محشر بر داشتن + ہیچ عقدے بہر عین خود نبود بلکہ از بہر مقام ربح وسود + ہیچ نبود منکری گر بنگری + منکریش بہر عین منکری + بل برای قہر خصم اندر حسد + یا فزونی جستن واظہار خود + وان فزونی ہم پے طمع دگر + بیمعانی چاشنی ندہد صور + زان ہمی پرسی چرا این میکنی + کہ صور زیت ہست معنی روشنی + ورنہ این گفتن چرا از بہر چیست + چونکہ صورت بہر عین صورتیست + این چرا گفتن سوال از فائدہ ست + جز برای این چرا گفتن بدست + از چہ رو ہی فائدہ جوئی امین + چونکہ باشد فائدہ این خود ہمین + پس نقوش آسمان واہل زمین + نیست حکمت گو بود بہر ہمین + گر حکیمے نیست این ترتیب چیست + ور حکیمی ہست چون فعلش تہیست + کس نسازد نقش گرمابہ وخضاب + جز پی قصد صواب وناصواب + ہرچہ بینی درجہان از آیتے + ہست بہر معنئ وحکمتے + **المعنی** اوپر فرمایا ہی کہ بلا سے کژ کژتر ہوتے ہین اور روح صافی برتر یہ ایسا حال ہی جیسے آب نیل کہ سعید کے واسطے پانی تھا اور شقی کے حق مین خون پس جو کوئی انجام بین ہی وہی سعید تر اور جسنے زیادہ کوشش ہوئی اُسنے زیادہ پھل پایا اس سبب سے کہ وہ جانتا ہی کہ یہ جہان بونے کی جگہ ہی تا محشر مین اُسکا حاصل حاصل ہو خوب خیال کرلے کہ کوئی عقد اپنی ذات کے واسطے نہین ہوتی کہ صرف عقد بیفائدہ لگادی بلکہ اُسمین فائدہ اور سود ہوتا ہی نہ کوئی منکر ایسا ہی اگر

غور کر کے دیکھو کہ اُسکی منکری بے مطلب نفس منکری اُسی ذات کے واسطے ہو ہان مگر قصد دشمن کے لیے ہو مارے حسد کے یا اپنی زیادتی اور ون پر ڈھونڈھنا یا اپنا کسی قسم کا اظہار اور وہ زیادتی بھی کسی لالچ سے ہے ہو اسطے کہ صورت بے معنی کی بے لطف وبیمزہ ہی خیال تو کرا اگر کسیکو کوئی کام کرتے دیکھتا ہی تو ضرور پوچھتا ہی کہ یہ کیون کرتے ہو اس سبب سے کہ صورت ایسی ہی جیسے زمین زیبت اور معنی روشنی اُسکی ورنہ یہ لفظ چرا کہنا کس وجہ سے ہی جب یہ جانتا ہی کہ یہ صورت واسطے عین صورت کے ہی فقط نہ کسی فائدے کے واسطے پس یہ چرا کہنا اسی فائدہ سے سوال ہی اور سوا اسکے چرا کہنا لغو ہی اب یہ تو بتا ای امین جب صورت سے ہی فائدہ صورت کا ہی تو فائدہ کیون ڈھونڈھتا ہی اور اُس سے سوال ہی کیا اب بتا کہ نقوش آسمان کے انجم وغیرہ اور اہل امین محض نقش ہی نقش ہین کیا کوئی حکمت اِن مین بجز اس نقش کے نہین ہی اگر نہین ہی تو یہ ترتیب جیسی کہ ہر شی مین دیکھتا ہی اور نیز اُسکا فائدہ یہ کیون ہی اور جو حکمت ہی تو فعل حکیم کا خالی اور لغو نہین ہوتا تمام مین کوئی نقش ونگار ورنگ آمیزی نہین کرتا مگر اُس سے صواب یا ناصواب کوئی نہ کوئی مقصود ہو آلغرض جہان مین کوئی آیت ونشانی ایسی نہین جو کسی معنی یا کسی حکمت سے خالی ہو الخلاف شرح مین خود کو نبود لکھا ہے

## پوچھنا حضرت موسی کا رب العزت سے کہ لما خلقت الخلق فاہلکتہ کیون پیدا کیا تو نے مخلوق کو اور پھر ہلاک کیا اور جواب رب العزت کا

قولہ گفت موسی ای خداوند حساب + نقش کردی باز چون کردی خراب + نر و مادہ نقش کردی جانفزا + وانگہی ویران کنی آنرا چرا + گفت حق دانم کہ این پرسش ترا + نیست از انکار و غفلت وز ہوا + ورنہ تادیب وعتابت کردمی + بہر این پرسش ترا آزردمی + لیک میخواہی کہ در افعال ما + باز جوئی حکمت سر قضا + تا ازان واقف کنی مر عام را + پختہ گردانی بدین ہر خام را + قاصداً سائل شدی در کاشفی بر عوام ارچہ کہ تو زان واقفے + زانکہ نیم علم آمد این سوال + ہر برونی را نباشد این مجال + ہم سوال از علم خیزد ہم جواب + ہمچنانکہ خار و گل از خاک و آب + ہم ضلال از علم خیزد ہم ہدی ہمچنانکہ تلخ و شیرین از ندی + ز آشنائی خیزد این بغض و ولا + وز غذائے خوش بود سقم و شفا + مستفیدے اعجمی شد آن کلیم + تا عجمیان را کند زان سر علیم + ما ہم از وی اعجمی سازیم خویش + پاسخش آریم چون بیگانہ پیش + المعنی حضرت موسے نے پوچھا کہ اے خداوند حساب تو نقاشی بھی کرتا ہی اور صورتین انواع اقسام کی بناتا پھر اُنکو بگاڑتا کیون ہی کیسے کیسے

نزد ماده خوبصورت جانفزا بنا تا ہی پھر اُنکو اُجاڑ کیون دیتا ہی حق تعالی نے فرمایا مین جانتا ہون یہ
سوال تیرا انکار و غفلت اور ہوائے نفسانی سے نہین ہی ورنہ تجکو تادیب و عتاب اور اس سوال کے
سبب سے آزرده کرتا لیکن مطلب تیرا یہ ہی کہ تو ہمارے افعال مین جو حکمت سر قضا کی ہی جستجو کرکے
عوام کو واقف کرے اور ہر خام کو پختہ بنا کے تب قصداً تو سائل ہوا ہی کاشفی مین یعنے عوام پر ظاہر
کرنے کو اگرچہ تو اس سے واقف ہی اسواسطے کہ سوال بھی نیم علم ہی ہر بیرونی کی مجال ایسے سوال کی
نہین ہی سوال بھی علم ہی سے پیدا ہوتا ہی اور جواب بھی دونون ایک چیز کے نتیجے ہین جیسے خار
و گل خاک و آب سے ہوتے ہین گمراہی بھی علم سے حاصل ہوتی ہی اور ہدایت بھی جیسے تلخ و شیرین
تری یعنے آب سے اور جیسے محبت آشنائی سے پیدا ہوتی ہی ویسے ہی بغض بھی اور جیسے غذا
و نوش سے بیماری بھی ہوتی ہی اور شفا بھی آپ فرماتے ہین کہ حضرت موسیٰ اس امر سے جسکا سوال کیا
تھے تو مستفید جیسا اشعار صدر سے واضح اور کلیم بھی تھے لیکن کیسے ناواقف بنگئے تا ناواقفونکو اس سے
آگاہ کرین تب ہم بھی آپ کو اس سے ناواقف بنائین اور بیگانہ بن کے جواب اس سے حاصل
کرین انحلاف شرح مین دز ہوا کو درہوا از چہ کو ارچہ ہی کو بدی علیم کو عنیم لکھا ہی قولہ
خر فروشان خصم یکدیگر شدند + تا کلید قفل اندر آمدند + پس بفرمودش خدا ای ذولباب
چون بپرسیدی بیا بشنو جواب + موسیا تخمے بکار اندر زمین + تا تو خود ہم وادہی انصاف این +
چونکہ موسی کشت شد کشتش تمام + خوشہایش یافت خوبی و نظام + داس بگرفت و مر آنہا را
برید + پس ندا از غیب در گوشش رسید + کہ چرا کشتی کنی و پروری + چون کمالے یافت آن را
میبری + گفت یارب زان کنم ویران و پست + کہ درینجا دانہ ہست و کاہ ہست + دانہ لائق نیست
در انبار کاہ + کاہ در انبار گندم ہم تباہ + نیست حکمت این دو را آمیختن + فرق واجب میکند
در بیختن + گفت این دانش ز کہ آموختی + نور این شمع از کجا افروختی + گفت تمیزم تو دادی ای خدا
گفت پس تمیز چون نبود مرا + در خلائق روحہائے پاک ہست + روحہائے تیرہ و گلناک ہست + این
صدفہا نیست در یک مرتبہ + در یکی درست و در دیگر شبہ + واجبست اظہار این نیک و تباہ + ہمچنان
کاظہار گندمہا ز کاہ + بہر اظہارست این خلق جہان + تا نماند گنج حکمتہا نہان + کنت کنزاً گفت
مخفیاً بشنو + جوہر خود گم مکن اظہار شو + المعنی آدپر علم ہی کو ضلالت فرمایا ہی اور علم ہی کو ہدایت
لہذا خر فروش مراد فرقہ ضالہ فلاسفہ وغیرہم سے ہی کہ وہ بھی اپنے نفس کو بیچتے ہین اور اپنی
بڑی بزرگی اور بڑا علو جتاتے ہین جب یہ دشمن ایک دوسرے سے ہو جاتے ہین اور

اپنی حجت و دلیل سے باز رہتے ہین تو کبھی قفل اُس دروازہ کی ہوتے ہین والا انکی رسائی وہان جہان
ہی القصہ خدا تعالے نے بجواب حضرت موسیٰ کے فرمایا کہ ای ذو لباب جب تو نے پوچھا ہی
تو آجواب سن لے ای موسیٰ کوئی بیج گندم وغیرہ زمین مین بو تو تو خود ہی انصاف اُسکا کرے گا
چنانچہ موسیٰ نے گندم بوے اور کشت اُنکا تمام کو پہونچا اور اُسکے خوشون نے خوبی و نظام پایا حضرت
موسےٰ نے ہنسیہ پکڑا اور سب کو کاٹ ڈالا بس غیب سے ندا اُنکے کان مین آئی کہ کیون تو نے کھیت
کھودا بویا اور کیون پرورش کیا اور جب وہ کمال کو پہونچا تو کاٹتا ہی کہا اے رب میرے اس
سبب سے مین اسکو ویران و پست کرتا ہون کہ اسمین دانہ گھاس ملا ہوا ہی جس دانہ اس لائق نہین ہی
کہ گھاس کے انبار مین رہے اور گھاس بھی انبار گندم مین خراب لائق اسکے نہین لاجرم ان دونونکو
ملا رکھنا حکمت نہین ہی اور جو کہ دونون کی قدر و قیمت مین فرق ہی لہذا وہ فرق اس
بات کو لازم کرتا ہی کہ صاف کیا جاے جیسے چھاننے سے آٹا بھوسی الگ الگ ہو جاتی ہی پوچھا
یہ دانش تو نے کس سے سیکھی اور اس شمع کا نور کہان سے روشن کیا کہا ای خدا تو ہی نے یہ تمیز مجھکو
دی ہی فرمایا جب مجھکو تمیز مین نے دی ہی تو مجھکو تمیز کیسے نہ ہوگی اس مخلوق مین پاک روحین بھی
ہین اور تیرہ اور گلناک بھی اور یہ سیپیان ایک مرتبہ کی نہین کسی مین موتی ہی کسی مین تپوت تو مجھکو
بھی ظاہر کرنا اس اچھے برے کا واجب ہی جیسے تو گندم کو گھاس سے ظاہر کرتا ہی آب قولہ مولانا کا
ہی کہ یہ مخلوق جہان کے واسطے اظہار کی ہی تو خزانے حکمت کے پوشیدہ نہ رہین حق تعالے نے کنت
کنزاً مخفیاً فرمایا ہی اور تو بھی اسی گنج مخفی کا ایک جوہر ہی بس اپنے جوہر کو کم مت کر اظہار ہو بخلاف
شرح مین کاہ کو گاہ لکھا ہی دو جگہ

## بیان اسکا کہ روح حیوانی جزوی اور وہم و خیال مثل دوغ کے ہین اور روح کہ باقی ہی اس دوغ مین مثل روغن کے چھپی ہی

قولہ جوہر صدقت خفی شد در دروغ + ہمچو طعم روغن اندر طعم دوغ + آن دروغت این تن فانی بود +
راستت آن جان ربانی بود + سالہا این دوغ تن پیدا و فاش + روغن جان اندرو فانی و لاش +
تا فرستد حق رسولے بندۂ + دوغ را در خمرہ جنبانندۂ + تا بجنباند بہنجار و بفن + تا بدانم من
کہ پنہان بود من + یا کلام بندۂ کان جزو اوست + در رود در گوش آن کو وحی جوست + اذن مومن
وحی ما را واعیست + آنچنان گوشی قرین داعیست + آنچنانکہ گوش طفل از گفت مام + پر شود ناطق
شود او در کلام + ور نباشد طفل را گوش رشد + گفت مادر نشنود گنگی شود + دائما ہر کر اصلی گنگ بود

ناطق آنکس شد که از مادر شنود + وآنکه گوشش کر بود گنگ از آفتی است + زانکه در گوشش رسیده علتی ست + او پذیرای دم تعلیم نیست + لاجرم منطق را تسلیم نیست + آنکه بی تعلیم بد ناطق خدا است + که صفات او ز علتها جدا است + یا چو آدم کرده تعلیمش خدا + بے حجاب مادر و دایه و ورا + یا مسیحی کو بتعلیم ودود + در ولادت ناطق آمد در وجود + از برای دفع تہمت در ولاد + که نزادست از زنا و از فساد + جنبشی بایست اندر اجتهاد + تا که دوغ آن روغن از دل باز داد + روغن اندر دوغ باشد چون عدم + دوغ در هستی برآورده علم + آنکه هستت مینماید هست پوست + آنکه فانی مینماید اصل اوست + دوغ روغن ناگرفتست و کہن + تا نه بگزینی بنه خرجش مکن + هین بگردانش بدانش دست دست + تا نماند آنچه پنهان کرده است + زانکه این فانی دلیل باقیست + لابه مستان دلیل ساقیست + روغن اندر دوغ پنهان می شود + هرچه بیازی تو اش آن می شود + المعنی خمره خم کو چک داعی یاد گیرنده و نگهدارنده حضرت مولانا روح و تن کے بیان مین فرماتے ہین کہ جوہر صدق کا جو تجھ مین ہی وہ تیرے دروغ مین ایسا چھپا ہوا ہی جیسے روغن کا مزہ مٹھے کے مزہ مین پس دروغ کیا ہی یہ تن فانی تیرا اور راست وہ جان ربانی جو برسون سے اس دوغ تن فانی مین کہ ظاہر فاش ہو رہا ہی فانی و لاشے ہو رہی ہی تا حق تعالی کوئی رسولی بندہ کہ رسول مقبول سے نسبت رکھتا ہو بھیجے اور اس دوغ کو خمرہ مین بلائے اور ایسی راہ و ایسے فن و ہنر سے ہلائے تا مین جانون کہ اسمین من و سیر مخفی ہی یا کلام اُس رسولی کا جو جزو بندہ کا ہی اُسکے کان مین پہونچے جو طالب وحی کا ہی نہ منکر وحی کا اسواسطے کہ مومن کے کان یاد کر لینے والے اور خیال رکھنے والے ہماری وحی کے ایسے ہین جیسے داعی یعنے پیغمبر کے وحی کے اُسکے کان ہون اور جیسے بچہ کے کان مان کی باتون پہ ہوتے ہین اور اُنسے بھر کے گویا ہو جاتا ہی کلام کرتا ہی اور جو بچہ کے کان رشد سے بے بہرہ ہین وہ مان کی باتین نہین سنتا لاجرم گونگا ہوتا ہی اسلیے کہ معمولی بات ہی کہ جو اصلی مادر زاد بہرا ہی ہمیشہ گونگا ہوتا ہی اور جو مان کی باتین سنتا ہی گویا ہو ہی پس وہی جسکے کان بہرے ہین اور اس آفت سے گونگا ہی کہ اُسکے کان مین کوئی علت و سقم پہونچگیا ہی وہ پذیرا دم تعلیم کا نہین ہی لابد نطق پر گردن نہاد نہین اور تعلیم ہر ایک کی پر ضرور کسواسطے کہ وہ جو بے تعلیم کے گویا ہی وہ خدا ہی کہ صفات اُسکی جملہ علتون سے جدا ہی یعنے بے زبان کے گویا بے کانون کے شنوا بے آنکھون کے بینا یا ایسا ہو جیسے حضرت آدم جنکو خود خدا نے تعلیم کی بے حجاب مادر و دایہ کے حجاب سے یہ مراد کہ در اصل گویا کرنے والا وہی ہی مگر آڑ مادر و دایہ کی ضرور رکھی ہی یا جیسے حضرت مسیح کہ رب ودود کی تعلیم سے اپنی ولادت مین ناطق ہوئے جسوقت کہ عالم وجود مین آئے

تا تہمت کو اپنی پیدایش سے دفع کرین کہ زنا و فساد سے پیدا نہین ہوے ہین ظاہر ہی کہ روغن دوغ سے ہلانے بھرانے سے نکلتا ہی پس جب تو اجتہاد کرے یعنے جہد و ریاضت تو ضرور ہی کہ اسمین جنبش ای توجہ کسی کامل کی بھی ہو تا دوغ روغن کو اپنے دل سے فوراً چھوڑ دے روغن دوغ مین ایسا گھلا ملا معدوم ہی کہ گویا ہی نہین اور دوغ اپنی ہستی کا علم برافراختہ ای ظاہر و علانیہ کر رہا ہی اسلیئے کہ یہ جو ہست تجکو معلوم ہوتا ہی پوست ہی اور جو فانی معلوم ہوتا ہی وہی اصل ہی اور ہر گاہ تیرے اجتہاد سے روغن نہین نکلا تو اس روغن ناگرفتہ کو ویسے ہی رہنے دے گو کہن ہو جائے اور جبتک روغن نہ نکال لے خرچ مت کرے خبردار دانش کے ساتھ اسکو ہر ہاتھ مین پھرا تو ظاہر کردے جو کچھ چھپا رکھا ہی کسواسطے کہ یہی فانی دلیل اس باقی کی ہی کہ ضرور اسمین وہ ہی اسلیئے کہ مست جسکی خوشامد کرین بیشک جانا جائیگا کہ یہ ساقی ہی روغن جو دوغ مین چھپ جاتا ہی تو جو کچھ تو اُسکے واسطے کرتا ہی وہ بھی وہی ہو جاتا ہی اپنی طرح کر لیتا ہی الخلاف شرح مین صدقت کو صدف رہتت کو رستست رسولی کو رسول رشد کو رسد ہرگز کو ہرگز اور دم تعلیم کو دم و تعلیم لکھا ہی یہ تو میری دانست مین دم تعلیم باضافت ہی نہ بعطف

## دوسری مثال اسی معنی مین

قولہ ہست بازیہاے آن شیر علم + مخبری از بادہاے مکتتم + گر نبودے جنبش آن بادہا + شیر مردہ کے بجستی در ہوا + زان شناسی باد را کہ آن صباست + یا دبورست این بیان آنخفاست + این بدن مانند آن شیر علم + فکر میجنباند او را دمبدم + بادکان از شرق آید آن صباست + وآنکہ از مغرب دبور و بادپاست مشرق این باد فکرت دیگرست + مغرب این باد فکرت زانسرست + مہ جمادست و بود شرقش جماد + جان جان جان بود شرقش فواد + شرق خورشیدی کہ شد باطن فروز + قشر و عکس آن بود خورشید و روز + زانکہ چون مردہ بود تن بے لہب + پیش او نی روز بنماید نہ شب + ور نہ باشد آن چو این باشد تمام + بے شب و بے روز دارد انتظام + ہمچنانکہ چشم مے بیند بخواب + بیمہ و خورشید ماہ و آفتاب + نوم ما چون شد اخ الموت ای فلان + زین برادر آن برادر را بدان + ور بگویندت کہ ہست آن فرع این + مشنو آن را ای مقلد بے یقین + می بہ بیند خواب جانت وصف حال + کہ بہ بیداری نہ بینی بست سال + در پی تعبیر آن تو عمرہا + میدوی سوے شہان بادہا + کہ بگو این خواب را تعبیر چیست + فرع گفتن این چنین سر را شکیست + خواب عامہ ست این بخود خواب خواص + باشد اصل اجتبا و اختصاص + پیل باید تا چو خسپد او ستان + خواب بیند خطہ ہندوستان + خر نہ بیند ہیچ ہندستان بخواب + خر ز ہندستان نکردہ است اغتراب + جان ہمچو پیل باید نیک زفت + تا بخواب او ہند تاند رفت تفت +

المعنی شیر علم تصویر شیر بر جامۂ علم تکتم بالضم پوشیدہ فواد بالضم دل دہا بضم زیر کی شان ہندی جیت ہونا
اعتراب بالکسر غربت گرفتن تفت بالفتح گرم و تیز دہ شیر جو علم کے پھر ہرہ پر بنا ہوتا ہی اُسکی بازیان ہوا اُون
پوشیدہ کی مخبر ہین یعنی اُسکا اُچھلنا کودنا ہوا سے ہی اگر جنبش ہوا کی نہ ہو تو یہ شیر مردہ ہوا پر کہ نہ زمین
مین ہی نہ آسمان مین کیسے کودے اور اُسکی جنبش سے تو ہوا کی پہچانتا ہی کہ اسوقت صبا چلتی ہی خواہ
دبور چلتی ہی ہمکو جو فلان نے بتائی تھی وہ خطا ہی بس یہ بدن آدمی کا بھی مثل شیر علم کے ہی کہ اسکو دمبدم
فکر ہلاتی رہتی ہی جو ہوا کہ مشرق سے آتی ہی صبا ہی مفرح و منبسط اور جو مغرب سے آتی ہی دبور ہی کہ بلاد
وبا کے ساتھ ہی لیکن مشرق باد فکر کا اور ہی اور مغرب اُس باد فکر کا اُس سر سے یعنی اُس طرف سے نہ یہ
مشرق مغرب ماہ خود بھی جماد ہی اور اسکا شرق بھی جماد جو آسمان ہی مگر وہ جان جو جان جان ہی اُسکا
شرق فواد ہی ای دل اور وہ خورشید جسکا شرق باطن فروز ہی یہ خورشید و روز با وصف اس نور و روشنی
کے اُسکے بکل جھلکل اور عکس ہین کہ جس سے یہ روشن ہین اُس سبب سے کہ مخلوق مردہ تن ہی اس مین
حرارت اُسکی نہین اور مردہ کو دن معلوم ہوتا ہی نہ رات بس یہ چاند و سورج جو اُس آفتاب کے قشر و عکس
ہین انتظام دنیا کے واسطے مقرر کیے گئے تا مخلوق کو رات دن سوجھے جنپر جملہ کام اُنکے موقوف ہین
اور اگر وہ یعنی ماہ و آفتاب نہ ہون اور یہ خورشید باطن افروز کامل و تمام موجود ہی وہان بے رات و
دن کے پورا پورا انتظام ہی ان ماہ و آفتاب کی کچھ حاجت و پروا نہین جیسے آنکھین خواب مین بے
ماہ و آفتاب کے سب کچھ دیکھتی ہین جب ہماری نوم کو اخ الموت فرمایا ہی تو ای فلان جو حال اس بھائی
کا ہی وہی اُس بھائی کا ہی یعنی جیسا کہ خواب مین عالم مثال کو دیکھتا ہی اور اُسکی رنج و راحت پاتا
ہی ایسے ہی بعد موت کے اسکو دیکھیگا اور اسمین معذب و مسرور ہوگا اور اگر تجھ سے کہین کہ وہ جو
خواب مین نظر آتا ہی وہ فرع اسی جہان کی ہی اسی کے خیالات جو بیداری مین ہوتے ہین وہی خواب
مین نظر آتے ہین تو اُسکو ای مقلد بے یقین ہرگز مت سُنیے یہ عقیدہ فرقۂ ضالہ فلاسفہ کا ہی تیری جان
خواب مین ایسے وصف حال کے دیکھتی ہی کہ بیداری مین تو بیس برس بھی نہ دیکھے کہ جسکی تعبیر کے پیچھے
تو عمر و ن اُن شاہون کے پاس جو ذکی ہین دوڑتا رہتا ہی کہ بتا اُس خواب کی تعبیر کیا ہی ایسے بھید کو
فرع کہنا یعنے خیال مجکو بہت بڑا شک ہی یہ حال تو عام کے خواب کا ہی نہ خاصون کے کہ جسکی اصل
برگزیدگی و خصوصیت ہی خواب دیکھنے والا بیل مست ہو کہ جب چت پڑکے سوئے تو خواب مین خطہ
ہندوستان کا دیکھے جہان سے اُسکی اصل ہی گدھا جسنے کبھی ہندوستان سے غربت نہین کی وہ
ہندوستان کو نہین دیکھیگا بس جان کو بیل کیطرح خوب قوی و سطبر ہونا چاہیئے تو خواب مین

ہند تک خوب گرم و تیز چلی جائے یعنے جہان سے آئی ہی مطلب یہ کہ خاصون کی یہ خواب ہی کہ بیداری
مین بھی اپنی اصل کیطرف رجوع اور خواب مین بھی اودھر ہی رجوع بخلاف مجبر دنیا کے الخلاف شرح
مین می یہ بیند کو ایسا لکھا ہی کہ مثبت منفی ؛ دونون پڑھ سکین جانت کو جانب شہان کو شہال قولہ ذکر
ہندستان کند پیل از طلب + پس مصور گردد آن ذکرش بشب + اذکر اللہ کار ہر اوباش نیست +
ارجعی بر پاے ہر قلاش نیست + لیک تو آیس مشو ہم پیل باش + ور نہ پیلے در پی تبدیل باش +
کیمیا سازان گردون را ببین + بشنو از میناگران ہر دم طنین + نقش بندانند در جو فلک + کار سازانند
بہر لی ولک + گر نبینی خلق مشکین جیب را + بنگر ای مشکور آن آسیب را + ہر دم آسیبیست بر
ادراک تو + نبت نو نو رستہ بین از خاک تو + زین بد ابراہیم ادہم دید خواب + بسط ہندستان و ذکر
این حجاب + لاجرم زنجیرہا را بر درید + مملکت برہم زد و شد ناپدید + این نشان دید ہندستان بود
کہ جدا از خواب دیوانہ شود + می فشاند خاک بر تدبیرہا + میدراند حلقۂ زنجیرہا + ترک گیرد ملک دنیا
سربسر + جملگی برہم زند آید بدر + آنچنانکہ گفت پیغمبر ز نور + کہ نشانش آن بود اندر صدور + کہ تجافی
دارد از دار الغرور + ہم انابت دارد از دار السرور + بہر شرح این حدیث مصطفے + داستانی بشنو
اے یار صفا + المعنی قلاش مرد بے نام و ننگ و مفلس جو بفتح و تشدید واو فرق و جوف کہ درمیان
زمین و آسمان کے ہی انابت رجوع کرنا طرف خدا کے دعا و توبہ طنین بروزن قرین آواز مگس و پشہ
و زنبور و گوش و طاس و طنبور او پر جو فرمایا ہی کہ جان مثل پیل کے زفت و قوی ہو تو خواب مین ہندستان
کو جو اصل وطن اسکا ہی گرم و تیز پہونچے اسکے موافق فرماتے ہین کہ ایسے پیل بھی ہین کہ وہ ذکر ہندستان
کا اپنے مطلب و خواہش دنیا سے کرتے ہین انکو وہی ذکر صورت پکڑکے رات کو خواب مین معلوم
ہوتا ہی نہ اصل وطن اور مبدا اسواسطے کہ اللہ تعالے نے جو فرمایا ہی اذکروا اللہ ذکرا کثیرا ذکر کرو
اللہ کا ذکر کثیر یہ کام ہر اوباش واہی کا نہین ہی اور ارجعی الی ربک یعنی رجوع ہو اپنے
پروردگار کی طرف یہ پر ہر مفلس بے ننگ و نام کے پانون کے نہین ہین کہ انکے پانون ان
پرون سے اڑین یہ خواص کا کام ہی لیکن یہ جو ہمنے کہا تو اس سے ناامید مت ہو پیل ہی
بنا رہ اور اگر پیل بھی نہین ہی تو اپنے تبدیل کے پیچھے پڑ جیسے ممکن ہو اسکو تبدیل کر اور تبدیل کے
لیے آسمانی کیمیاگرون کو جو کارگزار ان فلک ہین انکو دیکھ اور ان میناگرون کی جنھون نے یہ فلک
مینا رنگ بنایا ہی انکی طنین سن کہ انکے ذکر کی آواز مثل آواز طنین کے چلی آتی ہی منقول ہی
کہ حضرت موسے جب وادی ایمن مین دیدار الہی سے مشرف ہوئے نور الہی ایک درخت پر جلوہ فرما تھا

اور آواز تسبیح و تہلیل فرشتون کی مثل آواز طنین کے چلی آتی تھی وہ کیمیا گر ہین البتہ تیری ماہیت
بتدیل کر دینگے اور اس جوف مین جو زمین سے آسمان تک ہی بہت سے نقشبند ہین اور بہت سے
کارساز تیرے اور میرے دونون کے لیے پس اگر تو اس خلق پاکیزہ مشکین جیب کو نہین دیکھ سکتا ہی
تو ای شب کور اس آسیب کو تو دیکھ جسکو دیکھ سکتا ہی اور وہ یہ ہی کہ ہر دم ایک آسیب تیرے
ادراک پر ہی اور تیری خاک سے جو جسم ہی نئی نئی روئیدگی جم رہی کہ وہ خیالات فاسدہ ہین بجسم
ادراک کیسے ان کیمیا گرون کو پاتے یہی سبب تھا کہ جب ابراہیم ادہم نے خواب دیکھی اور بسط ہندستان
اور ذکر حجاب کا سنا لاجرم زنجیرین قید دنیا کی تڑائین اور سلطنت کو چھوٹ کے کنارہ کش اور ناپدید
ہو گئے مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم ادہم نے خواب مین ایک شخص کو اپنی چھت پر کچھ ڈھونڈھتے
دیکھا پوچھا کیا ڈھونڈھتا ہی کہا اونٹ ڈھونڈھتا ہون کہا کیسا بیوقوف ہی چھت پر اونٹ
کہان سے آیا اسنے کہا تو بیوقوف نہین ہی کہ سلطنت مین خدا کو ڈھونڈھتا ہی یہ مراد ہی بسط ہندستان
و ذکر حجاب سے یعنے یہ سلطنت قلیل و ضیق ہی اور ہندستان جو اصل مبدا ہی سراسر بسط و بسیط
جسکی یہ سلطنت ہی حجاب ہی لہذا سلطنت کو ترک کیا پس فرماتے ہین کہ یہ نشان دید ہندستان
کے ہین کہ خواب سے چونکے اور دیوانہ ہو جائے نہ کہ جیسے سوئے ویسے ہی اٹھ بیٹھے اور پیل مین اور
اور ہندستان خواب مین دیکھا جیسا کہ اوپر کے شعر مین گذرا ابراہیم ادہم نے تو سب تدبیرون پر خاک
ڈالی اور ساری حلقے زنجیرون کے پھاڑے اور صاف نکلگئے سر بسر ملک دنیا کو ترک کیا اور سب کو خراب
خستہ کر کے الگ ہو گئے جیسا کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسکے صدور ای سینون مین وہ
نور صدور کرتا ہی تو نشان اسکے یہ ہوتے ہین کہ اس دار الغرور دنیا سے الگ ہو جاتا ہی اور دار السرور
عقبی کیطرف رجوع اور استدعا کرتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین ہی اذا دخل النور فی القلب انشرح سئل عن علامتہ
فقال تجافی عن دار الغرور و الانابۃ الی دار الخلود و الاستعداد للموت قبل النزول جسوقت کہ پہونچتا ہی نور قلب
مین منشرح ہو جاتا ہی قلب پوچھا گیا علامت اس نور کی کیا ہی فرمایا بچنا کسو ہونا دار الغرور دنیا سے اور
رجوع ہونا طرف دار الخلود آخرت کے اور استعداد موت کی قبل نزول موت سے آپ فرماتے ہین کہ واسطے

شرح اس حدیث مصطفے کے ای یار باصفا ایک داستان مجھ سے سُن

حکایت ایک شاہزادہ کی کہ پادشاہ حقیقی نے اسکو صورت دکھائی اور یوم یفر المرء
من اخیہ نقد اسکے وقت کا ہوا قیامت وہ دن ہی کہ بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے

قولہ پادشاہی داشت یک برنا پسر ۔ باطن و ظاہر مزین از ہنر ۔ خواب دید او کان پسر ناگہ بمرد

صافی عالم بر آنشه گشت درد + خشک شد از تاب آتش مشک او + که نماند از تف آتش اشک او + آنچنان
پر شد ز دود درد شاه + که نمی یابید وردی راه آه + خواست مردن قالبش بیکار شد + عمر مانده بود
شه بیدار شد + شادیی آمد ز بیدارش پیش + کو ندیده بود اندر عمر خویش + که ز شادی خواست
هم فانی شدن + پس مطوق آمد این جان با بدن + از دم غم می بمیرد این چراغ + وز دم شادی
بمیرد اینت لاغ + در میان این دو مرگ او زنده است + این مطوق شکل جای خنده است + شاه
با خود گفت شادی را سبب + آنچنان غم بود از تسبیب رب + این عجب یک چیز از یک روی مرگ + وز یکی
روی زندگی درخت و برگ + آن یکی نسبت بد آنحالت هلاک + باز هم از سوی دیگر امتساک + شادی تن
سوی دنیای کمال + سوی روز عاقبت نقص و زوال + خنده را در خواب هم تعبیر دان + گریه گوید
با دریغ و آندهان + گریه را در خواب شادی و فرح + هست در تعبیر ای صاحب مرح + المعنی مطوق و طوق
کرده شده + تسبیب سبب سازی امتساک نگاهداشتن مرح سخت شاد ہونا ایک بادشاہ کا جوان
بیٹا تھا کہ باطن و ظاہر اسکا ہنر سے آراستہ تھا بادشاہ نے خواب مین دیکھا کہ ناگاہ وہ مرگیا
اس دیکھنے سے ساری صافی عالم کی اُسپر گادو درد ہوگئی تاب آتش غم سے ایسے مشک اُسکی
یعنی درون اُسکا خشک ہوا کہ گرمی آتش سے اشک بھی نہین رہے کیا سچا مبالغہ ہی کہ خواب
مین کوئی کتنا ہی روئے مگر آنسو اُسکے نہین نکلتے اور ایسا دود درد سے بادشاہ بھر گیا کہ آہ کے
نکلنے کو راہ نہین ملتی تھی یہ بھی ایک امر واقعی ہی اُسنے غم کے مارے مرجانا چاہا قالب اُسکا بیکار
ہوا یہ بھی سچی بات ہی کہ خواب مین قالب بیکار ہوتا ہی ہی لیکن عمر اسکی باقی تھی جلدی جاگ گیا
جب جاگا تو خوشی ایسی سامنے آئی جو عمر بھر نہ دیکھی تھی تبس مثل غم کے اس خوشی سے بھی فانی
ہونا چاہا یعنے قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے لیکن جان بدن سے طوق کیے ہوئے اور مقید ہی
کیسے مرتا آپ تعجب فرماتے ہین کہ یہ عجب کھیل قدرت کا ہی کہ جیسے غم کی پھونک سے یہ چراغ
عمر کا بجھتا ہی شادی کی پھونک سے بھی بجھتا ہی بس اندہ مرگ مین وہ زندہ ہی اور آپ کو
زندہ جانتا ہی لاجرم یہ شکل مطوق جو انسان ہی قابل خندہ ہی کہ یہ کیسا زندہ جو دو مرگ اسکے ساتھ لگی
ہین بادشاہ نے دل مین کہا کہ اس شادی مفرط کا سبب وہی غم با افراط تھا کہ سبب سازی رب سے
ظاہر ہوا مگر عجب یہ کہ ایک صورت سے تو ایک چیز مرگ ہو اور ایک صورت سے زندگی درخت
وسامان ہو وہی ایک چیز ہی کہ ایک نسبت سے انہی تو ہلاک ہوا ایک حالت مین اور پھر وہی
دوسری طرف سے امتساک ہو یعنے نگاہدار زندہ کیسی شادی تن کی دنیا کیطرف تمامہ و بکمالہ ہوتی ہی

صافی

اور روز عاقبت کی طرف بزوال و نقصان شبے حیف کی بات ہی جو کوئی خواب مین آپکو ہنستا دیکھتا ہی
اُس خندہ کی تعبیر تعبیر جاننے والا گریہ کہتا ہی کہ تو با دریغ و اندوہ رویگا اور جو کوئی روتا دیکھتا ہی اُسکو
بتاتا ہی کہ ای صاحب مرح یعنے نہایت شادی کے اسکی تعبیر شادی و فرح ہی الخلاف شرح مین بادشاہی
کی یاندار دہی قولہ شاہ اندیشید کاین غم خود گذشت + لیک جان از جنس این بدظن بگشت +
گر رسد خارے چنین اندر قدم + گر رود گل یادگاری بایدم + چشم زخمی این مبادا کہ شود + یادگارے
بایدم گر او رود + چون فنا را شد سبب بے منتہا + پس کدامی راہ را بندیم ما + صد دریچہ و در سوی مرگ
لدیغ + میکند اندر کشادن ژریغ ژریغ + ژریغ ژریغ تلخ اندر ہاے مرگ + نشنود گوش حریص از
حرص برگ + از سوی تن دردہا بانگ درست + وز سوے خصمان جفا بانگ درست + جان من
برخوان دمے فہرست طب + نار علتہا نظر کن ملتہب + در کتاب طب چو بینی الیفتا + بر شمار ریگ بینی
ریجہا + زانہمہ غرہا دریچانہ رہست + بردو گامی پر زکزدمہا جہست + باد تند ست و چراغ ابتری +
زد بگیرانم چراغ دیگری + تا بود کز ہر دو یک واقی شود + گر بباد آن چراغ از جا رود + ہمچو عارف
کز تن نازک چراغ + شمع دل افروخت از بہر فراغ + تا کہ روزی کین بمیرد ناگہان + پیش چشم
خود نہد او شمع جان + او نکرد این فہم پس داد از غرر + شمع فانی را بفانی دگر + چارہ اندیشید
لیکن چارہ نے + گفت با خود نیست بیرون رفتنی المعنیٰ لدیغ مار گزیدہ ژریغ ژریغ آواز در کشادن غرش
یہ چوتڑون کے بل چلنا بچہ کا غرر بفتحتین خطر آب بادشاہ نے یہ سوچا کہ خیر یہ غم تو گذر گیا لیکن جان میری اس
قسم خواب سے بدظن ہوگئی کہ خدانخواستہ باشد یہ خار میرے پانون مین چبھے اور گل جاتا رہے
تو کوئی نشان اُسکا ضرور مجکو چاہیئے اور خدا نکرے اگر کوئی چشم زخم اس خواب سے ہوئے اور وہ نہ رہے
تو اُسکی نشان رہے ہر گاہ فنا کے دروازے لا انتہا ہین پھر مین کون کون سے دروازے کو بند کرونگا
اور کون سی راہ روکونگا مرگ گزیدہ کے سیکڑون دریچے اور سیکڑون دروازے ہین اور وہ کھلنے
کے وقت ژریغ ژریغ کرتے ہین آنکی ژریغ ژریغ تلخ کون سُنتا ہی کان تو حریص حرص برگ و سامان
دنیا کے ہو رہے ہین پھر کیسے سُنین یہ جو تن مین درد پیدا ہوتے ہین یہ تن کی طرف سے بانگ اسی
دروازہ کی ہی اور دشمنون کیطرف سے جو جفا ہی یہ بھی بانگ اُسی در کی اے میری جان دم بھر
فہرست طب کی پڑھ اور دیکھ تو کیسی نار علتون کی بھڑک رہی ہی پھر کہتے ہین ذرا کتاب طب کی بغور
ملاحظہ تو کر کتنے رنج و علت بے شمار مثل ریگ صحرا کے دیکھے گا اس خانہ پر آفت دنیا مین گنجون
کی طرح بالکل سرک سرک کے بڑی احتیاط سے چلنے کی راہ ہی اسلیے کہ دو دو قدم پر بچھوؤن سے

کنوین بھرے ہین جو مراد رنج و علتون سے ہی ہوا تیز چلتی ہی اور چراغ میرا جسکا حال دیکھ چکا ہون ابھی
مبادا بجھ جاے لہذا دوسرا چراغ اُس سے روشن کر لون تو شاید دونون سے ایک وافی ہو اگر وہ
چراغ کسی ہوا سے اپنی جگہہ قائم نہ رہے تو یہ دوسرا قائم مقام اُسکے ہو جیسے عارف اپنے تن سے
کہ یہ ایک نازک چراغ ہی شمع دل کی روشن کر لیتے ہین تا بخنت رہین اس بات سے کہ اگر کسی دن
یہ چراغ تن کا بجھ جاے تو اپنی آنکھون کے سامنے شمع جان کی رکھے اُسنے یہ بات نہین سمجھی جیسا
فعل و عمل عارفون کا ہی مگر خطرے کے مارے ایک فانی کو دوسرے فانی کے حوالہ کیا فرماتے ہین یہ
تدبیر تو اُسنے سوچی لیکن بحقیقت تدبیر نہ تھی اُسنے اپنے دل مین کہا مجکو اس سے نکلکے جانا نہین چاہیے

## خواستگار ہونا عورت کا واسطے مناکحت فرزند کے تا نسل باقی رہی

قولہ پس عروسی خواست باید بہر او + تا گردد زین تزویج نسل جو + گرد دسوے فنا این باز باز + فرخ او گردد
ز بعد باز باز + صورت این باز گر زینجا رود + معنی او در ولد باقی بود + بہر این فرمود آن شاہ نبیہ مصطفےٰ
کہ الولد سر ابیہ + بہر این معنی ہمہ خلق از شغفت + می بیاموزند طفلان لا حرف + تا بماند آن معانی در جہان +
چون شود آن قالب ایشان نہان + حق بحکمت حرص شان داد ست و جد + بہر رشد ہر صغیر مستعد + من ہم از بہر
دوام نسل خویش + جفت خواہم پور خود را خوب کیش + دختری خواہم ز نسل صالحی + ز نسل پادشاہی طالحی + شاہ جو دا
آنصالحست آزادہ اوست + نی اسیر حرص فرجست و گلوست + مر اسیر آنرا لقب کردند شاہ + عکس چون
کافور نام آن سیاہ + شد مفازہ بادیہ خونخوارہ نام + نیک بخت آن پیس را گویند عام + بر اسیر
شہوت و حرص و امل + بر نوشتہ میر یا صدر اجل + آن اسیران اجل را عام داد + نام امیران
اجل اندر بلاد + صدر خوانندش کہ در صف نعال + جان شان بستہ است یعنی جاہ و مال + المعنی
فرخ بالفتح بچہ ہر مرغ و جوزہ مرغ خانگی شغف بفتحتین نام پردۂ دل حرف جمع حرفہ طالح ضد صالح
مفازہ بفتح رہائی پانا اور وہ بیابان جو سہل گذار ہو نبیس بیاے مجہول برص اجل موت دبزرگتر
بادشاہ نے برعایت باقی رہنے نسل کے یہی تجویز کی کہ کوئی عروس اسکے واسطے ڈھونڈھنا چاہیے
تا باہم جفت ہونے سے طالب نسل کے ہون اسلیے کہ اگر یہ باز جو عالم فنا سے آیا ہی پھر اسی
عالم کو لوٹ جائے کہ لوٹ کے جانا ہی ہی تو بچہ اُسکا بعد باز کے باز ہو جائے اور اگر صورت باز
کی یہان سے چلی جاے تو معنی اُسکے ولد مین باقی رہین اسی سبب سے اُس شاہ خبر دینے والے
یعنے حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے الولد سر لابیہ فرمایا ہی بیٹا بھید ہو باپ کا کہ باپ
کی صورت و سیرت اکثر اُس مین ہوتی ہی اور اسی لحاظ سے تمام مخلوق تہ دل سے اپنے لڑکون کو

ہنر و فن سکھاتی ہی تا بعد اُنکے وہ معانی اُنکے جہان مین باقی رہے جس وقت مین کہ قالب اُنکا چھپ جاے
اور حق تعالے نے بھی اپنی حکمت بالغہ سے حرص و کوشش تحصیل کی ہر صغیر کو جو استعداد یافتہ ہی
دی ہی تا رشد و ہدایت پائے تس مین بھی واسطے دوام اپنی نسل کے اپنے لڑکے کے واسطے کوئی
جفت خوب کیش ڈھونڈھون کہ کسی صالح کی نسل سے ہو نہ کسی پادشاہ طالح کی نسل سے کس واسطے
کہ بادشاہ وہی ہی جو صالح ہی اور دنیا سے آزاد نہ وہ جو گرفتار فرج و گلو کا ہی یعنی شہوت پرست تن پرور
کیسا اُلٹا معاملہ ہی کہ اسیرون کا لقب لوگون نے شاہ رکھا ہی جیسے حبشی کو کافور کہین جو بادیہ خونخوار
صعب گذار ہی اُسکا مفازہ نام یعنے بیابان سہل گذار اور مبروص کو نیکبخت یہ عام کی خاصیت ہی
ہر اسیر شہوت و حرص و امل کو لکھا میر یا صدر اجل ای بزرگتر اور حال آنکہ یہ اسیر اجل و موت کے ہین
اور انکو شہرون مین امیران اجل و بزرگ کے ساتھ مشہور کیا ہی اُن لوگون کو صدر کہتے ہین جو صف
نعال مین تو بیٹھے ہین یعنے کمترین جگہ مین جو پستی دنیا کی ہی اور جان اُنکی بستہ بند بلاے
دنیا کہ وہ جاہ و مال ہے

## اختیار کرنا پادشاہ کا دختر زاہد کی اپنے لڑکے واسطے و اعتراض اہلبیت و ننگ از پیوند درویشان

قولہ شاہ چون با زاہدی خویشی گزید + این خبر در گوش خاتونان رسید + مادر شہزادہ گفت از
نقص عقل + شرط کفویت بود در عقل و نقل + تو ز شیخ و بخل خواہی دزدہا + تا نہ بندی پور ما را بر گدا +
گفت صالح را گدا گفتن خطاست + کو غنی القلب از داد خداست + در قناعت میگریزد از تقی + نزیی
و کسل ہمچون گدا + قلتی کان از قناعت و ز نقاست + آن ز فقر و قلت دونان جداست + حبہ
آن کو بیابد سر نہد + وین ز گنج زر بہمت بر جہد + شہ کہ او از حرص قصد ہر حرام + میکند
او را گدا گوید حمام + گفت کو شہر و قلاع او را جہیز + یا نثار گوہر و دینار نیز + گفت رو ہر کو غم دین
برگزید + باقی غمہا خدا از وے برید + غالب آمد شاہ و داد ش دخترے + از نژاد صالحی خوش
جوہرے + در ملاحت خود نظیرے خود نداشت + چہرہ اش تابان تر از خورشید چاشت + حسن دختر
این خصالش آنچنان + کز نکوئی می نگنجد در بیان + صید دین کن تا رسد اندر تبع + حسن و مال و
جاہ و بخت منتفع + آخرت قطار اشتر دان عمو + در تبع دنیاش ہمچون پشک و مو + پشم بگزینی
شتر نبود ترا + ور بود اشتر چہ قیمت پشم را + چون بر آمد این نکاح آن شاہ را + با نژاد
صالحان بے مرا + المعنی جب بادشاہ نے ایک صالح سے خویشی و قرابت اختیار کی

اور یہ خبر خاتونان مجلس کے کان مین پہونچی مادر شہزادہ نے بمقتضاے نقص عقل کہ آخر عورتین ناقص العقل ہوتی ہین کہا کہ عقلاً اور نقلاً دونون طرح کفو ہونا شرط ہی بس تو کسی شریف نجیب و عقیل سے خواستگار ہو تو میری لڑکی کو فقیر سے وابستہ نہ کرے بادشاہ نے کہا صالح کو گدا کہنا خطا ہی کہ وہ داد الٰہی سے دل کا غنی ہی گو بظاہر گدا ہی تو وہ قناعت مین بمقتضاے پرہیزگاری خود بھاگتا ہی نہ لئیمی و کاہلی سے مثل گدا کے یہ بھی جانتی ہی جو قلت کہ قناعت و پرہیزگاری سے ہی وہ فقر و قلت گدایان دون سے جدا ہی یہ دون اگر ایک حبہ پا لیتا ہی سر پر رکھتا ہی اور وہ گنج زر سے بمقتضاے ہمت کود بھاگتا ہی جو پادشاہ کہ وہ حرص کے مارے قصد ہر حرام کا کرتا ہی اسیکو بزرگ اور امام لوگ گدا کہتے ہین شہزادے نے کہا اسکے پاس شہر اور قلعے کہان جو جہیز ہین ہے یا گوہر و دینار نثار کے واسطے کہا جا جسنے غم دین کا اختیار کیا اس سے سارے غم خدا نے قطع کردیے کوئی باقی نہین رہتا الحاصل بادشاہ تقریر مین مادر شہزادہ پر غالب آیا اور شہزادے کو لڑکی نسل ایک صالح سے دی جو خوش اصل تھا کہ ملاحت مین جسکا نظیر و ہمتا نہ تھا صورت اسکی ایسی روشن تر جیسے چاشت مین آفتاب تب حسن تو اسکا ایسا تھا اور خصلتین اسکی ایسی کہ خوبی سے بیان مین نہین آتین آپ فرماتے ہین کہ تو بھی تنکار دین کا کر کہ اسکی پیروی مین حسن و مال و جاہ اور بخت نفع بخش پیچھے پیچھے سب خود لگے چلے آئینگے عاقبت مثل قطار اونٹون کے ہی اور دنیا انکے پیچھے ایسی جیسے پشک و پشم تب تو پشک و پشم کو جبھی اختیار کریگا کہ اونٹ تیرے پاس نہین ہوگا اور جب اونٹ ہوگا تو پشک و پشم کی تیرے سامنے کیا قدر و قیمت ہوگی الغرض جب یہ نکاح اس بادشاہ کو صالحون کی نسل مین حاصل ہوگیا کہ یہ لوگ بیچون و چرا ہوتے ہین نہ حجت ستیز والی جزا اس شرط کی آیندہ الخلاف شرح مین رسید کو رسد شیخ کو شیخ نہ بندی کو

بہ بندی در قناعت کو دز گز نکوئی کو گر نکوئی آخرت کو آخرش چرا کو مرا

## جادو کرنا کمپیرک کا اور فریفتہ ہونا اسیر شاہزادہ کا

قولہ از قضا کمپیرک جادو کہ بود + عاشق شہزادہ باحسن وجود + جادوی کردش عجوزہ کاولی + کہ بروزان رشک سحر بابلی + شہ بچہ شد عاشق کمپیر زشت + تا عروس و آن عروسی را ہشت + یک سیہ دیو کاولی زنی + گشت بر شہزادہ ناگہ رہزنی + زان سیہ روی بخیثے نابکار + گشت آن شہزادہ مدہوش و نزار + این نود سالہ عجوز گندہ پیر + نہ خرد بست آن ملک رانی ضمیر + تا بسالی بود شہزادہ اسیر + بوسہ جایش نعل کفش گندہ پیر + صحبت کمپیر او را میبر بود +

تا زکاهش نیمجانی مانده بود + دیگران از ضعف وی با درد سر + او ز سکر سحر از خود بیخبر + این جهان
بر شاه چون زندان شده + وین پسر بر گریه شان خندان شده + شاه بس بیچاره شد بر برد و مات +
روز و شب میکرد قربان و زکات + زانکه هر چاره که میکرد آن پدر + عشق کمپیرک همیشد بیشتر + پس
یقین گشتش که مطلق زان سریست + چاره او را بعد ازین لابه گریست + سجده میکرد او که هم
فرمان ترست + غیر حق بر ملک حق فرمان کراست + لیک این مسکین همی سوزد چو عود + دست گیرش
ای رحیم و اے ودود + المعنی کا دلی زن قحبه گنده پیر بغایت پیر او پر جو لکھا گیا جزا اسکی آینده ود
جزا یہ ہی کہ اتفاقاً ایک بڑھیا جادوگر تھی کہ وہ شاہزادہ کے حسن ظاہر پر عاشق تھی اسی اثنا مین
ایک کادلی بڑھیا قحبہ نے اُسپر ایسا جادو کیا جسپر سحر بابل رشک کرتا تھا چنانچہ شہزادہ اُس بڑھیا
بدصورت پر عاشق ہو گیا یہانتک کہ اُسنے عروس و عروسی سب کو چھوڑا عجب حال تھا کہ ایک
سیہ رو عورت فاحشہ یہ شاہزادہ کی رہزن ہو گئی اور وہ شاہزادہ اس سیہ رو خبیثہ نابکار پر
مدہوش و نزار تھا اس نوے برس کی بڑھیا نے کہ نہایت بوڑھی تھی نہ اسکی عقل چھوڑی نہ اسکا
دل چھوڑا دونون چھین لیے سال بھر یہ شہزادہ اسمین اسیر و مبتلا رہا ایسا کہ اسکے بوسہ
کی جگہ نعل کفش اس گندہ پیر کا تھا کہ اُسکی جوتیان چوما کرتا تھا صحبت اس کمپیر کی اُسکو کھوئے
دیتی تھی یہانتک کہ گھٹتے گھٹتے نیمجان رہ گیا اور ادھ مرا ہو گیا اور ون کا تو یہ حال کہ اُسکے
ضعف سے انکو درد سر تھا اور وہ جادو کے نشہ مین ایسا چور کہ مطلق اپنی خبر نہین یہ حال دیکھ کر
جہان بادشاہ پر زندان ہو گیا اور لڑکا اُسکی گریہ پر ہنستا تھا شاہ اس بازی و برد و مات مین
بیچارہ تھا قربانیان کرتا تھا اور خیرات و صدقات دیتا تھا رات دن اسی مین مصروف تھا غرض
باپ جو تدبیر کرتا تھا بیٹے کو عشق بڑھیا کا بڑھتا تھا آخر بادشاہ کو یقین ہوا کہ یہ معاملہ اُس طرف سے
ہی ای منجانب اللہ اب اسکی علاج دعا و زاری ہی لاجرم سجدے کرتا تھا کہ اصل حکم تیرے ہی واسطے
ہی تیرے سوا تیرے ملک پہ کون حاکم ہی لیکن یہ مسکین کہ خواہ اپنی ذات سے اشارہ ہو خواہ بیٹے
سے عود کیطرح جل رہا ہی تو ای رحیم و ودود دستگیری کر

## مستجاب ہونا دعا بادشاہ کی اور خلاصی پسر کی جادو سے

قولہ تا ز یارب یارب دافغان شاہ + ساحری استاد پیش آمد ز راہ + او شنیده بود از دور
این خبر + که اسیر پیر زن گشت آن پسر + کان عجوزه بود اندر جادوے + بے نظیر و ایمن از مثل و دوئی
دست بر بالاے دست است ایفتی + در فن و در زور تا دست خدا + منتہاے دستہا دست

خداست + بحر بیشک منتہای جوہاست + ہم از وگیرند مایہ ابرہا + ہم بدو باشد نہایت سیلہا +
گفت شاہش کین پسر از دست رفت + گفت اینک آمدم درمان زفت + نیست ہمتا زال را زین
ساحران + جز من داہی رسیدہ زانکران + چون کف موسیٰ بامر کردگار + نک برآرم
من ز سحراو دمار + کہ مرا این علم آمد ز انطرف + نے ز شاگردی سحر مستخف + آمدم تا بر کشایم
سحر او + تا نماند شاہزادہ زردرو + سوی گورستان برو وقت سحور + پہلوے دیوار ہست اسپید
گور + سوے قبلہ باز کاو آنگور را + تا بہ بینی قدرت وصنع خدا + بس دراز ست این حکایت تو
ملول + زبدہ را گویم رہا کردم فضول + سوی گورستان برفت آن شاہ زود + گور را آن شاہ
آندم بر کشود + جادوئیہا دید پنہان اندرو + صد گرہ بربستہ بر یکتار مو + آنگرہہا کہ آنرا بر کشاد +
بس ز محنت پور شہ را راہ داد + یعنی یارب آہ کے معنی مین بھی ہو واہی دانا سحر ساحر و
ساحری دونون معنی مین ہی جیسے جادو جادوگری کے معنی مین زبدہ بالضم ہندی مکھن فرماتے ہین
کہ بادشاہ نے جناب الٰہی مین ایسی یارب یارب کی اور آہ وزاری مچائی کہ جسکے اثر سے ایک
ساحر ہستاد کہین سے یہان آیا اور اُسنے قبل یہان آنے سے سنا تھا کہ ایک پیرزن کا ایک
شہزادہ اسیر ہوگیا ہی تھو اسطے کہ وہ بڑھیا جادوگری مین بے نظیر ہی اور خود اپنے مثل دوسری
سے بخت کہ مجھسا دوسرا کہان ہی اب مقولے مولانا کے ہین کہ ایسلئے یہ ہرگز مت جان کہ ہر
فن وزور مین میرا ہی ہاتھ ہی جو کچھ ہے نہین ہر ہاتھ پر ایک ہاتھ بالا ہی خدا تعالےٰ کے ہاتھ تک
اسیلئے کہ انتہا ہر ہاتھ کی خدا تعالےٰ کے ہاتھ تک ہی جیسے انتہا جملہ نہرون کی بحر تک کہ ابر بھی
اسی بحر سے مایہ اُٹھاتا ہی اور سارے اہلون کی نہایت بھی بحر ہی القصہ بادشاہ نے اس ساحر
سے کہا کہ میرا بیٹا تو میرے ہاتھ سے گیا اُسنے کہا غم مت کر اب مین خوب موٹا قوی علاج پاگیا
ہون یہ تو ضرور ہی کہ بالفعل جو جادوگر ہین اُن مین کوئی ہمتا اس زال کا نہین ہی سوا میرے کہ مین
زیرک ہون اور اُس کنارہ سے آیا ہوا ہی جانب خدا سے پس بحکم کردگار جہان کف موسیٰ کیطرح
اسکے سحر کو ابھی خوار وخراب کرے دیتا ہون تھو اسطے کہ میرا علم داد الٰہی ہی نہ کسی ساحر خوار و
خفیف کی شاگردی سے تین اسلیے آیا ہون تا اُسکے جادو کی گرہ کھول دون اور شاہزادہ
کو زردروئی سے چھڑا دون لے اب تو صبح ہوتے ہی گورستان کیطرف جا وہان ایک دیوار
کے پہلو مین ایک سپید گور ہی تو اُس گور کو قبلہ کی جانب کھود پھر قدرت وصنعت خدا کی دیکھتے
کہ کہے کہا کہ بیان اس حکایت کا بہت طول ہی اور تو ملول ملول کو طول مقول خوش نہین آتا

اسلیے خیال کیا گیا کہ زبدہ اور خلاصہ کہون لہذا فضول مین نے سب چھوڑ دیا یہ سنتے ہی بادشاہ فوراً
گورستان کیطرف گیا اور گور کو جاتے ہی کھولا بہت جادوگریان اسمین چھپی دیکھین منجملہ انکے ایک
بال کہ اسپر سو گرہین لگی ہوئی یقین جتنی وہ گرہین اسنے کھولین کھولتے ہی شہزادہ کو بند محنت سے آزاد
کر کے چلتا کر دیا اختلاف شرح مین منتہائے کو منتہامی کشایم کو کشادیم لکھا ہی قولہ آن پسر
باخویش آمد شد روان + سوی تخت شاہ با صد امتحان + سجدہ کرد و برزمین میزد ذقن + در بغل کردہ
پسر تیغ و کفن + شاہ آئین بست و اہل شہر شاد + وان عروس ناامید بیمراد + عالم از سر
زندہ گشت و پر فروز + ای عجب آن روز روز امروز روز + یک عروسی کرد شاہ او را چنان + کہ
جلاب و قند بد پیش سگان + جادوے کپیر از غصہ بمرد + رو و خوی زشت با مالک سپرد + شاہزادہ
در تعجب ماندہ بود + کز من او عقل و بصر چون در ربود + نو عروسے دید ہمچون شاہ حسن + کہ ہمیزد
بر ملیحان راہ حسن + گشت بیہوش و برو اندر فتاد + تا سہ روز از جسم او گم شد فواد + سہ شبانروز
او ز خود بیہوش گشت + تا کہ خلق از غشی او پر جوش گشت + از گلاب و از علاج آمد بخود + اندک
اندک فہم گشتش نیک و بد + بعد سالے گفت شاہش در سخن + وز مزح یاد آر آن یار کہن +
یاد آور زان ضجیع و زان فراش + تا بدینحد بیوفا و مر مباش + گفت رو من یافتم دار السرور +
وا رہیدم از چہ دار الغرور + ہمچنان باشد چو مومن راہ یافت + سوی نور حق ز ظلمت روی تافت +
مخلص این قصہ بر گفتم تمام + تا بدانی مقصد خود و السلام + المعنی تیغ و کفن در بغل سے مراد
رضا و تسلیم سے ہی آئین بستن آرایش کرنا جلّاب شربت گلاب مالک نام خازن دوزخ فواد دل
مزح خوش طبعی ضجیع ہمخوابہ و ہم بستر فراش جامۂ خواب مخلص بالضم و فتح لام خلاصہ کردہ شدہ
فرماتے ہین وہ لڑکا اس بال کی گرہین کھولنے سے ہوش مین آکر تخت شاہی کی طرف سیکڑون
امتحان کے ساتھ روان ہوا یعنے اس درمیان مین سیکڑون امتحان اسکے ہوش کے ہوگئے سجدہ کیا
اور زمین پر ٹھوڑی رگڑی جو عبارت نہایت عجز و انقیاد سے ہی اور بغل مین تیغ و کفن ڈالے جو مراد ہی
غایت درجہ رضا و تسلیم سے بادشاہ نے شہر کی آرایش کی اور تمام اہل شہر شاد شاد خصوص وہ عروس
ناامید و بیمراد سارا جہان از نو زندہ ہوا اور پر فروز مولانا فرماتے ہین تعجب ہی اس روز سے کہ وہ
بھی ایک روز تھا جسکی کیفیت کیا کچھ تھی اور ایک امروز ہی آخر یہ اور وہ تھے تو دونون روز ہی پس
ایک عروسی اسکے شاہ نے ایسی کی ضیافت و طعام سے کہ کتون کے سامنے بھی جلاب و قند تھا
یہ حال دیکھ کے غصہ کے مارے وہ بڑھیا مر گئی اور رو و خوے بد مالک یعنی داروغۂ دوزخ کے

حوالہ کی کہ موافق اُسکے اس سے معاملہ کرے شاہزادہ بڑے تعجب مین تھا کہ اُس بڑھیا نے میری عقل
و بینائی کیسے مجھ سے چھین لی تھی پھر تو عروس اپنی دیکھی ایسا اُسکو پایا کہ بادشاہ حسن کی یہی ہی اور
جملہ ملیحون کی راہ مارکہ اسکے سامنے نہین نبھ سکتی یہ اُنکی راہزن ہی یہ اُس عروس کو دیکھ کے بیہوش
ہوگیا اور منھ کے بل گر پڑا تین روز تک دل اسکا اسکے جسم سے گم ہوگیا بے دل و بیجود رہا اور جب
یہ تین رات دن بیہوش رہا تو مخلوق بھی بڑے جوش و فغان مین اسکی عشق سے پڑے آخر گلاب اور
اور علاج سے آپ مین آیا اور تھوڑی تھوڑی نیک و بد کی اسکو سمجھ ہوئی بعد ایک سال کے شاہ نے
باتون مین خوش طبعی سے کہا کہ اس پرانے یار کی بھی کچھ یاد ہی اُس ہمخوابہ اور اُسکے اُس بستر کو بھی
یاد کر اس حد بیوفا و تلخ مت بن کہا جاؤ اپنا کام کر وہین دار السرور کو پہونچا اور دار الغرور کے جاہ سے
چھوٹا بس ایسا ہی حال ہی ہر مومن کا جسنے راہ خدا کی پائی اور ظلمت سے نور حق کیطرف دوڑا آب
فرماتے ہین مین نے پورا پورا خلاصہ اس قصہ کا کہدیا اب تو اپنے مقصد کو اس خلاصہ سے جان لے
والسلام الخلاصۃ شرح مین از گلاب از علاج کو گلابی اور بے دادمرخ کو مرخ یا فستم کو تافتم لکھا ہی

## اس بیان مین کہ شاہزادہ آدمی زادہ ہی اور اُسکا باپ آدم صفی خلیفہ حق اور پیمبر کا ولی دینا اور انبیا و اولیا طبیب تدارک کنندہ

قولہ ای برادر و آنکہ شہزادہ توئی + در جہان کہنہ زادہ از نوی + کابلی ساحرہ دنیاست کو + کردہ
مردان را اسیر رنگ و بو + چون درافگندت درین آلودہ رود + دمبدم میخوان و میدم قل اعوذ +
تا رہی زینجادوئے وزین قلق + استعاذت خواہ از رب الفلق + زان نبی دنیات را سحارہ خواند +
کو بافسون خلق را در چہ نشاند + ہین فسون گرم دارد گندہ پیر + کردہ شاہان زادم گرش اسیر +
در درون سینہ نفاثات اوست + عقدہ ہاے سحر را اثبات اوست + ساحرہ دنیا قوی دانا زنیست +
حل سحر او بپاے عامہ نیست + ور کشادی عقدہ او را عقلہا + انبیا را کے فرستادی خدا +
ہین طلب کن خوش دمے عقدہ کشا + راز دان یفعل اللہ ما یشا + ہمچو ماہی بستہ است او
بشست + شاہزادہ ماندہ سالے تو شصت + شصت سال از شست او در محنتے + نے خوشی
نے بر طریق سنتے + المعنی فرماتے ہین اے برادر اس مثل کو ایسا سمجھ لے کہ مثلاً تو شہزادہ ہی
کہ اس جہان کہنہ مین نوی سے جو جاری ہی کہ نئے نئے چلے آتے ہین نیا پیدا ہوا اور یہ
دنیا ایک کابلی ساحرہ ہی جسنے بڑے بڑے مردون کو اپنے رنگ و بو مین پھانسا ہی
جبکہ تجھکو اُسنے اس آلودگی مین ڈالا ہی تو چاہیے کہ دمبدم قل اعوذ برب الفلق پڑھ اور اپنے

اوپر پھونک کہ تو پناہ چاہتا ہون رب سے جو نمایان کرنے والا سپیدی صبح کا ہی اگر تو اُسکی
جادوگری وقلق سے نجات چاہتا ہی تو رب الفلق سے استعاذت یعنے پناہ مانگ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے تیرے دنیا کو سحارہ فرمایا ہی چنانچہ حدیث ہی الدنیا سحارۃ سکارۃ غدارۃ دنیا
ایک عورت بڑی جادوگر مکار غدار ہی اسواسطے کہ اسنے اپنے افسون سے مخلوق کو چاہ مین
بٹھایا ہی اور چاہ یہی پستی دنیا کی ہی خبردار کیسے افسون گرما گرم اس پرانی بڑھیا کے ہین جسکے
دم گرم نے شاہون کو اسیر کیا ہی اسکے نفاثات یعنے دم سحر کے لوگون کے سینون مین ہین بخلاف
اور ساحرون کے کہ وہ اوپر پھونکتے ہین نہ اندر سینہ کے کہ وہی سینون کے عقدے اسکے
سحر کے لیئے اثبات ہین یہ ساحرہ دنیا کی نہایت ہی ایک دانا عورت ہی کہ اسکے سحر کا حل کرنا
عام کی پامردی کا کام نہین اور اگر اسکے جادو کی گرہ کو لوگون کی عقلین کھول لیتین تو خدا تعالے
انبیا کو کب بھیجتا خبردار کوئی اچھا دم پھونکنے والا عقدہ کشا ڈھونڈھ جو رازدان تفعل اللہ ما یشاء کا ہو
آپ مولانا اپنی طرف مخاطب ہین کہ تو بھی ماہی کی طرح اسکی شست مین پھنسا ہی شاہزادہ بیچارہ
تو سال ہی بھر پھنسا رہا تجکو تو ساٹھ برس ہوگئے کہ ساٹھ برس سے اسکی شست کی محنت بھگتتا ہی
کہ اس محنت مین نہ خوش ہی نہ طریق پیغمبر پر ہی الخلاف شرح مین استعاذت کو استعانت
بمحل لکھا ہی قولہ خاسقے بدبخت نے دنیات عوب + نے رہیدہ از وبال واز ذنوب + نفخ
او این عقدہ ہا را سخت کرد + پس طلب کن نفخۂ خلاق فرد + تا نفخت فیہ من روحی ترا + وارہاند زین و
گوید برتر آ + جز بنفخ حق نسوزد نفخ سحر + نفخ قہر ست این و آن دم نفخ مہر + رحمت او سابق ست از
قہر او + سابقی خواہی برو سابق بجو + تا رسی اندر نفوس زوجت + کالیشہ مسحور اینک مخرجت
با وجود ال ناید انحلال + در شبیکہ رہبرت آن زر و دلال + نے بگفتست آن سراج امتان + اینجہان
و آنجہان را ضرتان + پس وصال این فراق آن بود + صحت این تن سقام جان بود + سخت چون
آمد فراق این مقر + پس فراق آنمقر دان سخت تر + چون فراق نقش سخت آید ترا + تا چہ سخت آید
ز نقاشش جدا + ایکہ صبرت نیست از دنیای دون + چون نت صبرست از خدای دوست چون +
چونکہ صبرت نیست از آب سیاہ + چون صبوری داری از چشمہ آلہ + چونکہ بے این شرب کم کردی
سکون + چون ز ابراری جدا وز یشربون + گر ببینی یک نفس حسن ودود + اندر آتش افگنی
جان و وجود + جیفہ بینی بعد از ان این شرب را + چون بہ بینی کر و فر قرب را + ہمچو شہزادہ رسی در یار
خویش + پس برون آری ز پا تو خار خویش + جہد کن در بیخودی خود را بیاب + زود تر واللہ اعلم بالصواب +

ہر زمانے ہین مشو با خویش جفت + ہر زمان چون خر در آب و گل میفت + از قصور چشم باشد کان عثور + کہ نہ بیند زیر و بالا را از دور + بوی پیراہان یوسف کن سند + زانکہ بویش چشم روشن میکند + صورت پنہان و آن نور جبین + کردہ چشم انبیا را دوربین + المعنی نفخ پھونکنا پھولنا آنحلال کشادہ ہونا یا ٹوٹ ہونا شبیکہ دام حضرہ بفتح و تشدید را دو زن یک شوہر ہندی سوت آب سیاہ شراب عثور لغزندہ اور سر کے بل گرنے والا یہ تطبیق سابق فرماتے ہین کہ تو فاسق بدبخت ہے نہ تیری دنیا ہی اچھی نہ تو ایسا کہ دنیا کے وبال و گنا ہون سے چھوٹا ہوا ہو دنیا نے جو اپنے جادو کی گرہین تیرے سینہ مین لگائی ہین اپنے دم پھونک پھونک کے خوب انکو مضبوط کردیا ہے پس تو کوئی نفخہ زبردست ڈھونڈھ کہ وہ نفخہ خلاق وجود کا ہے یعنے نفخت فیہ من روحی جو فرمایا ہے پھونکی ہمنے اسمین اپنی روح سے یہی نفخہ تجکو اس سے چھڑا دیگا اور اپنے پاس بلا لیگا کیونکہ سوائے نفخ حق کے نفخ سحر کو کوئی جلا نہین سکتا اسلیے کہ وہ نفخہ جو سحر کا ہے وہ قہر کا ہے اور یہ دم نفخ مہر کا دونون اسی سے ہین مگر جو رحمت اسکی قہر پر سابق ہے جیسے سبقت رحمتی علی غضبی فرمایا ہے کہ رحمت میری غضب پر سابق ہے یہ نفخہ مہر کا نفخہ قہر کو جلا دیتا ہے پس اگر تو طالب سابقی کا ہے تو کسی سابق کو ڈھونڈھ چنانچہ فرمایا والسابقون السابقون اولئک المقربون تا بہ برکت اس سابق کے تو مصداق اذا النفوس زوجت کا ہو جاوے جسوقت کہ نفوس زوج کیے جائینگے یعنی صالح سے صالح طالح سے طالح یا صالح اعمال صالح سے اور طالح اعمال طالح سے اور وہ اس مقام پہ پہونچا کے بتا دیگا کہ اے شاہ مسحور تیرا مخرج یعنے اس سحر سے نکلنے کا ٹھکانا یہ ہے اور اس زال کے ہوتے جبتک تو اسکے جال مین ہے کشایش و انحلال سے کہ وہ کشایش ایک معشوقہ نازکرشمہ والی ہے ہرگز تیری بغل مین نہ آئیگی تو نہین جانتا آنحضرت صلعم نے جو جملہ امتون کے چراغ ہین نہین کہا ہے کہ یہ جہان اور وہ جہان دونون آپس مین دو سوتین ہین چنانچہ فرمایا الدنیا و الآخرۃ ضرتان پس اگر اس سے وصال کریگا یعنی دنیا سے آخرۃ سے فراق ہوگا اور جب دنیا سے تو وصال کریگا تو تن کو خوب صحیح و سالم رکھیگا اور بڑی پرورش اسکی کرکے خوب فربہ کریگا لاجرم جان تیری بیمار و زار نزار ہو جائیگی خیال تو کر اس مقر کا فراق تجپر کیسا سخت ہے کسیطرح جدا ہونا نہین چاہتا لیکن اگر اس مقر سے فراق ہے تو اسکو سخت تر جان یہ بڑے خسارہ کی بات ہے یہ جہان تو نقش ہے نقاش اسکا خدا تعالی النقش کی جدائی تو تجپر کیسی سخت و شاق ہے بتا تو کچھ نقاش کی جدائی کا بھی غم ہے جس سے اصل سرو کار پڑیگا اے مخاطب تجکو اس دنیا سے دون سے ذرا صبر نہین ہے لیکن اے دوست بتا تو خدا سے

تجکو کیسے صبر ہوا ہی تکرار چون کی بنا بر تاکید کے ہی جب تو اس آب سیاہ غلیظ دنیا پر ایسا حریص ہی
کہ دم بھر تجکو صبر نہین تو تعجب کہ چشمہ آلہ سے جو شراب طہور دکھلاتا ہی اور از بس روشن وصاف
کیسے تجکو صبر ہوا اُسکی جستجو نہین کرتا آب سیاہ شراب اور ہر گاہ کہ بدون شرب اس آب سیاہ
کے تجکو قرار وسکون نہین ہی پھر کیسے ابراری سے جدا ہی اور شربون سے علیحدہ کیون ابرار بنتا
اور اُسکو پیتا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافوراً یعنی
نیک لوگ پیئنگے شراب اُن پیالون سے کہ ہی مزاج اُنکا کافور یعنی کافور سے ترکیب یافتہ ہین مطیب و
وسرد اگر دم بھر کو بھی حسن اس خالق ودود کا جو دوست دارندہ اور دوست داشتہ شدہ ہی تو
دیکھے تو اپنی جان وتن دونو نکو اُسکے واسطے آگ مین جھونک دے پھر دیگر ریاضات کس شمار
وقطار مین ہین بعد اس روایت کے پھر اس شرب کو مردار ونجس جانیگا اگر ذرا بھی کرّ وفر قرب کا
پالیگا جیسے شہزادہ نے اپنے یار سے وصل ہو کے خار خلجان پانون سے نکال ڈالا یہی حال تیرا
ہوگا تجکو لازم ہی کہ بیخودی مین کوشش جلد کرتا جو کچھ تو ہی اور اس خودی مین آپ کو کھوئے ہوئے
بیخودی مین آپ کو پائیگا اور معلوم کریگا کہ مین یہ تھا ہر دم اپنا جفت مت بن ای گرفتار تن اور ہر دم
گدھے کے مثل آب وگل مین مت پڑا رہ جو عثور کہ ڈگنے والا اور سر کے بل گرنے والا ہی اُسکی آنکھونکا
قصور ہی کہ وہ دور سے اونچا نیچا نہین دیکھ لیتین تا یہ گرنے سے محفوظ رہے تو بو پیراہن یوسف کو
سند پکڑ اسلیے کہ اُسکی بو آنکھین روشن کرتی ہی دیکھ تو یعقوب نے کتنی دور سے اُسکی بو سونگھی اور
ہنوز وہ نظر سے پنہان تھا ایسی ہی صورت محبوب حقیقی کی پنہان ہی مگر نورجبین نے چشم انبیا
کو دوربین کر دیا ہی **الخلاف** شرح مین خوب کو دخوب دربرت کو دوربرت آمد کو آید
ابراری کو ابرآری کر وف کے بعد واو عطف لکھا ہی **قولہ** نور آن رخسار برہاند زنار + ہین
مشو قانع بنور مستعار + چشم بد این نور حالی بین کند + چشم عقل وروح را گربین کند + صورتش
نورست در تحقیق نار + گر ضیا خواہی دو دست از وی بدار + دمبدم بر روفتد ہر جا دود + دیدہ و
جانی کہ حالی بین بود + دور بیند دوربین بی ہنر + ہمچنان کہ دور دیدن خواب در + خفتہ باشی بر
لب جو خشک لب + میدوی سوی سراب اندر طلب + دور می بینی سراب و میدوی + عاشق
آن بینش خود میشوی + میزنی در خواب با یاران تو لاف + کہ منم بینا دل و پردہ شگاف + نک
بدان سو آب دیدم ہین شتاب + تا رویم آنجا وآن باشد سراب + ہر قدم زین آب
تازی دور تر + دودوان سوی سراب باغرر + عین آن عزمت حجاب او شدہ +

کہ بتو پیوستہ ہست و آمدہ + بس کسا عزمے بجای میکند + از مقامی کان غرض در وی بود + دید و لاف خفتہ می ناید بکار + جز خیالی نیست دست از دی بدار + خوابنا کی لیک ہم بر راہ خسپ + اللہ اللہ بر رہ اللہ خسپ + تا بود کہ سالکی بر تو زند + از خیالات نعاست بر کند + خفتہ را گر فکر گردد ہمچو موے + او ازان دقت نیابد راہ کوے + فکر خفتہ گر دوتا و گر سہ تا ست + ہم خطا اندر خطا اندر خطا ست + ور چہ چشمش تیز بین و با ضیا ست + ہم ہبا اندر ہبا اندر ہبا ست + موج بر روے یبرند بے احتراز + خفتہ پویان در بیابانِ دراز + خفتہ می بیند عطشہاے شدید + آب اقرب منہ من حبل الورید المعنے کر کین بالفتح مرض خارش نعاس بالضم غنودگی یعنے وہ نور جو رخسار محبوب حقیقی کا ہی تجکو نار دوزخ سے بچا دیگا خبردار تو اس نور مستعار خوبون پہ قناعت کرکے مت بیٹھ رہ یہ نور مستعار تیری چشم کو حالی بین کر دیگا یعنے موجود اشیا کے دیکھنے کی عادت ڈال دیگا دور بین نہین ہونے دیگا اور چشم عقل و چشم روح کو خارشتی بنا دیگا اُسکی صورت تو نور ہی مگر بحقیقت نار جلانے والی پس اگر تو نور و ضیا چاہتا ہی تو اس سے ہاتھ کیا دونون ہاتھ اُٹھانے اسواسطے کہ جسکی آنکھ اور جان حالی بین ہی وہ ہر دم جہان جائیگا منہ کے بل گریگا ہر ایک کا مبتلا ہوگا اور اگر کوئی دور بین بے ہنر دور بینی جتلائے کہ ہم جلوہ اُسکا دیکھتے ہین تو وہ ایسا ہی جیسے خواب مین دور دیکھنا مثلاً تو پیاسا اور خشک لب ہی اور نہر کے کنارے سوتا ہی تو اب خواب مین پانی کے لیے اُس دھوکے کی طرف جو پانی معلوم ہوتا ہی دوڑتا ہی ہر چند اس دھوکے کو دور دیکھتا ہی تاہم دوڑا چلا جاتا ہی اور اپنی بینش پہ عاشق کہ مجھسا بینندہ کوئی نہین اور اسی خواب مین یارون سے شیخی مار رہا ہی کہ بینا دل اور پردہ شگاف یعنی ڈھکی چھپی کو ظاہر کردینے والا مین ہی ہون ابھی مین نے اُس طرف پانی دیکھا ہی خبردار ہو جاؤ چلو دوڑو تا پانی پہ چلین حال آنکہ وہ سراب دھوکا ہی تو ہر قدم مین اُس آب کیطرف دوڑتا ہی دور تر ہوتا ہی تو آپ تو دوان دوان اُس سراب باخطر کی جانب جاتا ہی بس یہ عزم تیرا خاص اُسی کی ذات اُسکی حجاب بنی ہی کسواسطے کہ وہ تجھ سے ملا ہوا اور تجھی سے پیدا ہوا ہی چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ آدمی کسی غرض سے کسی مقام کا ارادہ کرتا ہی اور وہ غرض اُسکی اُسی مقام مین ہوتی ہی جہان سے ارادہ کرتا ہی لاجرم دید و شیخی خفتہ کی بکار آمد نہین ہوتی اور سوا خیال کے کچھ نہین ہی تو اس سے باز آ مین جو تجھکو دیکھتا ہون تو خوابناک پاتا ہون پس اگر خوابناک ہی تو راہ خدا پر سو اور اللہ اللہ راہ خدا پر سونا کیسی اچھی راہ تجکو بتاتا ہون تو شاید کوئی سالک راہ کا تجھ پر آپڑے اور تجکو ان خیالات خواب و غنودگی سے اُکھیڑ دے خفتہ کی جو مراد غافل سے ہی کیسی ہی

عقل باریک ہیچو مو ہو مگر وہ باریکی اُسکی راہ ہرگز نہ پائیگی سُوتے کی فکر خواہ دہری ہو خواہ تہری ہر طرح
خطا ہی خطا ہی اور پھر خطا اور اگرچہ آنکھیں اُسکی تیز ہین اور باضیا ہین تب بھی ہیاد رہیاد رہیا
درہیا ہین جو مراد بیہودہ و خار سے ہی اسلیئے کہ اُسپر تو موجین بمید ھڑک گررہی ہین اور یہ خفتہ
بیابان دراز مین دوڑ رہا ہی سوتا ہی اور خواب مین بڑی شدت کی پیاسین دیکھ رہا ہی اور پانی
حبل الورید سے قریب تر ہی الخلاف شرح مین لب کو کب می بینی کومے بینید دوان کو وآن عزمی کو
غـــرمی لکھا ہے

## حکایت زاہد کہ زمان قحط مین خوش تھا

قولہ ہمچنان کان زاہد اندر سال قحط + بود او خندان دگریان جملہ رہط + پس بگفتندش چہ جاے
خندہ است + قحط بیخ مومنان برکندہ است + رحمت از ما چشم خود بر دوختہ است + ز آفتاب
تیز صحرا سوختہ ست + کشت و باغ و رز سیہ افتادہ است + در زمین نم نیست در بالا و پست +
خلق می میرند زین قحط و عذاب + دہ دہ و صد صد چو ماہی دور از آب + بر مسلمانان نمی آری تو رحم
مومنان خویشند و یکتن شحم و لحم + رنج یکجزوی ز تن رنج ہمہ ست + گردم صلح ست یا خود ملحمہ است +
گفت در چشم شما قحط است این + پیش چشمم چون بہشت است این ببین + من نمی بینم بہر دشت و مکان +
خوشہا آن بہ رسیدہ تا میان + خوشہا در موج از باد صبا + بر بیابان سبز تر از گندنا + زازمون
من دست بر وے میزنم + دست و چشم خویش را چون برکنم + یار فرعون تنیہ القوم دون +
زان نماید مرشما را نیل خون + یار موسی خرد گردید رود + تا نماند خون ببینید آب رود +
از پدر با تو جفاے چون رود + آن پدر در چشم تو سگ می شود + آن پدر سگ نیست تاثیر جفاست +
کہ چنان رحمت پدر را سگ نماست + گرگ میدیدند یوسف را بچشم + چونکہ اخوان را حسودی بود و خشم +
المعنی رہط بالفتح قوم ملحمہ جنگ موافق بیان صدر کے یہ حکایت ایراد فرمائی ہی کہ جیسے وہ
زاہد کہ سال قحط تھا اور وہ خرم و خندان تھا اور ساری قوم نالان و گریان تھی پس لوگون نے
اُس سے کہا تیرے خرم و خندان ہونے کا کیا موقع ہی ایسے وقت مین کہ قحط نے مومنو نکی جڑ
کھود رکھی ہی رحمت نے ہمسے آنکھ بند کرلی ہی ذرا التفات نہین کرتی آفتاب کی تیزی سے تمام
صحرا جل گیا ہی کشت و باغ و درخت انگور سب بے برگ و بار پڑے ہین زمین مین نام کو نم نہین
نہ اوپر نہ نیچے ساری مخلوق اس قحط و عذاب سے مری جاتی ہی دس دس اور سو سو جیسے مچھلی پانی
سے دور پڑ کے مرجاتی ہی تو مسلمانون پہ رحم نہین کرتا کیا سبب ہی اور حال یہ ہی کہ مومن باہم

خویش ہین اور ایکتن گوشت وچربی مین پس جب ایک تن مین تو ایک جزو تن کا درد ورنج
سارے تن کا رنج ہوتا ہی پھر جب تو سب کا خویش اور ایک تن ہی تو تجکو رنج کیون نہین ہی تو
بھی تو اسی کل کا جز ہی لاجرم اگر سب کے واسطے صلح ہو تو تیرے واسطے بھی ہو اور اگر جنگ ہی
تو تیرے لیے بھی جنگ ہو کہ تو سب مین شریک ہی اور سب کا ایک جز ہی زاہد نے کہا یہ تمہاری
نظر مین قحط ہی میری آنکھ مین بہشت ہی دیکھو تو مین ہر دشت ومکان مین خوشے دیکھ رہا ہون اور کیسی
بہتر اور پختہ رسیدہ کمر کمر تک ایسی کثرت وافراط سے اور کیسے صبا سے موجین مار رہے ہین جنگل مین
گندنا سے بھی زیادہ سبز ہین امتحان سے اونپر ہاتھ پھیرتا ہون پھر اب باوصف اس دید ودست کے
اپنی چشم ودست کو کیسے اپنے آپ مین سے دور کردون تم اے قوم ناچیز یار فرعون تن کے
ہو اس سبب سے تمکو نیل خون معلوم ہوتا ہی پس موسے خرد کے جلدی سے یار ہو جاؤ تو خون نہ
رہے اور اسکو تم پانی نہر کا دیکھو ظاہر ہی باپ سے زیادہ مہربان کون ہی مگر جب وہ کچھ جفا تجھ پر
کرتا ہی تو تیری نظر مین سگ ہو جاتا ہی لیکن باپ سگ نہین ہی یہ تاثیر جفا کی ہی کہ باوجود ایسی
رحمت کے باپ کو سگ دکھاتی ہی جیسے یوسف کے بھائیونکو جو یوسف پر خشم وحسد تھا
وہ انکو گرگ دیکھتے تھے الخلاف شرح مین زر کو زر آن یہ کو انبہ زاز مون کو راز مون
مرشار اکو وشما لکھا ہی

بیان اسکا کہ مجموع عالم صورت عقل کی ہی جب عقل سے کژ ہو کے چلے گا صورت
عالم کی تجکو غم بڑھائیگی اغلب احوال جیسا تو نے باپ سے دل برا کیا

قولہ با پدر چون صلح کردی خشم رفت + آن سگی شد گشت بابا یار زفت + کل عالم صورت عقل کل ست
کوست بابای بر آن کاہل قل ہست + چون کسی با عقل کل کفران فزود + صورت کل پیش او
ہم سگ نمود + صلح کن با این پدر عاقی بہل + تا کہ فرش زر نماید آب وگل + پس قیامت نقد
حال تو بود + پیش تو چرخ و زمین مبدل شود + منکہ صلحم دائما با این پدر + این جہان چون
جنتستم در نظر + ہر زمان نو صورتے ونو جمال + تا ز نو دیدن فرو میرد ملال + من ہمی بینم جہان را پر
نعیم + آبہا از چشمہا جوشان مقیم + بانگ آبش میرسد در گوش من + مست میگردد
ضمیر وہوش من + شاخہا رقصان شدہ چون تائبان + برگہا کف زن مثال مطربان + برق
آئینہ است لامع از نمد + کہ نماید آئینہ تا چون بود + از ہزاران من نمیگویم یکی + زانکہ آگندہ است
ہر گوش از شکے + پیش وہم این گفت مژدہ دادنست + عقل گوید مژدہ چہ نقد من ست +

المعنی اب فرماتے ہین جب باپ سے تونے صلح کر لی اور غصہ تیرا جاتا رہا تو وہ سگی بھی جاتی رہی
اور وہی بابا تیرا نہایت اچھا دوست ہو گیا یہ جملہ جہان صورت عقل کل کی ہی کسواسطے کہ جنتی اہل
دل ہین یعنی گویا و ناطق سب کا بابا وہی ہی پس جب کسی نے عقل کل کے ساتھ کفران و ناشکری بڑھائی
کل کی صورت اسکو سگ معلوم ہونے لگی کیونکہ کل کا ظہور وجود اس سے ہی عقل کل آنحضرت
اور حضرت جبرئیل تجکو لازم ہی کہ اس باپ سے صلح رکھے اور وہ بات نہ کرے جسمین وہ تجھے
عاق کرے ان عاقی حرکتون کو چھوڑ تو یہ آب و گل تجکو فرش زر معلوم ہوئے پس ذات قیامت
کی نقد تیرے حال کی ہو جائے کہ زمین و آسمان تجکو بدلے ہوئے معلوم ہون جیسے قیامت
کو بدل جائینگے ہین کہ ہمیشہ اس پدر کے ساتھ جو عقل کل ہی صلح رکھتا ہون لہذا یہ جہان مجکو جنت
ہو رہا ہی ہر وقت ایک نئی صورت اور نیا جمال نظر مین ہی تا نئی نئی چیزین دیکھنے سے ملال
نہ ہونے پائے ہین جہان کو نعمتون سے بھرا ہوا دیکھتا ہون پانی جاری ہین چشمے جوش مار رہے ہین
قیام و ثبات کے ساتھ جس وقت ان چشمون کے پانی کی آواز میرے کان مین پہونچتی ہی تو میرے
جان و دل مست ہو جاتے ہین ہوش یعنی جان کے بھی ہی شاخین آپ کو مچھلیون کیطرح ناچ
رہی ہین پتے جدا مطربون کے مثل تالیان بجاتے ہین تجلی آئینہ کی جدا نمد ابر سے چمک رہی
ہی کہ اس آئینہ مین ہر شی کو ویسی ہی دیکھتا ہون جیسی کہ وہ ہی پس آئینہ مراد دل سے آب فرماتے
ہین کہ ہزارون باتین ایسی ہین کہ مین ان مین سے ایک بھی نہین کہتا اس واسطے کہ ہر کان مین
شک بھرا ہی پس اس گفتگو کا وہم کے سامنے کہنا تو ایسا ہی کہ گویا اسکو خوشخبری دی کہ لے اور
مدد گار تیرے آپہونچے ہان عقل ضرور یہ کہیگی کہ مژدہ کیسا یہ تو عین میری ذات ہی ہی الخلاف
شرح مین نو کو نور گوش از شکی کو گوش و شکی واولت کو دانست لکھا ہی

## قصہ فرزندون عزیر علیہ السلام کا کہ باپ سے حال باپ کا پوچھتے تھے

قولہ ہمچو پوران عزیر اندر گذر + آمدہ پرسان ز احوال پدر + گفت ایشان پیر و باشان جوان +
پس پدر شان پیش آمد ناگہان + پس بپرسیدند از و کای رہگذر + از عزیر ما عجب داری خبر +
کہ کسی ہان گفت کا مروزان سند + بعد نومیدی ز بیرون میرسد + گفت آری بعد من خواہد رسید +
آن یکے خوش شد چو این مژدہ شنید + بانگ میزد کای مبشر باش شاد + وان دگر بشناخت
بیہوش اوفتاد + کہ چہ جائے مژدہ است اے بیخبر + کہ در افتادیم در کان شکر + وہم را مژدہ است
پیش عقل نقد + زانکہ چشم وہم شد محجوب وفقد + کافران را درد مومن را بشیر +

لیک نقد حال در چشم بصیر + زانکہ عاشق در دم نقد ست مست + لاجرم از کفر و ایمان برترست + کفر و
ایمان ہر دو خود دربان اوست + کوست مغز و کفر و دین او را دو پوست + کفر قشر خشک رو بر تافتہ
باز ایمان قشر لذت یافتہ + قشرہاے خشک را جا آتشست + قشر پیوستہ بمغز جان خوشست +
مغز خود از مرتبہ خوش برتراست + برترست و خوش کہ لذت گستراست + المعنے عزیز نام پیغمبر علیہ السلام
کہ سو برس یہ اور گدھا انکا مردہ پڑے رہے پھر زندہ ہوے اور کھانا پینا آنکا بجنسہ ویسا ہی رکھا رہا
بگڑا نہین فرماتے ہین جیسے عزیر کے بیٹے راہ مین اپنے باپ کو پوچھتے آئے وہ شخص انکو دیکھ کے
متعجب ہوا کہ باپ جوان اور بیٹے بوڑھے ہین سبب سے کہ یہ سو برس مرے پڑے رہے خدا تعالے
نے یہ مدت انکی محسوب نہین کی نہ اُنپر اسکا اثر ہوا اور بیٹون پر بدستور اثر ہوا لہذا وہ جوان رہے
یہ پیر ہوے تب ہی اثنا مین یکایک باپ بھی انکے سامنے آ گئے اُنھون نے خود اپنے
باپ ہی سے پوچھا کہ ای مسافر کچھ ہمارے عزیر سے بھی تجکو کوئی خبر خوش ہی کس واسطے کہ
ہمسے ایک شخص نے کہا ہی کہ مستند بات ہی کہ آج وہ ضرور یہان آئیگا گو تم اُس سے نومید ہو گئے
ہو کہا سچ ہی میرے بعد آئیگا آب دیکھو ایک تو یہ مژدہ سُنکے خوش ہو گیا اور پکار کے کہا کہ ای مبشر
خدا تجکو خوش رکھے کہ یہ مژدہ سُنایا اور دوسرے نے جو اُنکو پہچان لیا بیہوش ہوکے گر گیا اور کہا
کہ مژدہ کا کیا موقع ہی ای بے خبر ہم تو سراپا کان شکر ہی مین پڑ گئے یہ مژدہ وہم کے واسطے ہی
عقل کے سامنے تو وہ بذات خود موجود اسلیئے کہ چشم وہم ہی کی محجوب و مفقود ہی بلکہ خود فقد ہی مثل
زید عدل کے ایسے ہی حکم آلہی کافرون کے حق مین در دہی اور مومنون کے واسطے بشیر لیکن جو بصیر
ہی اسکی آنکھ مین ذات ہر دم موجود ہی کہ وہ عاشق ہین اس واسطے کہ عاشق دم نقد ای موجود
مین مست و خوش ہی لاجرم کفر و ایمان سے وہ علیحدہ ہی یہ کفر و ایمان چیز ہی کیا ہین ادنی دربان
اُسکے دروازے کے ہین اس واسطے کہ وہ مغز ہی اور یہ دونون اُسکے دو پوست کفر تو ایک پوست
خشک رو تافتہ ہی ای برگشتہ جیسے پوست بھی اکثر خشک ہوکے اوپر کو لوٹ جاتا ہی اور ایمان
ایک پوست لذت یافتہ ہی جیسے پوست خرما و انگور وغیرہ کا بس جو پوست خشک ہی اُسکی جگہ
آگ پر ہی کہ جلایا جاتا ہی اور جو پوست جان سے چپکا ہوا ہی وہ خوش ہی اب رہا مغز وہ اپنے
مرتبہ کی رو سے نہایت ہی برتر ہی اور صرف برتر ہی نہین برتر بھی خوش بھی لذت گستر بھی
قولہ این سخن پایان ندارد باز گرد + تا بر آرد موسیم از بحر گرد + در خور عقل عوام این گفتہ شد +
از سخن باقی آن نہفتہ شد + زر عقلت ریزہ است اے متہم + بر قراضہ مہر سکہ چون نہم +

عقل تو قسمت شده بر صد مهم + بر هزاران آرزوی طم و رم + جمع باید کرد اجزا را بعشق + تا شوی خوش چون
سمرقند و دمشق + جو جوی چون جمع گردد ز اشتباه + پس توان زد بر تو سکهٔ پادشاه + ور
ز مثقالے شوی افزون تو خام + از تو سازد شه یکے زرینه جام + پس برو هم نام و هم القاب شاه +
باشد و هم صورتش ای وصل خواه + تا که معشوقت بود هم نان و آب + هم چراغ و شاهد و نقل
و شراب + جمع کن خود را جماعت رحمتست + تا توانم با تو گفتن انچه هست + زانکه گفتن از برائے
یاوریست + جان شرک از یاوری حق بریست + جان قسمت گشته در جو فلک + در میان شصت
سودا مشترک + پس خموشی به دهد او را ثبوت + پس جواب احمقان باشد سکوت + این همیدانم
و لے مستی تن + میگشاید بیمراد من دهن + آنچنان کز عطسه و از خامیازه + این دهان گردد بنا خواه
تو باز + المعنے طم و رم مرکب مال بسیار خامیازه خمیازه هندی جماہی فرماتے ہین اس سخن کی حد
نہین ہی اس سے لوٹ تو موسی بیرا بحر سے گرد اُٹھائے یعنے دل میرا دوسری راہین پیدا کرے
جیسے موسی نے نیل مین عصا مار کے بارہ راہین ایسی پیدا کردی تھین کہ سوکھا ریت معلوم
ہوتا تھا یہ جو کچھ مین نے کہا موافق عقل عوام کے کہا گیا اور باقی اصل سخن کو مین نے چھپا لیا
بدینوجہ کہ تیری عقل کا زر ریزہ اور کھوٹا ہی بس ای متہم بدگمان تیرے قراضۂ عقل پہ سکۂ
بادشاہ کا کیسے لگاؤن تیری عقل تو سیکڑون کامون مین بٹی ہوئی ہی اور ہزارون آرزوؤن طم
و رم مین گرفتار یعنی بہت سے مال کی تمنا مین بنا برین عشق حاصل کر اور اُسکی مدد سے اُسکے
ریزہ ریزہ ہر جگہ سے جمع کر تو تو ایسا خوش ہو جائے جیسے سمرقند و دمشق معلوم ہوتا ہی
یہ شہر نہایت مفرح و منبسط ہین جب جو جو کر کے جمع ہو جائیگا اور اشتباہ سے جدا پھر تجھ پر سکہ
بادشاہ کا ثبت ہو سکیگا اور جو ایک مثقال سے تو زیادہ ہو جائیگا در آنحالیکہ خام ہی اے
خالص تو کیا عجب کہ بادشاہ تیرا ایک زرین جام بنائے تو اُسپر اے وصل خواہ نام و القاب
اور صورت بادشاہ کی سب بن سکتی ہین یہ آب و نان اور چراغ و نقل و شراب تیرے معشوق
کب تک رہینگے اور تو ان مین پریشان کہانتک رہیگا بس آپ کو جمع کر کہ جماعت رحمت ہی اُسوقت
مین تجھ سے کہہ سکونگا جیسا کچھ کہ حال ہی اسلئے کہ کہنے سے مقصود مدد پہونچانا ہوتا ہی اور جو جان
شرک والی ہی خدا کی مددگاری سے بری و جدا ہی تیری جان تو اس جوف فلک مین بٹی ہوئی
ہی اور بیسیون سودا مین مشترک پھر تجھ سے کیا کہون بس خموشی اسکا ثبوت خوب دیگی کہ تو ادھر
متوجہ ہی نہین لاجرم جواب احمقون کا سکوت ہوتا ہی آپ تردید اسکے فرماتے ہین کہ یہ تو مین

جانتا ہون لیکن مستی میری مجکو خاموش نہین ہونے دیتی میرے ہیرا دمیرے دہن کو کھولے دیتی ہی جیسے
چھینک ادر جماہی کے تیرا دہن بے خواہش کھلجاتا ہی یہی حال میرا ہی الخلاف شرح مین
عطسہ کو عطشہ لکھا ہی

## بیان حدیث انی لاستغفر اللہ ربی فی کل یوم سبعین مرۃ

قولہ ہمچو پیغمبر زگفت واز نثار + توبہ آرم روز من ہفتاد بار + لیک آن مستی بود توبہ شکن +
منسی ست این مستی تن جامہ کن + حکمت اظہار تاریخ دراز + مستی انداخت بر دانای راز + راز پنہان
با چنین طبل وعلم + آب جوشان گشتہ از جف القلم + رحمت بیحد روانہ ہر زمان + خفتہ اید از
درک آن اے مردمان + من ندیدم تشنگی خواب آورد + خواب آرد تشنگی بیحد + خود خرد آنست
کو از حد چرید + نے خرد کا نرا عطارد آورید المعنے منسی بھلانے والا درخش برق وروشنی وحش نام
شہر از ختلان یا بدخشان فرماتے ہین کہ مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا انی لاستغفر اللہ
ربی فی کل یوم سبعین مرۃ مین مغفرت چاہتا ہون اللہ سے کہ میرا پروردگار ہی روز ستر مرتبہ مین
بھی گفت ونثار سے ہر روز ستر دفعہ توبہ کرتا ہون کہ اب کچھ کسی سے نہ کہون اور کوئی دُر نثار نہ کرون
لیکن میری مستی میری توبہ کو توڑ دیتی ہی اور یہ مستی ننگا کرنے والی بڑی منسی یعنے بھلانے والی ہی
دیکھو یہ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی صور علیہ مین حاضر تھی اور تاریخ دراز کے بعد اظہار اسکا کیا
اسی اظہار حکمت نے ایک مستی دانائی راز پر ڈالی تھی آخر وہ راز پوشیدہ کیسا طبل وعلم اور شہرت
و دھوم دھام کے ساتھ ظاہر ہوا اور وہ جو قلم بموجب جف القلم بما ہو کائن کے لکھکر خشک
ہو گئی تھی اُسی خشک شدہ سے کیسا آب نے جوش مارا کہ رحمت بیحد ہر دم جاری ہی تم اے
لوگو اُسکے دریافت سے غافل ہوا ور خفتہ بیخر خفتہ کو کیا سوجھے مین نے کبھی نہین دیکھا کہ جسکو
تشنگی ہوا اور وہ سو جائے ہان جو بیحد ہی اسکی تشنگی خواب لاتی ہی جیسا کہ قول حکما کا ہی کہ عقل و
خرد دنیا مین عطارد کی تاثیر سے ہی کہ دبیر فلک ہی

## بیان اسکا کہ عقل جزوی گور تک ہی اتنا ہی اور باقی مین مقلد انبیا کی ہے

قولہ پیش بینی خرد تا گور بود + وان صاحبدل بنفخ صور بود + این خرد از خاک گوری نگذرد +
وین قدم عرصہ عجائب نسپرد + زین قدم وین عقل رو بیزار شو + چشم غیبی جو و برخوردار شو + ہمچو
موسیٰ نور کے یابد زجیب + سخرۂ استاد وشاگرد کتیب + وین نظر وین عقل ناید جز دوار + پس
نظر بگذار و بگزین انتظار + از سخنگوئی مجوئید ارتفاع + منتظر را بہ زگفتن استماع +

منصب تعلیم نوعی شہوتیست + ہر خیالی شہوتے در رہ بتیست + گر لفضلش پی ببردی ہر فضول + کے فرستادی خدا چندین رسول + عقل جزوی ہمچو برق ہست و درخش + در درخشی کے توان شد سوے وخش + نیست نور برق بہر رہبری + بلکہ امرست ابر را کہ میگری + برق عقل ما برای گریہ است + تا بگرید نیستی در شوق ہست + عقل کودک گفت بر کتاب تن + لیک نتواند بخود آموختن **المعنے**

فرماتے ہین جنکی خرد عطارد سے ہی یعنے حکما اُنکی بینش بینی گور ہی تک تھی اور جو صاحب دل ہین اُنکی خرد نفخ صور تک یہ خرد خاک گور سے نکلکے آگے نہین جاتی اور یہ قدم میدان عجائب مین نہین رکھ سکتی تو اِس قدم اور اِس عقل دونون سے بیزار ہو اور جا چشم غیبی ڈھونڈھ جس سے غیب تجھکو نظر آئے اور اُسی سے متمتع ہو وہ شخص جو بیگار ہی استاد کا اور شاگرد کتاب کا ہی حضرت موسیٰ کی طرح نور اپنی جیب سے کب پا سکتا ہی جیسے وہ ہاتھ بغل مین دباتے تھے اور وہ مثل آفتاب کے نورانی ہو کے نکلتا تھا یہان جیب مراد مراقبہ سے ہی یہ نظر اور یہ عقل تیری دونون سوائے دوار کے اور کچھ نہین ہین جو ایک مرض سر پھرانے والا ہی بس اِس نظر کو چھوڑ اور انتظار اختیار کر کہ کب چشم غیبی عطا ہوئے بڑے لسان بڑے تقریری ہونے سے بلندی و حصول مقصود کا طالب مت ہو کسلیئے کہ جب تو منتظر ہی تو تیرے حق مین گفتن سے شنیدن ہی بہتر ہی وہ منصب جو تعلیم کا ہی اُس مین بھی نوعی شہوت نفسانی ہی پس ہر خیال شہوتی اِس راہ کا بت ہی اور مانع از وصول الی اللہ ہر فضول اُسکے فضل کا سراغ نہین پا سکتا والا خدا تعالے اتنے انبیا کیون بھیجتا عقل جزوی ایسی ہی جیسے برف کہ ذرا گرمی مین پگھلتا ہی اور بستہ و منجمد یا جیسے برق جسکی چمک آناً فاناً ہی پھر اُسکی چمک مین وخش کو کیسے جا سکتا ہی اسکا نور واسطے رہبری کے نہین ہی بلکہ ایک حکم ہی ابر کے واسطے کہ روتا رہے لاجرم ہماری عقل کی جو برق ہے یہ ہمارے رونے کے واسطے ہی تا نیستی ہماری ہست کے شوق مین روتی رہے ظاہر ہی عقل کودک کی گو ایسی ہو کہ سارے مکتب کو اپنی گفتگو سے منڈھ دے لیکن خود بخود بے سکھائے کچھ سیکھ نہین سکتا قولہ عقل رنجور آردش سوے طبیب + لیک نبود در دوا عقلش مصیب + تاک شیاطین سوے گردون میشدند + گوش بر اسرار بالا میزدند + میربودند اندکے زان رازہا + تا شہب میراندشان را از سما + کہ روید آنجا رسولی آمدہ است + ہر چہ میخواہید ازو آید بدست + گو ہمیجوئید دُر بے بہا + ادخلوا الابیات من ابوابہا + میزن آن حلقہ در و بر باب الست + کز سوے ما بر فلک زان راہ نیست + نیست حاجت تا بدین راہ دراز + خاکیے را دادہ ایم اسرار وراز +

پیش او آید اگر خائن نآید + نیشکر گردید از وگرچه نئید + سبزه ردیا ند ز خاکت آن دلیل + نیست کم
از سم اسپ جبرئیل + سبز گردی تازه گردی از نوی + گر تو خاک اسپ جبرئیلی شوی + سبزۂ جان بخش
کان را سامری + کرد در گوساله تا شد گوہری + جان گرفت و بانگ زد زان سبزه او + آن چنان
بانگی که شد فتنه عدو + گر این آید سوے اہل راز + وارہید از سر کله مانند باز + سر کلاهِ
چشم بند و گوش بند + کاز و باز ست مسکین ونژند + زان کله زچشم باز اول شد ست + که ہمه
میلش سوی جنس خود ست + چون برید از جنس و باشه گشت یار + بر کشاید چشم او را باز دار + راند
دیوان را حق از مرصاد خویش + عقل جزوی را ز استبداد خویش + که سری کم کن نه تو مستبد +
بلکه شاگردی ولی مستعد + رو بر دل رو که تو جزو دلی + ہین که بنده پادشاهِ عادلی + بندگی لوبه از
سلطانیست + که انا خیر دم شیطانیست + فرق بین و برگزین تو ای خسیس + بندگی آدم از کبر
بلیس + گفت آنکه ہست خورشید ره او + حرف طوبی ہر که ذلت نفسه + سایهٔ طوبے ببین و خوش
بخسپ + سر بنه در سایهٔ سرکش مخسپ + ظل ذلت نفسه خوش مضجعیست + مستعد ان صفا را مجعیست +
گر ازین سایه روی سوی منی + زود طاغی گردی و ره گم کنی + المعنے مضجع و مجمع ہر دو بمعنی خوابگاه
مصیب بالضم نیک رسنده بچیزے و کارے و صواب یابنده نژند اندوہگین مرصاد بالکسر راه فرسلخ
استبداد ہندی ہٹ کرنا فرماتے ہین جسکی عقل رنجور رہے وہ اسکو طبیب کے پاس گو لیجائے لیکن
طبیب کی عقل اسکی دوا مین مصیب نہین ہوگی یعنی اچھی طرح اسکو نہین پہونچے گی اور جو امر صواب ہے
اسکو نہین پائیگی یہ شیاطین ایک وقت مین یعنے قبل زمان آنحضرت سے آسمان کو جاتے تھے
اور عالم بالا کے اسرار پر کان لگاتے تھے اور کچھ قدرے قلیل آن راز و اسرار سے جرا بھی لاتے تھے
اسواسطے خدا تعالے نے شہاب اُنکے پیچھے جسکو عوام کہتے ہین ستارہ لگائے کہ وہ انکو آسمان سے
نکال دیتے سمجھاتے ہین اور کہتے ہین جاؤ خدا تعالے نے زمین پر ایک رسول اپنا بھیجا ہے جو کچھ تم
چاہو گے اُس سے حاصل ہوگا اگر تم اُس دُر بے بہا کو ڈھونڈھتے ہو تو گھرون مین اُنکے دروازون
سے جاؤ اور تلاش کرو مصرعہ دوسرا اس شعر کا مقتبس ہے آیہ کریمہ واتوا البیوت من ابوابها سے
اور اس دروازہ کا حلقہ بجا او ردروازے پر منتظر برآمد کھڑا رہ کہ ہماری طرف فلک پر تمکو راہ
نہین ہے کچھ حاجت نہین کہ اپنی راہ دور و دراز طے کرو ہمنے ایک انسان خاکی بنیان کو اپنے
راز و اسرار عطا کیے ہین اگر تم خائن نہین ہو تو اُسکے پاس جاؤ کس واسطے کہ اگر محض نے ہو
خالی از شکر نیشکر ہو جاؤ اور وہ رہتا تجکو ایسا کر دیگا کہ تیری خاک قدم سے مثل جبرئیل کے

سبزہ جمیگا جیسے جہان انکا قدم پڑتا ہی سبزہ جم اُٹھتا ہی اسلیئے کہ اُس دلیل کی گھوڑے کا سم بھی سم گھوڑے جبرئیل سے کم نہین ہی پس اگر تو خاک اسپ کسی جبرئیل کا ہوگا تو تازگی جو ایک شی ہی اُس سے تازہ اور سبز اور رعنا ہو جائیگا دیکھ تو جبریل کی خاک قدم کا سبزہ کیسا جان بخش تھا جکو سامری نے گوسالہ بناکے اسکے مُنھ مین اس سبزے کو ڈالا کیا دہ گوہری ہو گیا سامری ایک شخص تھا سامرہ کا رہنے والا اسنے ایک بچھڑہ سونے کا بناکے سبزہ خاک قدم جبرئیل کا کہ وقت غرق ہونے فرعون کے گھوڑے پر سوار ہوکے آئے تھے اور یہ انکو پہچانتا تھا اس بچھڑے کے منھ مین ڈال دیا تھا کما جار فی القرآن قال فما خطبک یا سامری قال بصرت بما لم یبصروا بہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول کہا موسے نے کیا کہتا ہی تو ای سامری کہا دیکھا مین نے اُسکو جو نہین دیکھا اُنھون نے اُسکو یعنے جبرئیل کو سو بھر لی مین نے ایک مٹھی خاک اسکے قدم کی پس جب یہ خاک اس بچھڑے کے مُنھ مین ڈال دی اُسمین جان پڑگئی اور آواز کرنے لگا اور ایسی آواز جس سے کافرونکو اپنا مفتون کیا اور اُسکو پوجنے لگے جیسا کہ فرمایا عجلا جسدا لہ خوار گوسالہ مجسم واسطے اُسکے آواز گاے کا سا پس اگر تم امین ہو تو اہل راز کی طرف رجوع کرو تا یہ جو سر پر تمھارے کلاہ باز کی سی رکھی ہوئی ہی اس سے چھوٹ جاؤ کس واسطے کہ یہ ایسی کلاہ ہی جس سے آنکھین بھی بند ہین کان بھی بند ہین کہ باز غریب مسکین وملول ہو رہا ہی آب فرماتے ہین کہ باز کے سر پہ جو پہلے سے کلاہ مقرر ہوئی ہے اس سبب سے ہی کہ اُسکو بالکل رغبت اپنی جنس کی طرف ہی جب اپنی جنس کو بھول جاتا ہی اور پادشاہ سے ہل جاتا ہی تو اُسکی آنکھین باز دار کھولدیتا ہی اللہ تعالے نے شیطانونکو راہ فراخ سے ہانک دیا ہی اور نیز عقل جزوی کو اپنی خودی وہٹ سے کہ مین ہی ہون جو کچھ ہون۔ کہ تہمت سری وخود پسندی مت کر کہ تو اس قابل نہین ہی جو مستبد نبے بلکہ شاگرد ای کسی ولی با استعداد کے یہان سے دور ہو اور کسی دل کے پاس جا جسکا وجنہ دہی آور خبردار ہو کہ تو بندہ ایک پادشاہ عادل کا ہی جسکی بندگی سلطانی سے بہتر ہی اور انا خیر کا دعوے یہ شیطانی ہی شیطان ہی نے انا خیر کہا ہی پس ای خسیس تو بندگی وسلطانی مین فرق کر اور چھانٹ لے آدم کی بندگی کو اور ابلیس کے کبر کو اور بندگی اختیار کر تو نے انکا قول بھی سنا ہی جو اس راہ کے آفتاب ہین یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا طوبے لمن ذلت نفسہ کیسی خوشی ہی اُسکے واسطے جسکا کہ نفس ذلیل ہو پس تجکو چاہیئے کہ کہین سایہ طوبی دیکھ لے اور جہین سے اس سایہ مین سو اور سایہ سرکش سے

یعنی نفس سے خیال کو جدا کر اور اُسکے سایہ مین مت سو ذلت نفسہ کا سایہ بہی بہت اچھی خوابگاہ ہی اور
جو اہل استعداد صفا کے ہین اُنکا آرامگاہ یہی سایہ ہی آور اگر اس سایہ کو چھوڑ کے کبر ومنی کی طرف
جائیگا تو جلدی طاغی حد سے گذرا ہوا اور گمراہ ٹھہریگا الخلاف شرح مین آمدش کو آیدش و واکو
دا باب کو تاب آیند کو آیند کر کو کز عدو کو حدو لکھا ہی

بیان آیہ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین ید اللہ ورسولہ ای وہ لوگ کہ ایمان لائے
ہو مت بڑھے جاؤ سامنے اللہ ورسول کے قول وفعل مین ٭ چون نبی نیستی زامت باش +
چونکہ سلطان نۂ رعیت باش + پس رو خامشان خامش باش + وز خودی
روی زحمتی متراش

قولہ پس برو خاموش باش از انقیاد + زیر سایہ شیخ وامر واستاد + پس برو صامت شود
خاموش باش + از وجود خود خیالے کم تراش + ورنہ گرچہ مستعد و قابلی + مسخ گردی تو ز لاف
کاملی + ہم ز استعداد وا مانی اگر + سرکشی ز استاد راو با خبر + صبر کن در موزہ دوزی و بسوز + ور
شوی بے صبر مانی پارہ دوز + کہنہ دوزان گر بدی شان صبر و حلم + جملہ نو دوزان شدندے ہم بعلم +
پس بکوشی و بآخر از کلال + خود بجوید گوئی کہ العقل عقال + ہمچو آن مرد مفلسف روز مرگ + عقل را
میدید بس بیبال و برگ + بیغرض میکرد آن دم اعتراف + کز ذکاوت راندیم اسپ گزاف +
از غروری سر کشیدیم از رجال + آشنا گردیم در بحر رجال + آشنا ہیچست اندر بحر روح + نیست اورا
چارہ جز کشتی نوح + این چنین فرمود آن شاہ رسل + کہ منم کشتی درین دریاے کل + یا کسی کو در
بصیرتہاے من + شد خلیفہ ز آستین بر جاے من + کشتی نوحیم در دریا کہ تا + رو نگردانی ز کشتی
ای فتی + ہمچو کنعان سوی ہر کوہے مرو + از بنی لا عاصم الیوم شنو + مینماید پست این کشتی ز بند + مینماید
کوہ فکرت بس بلند + پست منگر ہان وہان این پست را + بنگر آن فضل خدا پیوست را + در بلندی
کوہ فکرت در نگر + کہ یکے موجش کند زیر و زبر + گر ز کنعانی نداری باور م + گر دو صد چندان نصیحت
آورم المعنے فرماتے ہین جب خدا تعالے کا حکم یہ ہی جو آیہ کریمہ مین مندرج ہی اور استاد کا
حکم بھی خموشی کو ہی تو جا خاموش ہو آدب وانقیاد کی راہ سے اور شیخ کے سایہ تلے اور امر
استاد کے سایہ تلے رہ پھر فرماتے ہین جا چپ ہو جا اور خاموش رہ اور اپنی ذات سے
خیالات اچھے برے اُس استاد و شیخ کی نسبت مت گڑھے ورنہ تو اگرچہ استعداد والا اور
جوہر قابل ہی مسخ ہو جائیگا جو شیخی اپنے کامل ہونے کیماریگا اور اس استعداد سے بھی رہجائیگا

اگر سرکشی اُس استاد جوانمرد باخبر سے کریگا اگر موزہ دوزی سیکھنا چاہتا ہی تو صبر کر محنت اُٹھاؤ
اگر بےصبر ہوگا موزہ دوزی نہین آئیگی جوتیان ہی گانٹھتا رہیگا یہ برائی جوتیان سینے والے جوایسے
ہی رہ گئے بےصبری و بےحلمی کا سبب تھا اگر صبر و حلم ہوتا اُستادون کی ٹھیسین اٹھاتے تو نودوز
اور علم والے ہی نہ ہوجاتے بس تو کوشش تو کرتا ہی مگر آخر کو ملال سے یہی کہیگا خود بخود کہ عقل
ہی میرے پائون کی قید ہوگئی اسکے سبب سے مین مقید ہوگیا جیسے وہ مرد فلسفی یعنی بوعلی سینا
مرنے کے دن اپنی عقل کو بےبال و بےبرگ دیکھتا تھا کہ محض بےنفع تھی اُس وقت خالصًا مخلصًا
بےغرض اقرار کیا جو تیزی و روشنی طبع کی شیخی مارتا تھا کہ مین نے غرور کے مارے مردان خدا سے
سرکشی کی اور اپنے بحر خیال مین پیرتا رہا یہ نہ جانا کہ جب روح کے دریا سے پالا پڑتا ہی تو پیرنا
ہیچ ہوجاتا ہی یہان تو کشتی نوح بغیر کوئی صورت بچاؤ کے نہین اور کشتی نوح کیا ہی جیسا کہ اُن
رسولون کے بادشاہ نے فرمایا ہی کہ اس دریاے کل کی کشتی مین ہون الحدیث مثلی کسفینۃ نوح من رکب
فیہا نجی و من تخلف غرق مثال میری مثل کشتی نوح کے ہی جو کوئی اُسمین سوار ہوا نجات پائی اور جو
اُسکے خلاف ہوا ڈوب گیا یا وہ شخص ہی جسنے میری سوجھ بوجھ پائی اور میری جگہ میرا خلیفہ
راست و درست ہوا ہم اس دریا مین کشتی نوح کی ہین تا اے جوانمرد اس کشتی سے تو منھ نہ پھیرے
تو کنعان کی طرح ہر پہاڑ کی طرف پناہ مانگنے مت جا تو اپنے نبی کا کہنا لا عاصم الیوم سُن کہ آج
کوئی پناہ دینے والا نہین ہی تجھکو یہ کشتی کہ تو بند فکر مین پھنسا ہی پست معلوم ہوتی ہی اور اپنی
فکر کا کوہ بلند نظر آتا ہی ایسا ہر اگرچہ یہ کوہ سے پست ہی مگر خبردار خبردار اسکو پست مت دیکھیے
اسکے ساتھ جو فضل خدا کا پیوستہ ہی اُسکو غور کر تو اپنی بلند فکر کو ذرا غور تو کر کہ ایک موج اسکو
لوٹ پوٹ کر دیتی ہی اسکا حاصل اگر تو بھی کنعان ہی تو کبھی تجھکو یقین نہ ہوگا مین چاہے سیکڑون
نصیحتین کیون نہ کرون الخلاف شرح مین از وجود خود خیالی کو خویش والی بدی شان کو
بدیشان میکرد کو میگرد رانده هم کو راندیم رو کو ز و لکھا ہی قولہ گوش کنعان کے پذیرد این کلام +
کہ برو مہر خدا ایست و ختام + کے گذارد موعظت بر مہر حق + کے بگرداند حدث حکم سبق + لیک
میگویم حدیث خوش پئی + بر امید آنکہ تو کنعان نئی + آخر این اقرار خواہی کرد ہین + ہم ز اول
روز آخر را ببین + میتوانی دید آخر را مکن + چشم آخر بینت را کور و کہن + ہر کہ
آخر بین تر او مسعود دار + نبودش ہر دم بره رفتن عثار + گر نخواہی ہر دمی این خفت و خیز +
کن ز خاک پاے مردی چشم تیز + کحل دیدہ ساز خاک پاش را + تا بیندازی سر اوباش را +

کہ ازین شاگردی وزین افتقار + سوزنے باشی شوی تو ذوالفقار + سرمہ کن تو خاک زین بگزیدہ را +
ہم بسوزد ہم بسازد دیدہ را + چشم روشن کن ز خاک اولیا + تا ببینی ز ابتدا تا انتہا + چشم اشتر
زان بود بس نوربار + کہ خورد از بہر نور چشم خار + خار خور تا گل بروید اندر ترا + چشم تو روشن شود جان
با صفا + خار را از چشم دل گر برکنی + چشم جان را حق ببخشد روشنی + المعنے اوپر جو فرمایا
کہ اگر تو کنعان ہی تو میری نصیحت کیون مانیگا اس سبب سے کہ کنعان کے ایسے کان ہی نہین کہ
اس کلام کو قبول کرین جبکہ مہر خدا تعالی کی اُنپر لگی ہی جیسا کہ فرمایا ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم و
علی ابصارہم مہر کردی ہی اللہ تعالی نے اُنکے دلون پر اور کانون پر اور آنکھون پر بس کہدیگا جا
میرے کانون پر مہر خدا کی ہی آپ بتا تو خدا کی مہر کو تیری نصیحت کب چھڑا سکے گی جیسے وضو کے
حکم کو حدث جو شکنندہ وضو ہی کہان لوٹا سکتا ہی لیکن مین وہ بات کہ تو جس سے نیک پی ہوجاے
ضرور کہونگا اسلیے کہ تو خاص کنعان نہین ہی اور جو کہا جاے کہ آیا تو کنعان ہی تو آخر یہی اقرار کریگا کہ کنعان
نہین ہون بس جب کنعان نہین ہی تو ہم نصیحت سے کیسے خاموش ہون اسلیے کہ عادت یہ ہی
کہ اکثر لوگ اول روز سے آخر روز کو دیکھتے ہین مثلاً صبح ہی صبح اگر کوئی مکروہ امر سامنے آجاتا ہی تو
کہتے ہین دیکھیے آج کا دن کیسے گذرے تو بھی آیسے ہی آخر کو دیکھ سکتا ہی پھر زبردستی اپنی چشم
آخر بین کو کور نہ کر ہمت کر خوب جان لے جو کوئی آخر بین ہی وہ نیکبخت کی طرح برابر اس راہ مین چلا
جاتا ہی اسکو اس رہبری مین ایسا نہین ہوتا جو ہر دم سر کے بل گر گر پڑے اگر چاہتا ہی کہ یہ گرنا
اُٹھنا مجھ سے جاتا رہے تو کسی مرد کی خاک پا سے اپنی آنکھون کی بینائی تیز کرلے اسکی خاک پا کو
اپنی آنکھون کا سرمہ بنا جبتک کہ سراہ باش کا نہ گرانے اوباش نفس وشیطان ہو واسطے کہ اس
شاگردی اور اس عاجزی سے اگر تو سوزن ہی تو ذوالفقار ہو جائیگا تو اس گزیدہ کی خاکپا کو اپنے
دیدہ کا سرمہ بنا جیسے بنے چاہے سوز و محنت سے چاہے خوشامد و منت سے تو اپنی آنکھ خاک اولیا
سے روشن کر تو ابتدا سے انتہا تک سب کچھ سوجھنے لگے دیکھ تو اونٹ کی آنکھ کیسی نوربار ہی اسی
سبب سے کہ وہ نور چشم کے لیے خار کھاتا ہی کہتے ہین کہ اونٹ کی بصارت بہت تیز ہی اور خار اسکی
غذا ظاہر نقل ہی کسی حکیم کی آنکھ مین نزلہ کا پانی آگیا تھا اتفاقاً راہ مین ایک کانٹا اسکی آنکھ
مین گھس گیا اُسنے وہین سے اُسکو پکڑ لیا اور آنکھ سے کھینچا وہ پانی نکلگیا آنکھ روشن ہوگئی
اُسی کانٹے کے بقدر اُسنے آنکھ مین اس عارضہ کے واسطے سوئی مارنا ایجاد کیا چنانچہ کحالون کا
اسپر عمل ہی بس کیا عجب جو مولانا رحہ نے اسی مناسبت سے اونٹ کے خار کھانے کو واسطے ترقی

نور چشم کے فرمایا ہو بس تو بھی خار کھا کہ وہ خار تیرے لیے گل جا نینگے تیری آنکھین روشن اور جان باصفا ہو جائیگی تیری چشم دل مین خار گھسا ہوا ہی اگر اسکو نکال ڈالیگا تو حق تعالی تیری چشم جان کو روشن کر دیگا جیسے خار نکالتے ہی اس حکیم کی چشم روشن ہوگئی الخلاف شرح مین مکن کو بکمن تا بہ بینی کو نہ بہ بینی لکھا ہی

قصہ شکایت ایک اونٹ کا دوسرے اونٹ سے کہ مین چلنے مین منہ کے بل بہت گرتا ہون اور تو کم گرتا ہی یہ کیا بات ہی اور جواب دینا اسکا

قولہ اشترے را دید روزے اشترے + چونکہ با او جمع شد در آخرے + گفت من بسیار می افتم بروے در گریوہ و راہ و در بازار و کو + کز چہ در روی فتم بسیار من + در رہ ہموار و ناہموار من + خاصہ از بالاے کہ تا زیر کوہ + در سر ائم ہر زمانے از شکوہ + کم ہمی افتی تو در رو بہر چیست + یا مگر خود جان پاکت دولتیست + در سر ایم ہر دم و زانو زنم + پوز و زانو ز انخطا پر خون کنم + گر شود پالان و رختم بر سرم وز مکاری ہر زمان زخمی خورم + ہمچو کم عقلی کہ از عقل تباہ + بشکند توبہ ہر دم در گناہ + سخرہ ابلیس گردد در زمن + از ضعیفی راے آن توبہ شکن + در سر آید ہر زمان چون اسپ لنگ + کہ بود بارش گران راہ سنگ + میخورد از غیب بر سر زخم او + از شکست توبہ آن ادبیر جو + باز توبہ میکند با راے سست + دیو در دم باز توبہ اش شکست + ضعف اندر ضعف گیرش آنچنان + کہ بخواری بنگرد در واصلان + ای شتر کہ تو مثال مومنی + کم فتی در رو وکم بینی زنی + تو چہ داری کہ چنین بی آفتی + بیعثاری وکم اندر روفتی + المعنے مکاری وہ شخص جو اونٹ اور گھوڑا وغیرہ کرایہ مین دے ادبیر امالہ ادبار بالکسر کا بنی زدن انکار کرنا ایک دن ایک اونٹ کو ایک اونٹ نے کہ دونون ایک آخر پر جمع ہوئے تھے دیکھ کر کہا کہ مین بہت منھ کے بل گرتا ہون چاہے ٹیلہ ہو چاہے راہ چاہے گلی یا بازار کیا سبب ہی کہ مین اس قدر گرتا رہتا ہون برابر راہ مین بھی اور اونچے نیچے مین بھی خصوص پہاڑ کی بلندی سے تو ہر وقت سر کے بل نیچے ہی آتا ہون جسامت کے سبب سے پھر تجھ مین کیا بات ہی کہ تو منھ کے بل نہین گرتا یا شاید جان پاک تیری کچھ دولت والی ہی اے مقبول درگاہ الہی مین ہر دم سر کے بل گرتا ہون اور زانو ٹیکتا ہون جس سے منھ اور زانو میرے پرخون ہو جاتے ہین اگر پالان اور اسباب کسی کا میرے سر پہ ہوتا ہی تو کرایہ والے کی مار سے زخمی ہوتا ہون میرا ایسا حال ہی جیسے کوئی کم عقل اپنی عقل تباہ سے ہر دم گناہ سے توبہ کرتا ہی اور توڑتا ہی مین بھی قصد کرتا ہون نہ گرون اور گر جاتا ہون جیسے اس توبہ شکن پہ ابلیس ٹھٹھے مارتا ہی

اُسکی ضعیفی رائے دیکھکے ایسے ہی مچھر بھی ہنستے ہین لنگڑا گھوڑا جسپر بوجھ بھاری ہوا ورراہ پتھروں کی تو ہر دم سر کے بل گرتا ہی آیسے ہی وہ توبہ شکن عیب سے سر پر زخم کھاتا ہی اور توبہ کیا توڑتا ہی دبار لو ڈھونڈھتا ہی پھر سستی رائے سے توبہ کرتا ہی پھر شیطان دم بھر مین توڑ دیتا ہی آیا تو اسکا ضعف اندر ضعف اور کبر ایسا کہ واصلان حق کو خواری کی نظر سے دیکھتا ہی لاجرم ای شتر تو مثل مومن کے ہی تو زمین پر نہین گرتا نہ ناک رگڑتا ہی بتا تو تیرے پاس وہ کون ہی شی ہی جس سے تو نہین گرتا اور کس سبب سے بے لغزش ہی جو منھ کے بل نہین گرتا الخلاف شرح مین گرچہ کو گرچہ دو لتیست کو د ولتست عیب کو عیب دردم کو درم مثال کو مثلال لکھا ہی اگرچہ غیب کی جگہ عیب بھی ہو سکتا ہی مگر دو کتابون مین غیب ہی ملا قولہ گفت گرچہ ہر سعادت از خداست + درمیان ما و تو بس فرقہاست + سر بلندم من دو چشم من بلند + بینش عالی امانست از گزند + از سر کہ من ببینم پاے او + ہر کو و ہموار را من تو بتو + ہمچنان کہ دید آن صدر اجل + پیش کار خویش تا روز اجل + انچہ خواہد بود بعد شصت سال + داند اندر حال آن نیکو خصال + حال خود تنہا ندید آن متقی + بلکہ حال مغربی و مشرقی + نور در چشم و دلش سازد سکن + بہر چہ سازد پی حب الوطن + ہمچو یوسف کو بدید اول بخواب + کہ سجودش کرد ماہ و آفتاب + از پس دہ سال بلکہ بیشتر + انچہ یوسف دیدہ بد بر کرد سر + نیست ان ینظر بنور اللہ گزاف + نور ربانی بود گردون شگاف + نیست اندر چشم تو آن نور رو + ہستی اندر حس حیوانی گرو + تو ز ضعف چشم بینی پشت پا + تو ضعیف و ہم ضعیف پیشوا + پیشوا چشمست دست و پای را + کو نہ بیند جاے را نا جاے را + دیگر آنکہ چشم من بیناترست دیگرم آنکہ خلقت من اطہرست + ز انکہ من ہستم ز اولاد حلال + نے ز اولاد زنا و اہل ضلال + تو ز اولاد زنائی بیگمان + تیر کژ پرد چو کژ باشد کمان + المعنے اُس اونٹ نے کہا اگرچہ ہر سعادت داد الٰہی ہی لیکن میرے تیرے درمیان مین بہت فرق بھی ہین مین تجھ سے زیادہ سر بلند ہون اور میری چشم بھی بلند بس بینش عالی ہی ہر نقصان سے سبب امان کی ہی مین پہاڑ کے سر سے اُسکے پاؤن تک دیکھ لیتا ہون ہر گڈھے اور ہموار کو تہ بتہ جیسے کہ اس مسند نشین بزرگ نے جو کام کہ اُسکے سامنے تھے سب کو روز اجل تک دیکھ لیا بلکہ جو کام ساٹھ برس بعد ہونے والے تھے کہ اکثر عمر آدمی کی ساٹھ برس کی ہوتی ہی اُس نیک خصال نے اُنکو بھی ابھی دیکھ لیا اور فقط اپنا ہی حال نہین مشرق و مغرب دونون کا اُسکے دل کی آنکھ مین نور ہیوا اسطے سکونت پذیر ہوا ہی کہ حب الوطن کو تکتا ہے جو مراد مبدا اُسے ہی جیسے حضرت یوسف نے اول یعنے لڑکپن مین چاند سورج کو سجدہ کرتے خواب مین

دیکھا اور وہیں ہم سب سے زیادہ وہین اُسنے ظہور کیا کہ والدین اور ربعا یُون نے سجدہ کیا بس تنظر بنور اللہ
کچھ بیہودہ بات نہین ہو اولیا ضرور اللہ کے نور سے دیکھتے ہین کس واسطے کہ نور ربانی گردون گاف
ہی جا تیری آنکھ مین وہ نور نہین ہی تو اسی حس حیوانی مین پھنسا ہوا ہی تو بسبب ضعف چشم کے
صرف پشت پا ہی کو دیکھتا ہی خود بھی ضعیف اور تیرا پیشوا بھی ضعیف اِسلئے کہ آنکھین ہی پیشوا ہاتھ
پانون کی ہین یہی جا اور نا جا دیکھتی ہین دوسرے یہ کہ میری آنکھین بینا و انور تر ہین اور خلقت
میری پاک و اطہر اِس سبب سے کہ مین اولاد حلال سے ہون نہ اولاد زنا و اہل گمراہی سے اُسنے
جو اپنی خلقت کو اطہر اور اولاد حلال سے کہا ہی یہ وجہ ہی کہ ہر حیوان مین ایک فرشتہ اُسی صورت اُسی
سیرت کا مخلوق ہی کہ وہ محافظ و منتظم اِس نوع کا ہی کہ اسکو رب النوع کہتے ہین کیا عجب کہ یہ شتر وہی ہو
تو بیشک اولاد زنا سے ہی تیس ٹیڑھی کمان کا تیر تو ٹیڑھا ہی آئیگا اختلاف شرح مین سکن کو شکن
ضعیفت کو ضعیف زنائی کو زنانی لکھا ہے

## تصدیق کرنا اونٹ کا جواب اونٹ کا اور مقر ہونا اُسکے فضل کا اور مدد و پناہ چاہنا اور مہربانی کرنا شتر کا اور راہ بتانا

قولہ گفت اُشتر راست گفتی ای شتر + این بگفت و چشم کرد از اشک پر + ساعتی بگریست در پایش فتاد +
گفت ای بگزیدۂ رب العباد + چہ زیان دارد کہ از فرخندگی + در پذیری تو مرا در بندگی + فضل تو
برون فزونست از شمار + ہم بفضل خود مرا معذور دار + گفت چون اقرار کردی پیش من + رو کہ
رستی تو ز آفات زمن + دادی انصاف و رہیدی از بلا + تو عدو بودی شدی اہل ولا + خوی
بد در ذات تو اصلی نبود + کز بد اصلی نیاید جز جحود + آن بد عاریتی باشد کہ او + آرد اقرار و
شود او توبہ جو + ہمچو آدم زلتش عاریہ بود + لاجرم اندر زمان توبہ نمود + چونکہ اصلی بود جرم آن
بلیس + رہ نبودش جانب توبہ نفیس + رو کہ رستی از خود و از خوی بد + وز زبانہ نار و از دندان دد
رو کہ اکنون دست در دولت زدی + در فکندی خود بہ بخت سرمدی + ادخلی تو در عبادی یافتی +
ادخلی فی جنتی در تافتی + در عبادش راہ کردی خویش را + رفتی اندر خلد از راہ خفا + المعنے
جحود بمعنے انکار کرنا اُس اونٹ نے اُس اونٹ سے کہا کہ تو نے سچ کہا ایسا ہی ہون اور آنکھین
اشک سے پُر کر کے تھوڑی دیر رو دیا پھر اُسکے پانون پڑ کے کہا کہ اے برگزیدۂ رب العباد کے
تیرا نقصان کیا ہی جو بمقتضائے اپنی فرخندگی کے مجکو بندگی مین قبول کرے تیری فضیلت مجھ
میرے شمار سے باہر ہی تو بطفیل اپنے فضل کے مجکو معاف کر اُسنے کہا اب جو تو نے میرے سامنے

اقرار کیا اور اپنے قصور کا مقر ہوا تو جا ساری آفتون سے زمانہ کی چھوٹ گیا تو نے انصاف کرکے جملہ بلاؤن سے رہائی پائی پہلے تو دشمن خدا کا تھا اب دوست ہوگیا اگرچہ بدخو تھا مگر بدخوئی ذاتی نہ تھی اس واسطے کہ جو ذاتی بد ہی اُس سے سوا انکار کے کچھ ظہور مین نہین آتا وہ جانتا ہی اور انکار کرتا ہی اور جو بد عاریتی ہی وہ اپنے قصور کا مقر ہوتا ہی اور توبہ کی جستجو کرتا ہی جیسے آدم کہ اُنکی لغزش عاریتی تھی لاجرم فوراً توبہ کی اور جو کہ جرم ابلیس کا اصلی تھا اُس سبب سے توبہ نفیس کی راہ مین ابتک نہین چلا تو جا کہ خودی و خوے بد دونون سے چھوٹ گیا اور آگ کے شعلون اور درندون کے دانتون سے

جا کہ اب تو نے ہاتھ دولت مین مارا اور آپ کو تخت سرمدی مین ڈالا تو فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی مین داخل ہوا یعنے خداتعالے کے خاص بندون مین شامل ہوکے جنت مین داخل ہوا تو نے اُسکے بندون مین اپنی راہ کرلی پس پوشیدہ راہ سے جنت کو گیا قولہ اہدنا گفتی صراط مستقیم + دست تو بگرفت بردت تا نعیم + نار بودی نور گشتی اے عزیز + غورہ گشتی گشتی انگور و مویز + اختر بودی شدے تو آفتاب + شاد باش اللہ اعلم بالصواب + الضیاء الحق حسام الدین بگیر + شہد خویش اندر فگن در حوض شیر + تا رہد آن شیر از تغیر طعم + یابد از بحر مزہ تکثیر طعم + متصل گردد بدان بحر الست + چونکہ شد دریا ز ہر تغیر رست + منفذی یابد دران بحر عسل + آفتے را بنود اندر وی عمل + غرہ کن شیروار ای شیر حق + تا رود آن غرہ بر ہفتم طبق + چہ خبر جان ملول سیر را + کی شناسد موش غرہ شیر را + بر نویس احوال خود با آب زر + بہر ہر دریا دلی عالی گہر + آب نیلست این حدیث جانفزا + یا رَبش در چشم قبطی خون نما + المعنے تو نے اہدنا کہا اور خود صراط مستقیم جسکی رہنمائی چاہتا ہی اُسنے تیرا ہاتھ پکڑا اور جنت نعیم کو لے گئی ای عزیز تو بحقیقت نار تھا اب نور ہوگیا تو غورہ بنا یعنے آپ کو کچا جانا اب پختہ ہوکے انگور و مویز ہوگیا تو ایک ستارہ کم فروغ تھا اب آفتاب ہوگیا جسکے فروغ مین سب تارے چھپ جاتے ہین اب تو خوش رہ آئندہ خدا کے حوالہ وہ صواب کو خوب جانتا ہی اب رجوع ہوتے طرف ذکر حسام الدین کے چنانچہ فرمایا کہ ای ضیاء الحق حسام الدین لے یہ مثنوی حوض شیر کا ہی جیسے جنت مین نہر شیر کی چنانچہ فرمایا و انہار من لبن اب تو اسمین اپنا شہد ڈال دے ای حلاوت باطنی تا یہ حوض پھیکا نہ رہے اور مزہ بھی نہ تغیر ہوا اور بحر مزہ سے تکثیر طعم حاصل کرے اور وہ جو بحر الست کا ہی اُس سے جا ملے اور جب اُس سے ملکے یہ حوض دریا ہو جائیگا تو دریا کیطرح تغیر مزہ سے چھوٹ جائیگا اس حوض کو بھی راہ بحر عسل مین ملجائے تا کوئی آفت اسمین اپنا عمل دخل نہ کرسکے ای تغیر حق کے شیر کے مانند

غرہ کرتا غرہ تیرا ہفتم فلک تک پہونچے مگر انکو جو سیر ہو کے کھاتے والے ہین اور ایسے سیر جو سیری کے سبب سے بیچین وملول ہین ان حریصون کی جان کو اسکی کیا خبر اسلیے کہ موش حرص غرہ شیر کو کیا پہچانے تو اپنے احوال کو جو قابل آب زر سے لکھنے کے ہی واسطے ہر دریا دل عالی گہر کے آب زر سے لکھدے اور یہ حدیث میری جانفزا ایسی ہی جیسے آب نیل کہ اے رب میرے اسکو ہر قبطی گمراہ حاسد کی آنکھ مین خون کرکے دکھا کہ دیکھے اور چھوڑ دے اور حسد انگیزی سے باز رہے بخلاف شرح مین بحر کو بہرہ لکھا ہی اور موش کو ہوش

خوشامد کرنا قبطی کا سبطی سے کہ ایک برتن اپنی نیت کرکے نیل سے مجکو بھر دے اور میرے لب پر رکھدے تو پی لون بپاس دوستی وبرادری کے اسلیے کہ جب تم بھرتے ہو تو صاف پانی ہوتا ہی اور ہم بھرتے ہین تو خون خالص ہوتا ہی

قولہ من شنیدم کہ درآمد قبطیے + از عطش اندر وثاق سبطیے + گفت ہستم یار وخویشاوند تو + گشتہ ام امروز حاجتمند تو + زانکہ موسیٰ جادوے کرد وفسون + تاکہ آب نیل ما را کرد خون + سبطیان زان آب صافی میخورند + پیش قبطی خون شد آب از چشم بند + قبطیان تک میمرند از تشنگی + از پے ادبیر خود یا بدرگی + بہر خود یک طاس را پر آب کن + تا خورد از آبت این یار کہن + چون برائے خود کنی این طاس پر + خون نباشد آب باشد پاک وحر + من طفیل تو بنوشم آب ہم + کہ طفیلے در تبع بجہد زغم + گفت ای جان جہان خدمت کنم + پاس دارم ای دو چشم روشنم + بر مراد تو روم شادی کنم + بندۂ تو باشم آزادی کنم + طاس را از نیل او پر آب کرد + بر دہان بنہاد نیمے را بخورد + طاس را کژ کرد سوے آب خواہ + کہ بخور تو ہم شد آن خون سیاہ + باز آنسو کرد کژ خون آب شد + قبطی اندر خشم واندر تاب شد + ساعتے بنشست تا خشمش برفت + بعد ازان گفتش کہ ای صمصام زفت + اے برادر این گرہ را چارہ چیست + گفت این را او خورد کو متقی ست + متقی آن ست کو بیزار شد + از رہ فرعون وموسیٰ وار شد + قوم موسیٰ شو بخور این آب را + صلح کن با مہ ببین مہتاب را + صد ہزاران ظلمت از خشم تو + بر عباد اللہ اندر چشم تو + خشم بنشان چشم بکشا شاد شو + عبرت از یاران بگیر استاد شو + کے طفیل من شوی در اغتراف + چون ترا کفریست ہمچون کوہ قاف + المعنی صمصام شمشیر بران اغتراف پانی چلو مین لینا وثاق بالضم محل مین نے سنا ہی کہ ایک قبطی پیاس کے مارے ایک سبطی کے مکان پر آیا اور کہا کہ مین تیرا یار بھی ہون اور اپنا بھی اور آج حاجتمند ہو کے تیرے

پاس آیا ہون اُس سبب سے کہ موسی نے اپنے جادو و فسون سے آب نیل کو ہمپر خون کردیا ہی سبطی
تو اُس سے آب صاف پیتے ہین اور قبطی کے سامنے آتا ہی تو خون ہوتا ہی ایسی کچھ چشم بندی کی
ہی قبطی پیاس کے مارے مرے جاتے ہین خواہ اپنی بدبختی سے یا بدذاتی سے تو اپنے لیے ایک
طاس آب کا بھر تو تیرے آب سے یہ پُرانا تیرا یار بھی پی لے اسلیے کہ جب تو اپنے واسطے اُس
طاس کو بھریگا تو وہ خون نہین ہوگا پاک و آزاد تغیر سے رہیگا مین بھی طفیل تیرے پانی پی لونگا
کسو واسطے طفیلی کسی کی پیروی سے بے غم رہتا ہی متبوع کے سبب سے سب کچھ پاتا ہی کہا ای جان
جہان مین تیری خدمت کرونگا اور تیرے کہنے کا پاس خیال رکھونگا تو مجھکو مثل اپنی دونون آنکھون
کے عزیز ہی مین خوشی سے تیری مراد کی راہ مین چلونگا مین تیرا بندہ ہو کے آزاد ہونگا پس طاس کو اُسنے
نیل سے بھرا اور اپنے مُنھہ سے لگا کے تھوڑا اُس سے پیا پھر طاس کو اُس آبخواہ کیطرف جُھکا دیا
کہ لے تو بھی پی لبس وہ آب خون سیاہ ہوگیا پھر اپنی طرف جھکایا وہ خون پانی ہوگیا یہ دیکھکر
قبطی گرم و غصہ ہوگیا تھوڑی دیر ٹھہرا تو غصہ اُسکا دبا لبعد اُسکے سبطی سے کہا کہ اے شمشیر
بُرّان ای برادر اس گرہ کے کُھلنے کی تدبیر کیا ہی کہا اُس پانی کو وہ پیتا ہی جو متقی ہی اور متقی وہ ہی
جو فرعون کی راہ سے بیزار ہوا اور موسی والا بنا تو بھی موسے کی قوم ہو جا اور اس پانی کو فراغت
سے پی ماہ سے صلح کرلے پھر مہتاب کو دیکھ کہ مہتاب اسی کے ساتھ ہی تیرے سبب سے لاکھون
تاریکیان مخلوق پہ طاری ہین دیا خشم خدا کا ہو رہا ہی جیسا کہ تو دیکھ ہی رہا ہی تو اس غصہ کو دبا
آنکھیں کھول اور خوش ہو اور اپنے یارون ہی کا حال دیکھ کے عبرت پکڑ اور استاد ہو جا
اور دن کو تعلیم کر تو میرا طفیلی صرف ایک چلو پانی مین کب ہو سکتا ہی جبکہ تیری نسبت کفر ایسا
ہی جیسے کوہ قاف جو سارے عالم پر محیط ہی وہ تجھپر محیط ہی اور ایسی گران چیز قولہ کوہ در سوراخ
سوزن چون رود + جز مگر آن کوہ برگِ کہ شود + کوہ را کہ کُن باستغفار خوش + جام مغفوران
بگیر و خوش بکش + تو بدین تزویر چون نوشی ازان + چون حرامش کرد حق بر کافران +
خالق تزویر تزویر ترا + کی خرد ای مفتری مفتری + آل موسی شو کہ حیلت سود نیست + حیلہ ات
بادتی ہیمود نیست + زہرہ دارد آب کز امر صمد + گرد داو با کافران آبے کند + یا تو پنداری
کہ تو نان میخوری + زہر مار و کاہش جان میخوری نان کجا اصلاح آن جانی کند + کو دل از
فرمان جانانہ برکند + یا تو پنداری کہ حرف مثنوی + چون بخوانی رایگانش بشنوی + یا کلام حکمت و
سِرّ نہان + اندر آید سہل در گوش کہان + اندر آید لیک چون افسانہا + پوست بنماید نہ مغز دانہا +

در سر دور رد کشیدی چادری + رو نہان کردہ ز چشمت دلبری + شاہنامہ یا کلیلہ پیش تو + ہمچنان باشد کہ قرآن از عتو + فرق آنگہ باشد از حق و مجاز + کہ کند کحل عنایت چشم باز + ورنہ پشک و مشک پیش اخشمی + ہر دو یکسان ست چون نبود شمی + خویشتن مشغول کردن از ملال + باشدش قصد کلام ذوالجلال + کاتش وسواس را و غصہ را + زان سخن بنشاند و سازد دوا + بہر این مقدار آتش شاندن + آب پاک و بول یکسان شد بفن بالمعنے پھر وہی سبطی کہتا ہی کہ جب تو کوہ ہی تو سوراخ سوزن مین کیسے گھسے جبتک کہ برگ نہ ہو جائے کوہ سے مراد علو و بلندی سے کاہ عجز و فروتنی آب تو ابھی عجز و زاری سے استغفار کرکے اس کوہ کو کاہ بنا پھر جام مغفور دن کا ہاتھ مین اور خوشی سے پی جا تو تو اس تزویر مین پڑا ہی اسکے ہوتے کیسے پیے گا جبکہ خدا تعالی نے کافرون پر اسکو حرام کردیا ہی جو تو پیدا کرنے والا تزویر کا ہی وہ تیری تزویر کا خریدار کب ہوگا تو نے اے مفتری افترا کرنے والے افترا کئے ہوئے اسکو کیا جاتا ہی مفتری بیا اسم فاعل ہی مفتری بالف اسم مفعول ہی تو آل موسی سے ہو جا حیلہ سے کچھ فائدہ نہین ہی حیلہ تیرا ایسا ہی جیسے ہوا خالی ناپنا ای بیہودگی محض بھلا آب کا یہ زہرہ ہی کہ حکم صمد سے پھر جائے اور کافرون کے ساتھ کام آب کا کرے یا تو یہ گمان کرے کہ مین روٹی کھاتا ہون نہین زہر مار دکاہش جان کھاتا ہی نان کا بھلا مقدور ہی کہ وہ صلاح اس جان کی کرے جسنے جان دینے والے کے حکم سے دل اٹھالیا ہی یا تو گمان کرتا ہی کہ باتین میری مثنوی کی جب اسکو پڑھتا ہی تو رایگان اور بیکار سنتا ہی یا کلام حکمت و سر نہان کے ادنی اور ناچیز لوگون کے کان مین سہل و سرسری سماتے ہین اول تو سماتے ہی نہین اور سماتے بھی ہین تو جیسے افسانے کہ پوست ہی پوست تجکو نظر آتا ہی نہ مغز و دانے تو نے تو اپنے سر و رو پر چادر تان لی ہی بس وہ جو دلبر اسمین ہی اسنے بھی تیری آنکھ سے منہ چھپالیا ہی تو اپنی سرکشی سے شاہنامہ اور کلیلہ کو ایسا جانتا ہی جیسے قرآن لیکن تجکو فرق حق و مجاز مین اسوقت ہو کہ سرمہ عنایت کا تیری آنکھین کھولدے نہین تو پشک یعنی مینگنیان اور مشک اخشم کے سامنے جسکو قوت شم کی نہین یکسان ہی آپ کو ملول ہو کے دل بہلانے کی خاطر کلام ذوالجلال کیطرف قصد کرنا جیسے کہ قصے کہانیان دیکھتے ہین اور اس خیال سے کہ اس کلام سے آتش وسواس و غصہ کو دباؤن اور اسکی دوا کردن بس غضب ہی کہ اتنی سی آگ بجھانے کے واسطے تیری فکر دفن آب پاک و بول کو یکسان ٹھہرائے آب پاک سے مراد کلام ذوالجلال سے اور بول دوسرے قصے قولہ آتش وسواس را این بول و آب + ہر دو بنشانند ہمچون خمر و خواب + لیک گر واقف شوی زین آب پاک + کہ کلام ایزد ست در روحناک +

نیست گرد و وسوسہ کلی زجان + دل بیابد رہ بسوی گلستان + زانکہ در باغی و در جوئے برد + ہر کہ
از سر صحف بوئے برد + یا بہ پنداری کہ روئے انبیا + آنچنان کہ ہست می بینیم ما + در تعجب ماندہ
پیغمبر ازان + چون نمی بینند رویم مومنان + چون نمی بینند نور روم خلق + کہ سبق بر دست بر خورشید
شرق + ور ہمی بینند این خیرت چرا ست + تا کہ وحی آمد کہ آن رو در خفاست + سوی تو ماہ ہست
وسوی خلق ابر + تا بہ بینند رایگان روی تو گبر + سوے تو دانہ ست سوے خلق دام + تا ننوشد
زین شراب خاص عام + گفت یزدان کہ تراہم ینظرون + نقش حمامند ہم لایبصرون + می نماید
صورت آن صورت پرست + کان دو چشم مردہ او ناظر ست + پیش چشم نقش می آری ادب +
کہ چرا پاسم نمیداری عجب + از چہ بس بے پاسخست این نقش نیک + کہ نمیگوید سلام را علیک +
می نجنباند سر و سبلت زجود + پاس آنکہ کردمش من صد سجود + المعنے بتایئہ سابق فرماتے ہین کہ
کہ اتنی سی آتش وسواس کو تو بول و آب دونون بجھا سکتے ہین مثل خمر و خواب کے کہ جہان خمر آئی
پی لی سارے غمون سے چھوٹ کے بیغم ہو جاتا ہی اور ایسے ہی خواب مین کوئی وسواس نہین
رہتا لیکن اگر اس آب پاک سے واقف ہوئے کہ یہ کلام ایزد تعالی کا ہی اور روح سے بھرا
ہوا تو کل وسوسے تیری جان کے غیست ہو جائین اور دل تیرا راہ طرف گلستان کے پائے اس سبب
سے کہ جو کوئی صحیفون کے بھید سے بو پا گیا وہ بو اسکو باغ و جو کی طرف لے گئی جو جنت ہی یا یہ گمان
کرے کہ صورت انبیا کی جیسی ہی ویسی ہی ہم دیکھتے ہین یہ نہین ہی اگر یہ ہوتا تو پیغمبر تعجب کیون
کرتے کہ ہماری صورت مومن کیون نہین دیکھتے اور مخلوق ہماری صورت کے نور کو کیون نہین پاتے
جو خورشید شرق سے بھی بڑھا ہوا ہی آخر خورشید کو دیکھتے ہین اور جو دیکھتے ہین تو اس بات سے
خبردار کرنا کیون ہی یہانتک کہ وحی آئی کہ وہ صورت اصلی پردہ خفا مین ہی یہ نہین ہی تیری طرف
تو تیری صورت ماہ ہی کہ تو اسکو ماہ دیکھتا ہی اور مخلوق کی طرف ابر ہی تا کافر و گبر اس صورت کو تیری
رایگان نہ دیکھ پائین پھر فرمایا کہ تیری طرف تو تیری صورت دانہ ہی یا میوہ عجیب اور مخلوق کیطرف
دام جس سے بھاگتے ہین تا اس شراب خاص سے جسکو ہم دیکھتے ہین کہ وہی صورت مراد ہی
عوام مے نوشی نہ کرسکین کہ دیکھین اور مدہوش ہو جائین چنانچہ یزدان پاک نے فرمایا
وترٰہم ینظرون وہم لایبصرون یعنے تو اُنکو دیکھتا ہی کہ وہ تجکو دیکھتے ہین اور حال آنکہ وہ نہین دیکھتے
اسواسطے کہ یہ نقش حمام ہین محض بے بصیرت صورت پرست بت پرست جیسے ذکر نقش کے
فرماتے ہین کہ بت پرست صورت کو دیکھتا ہی اور کہتا ہی کہ اسکی دونون آنکھین ناظر ہین حالانکہ

مردہ جنمین بینائی نہین اور تو اُس نقش کی آنکھ کے سامنے بینا جان کے اسکا ادب کرتا ہی اور یہ
خیال نہین کرتا کہ کیون ادب کرون یہ تو میرا کچھ پاس وخیال کرتا ہی نہین صورت تو اُسکی بہت اچھی
ہی مگر ایسا بیجواب کیون ہی کہ مین سلام کرتا ہون یہ جواب مین علیک نہین کہتا نہ جود وکرم سے
سر ہلاتا ہی نہ مونچھ ہلاتا ہی اس بات کے پاس ہین کہ مین نے اُسکو سیکڑون سجدے کیے ہین الخلاف
شرح مین بباید گو بباید خبرت کو جبرت لکھا ہی قولہ حق اگرچہ سر نجنباند برون + پاس آن ذوقی
دہد در اندرون + کہ دوصد جنباندن سر ازرہ دان + سر چنین جنباند آخر عقل وجان + عقل را خدمت
کنی در اجتہاد + پاس عقل آنست کافزاید رشاد + حق بجنباند بظاہر سر ترا + لیک سازد بر سران
سرور ترا + مر ترا چیزے دہد یزدان نہان + کہ سجود تو کنند اہل جہان + آنچنانکہ داد سنگے را ہنر +
تا عزیز خلق شد یعنی کہ زر + قطرۂ آبی بیابد لطف حق + گوہری گردد برد از زر سبق + جسم خاکست و چو
حق تابش داد + در جہانگیری چو مہ شد اوستاد + ہین طلسم ست این و نقش مردہ است + احمقان را
چشمش از رہ بردہ است + مینماید آنکہ چشمے میزند + ابلہان سازیدہ اند آنرا سند المعنی حق تعالے
اگرچہ بظاہر سر نہین ہلاتا لیکن پاس اُسکا باطن ہین ایک ذوق ومزہ ایسا دیتا ہی کہ دوسو سر ہلانے کی
قیمت رکھتا ہی اور عقل وجان کا بھی سر ہلانا ایسا ہی ہی اگر تو اپنے اجتہاد وریاضت مین عقل کی خدمت
کرے اور تجکو رشاد وہدایت بڑھے تو یہی کو پاس عقل کا سمجھ لے کہ میرا پاس کیا حق تعالی بظاہر تیرے
واسطے سر نہین ہلاتا لیکن باطن ہین سب سرداروں کا سردار تجکو کردیگا وہ پاک یزدان پوشیدہ تجکو
کوئی ایسی چیز دیدیگا کہ تمام اہل جہان تیرے سامنے سر جھکا دینگے اور سجدہ کرینگے جیسے کہ پتھر کو اُسنے
ایسا ہنر دیا ہی کہ زر بن کے عزیز خلق ہوا اور دیکھو قطرۂ آب کو کہ جب لطف حق کا پاتا ہی ایک گوہر
ہوجاتا ہی کہ قدر وقیمت مین زر سے بڑھ جاتا ہی آدمی کا جسم خاکی جب حق تعالی اسکو تاب وفروغ دیتا
ہی جہانگیری مین مثل ماہ کے استاد ہوجاتا ہی جب اتنے دلایل تو نے سُنے تو خبردار ہوجان لے کہ یہ طلسم ہی
اور نقش مردہ ہی احمقونکو اُسکی آنکھون نے راہ سے بے راہ کیا ہی اُنکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ پلک مارتا
آنکھ ہلاتا ہی بس اُنھون نے اسیکو اپنے لیے سند کرلیا ہی

## درخواست کرنا قبطی کا سبطی سے دعاے خیر وہدایت اور دعا کرنا سبطی کا قبطی کے حق مین اور مستجاب ہونا دعا کا جناب حق تعالی مین

قولہ گفت قبطی تو دعائے کن کہ من + از سیاہی دل ندارم آن دہن + تا بود کہ قفل این در وا شود + زشت را
در بزم خوبان جا شود + از تو مسخ صاحب خوبی شود + یا بلیسی باز کروبی شود + یا بفر دست مریم بوی مشک +

یا بد و تری و میوہ شاخ خشک + سبطی آندم در سجود افتاد و گفت + کاے خدای عالم پیدا و نہفت + سبطی و قبطی ہمہ بندہ تو اند + عاجز امر تو اند و مستمند + جز تو پیش کہ بر آرد بندہ دست + ہم دعا و ہم اجابت از تو ہست + ہم ز اول تو دہی میل دعا + تو دہی آخر دعاہا را جزا + اول و آخر توئی ما در میان + ہیچ ہیچے کہ نیاید در بیان + ہمچنین می‌گفت تا افتاد طشت + از سر بام و دلش بیہوش گشت + باز آمد او بہوش اندر دعا + لیس للانسان الا ما سعیٰ + در دعا بد او کہ ناگہ نعرہ + از دل قبطی بجست و غرہ + کہ ہلا بشتاب و ایمان عرضہ کن + تا ببرم زود زنار کہن + آتشے در جان من انداختند + مر بلیسی را بجان بنواختند + دوستی تو ز حب ناشگفت + حمد یہد عاقبت دستم گرفت + کیمیای بود صحبتہاے تو + کم مباد از خانۂ دل پاے تو + تو یکے شاخی بدی از نخل خلد + چون گرفتم او مرا تا خلد برد + سیل بود آمد تنم را در ربود + بردو سیلم تا لب دریای جود + من بسوی آب رفتم سوے سیل + بحر دیدم در گرفتم کیل کیل + طاس آوردش کہ اکنون آب گیر + گفت رو شد آبہا پیشم حقیر + المعنے مسخ بالفتح اچھی صورت سے بری صورت کی طرف تغیر ہونا یعنے نصائح مذکورہ بالا سبطی کے قبطی نے سنکر کہا کہ تو میرے حق میں دعا کر کہ میں ایسا سیاہ دل ہون کہ اپنا منھ قابل دعا کے نہین پاتا تو تیری دعا سے قفل اس دروازے کا کھلجاے اور بد صورت کو خوبصورتون کی بزم میں جگہہ ملے تو وہ شخص ہی کہ تیری برکت سے سبھی خوبی ہو جاے یعنے اگر کوئی اچھی صورت سے بری صورت پر بدل گیا ہو تو پھر وہ اچھی صورت پر ہو جاے یا اگر کوئی ابلیس ہو تو پھر سے کروبی ہو جاے جو سادات الملائک ہین یا ایسا ہو جیسے مریم کے دست مبارک سے شاخ خوش نے نشک پایا اور تازگی و میوہ کما جاء فی القرآن وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا اور ہلا تو اپنی طرف شاخ خرما کی کہ گرائیگی وہ تجھپر خرما تر بخشہ بالیدہ جبکہ در حال آنکہ یہ درخت خرما خشک تھا سبطی اسکی استدعا سے فوراً سجدے میں گرا اور کہا کہ اے خدا تو وہ ہی کہ تجھپر چھپا ڈھکا سب ظاہر ہی اور تو سب کا عالم اگر سبطی ہی یا قبطی دونون تیرے بندہ ہین اور تیرے حکم کے سامنے عاجز اور ملول یہ بندہ تیرے سوا کسکے سامنے ہاتھ پھیلاے اسلیے کہ دعا و قبول دعا دونون تجھی سے ہین تجھے جو کسیکی حاجت روائی منظور ہوتی ہی تو پہلے سے اسکو رغبت دعا کی دیتا ہی پھر آخر میں دعاؤن کا بدلا دیتا ہی پس اول و آخر تو ہی ہی ہم درمیان مین ایسے ہیچ ہیچ جسکا بیان نہین یہ سبطی یہی کہہ رہا تھا کہ طشت اسکا سر بام ایسا گرا یعنے ایسی کیفیت شفقت ظاہر ہوئی کہ بیہوش ہو گیا پھر اسی دعا کے حال مین ہوش مین آیا تو مضمون لیس

للانسان الا ما سعی کا تھا یعنے نہین ہی واسطے انسان کے مگر جو کچھ سعی کی اُسنے حاصل یہ کہ دعا اُسکی مقبول ہو گئی
چنانچہ یہ ابھی دعا ہی مین تھا کہ یکایک قبطی کے دل سے ایک نعرہ اور ایک عرہ نکلا کہ آگاہ ہو
اور دوڑ جلدی ایمان میرے سامنے عرض کر تو مین شتابی اس پرانے زنار یعنی کفر کو قطع کرون
ایک آتش قضا و قدر نے میری جان مین لگادی ہی جو مراد عشق سے ہی اور خاص ابلیس کو کہ
مراد اپنی ذات سے ہی جان تازہ عطا کرکے نوازش کی ہی تیری دوستی نے کہ وہ ایک محبت
ناشگفت ہی جسمین تعجب کو کچھ دخل نہین فی نفسہ وہ ایسی ہی ہی میرا ہاتھ پکڑا اور دستگیری کی
تیری صحبت کیا ایک کیمیا تھی کہ میری ماہیت قلب کردی میرے خانۂ دل مین تیرے قدم
خدا کرے ہمیشہ رہین تو نخل خلد کی ایک شاخ تھا کہ مین شاخ کو پکڑتے ہی خلد کو پہونچگیا ایک
سیل تھا کہ وہ آیا اور میرے تن کو بہالے گیا اور لب دریا سے جود تک پہونچا دیا مین تو پانی
کی امید پر سیل کی طرف گیا مجکو بحر ملگیا جس سے مین نے پیالے کے پیالے بھر لیے بعد اس
گفتگو کے سبطی طاس اُسکے پاس لایا کہ اب اسمین آب بھر دیکھ تو کیا ہوتا ہی قبطی نے کہا جا اب
سارے پانی میرے سامنے حقیر ہو گئے مین اب اُنکو ناچیز جانتا ہون **الخلاف** شرح مین للانسان
کو الا انسان لکھا ہی **قولہ** شربتے خوردم ز اللہ اشترے + تا بحشر تشنگی ناید مرا + آنکہ جو د چشمہا را آب
داد + چشمۂ اندر درون من کشاد + این جگر کہ بود گرم و آبخوار + گشت پیش ہمت او آب خوار +
کاف کافی آمد از بہر عباد + صدق وعدہ کہیعص + کافیم بدہم ترا من جملہ خیر + بے سبب بے
واسطہ یاری غیر + کافیم بے نان ترا سیری دہم + بے سپاہ و لشکرت میری دہم + کافیم بے وارد
درمان کنم + کوہ را و چاہ را میدان کنم + بے کتاب و اوستا تلقین دہم + بے بہارت نرگس و
نسرین دہم + موسی را دل دہم با یک عصا + تا زند بر عالمے شمشیرہا + دست موسی را دہم یک
نور و تاب + کہ طپانچہ میزند بر آفتاب + چوب را مارے کنم من ہفت سر + کہ نزاید مادہ مار او
را ز نر + چون درآمیزم در آب نیل من + خود کنم خون عین آب شر را بظن + شادیت را غم کنم
چون آب نیل + کہ نیابی سوے شادیہا دلیل + باز چون تجدید ایمان برتنے + باز از فرعون بیزاری
کنی + موسی رحمت بہ بینی آمدہ + نیل خون بینی از و آبے شدہ + چون سررشتہ نگہداری درون
نیل ذوق تو نگردد ہیچو خون + **المعنے** پھر اُسی قبطی کا قول ہی کہ مین نے شربت ان اللہ اشتری
من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ کا پیا یعنی بیشک اللہ خرید کرتا ہی مومنون سے مال
اُنکے اور جانین اُنکی اسواسطے کہ اُنکے واسطے جنت ہی پس اُسنے میری جان کی خریداری کی

اور اس آیت کا شربت مجھے پلایا ایسا کہ اب مین محشر تک تشنہ نہونگا جسنے نہرون اور چشمو نکو آب عطا کیا ہی اُسی نے ایک چشمہ رحمت کا میرے درون مین کھول دیا ہی یہ جگر میرا کہ گرم و آبخوار ہو رہا تھا اور تشنگی سے جلتا تھا اب اُسکی ہمت کے سامنے یہ پانی ذلیل وخوار ہو گیا وہ جو سچا وعدہ فرمایا ہی کہیعص اسکا ہی کاف بندون کے واسطے کافی ہی چنانچہ اشعار آیندہ اُسکے بیان مین ہین کہ مین کافی ہون جملہ خیر تجکو عطا کرونگا اور بے سبب وبے واسطہ غیر کے اور ایسا کافی ہون کہ بے نان کے تجھکو سیری دون اور بے سپاہ ولشکر کے تجکو پادشاہ کردون اور کافی ہون کہ بے دوا کے تیرا علاج کرون اور کوہ وچاہ کو تیرے واسطے میدان کردون اور بے کتاب و اُستاد کے تجکو تلقین کرون بے بہار کے نرگس ونسرین دون کسی موسے کو ایسا دل دون اور دلیر کردون کہ ایک عصا سے ایک عالم کو تہ تیغ کرے اور موسے کے ہاتھ کو ایک ذرا سا نور و تاب دون اور ایسا غالب کرون کہ آفتاب کے منھ پہ طپانچہ مارے ایک ادنے چھڑی کو مار ہفت سر بنادون کہ اس قسم کا مار کوئی مادہ اور کسی نر سے نہ جنے جب آب نیل مین آمیزش کرون تو خود اُسکے عین آب کو خون کردون اگر چاہون تو تیری شادی کو آب نیل کی طرح غم کردون تشبیہ نیل سے بدینوجہ کہ نیل کا پانی بسبب عمق کے سیاہ معلوم ہوتا ہی اور غم مین بھی سیاہ پوش ہوتے ہین اور ایسا غم کہ پھر شادیون کی طرف تیرا کوئی دلیل ہی نہ ہوسکے دلیل راہبر اور پھر جب تو اپنا ایمان نیا اور تازہ کرے اور فرعون سے بیزار ہوئے فوراً موسے رحمت کو اپنے سامنے دیکھے کہ تیرے سر پر موجود ہی جس سے یہ نیل جو خون ہو رہا ہی پانی ہو جائے تو اپنے باطن مین سر رشتہ ادب کو تکے رہ ذرا ادھر اُدھر ست ہونے دے پھر دیکھ تیرے ذوق وذائقہ کا نیل کبھی خون نہ ہوگا قولہ من گمان بردم کہ ایمان آورم + تا ازین طوفان خون آبے خورم + من چہ دانستم کہ تبدیلی کند + در نہاد من مرا نیلی کند + سوے چشم خود یکی نیلم روان + بر قرارم پیش چشم دیگران + ہمچنانکہ اینجہان پیش نبی + غرق تسبیحست پیش ما ابی + پیش پیغمبر جہان پر عشق وداد + پیش چشم دیگران مردہ جماد + پست وبالا پیش چشمش تیز رو + از کلوخ وسنگ او نکتہ شنو + با عوام این جملہ پست ومردہ + زین عجب تر من ندیدم پردہ + گور ہا یکسان بہ پیش چشم ما + روضہ وحفرہ بچشم انبیا + عامہ گفتندی کہ پیغمبر ترش + از چہ گشتہ ہست وشد ست او ذوق کش + خاصہ گفتندے کہ پیش چشم تان + مینماید او ترش اے امتان + یک زمان در چشم ما آئید تا + خندہ بینید اندرین لائے + از سر امرود بن بنماید آن + منعکس صورت بزیر آے جوان +

آن درخت ہستیت امرودبن + تا در آنجائے نماید نو کہن + تا در آنجائی بہ بینی خارزار + پرزکژدم خشم و پر زمار + چون فرود آئی بہ بینی رایگان + یک جہان پر گلرخان دوانگان + چون فرود آئی فرود آید ترا + در درون ہمراز فیض کبریا المعنے حفرہ بالفتح گڑھا امرودبن درخت پھر اسی قبطی کا قول ہی کہ مین نے گمان کیا تھا کہ مین ایمان لاؤن تو اس طوفان خون سے باقی ہون یہ کیا جانتا تھا کہ وہ میری ذات مین ایسے تبدیل کریگا کہ خود مجکو نیل بنا دیگا اب مین اپنی آنکھ کے سامنے تو مثل نیل کے روان ہون اور اوروں کی آنکھ مین برقرار ہون جیسا کہ تھا جیسے یہ جہان نبی کے سامنے تسبیح مین ڈوبا ہوا ہی اور ہمارے سامنے ابی ہی اے سرکش پیغمبر کے سامنے تو جہان پر عشق و داد ہی اور اوروں کی آنکھ مین مردہ اور جماد پست و بالا اے زمین و آسمان سب انکے سامنے ذکر و تسبیح مین تیز رو ہین وہ جملہ کلوخ و سنگ سے اسکے نکتے سنتے ہین عوام کے ساتھ یہ سب پست اور مردہ ہین ویسے زندہ و گویا حیران ہون ایسا پردہ عجب مین نے کبھی نہین دیکھا گورین مرادکی ہمارے سامنے سب یکسان ہین اگر انبیا کی آنکھ مین کوئی مانع ہی کوئی محض گڑھا ایک وقت مین جو کئی روز وحی نہین آئی تھی بوجہ بے التفاتی کرنے ایک اندھے کے ساتھ تو آنحضرت ملول ہوئے تھے عام تو کہتے تھے کہ کس سبب سے پیغمبر ترش ہوئے ہین اور کیا وجہ ہی کہ وہ ذوق و شوق چھوڑ دیا ہی اور خاص کہتے تھے کہ تمھاری نظر مین ای امت والو ترش معلوم ہوتے ہین ذرا دیر کو ہماری سی تو آنکھین کر لو اور انکا خندہ سورہ ہل اتی سے دیکھو کیسی کیسی نعمتین انکے واسطے خداتعالی نے مذکور فرمائی ہین پس ایسی نعمتون والا کیسے ترش ہوگا آیندہ اشعار تمہید ہین واسطے ایک حکایت کے کما سیجی یعنی تو درخت امرود کی پھنگی پر چڑھا ہوا ہی اس سبب سے تجھے الٹی صورت معلوم ہوتی ہی ذرا نیچے تو آ ای جوان تا تجکو ٹھیک ٹھیک معلوم ہوئے اور وہ امرودبن تیری ہستی کا درخت ہی جبتک تو اس ہستی کے درخت پر چڑھا ہی تجکو ایسی ہی پرائی باتین سوجھینگی نئی کو کیا جانیگا اور جبتک تو وہان ہی تو خارزار ہی کژدم خشم و مار سے بھرا دیکھیگا اور جب اس درخت سے اتر آئیگا تو مفت مین ایک جہان گلرخون اور دایون سے بھرا دیکھیگا اور سوا اسکے جب اتر آئیگا تو اپنے درون مین فیض کبریا کے اسرار پائیگا الخلاف شرح مین مردہ جماد کو مرد ہو جماد پست کو پشت لکھا ہی

حکایت ایک زن پلید کار کی کہ شوہر سے کہا کہ یہ خیالات امرودبن پہ چڑھنے سے معلوم ہوتے ہین نیچے اتر تو یہ خیالات جاتے رہین

قولہ آن زنے میخواست تا با مول خود + بر زند در پیش شوی گول خود + پس بشوہر گفت زن کای نیکبخت

من برآیم میوہ چینم از درخت + چون برآمد بر درخت آن زن گریست + چون ز بالا سوی شوہر بنگریست +
گفت شوہر را کہ اے مابون رد + کیست آن لوطی کہ بر تو می فتد + تو بزیر آن چو زن بغنودۂ + ای بغا
تو خود مخنث بودۂ + گفت شوہر نے سرت گوئی بگشت + ورنہ اینجا نیست غیر من بدشت + زن مکرر
کرد کاے با برطلہ + کیست بر پشت فرو خفتہ بلہ + گفت ای زن ہین فرود آ از درخت + کہ سرت
گشت و خرف گشتی تو سخت + چون فرود آمد بر آمد شوہرش + زن کشید آن مول را اندر برش +
گفت شوہر کیست ہان ای روسپی + کہ بالاے تو آمد چون کپی + گفت زن نے نیست اینجا غیر من +
ہین سرت برگشتہ شد ہرزہ متن + او مکرر کرد بر زن آن سخن + گفت زن این ہست از امرودبن +
از سر امرودبن من ہمچنان + کژ ہمی دیدم کہ تو ای قلتبان + پس فرود آتا بہ بینی ہیچ نیست + ایں ہمہ
تخییل از امرودبنی ست + ہزل تعلیم ست آنرا جد شنو + تو مشو بر ظاہر ہزلش گرو + ہر جدی ہزل ست
پیش ہازلان + ہزلہا جد ست پیش عاقلان + کاہلان امرودبن جویند لیک + تا بدان امرودبن
راہیست نیک + نقل کن ز امرودبن اکنون بہ رو + گشتہ تو خیرہ چشم و خیرہ رو + این منی و ہستی اول
بود + کہ از و دیدہ کژ و احول بود + چون فرود آئی ازین امرودبن + کژ نماند فکرت و چشم و سخن +
المعنی مول وہ آشنا و حریف گول احمق مابون جسکو علت ابنہ ہو بغا زنا کرنا فاحشہ ہونا برطلہ کلاہ
خرف بتاہ عقل روسپی زن فاحشہ کپی ہندی بندر ہزل وجد باہم ضد فرماتے ہین کہ ایک عورت
چاہتی تھی کہ اپنے شوہر احمق کے سامنے حرام کراؤن پس شوہر سے کہا کہ ای نیکبخت مین اس درخت
پر چڑھ کے اس سے میوہ توڑنا چاہتی ہون جب درخت پر چڑھ گئی اوپر سے خاوند کیطرف دیکھ کے
رونے لگی اور شوہر سے کہا کہ ای مابون رد یعنی اغلام کرانے والے مردود یہ کون اغلامی ہی جو
تجھ سے اغلام کر رہا ہی اور تو اسکے نیچے مثل زن کے پڑا ہی ای اغلام کرانے والے تو خود ہی مخنث
تھا شوہر نے کہا نہین گویا تیرا سر چکر مین آگیا ورنہ اس جنگل مین میرے سوا اور کون ہی عورت نے
بار بار کہا کہ ای کلاہ والے یہ کون ہی جو تیری پشت پر جھوٹا ہوا ہی کہا ای عورت خبردار ہو درخت سے
اتر کس واسطے کہ تیرا سر چکر مین آگیا اور عقل تیری بتاہی مین پڑ گئی جب یہ درخت سے اتری تو
پھر شوہر درخت پر چڑھا عورت اس آشنا سے ہم آغوش ہوئی یہ حال دیکھ کے کہا کہ ای رنڈی آشنا
یہ کون ہی جو مثل بندر کے تجھ پر سوار ہی عورت نے کہا نہین یہان سوا میرے کوئی نہین ہی تیرا سر
بھی چکر مین آگیا بیہودہ باتین مت بتا شوہر نے بھی بار بار یہ بات عورت سے کہی عورت نے کہا کہ
یہ بات اس امرودبن سے ہی کہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہی مین بھی جب اس امرودبن پر چڑھی تھی

تو ایسے ہی کژ دیکھی تھی جیسے تو ای قلتبان کج دیکھتا ہی بس اُتر آ اور دیکھ لے کچھ نہین ہی یہ سب خیال
اس امرود بن سے پیدا ہوئے آب اشعار مولانا رح کے ہین اس حکایت فحش کے عذر مین کہ یہ ہزل
نہین ہی بلکہ تعلیم ہی تو اسکو جد کر کے سُن اور ظاہر جو ہزل ہی اسپر گرویدہ نہ ہو ظاہر ہی کہ جو لوگ
ہزل والے ہین اُنکے سامنے ہر جد ہزل ہی اور جو عاقل ہین اُنکے نزدیک ہزل بھی جد ہی کاہل
لوگ امرود بن ڈھونڈھتے ہین لیکن غور کرین تو اُسی امرود بن مین راہ بینک بھی لگی ہوئی ہی یعنے
امرود بن کہ اوپر اُسکو ہستی کہا ہی اس سے ابھی ای نقل کرنے سے پہلے نقل کر جا اور موتوا قبل

ان موتوا کا مصداق ہو اسی سے تو خیرہ چشم و خیرہ رو ہو رہا ہی اول درجہ یہی منی و ہستی ہین
جنسے آنکھین کج اور احول ہو جاتی ہین جب اس امرود بن سے تو اتر آئیگا تو تیری فکر اور آنکھ
سب راست و درست ہو جائینگی کوئی کژ نہین رہیگا الخلاف شرح مین بکرر کے آگے گفت نہین ہی
نماند کو نماید لکھا ہی **قولہ** یکدرخت سخت بینی گشتہ این + شاخ او بر آسمان ہفتمین + چون فرود آئی
ازو گردی جدا + مبدلش گرداند از رحمت خدا + راست بینی گر بدی آسان چنین + مصطفی کی
محو ہستی از رب دین + گفت بنما جزو جزو از فوق و پست + آنچنانکہ پیش تو آن جزو ہست + زین تواضع
گر فرود آئی خدا + راست بینی بخشد آن چشم ترا + بعد ازان بر رو بر آن امرود بن + کہ مبدل گشتہ
سبز از امر کن + چون درخت موسوی شد آن درخت + چون سوی موسی کشاییدے تو رخت + آتش
او را سبز و خرم میکند + شاخ او آنی انا اللہ میزند + زیر ظلش جملہ حاجات روا + اینچنین باشد آلہی
کیمیا + آن منی و ہستیت باشد حلال + کہ درو بینی صفات ذوالجلال **المعنے** بتائید سابق فرماتے ہین
کہ تو اس امرود بن ہستی کو ایک ایسا درخت سخت مضبوط جان جسکی شاخ آسمان ہفتمین پر ہی یعنی جسکے
زعم سے تو آسمان ہفتمین پر ہی اور جب تو اُس سے اُتر آئے اور جدا ہو جائے تو خدا تعالی اپنی رحمت سے
اسکو بدل دیگا آپ فرماتے ہین کہ راست بینی ایک بڑا امر اہم ہی اگر آسان اور ایسا ویسا ہوتا
تو حضرت مصطفے رب دین سے کیون درخواست کرتے کہ ہر شی جو فوق و پست مین ہی جزو جزو کر کے ہمکو بتا
اور دکھا دے جیسا کہ وہ جزو تیرے سامنے ہی پس اس فروتنی سے اگر تو ہستی اختیار کریگا تو خدا تعالے
تیری آنکھ کو راست بینی بخشیگا بعد اسکے پھر تو امرود بن پہ فراغت سے چڑھ جا کہ اب وہ مبدل اور سبز
امر کن سے ہو گیا اور مثل درخت موسی کے وہ درخت ہو گیا جب تو موسی کی طرف اپنا بستر کھولے گا اور
جائیگا درخت سے وہ درخت جسپر اول دفعہ حضرت موسی نے تجلی نور الہی کی دیکھی تھی اور آواز انی

انا اللہ کی آئی تھی اور یہ وہ درخت ہی جسکو آگ تازہ و سرسبز کرتی ہی اور شاخ اسکی انی انا اللہ

کہتی ہی یعنی مین معبود حقیقی ہون آور حضرت موسیٰ کو اول مین آگ ہی نظر آئی تھی اسی کی امید پر
یہ اُس درخت تک پہونچے تھے پس جب تو اس درخت کے سایہ تلے ہو جائیگا پھر سب
حاجتین تیری روا ہین اسیکو کیمیاے الٰہی کہتے ہین پھر منی و ہستی تیری سب حلال ہی اسلیے
کہ اس منی و ہستی مین صفات ذوالجلال کی دیکھیگا پھر کیون نہ حلال ہو الخلاق شرح مین
آسان کو اسپان لکھا ہی

## باقی قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

قولہ شد درخت کج مقوم حق نما + اصلہ ثابت و فرعہ فی السما + آمدش پیغام از وحی مہم + کہ کژی بگذار اکنون فاستقم + این درخت تن عصای موسیست + کامرش آمد کہ بیندازش ز دست + تا ببینی خیر او و شر او + بعد ازان برگیر او را از امر ہو + پیش از افگندن نبود او غیر چوب + چون بامرش برگرفتی گشت خوب + اول او بد برگ افشان بره را + گشت معجز آن گروه غمره را + گشت حاکم بر سر فرعونیان + آب شان خون کرد و کف بر سر زنان + از مزارع شان بر آمد قحط مرگ + از ملخہای کہ میخوردند برگ + تا بر آمد بیخود از موسیٰ دعا + چون نظر افتادش اندر منتہی + کاین ہمہ اعجاز و کوشیدن چراست + چون نخواہند اینجماعت گشت راست + امرش آمد کاتباع نوح کن + ترک پایان بینی مشروح کن + منکر آخر کہ تو داعی رہی + امر بلغ ہست آن نبود تہی + کمترین حکمت کزین الحاح تو + جلوه گردد آن لجاج و آن عتو + تا کہ رہ بنمودن و اضلال حق + فاش گردد بر ہمہ اہل فرق + چونکہ مقصود از وجود اظہار بود + بایدش از پند و اغوا آزمود + دیو الحاح غوایت میکند + شیخ الحاح ہدایت میکند + باز گرد و قصہ قبطی بگو + گرد کفر از باطن خود ز و شو المعنے مقوم راست کرده شده الحاح اڑا ہی کرنا اضلال بہکانا غوایت گمراہی پھر اُسی قبطی کا بیان ہی کہ یا تو وہ ایک درخت کج تھا یا سیدھا ہو گیا اور کفر نما سے حق نما ہوا کہ جڑ تو اسکی زمین پر قائم تھی اور شاخین اُسکی آسمان مین
دوسرا مصرعہ مقتبس ہی آیہ کریمہ کشجرة طیبة اصلہا ثابت و فرعہا فی السما سے جیسے درخت پاکیزہ کہ جڑ اسکی قائم و ثابت ہی اور شاخین اُسکی آسمان مین اُسکو پیغام وحی مہم ای بزرگ سے آیا کہ کجی چھوڑ اور اب سیدھا ہو جا فاستقم بھی تلمیح ہی آیت کریمہ فاستقم کما امرت قائم ہو تو جیسا کہ حکم کیا گیا ہی یہ درخت تن کا ایسا سمجھ جیسے عصاے موسیٰ جسکو حکم ہوا تھا کہ ہاتھ سے ڈالدے اور اُسکی خیر و شر کو دیکھ بعد اُسکے حکم ہُو کے ساتھ اُٹھالے اب خیال تو کر کہ قبل گرا دینے سے وہ لکڑی تھا جب اُسکے حکم کے ساتھ اُٹھایا گیا تو کیسا خوب ہو گیا اول تو وہ پتے بکریون کے جھاڑتا تھا پھر اُس گروہ

مغرور کے لیے معجزہ ہو گیا اور سب فرعونیوں کا حاکم بنا پانی انکا خون کر دیا اور سر انکا پیٹا ان کے کھیتوں سے قحط و مرگ اٹھا یا ملخ سے جو تھی کھیتوں کی کھا گئیں یہانتک کہ حضرت موسیٰ کو بھی رحم آیا اور بے اختیار دل سے یہ دعا اٹھی بسبب اسکے کہ نظر انکی انتہا پر پڑی کہ اسقدر معجزے دکھانا اور کوشش کرنا نہ معلوم کسواسطے ہی جبکہ یہ معلوم ہی کہ یہ جماعت سیدھی نہ ہونگی حکم الٰہی آیا کہ تو پیروی نوح کی کر جنھوں نے ہزار برس مصیبت قوم کی اٹھائی تو اس عاقبت اندیشی کو جو شرح دین ہی ترک کر تو آخر کومت دیکھ اسواسطے کہ تو داعی اور بلانے والا اس راہ کا ہی جو تجکو حکم بلغ ما انزل الیک صادر ہی یعنی پہونچا جو کچھ نازل کیا گیا ہی طرف تیرے یہ حکم ہمارا خالی نہیں ہی ادنیٰ حکمت اسمین یہ ہی کہ اس تیری خوشامد و زاری سے ظاہر ہو جائیگا کہ فلان مین لجاج ہی اور فلان عتو ہی سرکش اور یہ حکمت کہ خدا تعالیٰ کا راہ بتانا اور گمراہ کرنا سب فرعون پہ ظاہر ہو جاے جو کہ مقصود وجود عالم سے اظہار ہی کہ مخلوق پیدا ہو تو اسکو پند و اغوا سے آزمانا بھی چاہیئے اسلیے شیطان ہی کہ وہ مبالغہ گمراہی مین کرتا ہی اور شیخ ہی کہ وہ مبالغہ ہدایت مین کرتا ہی آپ فرماتے ہین کہ لوٹا و قصہ قبطی کا کہ اور گرد کفر کی اپنے باطن سے جلدی دھو اسکا گرد آلود رہنا اچھا نہین

## سخت ہونا معاملہ قبطیون پر اور استغاثہ فرعون

قولہ چون بپایان گشت آن امر سخون + نیل می آمد سراسر جملہ خون + تا بنفس خویش فرعون آمدش لابہ میکرد و دوتا گشتہ قدش + کانچہ ما کردیم ای سلطان مکن + نیست ما را روی ایراد سخن + پارہ پارہ گردمت فرمان پذیر + من بعزت خو گرم سختم مگیر + ہین بجنبان لب برحمت ای امین + تا ببندد این دہان آتشین + گفت یارب می فریبد او مرا + می فریبد او فریبندہ ترا + بشنوم یا من دہم ہم خدعہ اش تا بداند اصل را آن فرع کش + کاصل ہر مکری وحیلت پیش ماست + ہرچہ بر خاکست اصلش بر سماست + گفت حق آن سگ نیرزد ہم بدان + پیش سگ انداز از دور استخوان + ہین بجنبان آن عصا تا خاکہا + وا دہد ہرچہ ملخ کردش ہبا + وان ملخہا در زمان گردد سیاہ + تا ببیند خلق تبدیل الٰہ + کہ سببہا نیست حاجت مر مرا + آن سبب بہر حجاب است و غطا + تا طبیبی جوش بہ دارو زند + یا منجم رو باستارہ کند + یا منافق از حریصی بامداد + سوی بازار آید از بیم کساد + بندگی نا کردہ و ناشستہ رو + لقمۂ دوزخ بگشتہ لقمہ جو + المعنی سخون بجاے معجمہ راندۂ دشمن و سحاب حطی عظیم و بزرگ حطام بضم خرد و شکستہ فرماتے ہین جب پے در پے وہ امر عظیم یا دشمن بھگانے والا صادر ہوا تو نیل سے بالکل سراسر خون ہی آنے لگا جب تو فرعون بذات خود حضرت موسیٰ کے پاس

آیا اور نہایت عجز سے جھک کے خوشامد کرنے لگا کہ ای سلطان جیسا کچھ ہمنے کیا ویسا تو ہماری ساتھ مت کرو اور ہمنے تو ایسا کیا ہی کہ کوئی ٹھکانا بات کرنے کا ہمکو نہ رہا مجکو اگر کوئی پارہ پارہ کرے اَب بھی تیرا فرمان پذیر ہون میری عادت عزت کی پڑی ہوئی ہی تم سخت گیری مت کرو تم اہل خدا کے ہو ذرا لب رحمت سے بلاؤ تو یہ دہن آتشین جو کھلا ہوا ہی جسکی آگ پھیل رہی ہی بند ہو جائے حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ ای آب میرے یہ مجھکو فریب دیرہا ہی اور یہ فریبندہ تجھکو بھی فریب دیتا ہی مین اسکا فریب سنون یا مین بھی دھوکا دون تاوہ فرع پکڑنے والا اُسکی اصل کو جانے کہ اصل ہر مکر وحیلہ کی ہمارے پاس موجود ہی اسلیئے کہ جو کچھ زمین پر ہی اصل اُسکی آسمان پر ہی وہین سے نازل ہوتا ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ کتا تو اس لایق بھی نہین ہی کہ اُسکے سامنے دور سے ہڈی ڈال دیجائے مگر خبردار ہو تو اپنا عصا ہلا تو جملہ خاک ہر جگہ کی وہ لوٹ کے دیدے جو کچھ ملخ نے ضائع اور خراب کیا ہی اور ملخ جتنی ہی فوراً سوخت ہو جائیگی تو مخلوق اللہ کی تبدیل کو دیکھے اسواسطے کہ مجھکو سببونکی حاجت نہین ہی یہ سبب جتنے ہین سب واسطے حجاب وپردہ کے ہین تا طبیب دوا پر جوش کرے نجومی ستارہ شناسی کرین یا منافق جو خدا کے دین کے قائل نہین ہین اپنی کوشش پر نازان حرص کے مارے صبح ہوتے ہی بازار کو آئے کہ ایسا نہ ہو مین اورون مین گھونٹا رہ جاؤن اور سب نقد ہو جائین تو ہماری بندگی کی نہ منھ دھویا خود لقمہ دوزخ کا بنا ہوا ہی اور لقمہ کی تلاش مین نکل کھڑا ہوا تو آکل وماکول آمد جان عام + ہمچو آن برہ چرندہ از حطام + میچرد آن برہ وقصاب شاد + کو برای ماچرد برگ مراد + کار دوزخ میکنی در خوردنی + بہر او فربہ تو خود را میکنی + کار خود کن روزئ حکمت بخور + تا شود فربہ دل باکروفر + خوردن تن مانع این خوردنست + جان چو بازرگان وتن چون رہزنست + شمع تاجر تا کہست افروختہ + کہ بود رہزن چو ہیزم سوختہ + خویشتن را گم مکن یاوہ مکوش + کہ توان ہوشی وباقی ہوش پوش + وانکہ ہر شہوت چو خمرست وچو بنگ + پردۂ عقلست وغافل زوست تنگ + خمر تنہا نیست سرمستی ہوش + ہرچہ شہواہیست بند چشم وگوش + ترک شہوت کن اگر خواہی تو ہوش + وآنکہ شہوت باز بند د چشم وگوش + آن بلیس از خمر خوردن دور بود + مست بود او از تکبر وز جحود + آن باشد کہ آن بیند کہ نیست + زر نماید آنچہ مس وآہنی ست + این سخن پایان ندارد موسیا + لب بجنبان تا برون آید گیا + المعنی آکل خورندہ ماکول خوردنی حطام بضم شکستہ وریزہ عام لوگونکی جان آکل بھی ہی اور ماکول بھی یعنی لقمہ لذیذ کھاتا ہی اور خود لقمہ دوزخ کا جیسے بکری کا بچہ کہ وہ بھوسی گھاس وغیرہ کھاتا ہو آب یہ تو چرتا ہی اور قصاب خوش ہی کہ یہ میرے ہی لیے ہی اور یہ برگ

میری ہی مراد کے برگ ہین آور تو نہین سمجھتا کہ مین اس خورش مین دوزخ کا کام کرتا ہون میرا کام نہین اُسکے واسطے آپ کو موٹا کر رہا ہون آور اگر اپنا کام کرنا چاہتا ہی تو حکمت سے روزی کھا قوت سے اپنی جان کو پال تو تیرا دل کروفر کے ساتھ موٹا ہوئے لیکن خورش تن کی جس سے تن پروری ہو وہ مانع اس خورش حکمت کی ہی جان ایسی ہی جیسے بازرگان اور تن ایسا جیسے راہزن جبتک شمع تاجر کی روشن ہی رہزن مثل ہیزم کے جلتا ہی تو آپ کو کھوئے مت دے اور بیہودہ کوشش تن پروری مین مت کر کسواسطے کہ تو مالک ہوش ہی اور باقی ہوش پوشش خوب جان لے کہ ہر شہوت نفسانی مثل شراب و بھنگ کے ہی جس عقل پر پردہ پڑ جاتا ہی اور غافل اُس سے حیران ہی فقط شراب ہی نہین مستی ہوش کی ہی جو چیز شہوانی ہی وہ آنکھ و کان کو بند کر دیتی ہی کہ نہ دیکھتا ہی نہ سُنتا ہی پس اگر ہوش کا خواہان ہی تو ترک شہوت کر اور جان لے کہ یہ چشم و گوش کی بند کرنیوالی ہی دیکھ تو شیطان شراب کب پیتا تھا مگر وہ تکبر و انکار سے مست تھا اور ہم اسکو مست اس سبب سے کہتے ہین کہ مست کی صفت یہی تو ہی کہ ایسی چیز دیکھے کہ اصل مین وہ چیز وہ نہین ہی مثلاً جو مس و آہن ہی وہ اسکو زر بتائے اَب مقولہ فرعون کا ہی کہ ای موسی یہ جو تم کہ رہے ہو اُسکی تو کچھ حد و پایان نہین اَب ذرا ایسے لب ہلاؤ کہ زراعت وغیرہ پیدا ہو

## دعا کرنا حضرت موسیٰ کا اور سبز ہونا کشت زارون کا

قولہ ہمچنان کرد و ہم اندر دم زمین + سبز گشت و سنبل و حب ثمین + اندر افتادند در لوت آن نفر + قحط دیدہ مردہ در جوع البقر + چند روزے سیر خوردند از عطا + آن دمے و آدمی و چارپا + چون شکم پر گشت و بر نعمت زدند + وان ضرورت رفت طاغی آمدند + نفس فرعونیست ہان سیرش مکن + تا نیارد یاد زان کفر کہن + بے تف آتش نگردد نقش خوب + تا نشد آہن چو اخگر ہین مکوب + بی مجاعت نیست رین جنبش نہان + آہن سرد ست میکوبی بدان + در تبالد ور بگرید زار زار + او نخواہد شد مسلمان ہوشدار + او چو فرعونست در قحط آنچنان + پیش موسی سر نہد لابہ کنان + چونکہ مستغنی شد او طاغی شود + خر چو بار انداخت اسکیزہ زند + پس فراموشش شود چون رفت پیش + کار او از آہ و زاریہاے خویش + سالہا مردی کہ در شہری بود + یکزمان کش چشم در خوابی رود + شہر دیگر بیند او پر نیک و بد + ہیچ در یادش نیاید شہر خود + کہ من آنجا بودہ ام این شہر نو + نیست آن من درینجایم گرو + بل چنان داند کہ خود پیوستہ او + ہم درین شہرش بود ابداع و خو + چہ عجب گر روح موطنہاے خویش + کہ بدستش مسکن و میلاد پیش + می نیارد یاد کین دنیا چو خواب

میفرو پوشند چو اختر را سحاب + چند نوبت آزمودے خواب را + خواب دنیا را ہمان بین زابتلاؔ
خاصہ چندین شہرہا را کوفتہ + گردہا از درگہ او نار و فتہ + اجتہاد گرم ناکردہ کہ تا + دل شود صافی
دبیند ماجرا + المعنے سنبل جمع سنبلہ ہندی بالیان + حبہ بالفتح دانہ یعنی خوب دیکھو یعنی جسب
استدعا فرعون حضرت موسیٰ کے دعا کرتے ہی تمام زمین سبز ہوگئی اور بالیان آکر اُن مین دانے
خوب لگ گئے اور ہر درخت و زراعت دانون اور میوؤن سے لد گئے یہ لوگ قحط دیدہ و مردہ
جوع البقر کے کیسی نعمت مین پڑ گئے جسکی حد نہین چند روز اس عطا سے خوب سیر ہو کے کھایا اِن
غون والون نے جنپر نیل خون ہوگیا تھا اور آدمیون اور چارپایون نے جب خوب پیٹ بھرے
اور نعمت مین پڑے اور وہ ضرورت نکلگئی پھر حد سے گذر کے طاغی ہوگئے آب مقولات مولانا کے
کے ہین کہ تیرا نفس بھی ایک بڑا فرعون ہی خبردار اسکو سیر مت ہونے دے مبادا اسکو بھی اپنا پُرانا کفر
یاد ہو جائے دیکھو لوہے سے بدون آگ کے گرم ہوئے کوئی اچھی صورت نہین بنتی پس جبتک
لوہا آگ مین مثل آگ کے نہ ہو جائے بغیا بدہ اسکو مت کوٹ اُسکی جنبش بے مجاعت یعنی بھوک
کی چھپی ہوئی ہی اس لوہے کی آگ بھوک ہی یہ اس سے گرم اور پلپلا ہوتا ہی اور بھوک کو آگ اور
پیٹ کو اکثر تعبیر دوزخ سے کرتے ہین پھر بے مجاعت کے اس سے جنبش ڈھونڈھنا آہن سرد
کوٹنا ہی اور مجاعت کے وقت کیسا ہی چلائے اور زار زار روئے تو ایک مت سُن یہ بے اسکے ہرگز
مسلمان نہ ہوگا خوب ہوش رکھ جب وہ فرعون ہی تو فرعون ہی کا سا اسکا حال ہی کہ قحط مین موسیٰ
کے سامنے سر رکھا اور خوشامد کی جب بے پروا ہوا طاغی ہوگیا جیسے گدھا جب بوجھ پھینک دیتا
ہی دولتیان مارتا ہی بس یہ نفس بھی جب وقت اُسکا نکلجاتا ہی تو اپنی آہ و زاری بھول جاتا ہی
مثلاً برسون سے ایک آدمی کسی شہر مین رہتا ہی اور ذرا بھی اُسکی آنکھ لگ جاتی ہی تو وہ خواب
مین دوسرا شہر نیک و بد سے بھرا جیسا کچھ ہو دیکھتا ہی اور اپنا شہر اب اُسکو یاد نہین ہی کہ مین
جہان تھا وہ شہر اور تھا اور یہ شہر نیا ہی اور جو شہر میری آن سے تھا یہ وہ نہین ہی جسمین اب
مین مشغول و گرد ہون اس سے کچھ خبر نہین بلکہ ایسا جانتا ہی کہ مین ہمیشہ یہین رہتا تھا اور میری
خلقت و خصلت یہین کی ہی آب جو یہ کیفیت تو نے سُنی تو کیا عجب ہی جو روح تیری اپنے
موطن کو جو اِس سے قبل اُسکی مسکن و میلاد تھی یاد نہین کرتی اسلیئے کہ یہ دنیا مثل خواب کے
اُس یاد کو ایسا چھپا لیتی ہی جیسے اختر کو ابر چھپا لیتا ہی تو نے بھی بارہا خواب کو آزمایا بس
دنیا کو جو ہم خواب کہتے ہین اِس خواب کو بھی امتحان مین ایسا ہی سمجھ لے آب فرماتے ہین

کہ خصوص تونے بہت سے شہر بظاہر بھی ڈھونڈ ڈالے اور کون سا دروازہ ہی کہ جسکی خاک نہ چھانی
مگر اجتہاد گرم نہ کیا تو دل صاف ہوا ور اُسمین تو کیفیتین اور ماجرا دیکھے الخلاف شرح مین
بے کونے رفت کو زفت کہ کو کہ لکھا ہی

## بیان اطوار خلقت آدمی در فطرت اور اول و آخر اُسکا

قولہ سر برون آرد دلش از بحر راز + اول و آخر بہ بیند چشم باز + آمد اول باقلیم جماد +
از جمادی در نباتی او فتاد + سالہا اندر نباتی عمر کرد + وز جمادی یاد ناورد از نبرد + وز نباتی
چون بحیوان او فتاد + نامدش حال نباتی ہیچ یاد + جز ہمان میلے کہ دارد سوی آن + خاصہ در وقت
بہار و ضیمران + ہمچو میل کودکان با مادران + سر میل خود نداند در لبان + ہمچو میل مفرط ہر نو مرید +
سوی آن پیر جوان بخت مجید + جزو عقل این از آن عقل کلست + جنبش این سایہ زان شاخ
گل ست + سایہ اش فانی شود آخر در او + پس بداند سر میل جستجو + سایۂ شاخ درخت ای نیکبخت + کر
بجنبد گر بجنبد این درخت المعنے اور جو کہا ہی کہ دل صاف ہو جائے تب اُسمین ماجرا دیکھے
اُسی کے مطابق فرمایا کہ جبکا دل صاف ہو جائے تو دل اُسکا بحر راز سے سر نکالے اور آنکھ اُسکی
اول و آخر کو ظاہر دیکھے چنانچہ فرمایا کہ آدمی جو عالم ارواح سے نکلا تو اول اقلیم جماد مین آیا کہ وہ
خاک ہی اسواسطے کہ حضرت ابو البشر کا قالب خاک سے بنایا گیا جیسا کہ فرمایا ولقد خلقنا الانسان
من سلالۃ من طین بیشک پیدا کیا ہمنے انسان کو خلاصہ مٹی سے کہ وہ آب آمیختہ تھی پھر جماد سے
نبات مین پڑا کہ مراد نطفہ سے ہی جو جمنے والی چیز ہی اور برسون ہمہ نبات پن مین عمر گذرانی کہ وہ
زمانہ قیام حضرت آدم کا ہی جنت مین نزول خاک تک اسلیئے کہ مادہ نطفہ کا اُنکی خلقت مین
مخلوق تھا اس اعتبار سے انسان برسون اس اقلیم نبات مین رہا چنانچہ فرمایا فجعلناہ نطفۃ فے
قرار مکین پھر کیا ہمنے انسان کو نطفہ ایک جمے ٹھہراؤ مین آب اس نبات کے وقت مین
اپنے جمادپن سے اسکو کچھ یاد نہین کہ کبھی جدال اسکے پیدا کرنے مین فرشتون سے ہوئی
اور شیطان سے بعد پیدا کرنے کے آب جو نبات کی شاخین طی کرکے کہ نطفہ سے علقہ ہوا اور علقہ
سے مضغہ اور مضغہ سے عظام اور عظام کو گوشت پہنایا گیا حیوان مین پڑا ای جاندار ہوا تو اسکو
حال نباتی کی کچھ یاد نہین اُسکو بھول گیا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا
العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما پھر پیدا کیا ہمنے نطفہ کو خون بستہ اور
خون بستہ کو گوشت کا لوتھڑا اور لوتھڑے کو ہڈیان اور ہڈیون کو لباس گوشت کا پہنایا

اور دوسری جگہہ فرمایا ثم نخرجکم طفلاً پھر نکالا ہمنے تمکو بعد نطفہ اور علقہ و مضغہ اور عظام کے طفل
بناکے البتہ کچھ رغبت نبات کی طرف ہی خصوص بہار در یا حین کے وقت مین سوا اسکے حال نباتی
سے کچھ یاد نہین جیسے لڑکو نکو ماد رون سے رغبت ہوتی ہی مگر اس شیر خوارگی کے وقت مین بھید
اس رغبت کا نہین جانتا یا مثل نئے مرید کے جسکو بہت سی رغبت پیر جوان بخت مجید کیطرف ہوتی
ہی اور بھید رغبت مفرط سے بیخبر اور یہ نہین جانتا کہ اسکی عقل ایک جزو اسی پیر عقل کی عقل
سے ہی بس سایہ گل کا جبھی ہلتا ہی جب شاخ گل کی ہلتی ہی پھر جب اسمین یہ سایہ فانی ہوجاتا ہی
تب بھید اپنی میل و جستجو کا جانتا ہی ظاہر ہی ای نیکبخت کہ کسی درخت کی شاخ کا سایہ بے جنبش درخت
کے ہل نہین سکتا بس اصل کیطرف رجوع کر الخلاف شرح مین پیر جوان بخت بلطف لکھا ہی
اور سالہا کی نسبت لکھا کہ مراد مدت کثیرہ سے ہی اور ایسا اطلاق کثیر شائع ہی پھر لکھتے ہین فقہا کے
نزدیک مدت علقہ اور مضغہ کی دو مہینے پانچ دن ہین میری دانست مین تو مولانا رح اس ایام کے
اتنی سی مدت کو سالہا حسب اعتبار شارح کے کبھی نہین کہتے روزہا کہدیتے یا ماہہا اور کچھ یہ
بات کہ سالہا سے مراد مدت کثیر ہی یہان کسیطرح دل قبول نہین کرتا گو ہو قولہ باز از حیوان سوے
انسانیش + میکشد آن خالقی کہ دانیش + ہمچنین اقلیم تا اقلیم رفت + تا شد اکنون عاقل و دانا و
زفت + عقلہای اولینش یاد نیست + ہم ازین عقلش تحول کردنیست + تا رہد زین عقل پر حرص و
طلب + صد ہزاران عقل بیند بوالعجب + گرچہ خفتہ گشت و ناسی شد ز پیش + کے گذارندش
دران نسیان خویش + باز ازان خوابش بہ بیداری کشند + کہ کند بر حالت خود ریشخند + کہ چہ غم
بود اینکہ میخوردم بخواب + چون فراموشم شد احوال صواب + چون ندانستم کہ آن غم و اعتلال +
فعل خوابست و فریبست و خیال + ہمچنین دنیا کہ حلم نائمست + خفتہ پندارد کہ این خود قائمست +
تا برآید ناگہان صبح اجل + وارہد از ظلمت ظن و دغل + خندہ اش گیرد از ان غمہاے خویش + چون
بہ بیند مستقر و جای خویش + ہر چہ تو در خواب بینی نیک و بد + روز محشر یک بیک پیدا شود المعنی
حلم بضمتین جو کچھ خواب مین دیکھا جائے پھر وہ خالق حیوانیت سے اسکو انسانیت کی طرف
کھینچتا ہی جسکو کہ تو جانتا ہی ایسے ہی ایک اقلیم سے دوسری اقلیم کیطرف گیا یعنے ضعف سے
بتدریج قوت پائی اور بے عقلی سے عقل کو پہونچا یہانتک کہ آب عاقل و دانا و خوب قوی ہوگیا
اسوقت مین اس زمانہ بے عقلی و ضعف کی جو عقلین تھین وہ بالکل یاد نہین اور ابھی اس عقل سے
بھی تحول کرنا ہی یعنی ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جانا تو اس عقل سے جو حرص و طلب کی

بھری ہوئی ہی چھوٹ جاے اور لاکھون عقلین ایسی عجیب دیکھے جنسے تعجب پیدا ہوتے کہ یہ امر بعد مرگ کے ہی اگرچہ پہلے سے یہ غافل و نسیان والا تھا لیکن قضا و قدر تو اس نسیان خواب مین جیسی کہ اسکی حالت ہی نہین چھوڑ دینگے سو واسطے کہ اس خواب سے پھر بیدار کرینگے تا اپنی حالت کو دیکھے اور آپ ہی اُسپر ہنسے اور تمسخر کرے کہ یہ کیا غم تھا جسکو مین خواب دنیا مین جو حالت حیات دنیا ہی کھاتا تھا اور کیسے جو احوال صواب تھے اُنکو بھول گیا تھا کیون نہین مین نے جانا کہ وہ غم اور علتین سب فعل خواب و فریب و خیال تھے اب فرماتے ہین ایسا ہی حال دنیا کا ہی جو سوتے کی خواب ہی جیسے سوتا خواب دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ یہ ذات خود قائم ہی اور جسوقت صبح اجل کی نکلی جیسے وہ خواب کے خیال جاتے رہتے ہین یہ بھی جاتی رہے اب اصل بات رہگئی اور ظلمت ظن و دغل سے چھوٹ گیا اسوقت مین اپنے اُن غمون پر جو دنیا مین کھائے تھے اور اپنی جگہ اور ٹھہراؤ کے محل کو دیکھ کے خوب ٹھٹھے ماریگا کہ کیا بیوقوفی تھی خوب جان لے جو کچھ اس خواب دنیا مین نیک یا بد تو دیکھ رہا ہی محشر کے دن ایک ایک تجھپر ظاہر ہو جائیگا قولہ آنچہ کردی اندرین خواب جہان + گرددت ہنگام بیداری عیان + تا نہ پنداری کہ این بد کردنیست + اندرین خواب و ترا تعبیر نیست + بلکہ دین خندہ بود گریہ نفیر + روز تعبیر ای ستمگر بر اسیر + گریہ و درد و غم وزاری خود + شادمانی دان بہ بیداری خود + ای دریدہ پوستین یوسفان + گرگ برخیزی ازین خواب گران + گشتہ گرگان یک بیک خوہای تو + میدرانند از غضب اعضای تو + خون نخسپد بعد مرگت در قصاص + تو مگو کہ میرم دیابم خلاص این قصاص نقد حیلت سازیست + پیش زخم آن قصاص این بازیست + زین لعب خواندہ ست دنیا را خدا + کین جزا لعبی ست پیش آن جزا + این جزا تسکین جنگ و فتنہ ہست + آن چو اخصا است این چون ختنہ ہست + این سخن پایان ندارد موسیا + این رہا کن این خران را در گیا + تا ہمہ تران خوش علف فربہ شوند + ہین کہ گرگانند مارا خشمند + نالہ گرگان خود را موقنیم + این خران را طعمہ ایشان کنیم + المعنے اخصا خصی کرنا آدمی وغیرہ کا اور خصیے نکال ڈالنا ختنہ معروف پھر تا بید سابق فرمایا کہ جو کچھ تونے اس خواب جہان مین کیا ہی جب تو جاگیگا یعنی محشر کے دن سب تجھ پر عیان ہو گا تا تو نہ گمان کرے کہ یہ بد کرداری تیری جو اس خواب مین ہی اسکی تعبیر نہین ہی بلکہ یہ خندہ تیرا گریہ و فریاد ہو جائیگا اس دن جو تعبیر کا ہی جیسا تونے ای ظالم اسیر و بیکس پر ظلم کیا ہی اور جسقدر یہان گریہ وزاری کریگا اور غم و درد دکھائیگا جب جاگے گا تیرے لیے یہ اُسی قدر شادمانی ہو جائیگی اے فلان تونے پوستین بہت یوسفون کی پھاڑی ہین اب جو اس خواب گران سے اُٹھے گا تو بصورت

گرگ کے مسخ ہوگا اور وہ جو تیری عادتین ہین ایک ایک گرگ ہو کے تجھے پھاڑینگی اور بڑے غصہ سے تیرے اعضا کو چیرینگی اگر اس جہان مین تو نے خون کیا اور اسکا قصاص بھی ہوا تب بھی وہ خون چین نہین لیگا تو یہ مت کہ کہ مرکے اس جہان سے چھوٹ جاؤنگا یہ قصاص جو حال مین ہوتا ہی یہ تو ایک حیلہ سازی ہی اور اس قصاص کے زخم کے سامنے ایک بازی ہی خدا تعالے نے جو فرمایا ہی انما الحیوٰۃ الدنیا لعب ولھو نہین ہی حیات دنیا کی مگر لہو و لعب لہو و لعب اسواسطے کہا ہی کہ جزا اس جہان کی مقابل جزا اس جہان کے لہو و لعب ہی یہ جزا دباتے والی فتنہ و جنگ کی ہی جیسے کسی کا ختنہ کردیا جسمین تھوڑی ایذا ہی اور وہ پورے پورے مثل خصی کردینے کے کس واسطے کہ اگر یہ جزا نہو تو ہمیشہ کشت و خون ہوتے رہین اسکے خون سے نوعے امن دیجاتی ہی جیسا کہ فرمایا ولکم فی القصاص حیوٰۃ یا اولی الالباب اور واسطے تمھارے قصاص مین حیات ہی اے عقلمندو بس کر اے موسیٰ اس سخن کی کچھ حد نہین ہی خبردار رہو اور ان گدھونکو اس گیاہ مین چھوڑدے کہ یہ گیاہ اچھی ہی خوب چرچر کے موٹے ہون ہمارے بھیڑیے خشمناک موجود ہین خبردار دیکھ لیگا کہ ایکدن کیسی چیرین پھاڑینگے ہم اپنے بھیڑیون کے نالے پر یقین کیے ہوئے ہین ان گدھونکو انکی خوراک بنادینگے

## اس بیان مین کہ خلق دوزخ کی بھوکی اور نالان ہین اور خدا سے چاہتے ہین کہ روزی ہماری فربہ کراؤ ہمکو پہونچا

قولہ این خرانرا کیمیاے خوش دمے + از لب تو خواست کردن آدمی + تو بسی کردی بدعوت لطف و جود + آن خرانرا طالع و روزی نبود + پس فروپوشان لحاف نعمتے + تا برد شان زود خواب غفلتے + تا چو بجہند از چنین خواب این زدہ + شمع مردہ باشد و ساقی شدہ + داشت طغیان شان ترا در حیرتے + پس بنوشند از جزا ہم حسرتے + تا کہ عدل ما قدم بیرون نہد + در جزا ہر زشت را درخورد دہد + کان شہے کہ می ندیدندیش فاش + بود با ایشان نہان اندر معاش + چون خرد با تست مشرف بر تنت + گرچہ زو قاصر بود این دیدنت + نیست قاصر دیدن آن ای فلان + از سکون و جنبشت در امتحان + چہ عجب گر خالق آن قوم نیز + با تو باشد چون نہ توست خیز + از خرد غافل شود بر بد تنید + بعد از ان عقلش ملامت میکند + تو شدی غافل ز غفلت عقل نے + کز حضورستش ملامت کردنے + گر نبودی حاضر و غافل بدی + در ملامت کی ترا سیلے زدے + ور ازو غافل نبودی نفس تو + کی چنان کردی جنون و نفس تو + پس ترا عقلت چو اصطرلاب بود + زان بدانی قرب خورشید وجود +

قرب بیچونست عقلت را بتو + نیست از پیش وپس وسفل وعلو + قرب بیچون چون نباشد شاہ را +
کہ نیابد بحث عقل آن راہ را + المعنے خواست کرداے در خواست کرد + اصطرلاب ترازوی آفتاب
ہندی گھڑی آن آدمی اشارہ فرعون سے ہی جسنے کہا تھا اے موسیٰ لب بجنبان تا برون آید گیا
حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ درخواست تیرے لبون سے اُس آدمی نے کی ہی کہ ان گدھونکو کیمیا خوش دی
کی ملجائے یعنے زراعت وگیاہ سرسبز ہوجائے تو نے تو اپنی دعوت سے لطف وجود اپنا بہت کیا
مگر تو کیا کرے ان گدھونکو نصیب وروزی اس سے نہ تھی پس اب انکو انکی خواہش کے موافق
کہاں نعمت کا اُڑھاوے تو جلدی غافل ہوکے سوجائین اور جب یہ مردود خواب سے جاگین تو
ایسے حال مین جاگین کہ شمع بجھی پائین اور ساقی گیا ہو انکو انکے طغیان نے حیرت مین ڈالا کہ
جب یہ ٹھیک نہ ہونگے تو یہ معجزے اور کوشش کیون ہی جیسا کہ اوپر گذرا پس ایسے ہی اُسکے بدلے مین
مسرت کے گھونٹ بھی تو پئیں اور عدل ہمارا قدم باہر رکھے اور ہر بد کو سزا اور اُسکے سزا و بدلہ دے
کس واسطے کہ وہ شاہ جسکو ظاہر نہین دیکھتے تھے اور وہ پوشیدہ اُنکے ساتھ تھا یہ اسکو چھوڑ کے تلاش معاش
مین مصروف رہے مثلاً جب خرد ہماری طرف سے تیرے تن پر مشرف ہی یعنی تیرے ہر حال کی نگران
جیسے مشرف سب نویسندون پر بالا اور لوگونکی خیانت کا خبر رکھنے والا ہوتا ہی اگرچہ بظاہر تیرا دیکھنا
اس سے قاصر ہی کہ تو اُسکو دیکھتا نہین مگر اے فلان بحقیقت قاصر نہین ہی اسلیے کہ تیرا اسکون اور تیری جنبش
تو امتحاناً ٹھیک ہی بس گویا دیکھتا ہی قاصر نہین ہی پھر کیا عجب ہی کہ خالق اُس قوم کا بھی تیرے ساتھ
ہو اسواسطے کہ تو مست خبر نہین ہی جسوقت تو خرد سے غافل ہوتا ہی بدی پر لپٹتا ہی بعد اسکے عقل تجکو
ملامت کرتی ہی پس ثابت ہوا کہ تو تو غفلت سے غافل ہو گیا عقل غافل نہین ہوئی کہ اُسکا ملامت
کرنا بھی اُسکا حضور ہی کہ وہ حاضر رہی اگر حاضر نہ ہوتی غافل ہوتی تو ملامت مین تیرے سیلی کیون مارتی
اور تیرا نفس اُس سے غافل نہ ہوتا تو تو ایسا جنون اور نفس اے گرمی کیون کرتا تفس تفیدن سے گرم
ہونا بس یہ عقل تیری ایسی ہی جیسے اُصطرلاب کہ جس سے تو قرب خورشید وجود کا جانے کہ تیری عقل
کو تیرے ہی سبب سے قرب بیچون کا ہی نہ پیش وپس اور زیر وبالا سے یہ جو ہمنے کہا کہ قرب اُس بادشاہ کا
بیچون ہی واقعی بیچون ہی اسواسطے کہ چون وچگون تو بحث عقل مین ہی سو اسکو وہان راہ ہی نہین
اختلاف شرح مین خواست کردآن تو گردن فرو پوشان کو فروشان لکھا ہی قولہ نیست این جنبش کہ
در اصبع تراہست + پیش اصبع یا پسش یا چپ وراست + وقت خواب ومرگ ازوی میرود + وقت
بیداری قرینش میشود + درجہ رہ می آید اندر اصبعت + کا صبعت بی او ندارد منفعت + نور چشم مردمک دیدہ ست

از چه راه آمد بغیر شش جهت + بیجهت دان عالم امر و صفات + عالم خلقست با سو و جهات + بیجهت دان
عالم امر ای صنم + بیجهت تر باشد امر لاجرم + بیجهت دان عقل علام البیان + عقل تر از عقل و جان تر هم
ز جان + بے تعلق نیست مخلوقے بدو + آن تعلق هست بیچون ای عمو + زانکه فصل و وصل نبود در روان +
غیر فصل و وصل نیندیشد گمان + غیر فصل و وصل پے برد از دلیل + لیک پے بردن نیندیشد علیل +
پے بپے میبر ازدوری ز اصل + تا رگ مرویت آرد سوی وصل + این تعلق را خرد چون پے برد + بستۂ
فصلست و وصلست این خرد + المعنے پہلا شعر اور مابعد اسی کی مثال مین ہین جو اُسکے قرب کو بیچون
کہا ہی کہ مثلاً یہ جنبش جو تیری اُنگلیون مین ہی نہ تو وجود اُسکا اُنگلیون کے آگے معلوم ہوتا ہی نہ پیچھے
نہ ادھر نہ اُدھر اور معہذا جب کوئی سو جاتا ہی یا مر جاتا ہی تو یہ جنبش اُس سے جاتی رہتی ہی اور بیداری
مین پھر اُن اُنگلیون کے قرین ہو جاتی ہی تو اب بتا یہ کس سبب سے تیری اُنگلیون مین آجاتی ہی
جسکے بغیر اُنگلیان بے نفع اور نکمی ہو جاتی ہین ایسے ہی نور تیری مردمک کا بغیر شش جہت کے کونسی
راہ سے آیا وہ تو بتا بس اسیطرح عالم امر و صفات کو بیجہت جان لے یہ عالم خلق ہی ہی جسمین جہات
ہی اور وہ جو عالم امر ہی اے صنم بے جہت ہی پھر آمر اُسکا سب سے بے جہت تر کیون نہوگا اور علی ہذا وہ عقل
جو علام البیان ہی اور سب عقلون مین عقل تر اور سب جانون سے وہ جان بڑھکے ہی اُسکو بھی
بے جہت جان اور یہ بھی جان لے کہ کوئی مخلوق ایسی نہین جسکا تعلق اُس سے نہ ہو سب کا
تعلق اُس سے ہی لیکن اے عمو وہ تعلق بھی بیچون ہی کہ چون و چگون کو اُس مین دخل نہین اور وجہ
یہ کہ فصل و وصل روح مین نہین ہی اور گمان ہر کسیکا فصل و وصل کے سوا اور کچھ نہین سوچتا
جیسا کہ بظاہر اجسام مین فصل و وصل دیکھتا ہی تو گمان سے قطع نظر کر اور بدون فصل و وصل کے
دلیل سے کھوج لگائے لیکن جو علیل وہم و گمان کا ہی وہ کھوج و سراغ لگانے کو نہین سوچیگا تو تم
اصل سے دور ہی تو پے در پے کھوج لگائے جا تا رگ تیری مردانگی کی تجکو وصل کیطرف لے آئے
نامردون کیطرح بیٹھ مت رہ مگر یہ تعلق جسکو ہمنے کہا ہی کہ کوئی مخلوق بے تعلق اُس سے نہین ہی اُسکا
سراغ خرد کچھ نہین پا سکتی اسواسطے کہ مقید فصل و وصل کی ہی اختلاف شرح مین سوے جہات بے عطف
لکھا ہی عطف ہونا چاہیئے آمر کو بھی آمر ہی کی صورت قوله زین وصیت کرد مارا مصطفےٰ + بحث کم جوئید
در ذات خدا + آنکه در ذاتش تفکر کردنیست + در حقیقت آن نظر در ذات نیست + هست آن پندار او
زیرا براه + صد هزاران پرده آمد تا اله + هر یکے در پردۂ موصول جوست + وهم او آنست کان خود عین
اوست + پس پیمبر دفع کرد این وهم از و + تا نباشد در غلط سودا پز او + زانکه کرد او وهم و ترک ادب +

بے ادب را سرنگونی داد رب + سرنگونی آن بود کو سوے زیر + میرود پندارد او کو هست چیر + زانکه
حد مست باشد این چنین + که نداند آسمان را از زمین + در عجبهائیش بفکر اندر روید + از عظیمی واز مهابت
کم شوید + چون ز صنعش ریش و سبلت کم کنید + حد خود دانید انگه تن زنید + جز که لا احصی نگوید از جان
کز شمار و حد برونست این بیان + چون بیانش بیحدست ای بوالهوس + بحث کم کن پیش او کم زن
نفس + المعنی یعنی جبکہ خرد اس تعلق کو نہین پا سکتی اسی سبب سے حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہمکو وصیت فرمائی ہی کہ تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ یعنی فکر کرو اللہ کی نعمتون مین
اور مت فکر کرو اللہ کی ذات مین نہ اسکی ذات مین بحث و گفتگو کرو اور وہ جو اسکی ذات مین فکر کرتا ہی
درحقیقت وہ فکر اسکی ذات مین نہین ہی وہ اسکا ایک گمان زیرا بہ ہی کہ خود اس گمان کی کیفیت
وحقیقت سے واقف نہین اور اس بات پر افسوس و آہ کرکے فرمایا کہ ہمسے معبود حقیقی تک الٰہی کھون
پردے ہین کیسے بغیر تیری امداد کے تجکو پا سکتے ہین جیسا کہ حضرت نظامی رحمہ نے فرمایا ع ثنا یدترا
یافت الا تبو + پس ہر کوئی ایک پردہ مین انھین پردون سے طالب موصول کا ہی اور یہی
وہم اسکا ہی کہ جسکو مین جانے ہوئے ہون یہی اسکی ذات ہی موصول اس سبب سے کہا کہ وہ
ہر کسی مین ملا ہوا ہی جدا نہین ہی لہذا آنحضرت نے بنا بر دفع اس وہم کے یہ بات فرمائی ہی تو غلط
خبط اپنا نہ پکائے اس سبب سے کہ اسنے اپنے وہم سے ترک ادب کیا کہ بحقیقت وہ نہین ہی جسکو
یہ اسکی ذات سمجھے ہوئے ہی اور حال یہ کہ بے ادب کے حصہ مین اللہ نے سرنگونی دی ہی اور سرنگونی
یہ ہی کہ پستی مین تو گھسا جاتا ہی اور گمان کرتا ہی کہ مین غالب ہون اور وجہ یہ کہ مست کی تو
حد یہی ہی کہ وہ آسمان و زمین کو نہین پہچانتا کہ مین اوپر جاتا ہون یا نیچے جاتا ہون اسنے
جو عجب عجب چیزین پیدا کی ہین انکو سوچو دیکھو تا اسکی شان و قدرت سے آگاہ ہو اور
اسکی عظمت و مہابت مین مت گھسو جب اسکی صنعت اور قدرت ہی مین اپنی ڈاڑھی مونچھ
جو مراد شیخی و دعوی سے ہی کھو بیٹھو اور اسکو نہ پا سکو تو حد اپنی پہچانو اور خاموش رہو
اس واسطے کہ ہرگاہ آنحضرت نے فرمایا ہی لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی
نفسک تو یہ شخص اگر یہ اقرار جان و دل سے نہ کرے تو اور کیا کرے اس واسطے کہ یہ بیان
شمار و حد سے باہر ہی ترجمہ حدیث کا نہین شمار کر سکتے ہین ہم تیری تعریف کا تجھپر جیسے کہ
تو نے اپنی تعریف آپ کی ہی اور جبکہ بیان اسکا بیحد ہی تو ای بوالہوس اسکی بحث کم کر اور
آن حضرت کے سامنے دم مت مار

## جانا ذوالقرنین کا کوہ قاف کو اور درخواست کرنا کہ اے کوہ قاف ایک شمہ حق تعالے کی عظمت سے مجھ سے کہہ اور جواب اُسکا

قولہ رفت ذوالقرنین سوے کوہ قاف + دید او را کز زمرد بود صاف + گرد عالم حلقہ کردہ او محیط + ماند حیران اندران خلق بسیط + گفت تو کوہے دگرہا چیستند + کہ بپیش عظم تو بازیستند + گفت رگہای منند آن کوہہا + مثل من نبوند در قدر و بہا + من بہر شہرے رگے دارم نہان + بر عروقم بستہ اطراف جہان + حق چو خواہد زلزلہ شہرے مرا + امر فرماید کہ جنبان عرق را + پس بجنبانم من آن رگ را بقہر + کہ بدان رگ متصل بودست شہر + چون بگوید بس شود ساکن رگم + ساکنم و ز روے فعل اندر تگم + ہمچو مرہم ساکن و بس کارکن + چون خرد ساکن و زو جنبان سخن + نزد آنکس کہ نداند عقلش این + زلزلہ ہست از بخارات زمین + این بخارات زمین نبود بدان + زامر حق ست و از ان کوہ گران + المعنی فرماتے ہین ذوالقرنین جو کوہ قاف کیطرف گیا اور اُسکو دیکھا تو زمرد صاف سے پایا اور گرد عالم کے حلقہ کیے ہوئے اور اُسپر محیط یہ اُسکی ایسی خلقت بسیط سے حیران ہوا پوچھا پہاڑ تو ہی ہے اور اور جو پہاڑ کہلاتے ہین یہ کیا ہین کہ تیری عظمت کے سامنے قدم نہین بڑھا سکتے کہا یہ سب پہاڑ میری رگین ہین میری سی زیبائی و روشنی یا قدر قیمت ان مین نہین ہے میری ہر شہر مین ایک رگ پوشیدہ ہے انھین لوگون پر تمام جہان بستہ و پیوستہ ہے پس جسوقت اللہ تعالی کسی شہر مین زلزلہ چاہتا ہے مجکو امر فرماتا ہے کہ مین رگ کو ہلا دون سو مین قہر کے ساتھ اُس رگ کو ہلا دیتا ہون جس رگ سے وہ شہر ملا ہوتا ہے اور جب وہ کہتا ہے بس تو میری رگ ساکن ہو جاتی ہے لاجرم مین ساکن ہون اور فعل کے رو سے تگ و دو مین ہون جیسے مرہم ساکن ہے لیکن بظاہر اور کام کرنے والا خوب ہے اور جیسے خرد کہ ساکن ہے اور سخن اس سے جنبش مین اور وہ شخص جس کی عقل اس بات کو نہین جانتی اُسکے نزدیک زلزلہ بخارات زمین سے ہے لیکن جان لے کہ یہ زلزلہ بخارات زمین سے نہین ہے بلکہ امر حق اور اُسی کوہ گران سے ہے الخلاف شرح مین کز کو گز فر کو فنر لکھا ہے

## جواب سوال چیونٹیون کا باخود ہا مطابق شعر اخیر کے

قولہ مورکے بر کاغذے دید او قلم + گفت با مور دگر این راز ہم + کہ عجائب نقشہا آن کلک کرد + ہمچو ریحان و چو سوسن زار و ورد + گفت آن مور اصبع ست آن پیشہ ور + چون قلم در فعل فرعست و اثر + گفت آن مور سوم از بازوست + کاصبع لاغر ز زورش نقش بست + ہمچنین میرفت بالا تا یکی

مہترے موران فطن بودہ اندکے + گفت کز صورت مبینید این ہنر + کان بخواب مرگ گردد بیخبر + صورت آمد چون لباس و چون عصا + جز بعقل و جان بجنبد نقشہا + بیخبر بود آنکہ از عقل و فواد + بے زتقلیب خدا باشد جماد + یکزمان از وی عنایت بر کند + عقل زیرک ابلہی ہا میکند + المعنی ایک مور خرد نے ایک کاغذ پر کسی نقاش کے قلم کو دیکھا اور یہ راز دوسرے مور سے بھی کہا کہ عجیب عجیب نقش اس قلم نے بنائے مثلاً ریحان اور سوسن زار اور گلاب آتش دوسرے مور نے کہا کہ وہ کام قلم کا نہین ہی بلکہ انگلیونکا یہ پیشہ ہی اسلیے کہ قلم اپنے فعل مین انگلیونکی فرع اور اثر ہی تیسری مور بولی کہ بازو کی مدد سے ہی کہ ایسی لاغر کمزور انگلیون نے اسی کے زور سے نقش بنائے الغرض ایسے ہی ہر ایک اوپر کو چڑھتی چلی جاتی تھی حتے کہ سب کی سردار ایک چیونٹی کہ وہ کچھ فطانت والی تھی اسنے کہا کہ تم اس ہنر کو صورت سے مت دیکھو یعنی تم انگلیان اور بازو وغیرہ کس واسطے کہ یہ سب خواب و مرگ کے وقت بیخبر ہو جاتے ہین صورت تو ایسی ہی جیسے ایک لباس و عصا یہ نقش تو سوا ے عقل و جان کے اور کسی سے جنبش نہین کرتی عقل و جان کا کام ہی آب دونون شعر مقولات مولانا رح سے ہین کہ اس بات سے یہ مہتر موردن کا بھی بیخبر تھا کہ بے تقلیب خدا کے عقل و دل بھی جماد ہو جاتے ہین اگر اسکی تقلیب نہ ہو یعنی پھیرنا تو یہ کس کام کے ہین اگر دم بھر وہ اپنی عنایت اسنے اٹھالے تو یہی عقل زیرک دیکھو کیسی کیسی ابلہی کرتی ہی بس ان دونون شعرون مین نقص اسکی فطانت کا مذکور فرمایا اسی واسطے اسکی نسبت اوپر فرمایا ہی فطن بودہ اندکے الخلاف شرح مین اصبع کو اصنع مبینید کو نبینید

## پھر التماس ذوالقرنین کا کوہ قاف سے تا اللہ تعالی کے صنائع سے کچھ بیان کیجے

**قولہ** چونکہ کوہ قاف در نطق سفت + چونکہ ناطق یافت ذوالقرنین گفت + کای سخنگوے خبیر راز دان + از صفات حق بکن با من بیان + گفت رو کان وصف ازان عالی ترست + کہ بیان بر وی تواند بر دوست + یا قلم را زہرہ باشد کہ بسر + بر نویسد بر صحائف زان خبر + گفت کمتر داستانی باز گو + از صنائعہاش ای حبر نکو + گفت اینک دشت سی صد سالہ راہ + کوہہای برف پر کردہ است شاہ + کوہ بر کوہ بیشمارہ و بیعدد + میرسد در ہر زمان برفش مدد + کوہ برفی میزند بر دیگرے + میرساند برف سردی بہ ثری + کوہ برفی میزند بر کوہ برف + دمبدم ز انبار بیحد و شگرف + گر نبودی اینچنین وادی شہا + تفت دوزخ محو کردی مر مرا + غافلان را کوہہاے برف دان + تا نسوزد پردہہاے راز دان + گر نبودی عکس جہل برف باف + سوختی از نار شوق آن کوہ قاف + آتش از قہر خدا خود ذرہ ایست + بہر تہدید لئیمان درہ ایست + با چنین دوزخ کہ بر وی خالقست + برد لطفش بین کہ بر آن سابق است + المعنی

حَبر بالکسر دانشمند شگرف بکسر عجیب تفت بالفتح گرمی ذرہ بالکسر جسکو درہ بالضم مشہور کیا ہی تازیانہ
محتسب فرماتے ہین جب کوہ قاف نے گوہر نطق کے پردے اور ذوالقرنین نے اُسکو ناطق پایا تو
اُس سے کہا کہ ای سخنگو خبیر رازدان صفات ذات باریتعالیٰ کے کچھ مجھسے بیان کر کہا جا بس
خیال مین مت پڑ اُسکا وصف اُس سے عالی تر ہی کہ بیان اُسپر ہاتھ ڈال سکے یا قلم کا ایسا دل
و جگر ہو کہ سر کے بل صحیفون پر اُسکے وصف کی کوئی خبر لکھ سکے کہا کوئی ذرا ہی سی بات ای دانشمند
نیک اُسکی صنعتون سے بیان کر بہت سی مت کہہ کہا اسی کو دیکھ لے یہ جو تین برس کی راہ کا جنگل ہی
سارے پہاڑون کو اس پادشاہ حقیقی نے برف سے بھر دیا ہی کوہ پر کوہ ہین بے گنتی بے شمار کہ ہر دم
انکو برف سے مدد پہونچتی ہی ایک کوہ برف کا دوسرے پہ پڑا ہوا ہی ایسے تہ بتہ ہین کہ برف اُن کا
سردی تحت الثریٰ تک پہونچاتا ہی ثری امالہ ثریٰ کا ایک کوہ برف کا دوسرے کوہ پر برف القا
دمبدم اپنے انبار سے جو بیحد اور بے شگرف ہی بس ای شاہ اگر یہ جنگل اس قسم کا نہ ہوتا تو گرمی دوزخ
کی جو زیر زمین ہی مجکو مٹا دیتی آب معقولات مولانا رح کے ہین کہ غافلون کو ایسا جان جیسے برف کے
پہاڑ تا پردہ ہر رازدان کا نہ جلجائے اور غافل عاقل نہ ہو جائین یہی غفلت غافلونکی عاقلون کے
درمیان مین پردہ ہی ورنہ اُنکی آگ غافلونکو پہونچنے سے انتظام دنیا کا بگڑ جاتا غفلت نہ رہتی
اب اُنکے جہل کا عکس جو برف ہانی کو رہا ہی بچائے ہوئے ہی اگر یہ عکس نہ ہوتا تو وہ کوہ قاف جو
نار دوزخ سے بچا ہوا ہی اُنکی نار شوق سے جلجاتا ایک آگ تو قہر خدا کی ہی جسکی یہ آگ ایک ذرہ ہی
جو لیئمون کے دھمکانے کو گویا ہی کہ اس آگ کو اُس آگ پہ قیاس کرین یا وصف اسکے دوزخ کو آگ
اُسکی آگ دنیا پر فائق ہی مگر سردی اُسکے لطف کی دیکھ تو کیسی اُسپر سابق ہی کہ پہلے ہی سے کر رکھی ہی
الخلاف شرح مین سفت کے ماقبل واو عطف لکھا ہی تکو کا مرکز نہین ہی گرمی کو تری ذرہ کو بھی ذرہ
قولہ سبق بیچون و چگونہ معنوی + سابق و مسبوق دیدی بیدوئی + گر ندیدی این بود از فہم پست
کہ عقول خلق ازان کان تہی ست + عیب بر خود نہ نہ بر آیات دین + کے رسد بر چرخ دین
مرغ گلین + مرغ را جولانگہ عالی ہواست + زانکہ نشو او ز شہوت وز ہواست + پس تو حیران باش
بے لا و بلے + تا ز رحمت پیش آید محملے + چون ز فہم این عجائب کودنی + گر بلے گوئی تکلف میکنی
ور بگوئی نے زند نے گردنت + قہر بر بندد بدان نے روزنت + پس ہمین حیران و والہ باش و بس
تا در آید نصر حق از پیش و پس + چونکہ حیران گشتی و گیج و فنا + با زبان حال گفتی اہدنا + زفت زفت است
و چو لرزان میشوی + می شود آن زفت نرم و مستوی + زانکہ شکل زفت بہر منکر است + چونکہ عاجز

آمدی لطف وبرست ۂ المعنے والہ وسلم فاعل عاشق و شیفتہ ۂ مستوی بالضم برابر اور سیدھا جر بالکسر و تشدید را نکوئی آور جو فرمایا ہی کہ بعد اُسکے لطف کی دوزخ پر سابق ہی اسی کے مطابق فرماتے ہین کہ یہ سبقت بھی بیچون وچگون ومعنوی ہی اور سابق ومسبوق یعنے جو سبقت کرنے والا ہی اور جسپر سبقت کیجائے کیسے دونون متحد ہین بے دوئی کے کہ ہرگز اُنکو وہ نہین سمجھ سکتے مثلاً اللہ کی ذات پاک محض خیر ہی اور سبقت رحمتی علی غضبی فرمایا ہی تپس اگر بظاہر غضب معلوم ہوتا ہی مگر پہلے سے اُسنے اسمین کوئی مصلحت ومنفعت اِس مغضوب کی ضرور سمجھ لی ہی پھر دوئی رحمت وغضب مین کیسے ہوسکتی ہی آور اگر تونے اس بات کو نہین دیکھا تو تیری پست فہمی ہی اسواسطے کہ عقول خلق کے اُسکے اسرار سے بیخبر ہین اس صورت مین اپنے ہی اوپر عیب رکھ کہ مین ہی پست فہم ہون آیات دین کا کیا قصور اُن مین تو سب کچھ موجود ہی مین ہی اُسکے مطالب کو نہین پہونچ سکتا مثل مرغ گل آلودہ کے ہون اور مرغ گل آلودہ چرخ دین کو کب پہونچے یعنے جو دنیا کی کیچڑ مین لت پت ہی دین کو کیسے پہونچ سکی تیرے اس مرغ گلین کا جولانگاہ بڑھ کے بڑھ ہوا کس واسطے کہ اصل وپیدایش تیری بھی شہوت وہوا سے ہی جو خواہش اکل وشرب اور حرص وہوا ہی پھر ہوا اپنی اصل سے بڑھ کے چرخ تک کیسے پہونچ سکے تپس تجکو چاہیئے کہ بیٹھا بیٹھا دیکھ اور ایسے ہی ہکا بکا رہ نہ لا کہہ نہ بلے اسی نہ اقرار نہ انکار رتا اُسکی رحمت سے کوئی محمل تیرے سامنے آجائے اور اُسپر سوار کرکے منزل مقصود تک تجکو پہنچائے اسلیے کہ اگر تو بلے کہیگا اور حال آنکہ ان عجائب کو سمجھتا نہین اُسکے سمجھنے سے کورا ہی تو بلا کہنا تیرا تکلف کرتا ہی کہ سمجھا ہی نہین اور زبان سے کہتا ہی اور اگر لا کہیگا اور ان عجائب سے انکار کریگا تو یہی لا ونے تیری گردن ماریگے اور اس لے کی بدولت قہر آلہی تیری ایسی راہ بند کریگا کہ ایک روزن بھی نہ چھوڑیگا پھر محمل کیسا بس بہتر یہی ہی تو ایسا ہی حیران اور شیفتہ بنا رہ تو مدد حق تعالی کی پیش دپس سے تیرے سامنے آئے اسلئے کہ جب تو حیران ونادان دفنا ہو اور زبان حال سے اہدنا کہا اور اُسکی ہدایت کا امیدوار بنا پھر گو زفت تیری زفت ہی یعنے بڑی سختی اور اینٹھ کے ساتھ اور حال یہ کہ تو اس سے ڈرتا اور کانپتا ہی تو وہ زفت تیری نرم اور سیدھی ہوجائیگی اسواسطے کہ وہ شکل جو زفت کی تھی منکر کے لیے تھی اور جب تو عاجز ہوکے اُسکے سامنے آیا تو تیرے واسطے لطف واحسان ہی ہی بالخلاف این بود از فہم پست کوزین بود زفہم دلبست شرح مین لکھا ہی عقول کو فضولی اور بیکوست ندارد

دکھانا جبرئیل کا حضرت مصطفےٰ صلعم کو اپنی صورت اور ایک پر سات سو پر سے

قولہ مصطفےٰ میگفت پیش جبرئیل ۂ کہ چنانکہ صورت تست ای خلیل ۂ مر مرا بنمای محسوس آشکار

تا بہ بینم من ترا نظارہ وار + گفت نتوانی و طاقت نبود ت + حس ضعیف ست و تنک سخت آید ت + گفت بنما تا بہ بیند این جسد + تا چہ حس نازکست و بیمدد + آدمی را ہست حس تن سقیم + لیک در باطن یکے خلق عظیم + بر مثال سنگ و آہن این تنہ + لیک ہست او در صفت آتش زنہ + سنگ و آہن مولد ایجاد نار + زاد آتش زین دو والد قہر بار + باز آتش دستکار وصف تن + ہست قاہر بر تن او شعلہ زن + باز در تن شعلہ ابراہیم وار + کہ از و مقہور گردد برج نار + گر برآری از درونت آتشے + آن آتش گردد مطیع و دلخوشی + لاجرم گفت آن رسول ذو فنون + رمز نحن الآخرون السابقون + ظاہر این دو بسندہ آئی زبون + در صفت از کوہ آہنہا فزون + پس بصورت آدمی فرع جہان + در صفت اصل جہان این را بدان + ظاہرش را پشہ آرد بچرخ + باطنش باشد محیط ہفت چرخ المعنی برج زحل یا اسد یا قوس کہ یہی تینون آتشی ہین حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دن مہتر جبریل کے سامنے فرماتے تھے کہ جیسی تمھاری صورت ہی اس صورت سے ای جلیل تم آپ کو مجھے دکھاؤ اور آپ کو ظاہر اور محسوس کرو تا مین تمکو نظارہ کی طرح دیکھوں یعنی جیسے نظارہ ہر شئی کو بظاہر دیکھتی ہی کہا آپ مجکو نہین دیکھ سکینگے اور متحمل نہین ہونگے اسلیے کہ حس ظاہر ضعیف و تنگ ہی اسپر یہ اظہار بہت سخت پڑیگا حضرت نے فرمایا نہین تم ظاہر ہو تو یہ جسم میرا اپنے حس کو دیکھے کہ کہانتک یہ نازک اور بے مدد ہی اسکی حد تو معلوم ہوئے فی الحقیقۃ آدمی کی حس جسمانی سقیم و ناتوان ہی لیکن باطن مین اسکے ایک عادت یا خلقت عظیم بھی ہی اگر خلق کو بالضم کہینگے عادت کے معنی ہونگے اور اگر بالفتح خلقت کے معنی لیے جائینگے یہ تن آدمی کا مثل سنگ و آہن کے ہی لیکن سنگ و آہن اپنی صفت مین دونون آتش زنہ ہین ای چقماق کہ انھین سنگ و آہن سے آگ پیدا ہوتی ہی یہی مولد ایجاد نار کے ہین اور نار قہر باران دو والد سے پیدا ہوئی پھر وہی آگ دستکار وصف تن کی ہوئی اور اس تن پر جس سے پیدا ہوئی تھی غالب اور شعلہ زن ہوئی وصف تن کی خواہش نفسانی و شہوات جسمانی اور غیظ و غضب اور شر و فساد وغیرہ پھر وہی شعلہ کہ جس سے برج نار مغلوب ہوا اور ناریت سے گر جائے تن مین شعلہ ابراہیم کی طرح سمایا ای برد و سلام کہ وہ روح حیوانی ہی آپ فرماتے ہین اگر تو اس آگ کو جو دستکار وصف تن کی ہی اپنے درون سے نکالدے تو پھر یہ آگ جلانے والی تیری مطیع و دلخوش ہو جائے جیسے ابراہیم پر ہوئی تھی اور مقرر ہی کہ آنحضرت نے جو مثال سنگ و آہن کی فرمائی ہی اس سے رمز نحن الآخرون السابقون کی بھی ظاہر ہی یعنی ہم اگرچہ پچھلے لوگون سے ہین لیکن بحقیقت سابق ہین اور نیز ظاہر ہی

کہ یہ دونون یعنی سنگ و آہن ظاہر مین ایک سندانسے عاجز ہین کہ وہ انکو دباتا پچاتا ہے اور توڑ پھوڑ
ڈالتا ہے مگر صفت مین بڑے بڑے پہاڑون آہن سے زیادہ ہین پس بظاہر تو آدمی فرع اس جہان
کی ہے اور صفت کی روسے اسکو اصل اس جہان کی جان ظاہر تو اسکا ایسا ہے کہ ایک مچھر اسکو چکر
مین ڈالدیتا ہے اور باطن اسکا ہفت چرخ پر محیط ہے پس ان اشعار مین آنحضرت نے ضعف ظاہر و قوت
باطن انسان کا بیان فرمایا اسکے دفع مین جو جبرئیل نے کہا تھا کہ آپ متحمل نہین ہوسکینگے قولہ چونکہ کرد
الحاح نمود اندکے + همچنین کہ شود زان منتشر + شہپرے بگرفته شرق و غرب را + از مهابت گشته
بیهش مصطفی + چون زبیم و ترس بیهوشش بدید + جبرئیل آمد در آغوشش کشید + آن مهابت قسمت
بیگانگان + وان تجمش دوستان را رایگان + هست شاهان را زمان برنشست + هول سرهنگان صارمها
بدست + دور باش نیزه و شمشیرها + که بلرزند از مهابت شیرها + بانگ چاوشان و آن چوگانها + که شود سست
از نهیبش جانها + از برای خاص و عام رهگذر + که کنندشان از شهنشاهی خبر + از برای عام باشد
این شکوه + تا کلاه کبر ننهد آن گروه + تا من و ماهای ایشان بشکند + نفس خود بین فتنه و شر کم
کند + شهر از آن ایمن شود کان شهریار + دارد اندر قهر زخم گیرودار + پس بمیرد آن هوسها در نفوس
هیبت شه مانع آید زان نحوس + باز چون آید بسوی بزم خاص + کی شود آنجا مهابت یا قصاص
حلم بر حلمست در حمها بجوش + مثنوی از غیر چنگ و نی خروش + طبل و کوس و هول باشد
وقت جنگ + وقت عشرت با خواص آواز چنگ + هست دیوان محاسب عام را + وان پریدان
گرفته جام را + وان زره وان خود در جنگ و وغا + وین شراب و نقل در بزم صفا + جوشن و خود است
مر جالیش را + وین حریر و برد مر تعریش را + این سخن پایان ندارد ای جواد + ختم کن والله اعلم بالرشاد
المعنی منبدک بالفتح پاره پاره دلا و ... تجمش بروزن تقدس بازی عشق در زدن تعریش
بر تخت یا بر کوشک بردن چاوشان نقیبان جالیش خرامیدن القصہ جب آنحضرت نے مبالغہ کیا تو
جبرئیل نے ذرا سی ہیبت اپنی ایسی دکھائی کہ پہاڑ اس سے پارہ پارہ ہوجاے ایک شہپر دکھایا
جو شرق و غرب کو دبائے ہوئے تھا آنحضرت دیکھ کر اسکی ہیبت سے بیہوش ہوگئے پھر جب انکو خوف
و ترس سے بیہوش دیکھا تو جبرئیل نے آکر آغوش مین دبالیا اسواسطے کہ وہ ہیبت اونکی قسمت تھی
جو بیگانے ہین اور تجمش اور عشق و محبت دوستون کے واسطے مفت رائگان جیسے کہ بادشاہونکی
کیفیت ہے کہ سواری کے وقت مین ہیبت سپاہیونکی ہوتی ہے کہ ننگی تلوارین ہاتھون مین لیے ہوتے ہین
اور دور باش نیزون اور تلوارونکی تا اسکی ہیبت سے شیر تھرا جائین نقیبونکی آوازین سخت اور

چوگان کہ مخلوق کی جانین اُنکی ہیبت سے سست ہو جائین اور یہ ہیبت و شوکت خاص و عام کیواسطے
ہوتی ہی جو راہ کے پھرنے چلنے والے ہین تا اُنکو صولت شہنشاہی سے خبر کیے خصوص عام کیواسطے
تا کلاہ کبر اُتار رکھین اور من اُنکی شکست ہو جائے نفس خودبین اُنکا شر و فساد سے باز رہے شہر بس تا
سے بخت ہو جائے کہ اُنکا شہریار ہی اور اپنے غلبہ اور قہر کے وقت زخم گیر ودار کی رکھتا ہی گیرودار کی
ہندی پکڑ دھکڑ آتا جو کوئی ہوسین بیجا کرے اُسکے دل کی دل ہی مین مر کے رہ جائے اور ہیبت شاہ
کی اُن بخشون کی مانع ہو پھر جب بادشاہ سواری سے لوٹ کے بزم خاص مین آتا ہی تو وہان ہیبت یا
قصاص کب ہوتا ہی وہان تو حلم بر حلم اور رحمت بر رحمت جوش زن ہوتی ہی سواے آواز چنگ و نے
کے کسیکا شور سننے مین نہین آئیگا طبل و کوس اور ہول و ہیبت وقت جنگ کے ہوتے ہین اور عیش
و عشرت کے وقت خواص کی صحبت اور آواز چنگ کی وہ جو کچھری محابات کی ہی عام کے واسطے ہی
اور بزم مین پریرو جام لیے حاضر ایسے ہی زرہ اور خود جنگ اور لڑائی کا ساز و سامان ہی اور شراب
و نقل بزم صفا کا عنوان بجوشن اور خود واسطے حملہ جنگ کے ہی اور تخت و کوشک کے لیے حریر و برم
آب فرماتے ہین ای جواد اس سخن کی تو انتہا نہین ہی اسکو ختم کر آگے ہدایت و ارشاد کا اللہ تعالے
خوب جاننے والا ہی الخلاف شرح مین سیتے کو ہستے لکھا ہی **قولہ** اندر احمد آنکھے کو غاریست + خفتہ
اینجم زیر خاک یثرب ست + وان عظیم الخلق او کو صفدر ست + بے تغیری مقعد صدق اندر ست +
قابل تغییر اوصاف تنست + روح باقی آفتاب روشنست + اوست بی تغییر لا شرقیۃ + بے زتبدیلی
کہ لا غربیۃ + آفتاب از ذرہ کے مدہوش شد + شمع از پروانہ کے بیہوش شد + جسم احمد را تعلق بد بدان
آن تغیر آن تن باشد بدان + ہمچو رنجورے و ہمچون خواب درد + جان از این اوصاف باشد پاک و
فرد + خود نتانم در بگویم وصف جان + زلزلہ افتد درین کون و مکان + روبہش گر بکیدمی اشکفتہ بود +
شیر جان مانان کہ آندم خفتہ بود + خفتہ بود آن شیر کز خوابست پاک + ایست شیرے بزم سازد
خشمناک + خفتہ سازد شیر خود را آنچنان + کہ تماشش مردہ دانند این سگان + ورنہ در عالم کرا زہرہ
بدی + کور بودی از ضعیفی روبہی + نقش احمد زان نظر بیہوش گشت + بحر او از مہر کف پر جوش گشت +
مہ ہمہ کف معطی نور پاش + ماہ را گر کف نباشد گو مباش + احمد ار بگشاید آن پر جلیل + تا ابد مدہوش
ماند جبرئیل + چون گذشت احمد ز سدرہ و مرصدش + و ز مقام جبرئیل و از حدش + گفت او را ہین
بیا اندر پیم + گفت رو رو کہ حریف تو نیم + یعنی مرصد بالفتح جاے نگہداشتن یہ اشعار اس بیان مین ہین
کہ آپ جبرئیل کو دیکھ کے بیہوش کیون ہو گئے فرماتے ہین کہ حضرت احمد صلعم مین دو کیفیتین تہین

ایک تو وہ حس جو فروشونده تھی کہ مراد جسم اطہر سے ہی اور وہ اُسوقت مین خاک یثرب کے نیچے سوتا ہی اور
ایک عظیم الخلقی اور یہ عظیم الخلق یعنے خلقت مین سب سے عظیم ہونا کہ یہ صفت صفدر ہی کوئی اسکی
عظمت کے مقابل مظہر نہین سکتا بے تغیر ہے مقعد صدق عند ملیک مقتدر کے اندر ہی یعنے سچی
نشستگاہ مین پاس بادشاہ قدرت والے کے لبس اوصاف تن کے قابل تغیر ہوتے ہین اور
روح جو باقی ہی وہ ایک آفتاب روشن ہی وہ ایسی تغیر و تبدیل ہی کہ نہ شرقی ہی نہ غربی جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی صفت مین لا شرقیۃ ولا غربیۃ فرمایا ہی آپ بتاؤ آفتاب ذرہ سے
کب بجھا ہوا ہی اور شمع پروانہ سے کب بیہوش ہوئی ہی حضرت کے جسم اطہر کو تعلق روح کے ساتھ
تھا لاجرم خوب جان لے کہ تغیر ملک تن کی ہی نہ روح کی بس تن کو تغیر ہوا جیسے تعلق رنجوری کا اور
خواب درد کا جسم سے ہی اور روح اس سے پاک اور جدا ہی انہین یہ اوصاف نہین ہین روح
ایسی چیز ہی کہ اول تو مین اسکے وصف کر نہین سکتا اور اگر کہون تو کون و مکان مین الجھن پڑ جائے
روباہ انکی جو مراد تن سے ہی اگر دم بھر کو آشفتہ ہوئے بیشک اسوقت شیر انکی جان کا خفتہ تھا یعنے
تصرف اسکا اس روباہ پر نہ تھا اور غافل تھا ورنہ خواب سے وہ پاک ہی اور یہ عجب شیر ہی کہ
اوروں کا زخم کرنے والا ہی اور خشمناک کبھی شیر روح آپ کو ایسا خفتہ بنا لیتی ہی کہ سارے سگ
اسکو مردہ جانتے ہین ورنہ سارے عالم مین ایسا اسکا زہرہ تھا جو ضعف کی راہ سے انکی روباہ
کو اپنے چھین لیجاتا روباہ وہی تن نقش انکا یعنی جسم تو اس نظر سے کہ جبرئیل پر کے تھے مشاہدہ
شان الٰہی مین بیہوش ہوا لیکن بحر انکا جو مراد دل سے ہی مجت کف سے پر جوش ہو گیا چنانچہ
حدیث مین ہی فوضع کفہ بین کتفے رب فوجدت بردہا بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض بس
رکھی میرے رب نے ہتھیلی اپنی میرے دونون شانون مین سو پائی مین نے خنکی اپنی دو پستان مین
پھر جانا مین نے جو کچھ کہ آسمانون مین ہی یا زمین مین شارح نے اس شعر کے کئی معنی اور کئی نسخے مختلف
لکھے ہین اور یہ حدیث بھی لکھی ہی انھا مین کہتا ہون جب حدیث معتبر موجود ہی تو اور کسی معنی کی
کیا حاجت ہی لہذا مین نے تو اتباع حدیث ہی کا کیا اور بحر کف سے یہ مراد کہ وہ کف جو کتفون کے
بیچ رکھی گئی آپ فرماتے ہین ذات آنحضرت کی ہمہ تن کف تھی اور خدا تعالے اس مین نور
چھوڑنے والا جیسے ماہ ہمہ تن کف ہی اور وہ معطی نور پاش ہی پھر اگر ظاہر کف ماہ کی نہین ہی تو نہ ہو
بس یہ بیہوشی جبرئیل سے تھی جبرئیل کا تو یہ حال کہ جیسے انھون نے ایک پر کھولا تھا ایسے ہی
آنحضرت اگر ایک پر جلیل اپنا کھولین جو مراد ایک شمہ اظہار سے ہی تو جبرئیل ابد تک بیہوش رہین

خیال تو گرد شب معراج جب آنحضرت سدرہ اور اُنکے مرصد سے آگے بڑھے اور جبرئیل کی جو حد تھی اس سے گذرے تو جبریل رہ گئے آپ نے اُنسے کہا کہ ہین رکو مت میرے پیچھے چلے آؤ تو جبرئیل نے بتکرار کہا کہ تم جاؤ اب مین حریف تمھارا نہین ہون الخلاف شرح مین درد کو دوا نیست کو نیست ورنہ در کے آگے لفظ عالم ندارد ہی آز کو آر لکھا ہی اور طرفہ یہ کہ شرح اور جود و نسخہ مین اسوقت موجود ہین سب مین از ضعیفی تربدی جو نام دوا کا ہی کہ ہندی مین نسوت کہتے ہین لکھا ہی مجکو اس تربد کے یہان کچھ معنی معلوم نہین ہوئے لہذا مین نے اسکو رو ہی بنا لیا کہ اوپر تن کو رو باہ کہا بھی ہی چنانچہ مصرع روبہش گر بگذارے الخ موجود ہی اب جو کوئی تربد کے معنی اچھے سمجھے یہان ٹھیک کرلے تربد بناوے اور نیز کف کو گف بکاف عجمی لکھا ہی قولہ باز گفتا کز ہیم آؤ ما بیست + گفت رو زین پس مرا دستور نیست + باز گفت اورا بیا ای پردہ سوز + من باوج خود نرفتستم ہنوز + گفت بیرون زین حد اے خوش فر من + گر زنم پرے بسوزد پر من + حیرت اندر حیرت آمد زین قصص + بیہوشی خاصگان اندر اخص + بیہشیہا جملہ اینجا بازیست + چند جانداری کہ جان پروازیست + جبرئیلا گر شریفی و عزیز + تو نہ آن پروانہ و آن شمع نیز + شمع چون دعوت کند وقت فروز + جان پروانہ نپرہیزد ز سوز + این حدیث منقلب را کور کن + شیر را برعکس صید گور کن + بند کن مشک سخن پاشیت را + وا مکن انبان قلماشیت را + آن کہ برنگذشتہ اجزاش از زمین + پیش او معکوس و قلماشیت این + لاتخالفہم حبیبی دارہم + یا غریبا نازلا فی دارہم + اعط ماشاؤا و راموا وارضہم + یا طفینا ساکنا فی ارضہم + تا رسیدن در شہ و در نانِ خوشان + رادیا با مرغ بی میا ز خوش + موسیا در پیش فرعون زمن + نرم باید گفت قولا لینا + آب را در روغن جوشان کنی + دیگدان و دیگ را ویران کنی المعنی قلماش بالضم ہرزہ و بیہودہ ظاہرا یہ لفظ مخفف قل ماشیت یعنی کہہ جو کچھ تیرا جی چاہے پھر آنحضرت نے جبرئیل سے کہا رکو مت میرے پیچھے چلے آؤ کہا تم جاؤ مجکو آگے اجازت نہین ہی پھر آپ نے کہا کہ آ ای پردہ سوز کہ مین اپنے اوج کو ابھی نہین پہونچا ہون کہا ای خوش فر میرے اگر مین اپنی حد سے زیادہ ایک پر بھی مارون تو میرے پر جلجائین پس یہ حال جبرئیل کا تھا تو مجکو ان قصون سے جو اوپر مذکور ہوئے حیرت در حیرت ہی کہ خاصون کیسی بیہوشی جو اخص ہین ان مین کیسے ہوئی خاص مراد جبرئیل سے اخص آنحضرت اور اخص وہی ہین جو خواص کے درجے طے کیے ہوئے ہین لہذا وہ بیہوشیان جو خواص کو ہوتی ہین اخص کے سامنے سب کھیل ہین اور ایک جان نہین جتنی جانین تو رکھتا ہی سب پر قربان کرنے کی ہین ای جبرئیل اگرچہ تم شریف اور عزیز ہو مگر یہ بھی ہی کہ پروانہ اس شمع کے نہین ہو اس واسطے کہ شمع اپنے فروغ کے وقت پروانہ کو بلاتے اور پروانہ اپنے جل جانے کے خوف سے نہ بچے تم اپنے پر جلجانے

خیال

سے ڈر گئے آب فرماتے ہین یہ ایک حدیث منقلب ہی اسکو ایسے ہی دبا دے تو یہ جان لے کہ ہمیشہ
شیر گور کو شکار کیا کرتا ہی ایک دفعہ گور نے اسکو شکار کر لیا یہ جو تو مشک پاشی سخن کی کر رہا ہی اُسکو
بند کر برباد اپنے مزخرفات کی گون مت کھول اسلیے کہ جنکے اجزا نے زمین سے تجاوز نہین کیا ہی
اہی کی خاک مین آلودہ ہو رہے ہین یعنے اہل دنیا اُنکے سامنے یہ اُلٹی باتین اور قلماشی ہی معنی شعر
عربیہ مت خلاف کر اُنکے ای حبیب میرے بلکہ مدارا کر اُنکی اور ای غریب تو انھین کے گھر مین تو اُترا ہی
اور وہی اُنکو جو وہ چاہین اور قصد کرین اور راضی کر اُنکو ای مسافر تو اُنھین کی زمین مین آرہتا ہی حبیب
اور مسافر مراد اپنے دل سے ہی اور جملہ خطاب اسی سے ہین جبتک تو اپنے شاہ تک پہونچے اور ناز
و عیش خوش حاصل کرے تب تک ای شہر ری کے رہنے والے مرغز کے رہنے والون سے اچھی طرح
موافقت کیے جا رہی عقبے مرغز دنیا پھر فرماتے ہین موسی جبکو فرعون زمانہ کا دیکھے اس سے
نرم بات کر چنانچہ حضرت رب العزت نے بھی حضرت موسیٰ کو فرعون پر بھیجنے کے وقت فرمایا تھا
فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشے پس کہو تم دونون اے موسی اور ہارون اس سے نرم بات شاید
وہ نصیحت مان لے یا ڈرے کسواسطے کہ کھولتے ہوئے روغن مین پانی ڈالنا ہانڈی چولہ دونوکو ویران
کرتا ہی کہ اکثر آگ لگ اُٹھتی ہی المخلاف شرح مین بند کو بمعنی اجزاش کو اجرش قلماشیت کو قلماشیت
یا ظعینا کو ما دیگران کے بعد واو عطف نہین لکھا ہی قولہ نرم کو لیکن مگو غیر صواب + وسوسہ مفروش
در لین الخطاب + وقت عصر آمد سخن کوتاہ کن + ایکہ عصرت عصر را آگاہ کن + گوی مر گلخوارہ را کہ قند بہ
نرمی فاسد مکن طبعش مدہ + نطق جان را روضہ جانیستی + گر حروف وصوت مستغنیستی + این خبر
درمیان قندزار + ای بسا کس را کہ پنہان دست خار + ظن ببرد از دور کاین آمنت ولیس + چون قچ مغلوب
وامیر فت لیس + صورت حرف آن سر خردان لیقین + در زر معنی فردوس برین + ای ضیاء الحق حسام الدین
بر آر + این سر خر را از این بطیخ زار + تا سر خر چون بمرد از مسلخہ + نشو دیگر باشدش زین مطبخہ + این
ز ما صورت گری و جان ز تو + نے غلط ہم این ز تو ہم آن ز تو + المعنے عصر روزگار و زمانہ و آخر روز
و قچ بالضم میش نر شاخدار فرماتے ہین نرم بات تو کر لیکن نہ ایسی نرم کہ نا صواب ہو اور نرم باتین کر
کرکے کسیکو وسوسہ مین ڈال اب عصر کا وقت آیا سخن کوتاہ کر دن آخر ہوا پس اے فلان
وہ شخص کہ تیرا عصر ہی اس عصر کو آگاہ کر اگر گلخوارہ ہی تو اس سے کہ قند بہتر ہی ایسے موقع پر نرمی
فساد انگیز نہ کر اور اُسکو مٹی مت دے تو تو نطق جان کا جو کلام نفسی ہی نہ لفظی روضہ جانی ہی کہ
حروف وصوت سے مستغنی ہی تا جان اس مین سیر و تفرج کرے اور یہ خبر جو اس قندزار

ہین ہی کہ مراد حروف وصوت ونقل وحکایات سے ہی انھون نے اکثر لوگون کے لیے جا نجر لگا ئے ہین کہ وہ دور ہی سے دیکھ کر گمان کرتے ہین کہ یہی ہی بس اور کچھ نہین ہی اور یہ گمان کر کے پیچھے ہٹ جاتے ہین جیسے مینڈھا دیا ہوا پیچھے پیچھے چلتا ہی تبس ان حروف کی صورت کو ایسا جان جیسا سرخر کا زرعین کہ وہ زرعینی کا فردوس برین ہی معلوم ہوتا ہی کہ رزین سرخر رکھتے ہین سعدی نے بھی لکھا ہی شعر یکے روستائی سقط شد خرش + علم کرد بر پاک بستا نسرش + آب حسام الدین سے مخاطب ہو کے فرماتے ہین کہ ای ضیاء الحق حسام الدین تجکو قدرت ہی کہ اس سرخر کو ان خربزون کے کھیت سے نکال ڈالے یا اس سرخر کو جو اپنے مسلخ سے مردہ ہو کے آیا ہی تیرے مطبخ سے لطف نشو کا دوسرا حاصل ہو خبر دار ہو تو صرف صورت بنا آتی ہی مگر جان ڈالنا ہمین تیرا کام ہی پھر فرماتے ہین نہین یہ غلط ہی یہ بھی تجھی سے ہی وہ بھی تجھی سے انخلاف شرح مین آزکو زرا اور معنی کے بعد واو عطف بیفائدہ لکھا ہی قولہ مثنوی صورت بود جانش توئی + ہم جہت ہم نوردار کانش توئی + بر فلک محمودی ای خورشید فاش + بر زمین ہم تا ابد محمود باش + تا زمینی با سمائی بلند + یکدل ویک قبلہ ویک خو شوند + تفرقہ برخیزد و شرک ودوئی + وحدتست اندر وجود معنوی + چون شناسد جان من جان ترا + یاد آرد اتحاد ماجرا + موسی وہارون شوند اندر زمین + مختلط خوش ہمچو شیر وانگبین + چون شناسد اندک او منکر شود + منکری اش پردہ ساتر شود + پس شناسائی بگرداند رو + خشم کرد آئینہ زنا شکری او + زین سبب جان نبی را جان پاک + نا شناسا گشت وپشت پای زد + این ہمہ خواندی فروخوان لم یکن + تا بدانی لج آن گبر کہن + پیش از انکہ نقش احمد فر نمود + نعت او ہر گبر را تعویذ بود + کاینچنین کس ہست تا آید پدید + از خیال روش دل شان طپید + المعنے یہ مثنوی میری صورت ہی اسکی جان تو ہی ہی اسکی جہت اور نور اور ارکان تو ہی جہت ای شش جہت ارکان یعنی عناصر اربعہ پس اس صورت مین تشبیہ مثنوی کی عالم سے ہی فلک پر تو محمود ہی ای خورشید ملا و علانیہ زمین پر بھی ابد تک محمود رہ تاثیر سے طفیل زمینی سمائی بلند کے ساتھ ایک دل اور ایک قبلہ اور ایک خو ہو جائین کس واسطے کہ تینون امور باعث کمال اتحاد کے ہین یعنی زمینی و آسمانی متحد ہو جائین اور یہ تفرقہ اور شرک ودوئی سب ہٹ جائے اسلیئے کہ معنا تو سب کے وجود مین وحدت ہی لیعنی ہین تو سب ایک ہی تفرقہ سے مراد فرق اہل اسلام جو بہتر ہین سوائے اہل سنت وجماعت کے اور شرک جیسے اہل تثلیث جو عیسی و مریم و روح القدس کو خدا کا شریک کرتے ہین دوئی ثنینیت والے جو اہرمن ویزدان دو خدا بتلاتے ہین اور بدون اس قید کے بھی یعنی عام تفرقہ اور عام شرک ودوئی کسواسطے کہ جب میری جان تیری جان کو پہچانے

لگی کہ تو اپنے پُرانے اتحاد کو ضرور یاد کریگی موسیٰ اور ہارون اس زمین مین دونون مثل شیر و شہد کے مختلط خلط ملط ہو جائین موسیٰ مراد حسام الدین ہارون اپنی ذات سے اور ایسے خلط ملط جو کوئی پہچان نہ سکے اگر کچھ پہچانے اور منکر ہوئے تو یہی منکری اُسکی پردہ اور ساتر ہو جائے اور جانا جائے کہ شناسائی نے اس سے منھ پھیر لیا اس غصہ سے کہ اُسنے ناشکری کی ماہ مراد شناسائی سے اور یہی سبب ہے جو جان کہ بدبختی اُسنے جان نبی کو نہین پہچانا ناشناسا ہو کے شناسائی پر لات ماری آپ فرماتے ہین یہ سب تو تو نے پڑھا سورۂ لم یکن کو بھی پڑھ تا تجکو معلوم ہو کہ اس گبر کہن کی بھی تھی اسی ستیزہ چنانچہ فرمایا لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ رسول من اللہ یتلو صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ وما تفرق الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتہم البینۃ نہ تھے وہ لوگ کہ کفر کیا اُنھون نے کتاب والون سے اور نہ تھے کہ مشرکان یعنی یہود و نصاریٰ و بت پرست اور اپنے دین سے جدا ہونے والے اور وعدے اتباع رسول کے کرنے والے تو آیا آنکو بینہ کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ سے ہی اور وہ بینہ یعنی رسول ہی اللہ کیجانب سے کہ پڑھتا ہی صحیفے پاک کذب و بہتان سے کہ اسمین کتابین مضبوط ہین اور وہ قرآن ہی جامع جمیع صحف و کتب سماوی اور نہ متفرق تھے وہ لوگ جنکو کتاب دیگئی تھی مگر بعد اسکے کہ آنکے پاس بینہ آیا بس مجمل اس سے کہ حضرت احمد اپنی فروشان ظاہر کرین و نعت و تعریف آنکی ہر گبر کی تعویذ جان تھی کہ ایسا ایک شخص ہی کہ وہ ظاہر ہوگا اور آنکی صورت کے خیال سے دل آنکے تڑپتے تھے آخر ناشناسائی کی بدولت کسی نے عزیر کو بین اللہ کہا کہ وہ یہود ہین اور کسی نے مسیح کو کہ وہ نصاریٰ ہین الخلاف شرح مین مختلط کو مختبط اور بدکو وہ لکھا ہی

## بیان اسکا کہ اعتقاد یہود و نصاریٰ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ سے تھا آنکے نام کو تعویذ جان کرتے تھے اور آنکے ظہور کے مشتاق و خواہان تھے

قولہ سجدہ می کردند کای رب بشر + در عیان آریش ہر چہ زودتر + تا بنام احمد از یستفتحون + یاغیان شان بشدندے سرنگون + ہر کجا حرب مہول آمدی + غوث شان کراری احمد بدی + ہر کجا بیماری مزمن بُدی + یاد او شان داروی شافی شدی + نقش او میگشت اندر راہ شان + در دل و در گوش و در افواہ شان + نقش او راکی بیابد ہر شغال + بلکہ فرع نقش او یعنی خیال + نقش او بر روی دیوار ار فتد از دل دیوار خون دل چکد + آنچنان فرخ بود نقشش برو + کہ رہد دیوار در حال از دو رو + گشتہ بایکرو ی اہل صفا + آن دو روئے عیب مر دیوار را + این ہمہ انکار و کفران زاد شان +

چون در آمد سید آخر زمان + آنہمہ تعظیم و تفخیم وو داد + چون بدید ندش بصورت بر دیاد المعنے تہول بضم ہولناک غوث فریاد رس کرار تبدید یدار و نگر دانندہ مزمن بالضم مرض فی یعنی سجدہ کر کرکے کہتے تھے کہ ای رب بشرہ جو آنے والا ہی اُسکو جلدی ظاہر کر اور جلدی دہ جو سب جلدیون سے زیادہ ہو اس سبب سے کہ احمد کے نام سے اور یستفتحون سے باغی اُنکے سر نگون ہو جاتے تھے یستفتحون سے اشارہ ہی طرف آیہ کریمہ و لما جاءہم کتاب من عند اللہ مصدق لما معہم کانوا من قبل و یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءہم ما عرفوا کفروا بہ اور جب آئی اُنکو کتاب اللہ کے پاس سے یعنے قرآن کہ تصدیق کرنے والا ہی اُسکی جو اُنکے پاس ہی اور تھے وہ قبل اس سے کہ فتح چاہتے تھے اپنی اُس سے ان لوگوں پر جو کافر ہوئے پس جس وقت کہ آیا وہ شخص جسکا آنا چاہتے تھے اُنکے پاس نہین پہچانا اُنھون نے اور کفر کیا اُسکے ساتھ جہان کہین کوئی لڑائی ہولناک آجاتی تھی تو کراری احمد کی اُنکی فریاد رس ہوتی تھی یعنی احمد ہی کو یاد کرتے تھے یا کسیکو مرض دنی ہوتا تھا تو احمد کی یاد اُسکے حق مین دارو شفا ہو جاتی تھی نقش یعنی صورت آنحضرت کی اُنکے ہر راہ مین دل و گوش و افواہ مین پھرتی رہتی تھی افواہ جمع فوہ بمعنی دہن آب مقولے مولانا رح کے ہین نقش اُنکا ہر شغال دو رنگ منافق کب پا سکتا ہی بلکہ فرع اس نقش کی یعنی خیال اور نقش تو اُنکا ایسا ہی کہ اگر دو دیوار پر پڑے تو با وصف بے جانی کے تعشق کے مارے اُسکے دل سے بھی خون ٹپکے اور ہر چند دیوار کو دو روئی لازم ہی اور نقش اُنکا یکتا جسکا کوئی دوسرا نہین دیوار پر پڑنے سے ایسا فرخ ہو کہ دیوار فوراً دو روئی سے چھوٹ جائے اور وہ عیب دو روئی کا جو دیوار مین ہی اہل صفا کی یکرنی ہو جائے اور دیوار مثل آئینہ صاف شفاف ہو کے حامل آپ کے نقش کی نہ ہو آب پھر رجوع ہوئے اُنکے بیان کیطرف جو ظہور آنحضرت کی تمنا رکھتے تھے اور تھے شغال صفت نہ شیر کہ جب سید آخر زمان پیدا ہوئے تو ایسا کفر و انکار اُنسے پیدا ہوا کہ وہ تعظیم و بزرگی آپ کی اور محبت و وداد سب باد ہوائی کر دیا اور صورت دیکھتے ہی سب بھول گئے قولہ قلب آتش دید در دم شد سیاہ + قلب را در قلب کے بود دست راہ + قلب میزد لاف اشواق محک + تا مرید ازاد در اندازد بشک + رفتہ اندر دام مکرش نا کسے + این گمان سر بر زند از ہر خسے + کین اگر نہ نقد پاکیزہ بدی + کر بسنگ امتحان راغب شدی ہیچ اولاف محک دیدن نزدے + یا بسنگ امتحان شوقش بدی + او محک میخواہد اما آنچنان + کہ نگردد قلبئ او زان عیان + گر بگویم تا قیامت زین کلام + صد قیامت بگذرد وین ناتمام + آن محک کہ او نہان دارد صفت + نی محک باشد نہ نور معرفت + آئینہ کو عیب را دارد نہان +

از برائے خاطر ہر قلتبان + آئینہ نبود منافق باشد او + ہمچنین آئینہ را ہرگز مجو + آئینہ جو راستگوی
بے نفاق + ختم کن واللہ اعلم بالوفاق + تا کہ عین آئینت سازد خدا + کہ نمائی عرش را ہمچون سما +
عرش چہ و چرخ چہ اے ذو لباب + فہم کن واللہ اعلم بالصواب + المعنی آپ ان لوگوں کا وہ حال
ہوا جیسے زر و سیم قلب کہ جہان آگ دیکھی سیاہ ہوا اور قلبی اسکی کھلگئی پھر قلب کی راہ دل مین
کیسے ہو نہ کبھی ہوئی قلب جو شیخی اپنے شوق محک کی بڑھ بڑھ کے مارتا تھا یہ سبب تھا کہ اپنے
مریدون یعنی تابعین کو محک مین ڈالے اس سبب سے کہ اسکے دام مکر مین جو کوئی آجائے تو یہ گمان
ہر خس کے سر سے سر نکالے کہ یہ نقد پاکیزہ کھرے ہین اگر کھوٹے ہوتے تو سنگ امتحان کیطرف کیون
راغب ہوتے کبھی ہرگز یہ شیخی محک دیکھنے کی نہ مارتے یا سنگ امتحان کیطرف شوق انکو کیون ہوتا
اور اسکا یہ حال کہ محک تو چاہتا ہی لیکن ایسی محک چاہتا ہی جس سے کھوٹا پن اسکا ظاہر نہ ہو
آپ فرماتے ہین کہ یہ کلام ایسا طول طویل ہی کہ اگر قیامت تک اسکا بیان کرون تو سو قیامتین
گذر جائین اور یہ تمام نہ ہو کیس مختصر یہ ہی کہ جو محک کہ کسیکی کھوٹی صفت کو چھپائے نہ وہ محک ہی نہ نور
معرفت مثلاً آئینہ کا کام جتانے کا ہی اور وہ ہر قلتبان کی خاطر سے اسکا عیب چھپائے وہ آئینہ نہین ہی
منافق ہی دورو نہ یکرو ایسے آئینہ کو ہرگز مت ڈھونڈھ تو ایسا آئینہ ڈھونڈھ جو راست گو اور بے نفاق
ہو بس اسی پر ختم کر آگے وفاق کو اللہ ہی خوب جانتا ہی تا وہ تجکو ایسا عین آئینہ بنادے کہ عرش کو
تو ایسا بتائے جیسے آسمان کو بتاتا ہی کوئی حائل ومانع نہ رہے پھر کہتے ہین ای دانا عرش کیا اور چرخ
کیا بس اسیکو سمجھ لے آگے جو صواب ہی اسکا اچھا جاننے والا اللہ پاک ہی ہی الخلاف شرح
مین زروے کو روے راست کو رست لکھا ہی

## خاتمۃ الشرح

شکر مین تیرے مرے ای مستعان + کب دہان کا منہ جو کھولے کچھ زبان + جان کی کیا جان ہو کا کب
یہ دل + دست و پا بیدست و پا خوار و خجل + شکر احسان کا ترے کب ہو ادا + شکر کا جب شکر ہی
بے انتہا + شکر سے ہوتی ہی نعمت ای مجید + ہر مزیدی سے مزیدی ہر مزید + تو نے کیا جانچا نہین جو د
آپ کو + اور نہ دیکھا اسکے قول اور ناپ کو + کیا مزیدی ہر مزیدی تجھپہ کی + مثنوی کی شرح جو
تو نے لکھی + دفتر اول دوم اور تیسرا + لکھ چکا اسکی ہی تھی عون وعطا + کارسازی تھی اسی کی
کارساز + جو ہوا تجھپر یہ باب راز باز + ورنہ تو کیا اور کیا تیری زبان + ہو لسان غیب کی جو ہم لسان
مثنوی کا چارمی دفتر ہی یہ + چرخ چارم کا مگر اختر ہی یہ + ہین مصنف اسکے وہ مہر علوم +

نام ہی جنکا جلال الدین روم + وہ جلالی اور جمالی وو صفات + ختم ہین اُنپر باقوال ثقات + ہردم عیسی کا ہمدم یہ سخن + مایۂ و سرمایۂ سِترلدن + اس سخن کی ہی جہان مین ای ذکی + حضرت مریم سے بڑھ کے مریمی + باد عیسی نے جو باندھی تھی ہوا + ہوگئے اشعار سے اسکے ہبا + شعر شعر اسکا ہی اک عیسی نفس + مردہ دل کے واسطے جان بخش و بس + بلکہ اُس سے زندگی تھی دم کی دم + ایسے زندہ ہین قدم کے ہمقدم + بہرہ پائیگا جو اسپر بہرہ سے + بہرہ ہوگا مستفیض اس مہر سے + اُنکی تربت پر خدایا ہر گھڑی + نور برسے جیسے ساون کی جھڑی + شرح لکھوا دی ولیکن ای علیم + اُنکا صدقہ ہین جو پہ وہ دو ابراہیم + جنکے ہین طہ و یسین ہل اتی + اسم وو صف اور سن رانی قدر رای + اور اصحاب کرام آل عظام + نام اُنکے مجھ سے سن ای نیکنام + ہین وہ بوبکر و عمر عثمان علی + فاطمہ حسنین اولاد نبی + آسمان قرب کے سب آفتاب + تاب کیا خفاش کیسے لائے تاب + اللہ اللہ اُنکی قدر و منزلت اللہ اللہ انکا جاہ و مرتبت + رحمت حق انکی روح پاک پر + جان میری بستہ اس فتراک پر + ای مجید حافظ آبادی مقام + جسکو پیلی بھیت کہتے ہین عوام + مجکو اپنا یاد آیا خاتمہ + جیسے اس دفتر نے پایا خاتمہ + جانکنی کی سختیان اور بیہشی + کرب اور سکرات اور عطش و غشی + مکر و شیطان لعین کے داؤ پیچ + جس سے ہوجاتے ہین دانا ہیچ ہیچ + کرنیزی کا دام جب پھیلائے یہ زہر کا دانہ دکھا ہونگے یہ + وہ شہادت مجھ سے ہو آسدم ادا + یہ لعین رہ جائے منھہ ہی دیکھتا +

## خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

رہروان بادیہ معرفت الہی اور سیاحان قلزم ناپیدا کنار حقائق نامتناہی خوب واقف و آگاہ ہین کہ از ابتدای خلقت آدم تا اینندم مثنوی شریف حضرت مولوی روم قدس سرہ کا مثل و نظیر نہین ہوا اور نہ آیندہ تا قیامت ہوگا معارف و حقائق اور رموز نکات اسرار مالا یخفل ہین یہ کتاب برکت اکتساب اپنی آپ ہی نظیر ہی جسکی شان مین یہ بیت گواہ ہی مثنوی مولوی معنوی + ہست قرآن در زبان پہلوی + یہ وہ حصن حصین عرفان اور حصن حصین ایقان ہی جسکی صدہا شرحین مطول و مفصل علمای دین مبین اور فرشتہ خوردان [illegible] یادگار ہین مگر کماہی حقیقت مطالب مثنوی شریف پر کما حقہ کوئی مطلع ہوسکا اور ہر ایک بقدر استعداد اپنی عقل و فہم کے توضیح مطالب مین باختیار شتی زور آزمائی کی پھر آخر مین و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال فرمایا بطون ابیات مثنوی شریف ایسی مسئلہ مختتم ہین کہ جب فہم رسا غور کرتی ہی ایک نیا مطلب ہاتھ آتا ہی اور مبدء فیاض سے ہر ایک شارح علام اپنا اپنا حصہ جدا گانہ پاتا ہی یہی باعث ہی کہ کسی فرد بشر کو درایت مطالب مثنوی شریف مین ہو جو گی بقدر شروح متعددہ کے سیری نہین ہوتی اور ہر ایک نئی تحقیق اور تصنیف کا

خواہان و جویان رہتا ہی فہم مطالب مثنوی شریف مین علی العموم یہ امر اور بھی سنگ راہ ہی کہ فی زمانہ جو شرحین موجود
ہین اور اکثر انمین سے معرض طبع مین آکر اشاعت پذیر بھی ہوئی ہین یہ سب بزبان فارسی ہین پس ظاہر ہی کہ ایسی شرحونکا
فیض عام نہین ہوسکتا اسلیے کہ اصحاب کم استعداد کہ انھین کا طبقہ زیادہ تر ہی دریافت غوامض ابیات مثنوی شریف
مین بذریعہ عبارت فارسی شرح عاجز رہ جاتے ہین۔ اسپر طرہ یہ کہ اکثر حضرات نے اپنی اپنی شرحون مین مقامات مشکلہ یعنی
ابیات معنی بند مثنوی شریف کے حل مطالب مین نہین معلوم کس مصلحت سے طریقہ بیان بعبارت پیچیدہ اختیار فرمایا ہی
جس سے ادراک معانی دائرہ الابہم فالابہم مین داخل ہوگیا ہی بعض شارحین باکمال نے اکثر ابیات مثنوی شریف کے جنکو
کہ ہملوگ مشکل جانتے ہین اور انکے دریافت مطالب مین دست پاچہ رہتے ہین بفحوای المرء یقیس علی نفسہ ان ابیات کو
شاید سہل تصور فرماکے انکے حل مطالب کو بالکل قلم انداز کر دیا ہی پس کوئی شرح ایسی نہین ہی جسمین کسی مقام پر
محل اعتراض نہ ہو یا دریافت حقائق مثنوی شریف مین علی العموم کافی طور پر نفع بخش ہو۔ اور حق بھی یہی ہی کہ
جس زبان مین متن ہو اسکی شرح اس سے کمتر زبان مین جیسی عام فہم ہوتی ہی موافق متن کی زبان مین ہرگز ممکن
نہین۔ اب ارباب شوق کو مژدہ ہو کہ آپ حضرات کی جملہ مشکلین رفع ہوگئین اور اعتراضات اٹھ گئے اور شاہد مقصود
سے ملاقات ہوگئی یعنی ملک العلما سند الفضلا مرشد سالکان منازل عرفان جناب مولوی عبد المجید خان صاحب ساکن
پیلی بھیت نے بکمال جانفشانی اور عرق ریزی سے مثنوی شریف کی بزبان اردو عام فہم نہایت سلیس بکمال تحقیق سے
شرح فرمائی اور نام اسکا بوستان معرفت رکھا فی الحقیقت اس مصنف علام و فہام نے وہ کار نمایان کیا ہی کہ قابل قدر
صاحبان علم دوست ہی۔ اول تو یہ شرح بالاستیعاب ہی یعنی کوئی بیت مثنوی شریف کی حل مطالب سے باقی نہین ہی دوسرے
طرز اس شرح کا نہایت عمدہ ہی یعنی پہلے ابیات مثنوی شریف کے لکھے ہین بعد جس قدر ابیات لکھے ہین انکے لغات کا
بیان کیا پھر انکے مطالب کو نہایت صاف طور سے ظاہر کر دیا پھر ان اشعار کا لفظی ترجمہ تبدیح لکھا پھر اختلاف نسخ
اور اختلاف شارحین کو بیان کرکے راجح و مرجوح کو بیان فرما دیا پھر اپنا اجتہاد ظاہر کر دیا۔ غرضکہ صدہا اشعار جنکی
آجتک تحقیق پوری طور پر نہ ہوئی تھی اور انکے معانی مین شبہہ باقی تھا اس شرح نادر کے دیکھنے سے انکے معانی اصلی آئینہ
ہوگئے۔ یہ بھی واضح ہو کہ موافق مثنوی شریف کے اس شرح کے بھی چھہ دفتر ہین چنانچہ تین دفتر تمام ہوکر شائع ہو چکے
ہین اب یہ دفتر چہارم معرض طبع مین آکر نذر ناظرین با تمکین ہوتا ہی پس الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ دفتر چہارم
بوستان معرفت شرح مثنوی مولوی روم بار دوم بہ اہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع نامی
و گرامی مشہور نزدیک و دور مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ ماہ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ماہ رمضان ۱۳۳۲ھ
حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر حائل گلوے خاص و عام ہوا۔

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| رسالہ شرافت - مولفہ منشی نادر حسین عزیز بلگرامی | ۵ رب |
| کنز الاسرار - ترجمۂ اُردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہ ہموزن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان | ۱ر |
| چشمۂ فیض - نظم ترجمۂ اُردو پندنامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ - از مولوی عبد الغفور خان بہادر - | ۱ر ۶ پا ۹ |
| مثنوی الکلام معروف بہ جواہر بینظیر مصنفہ حضرت محمد بینظیر شاہ صاحب قادری - | عہ ر پ |
| کشف الاسرار - اُردو ترجمہ بیاید شنید مترجمہ راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر - | ۱ر ۶ پا ۹ |
| حدیقۃ الاخلاق - اُردو ترجمہ بیاید پسندید مترجمہ راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر - | ۱ر ب |
| مذاق العارفین - ترجمہ احیاء علوم الدین عربی ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی - | ۱۲عہ پ |
| ایضاً حسب مراتب مذکورہ کاغذ معمولی ہر چہار جلد مجلد | ع پ |
| گلشن سروری - نظم میں تہذیب و اخلاق کا بیان مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری - | ۲ر ۶ پا ۹ |
| اکسیر ہدایت - ترجمہ اُردو کیمیائے سعادت | |
| جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخر الدین احمد - | ١ر پ / ہپائی |
| نصیحت نامہ - اسم با مسمی مترجمہ دیبی پرشاد | ۵ ر پ |
| ترجمۂ رشحات مترجمہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی - | عہ ر پ |
| تہذیب احسانی مولفہ حکیم احسان علی - | |
| مجموعۂ توحید - از شاہ عبد الصمد عرف رحمت خان شامل چار رسالہ (۱) الف بے وجہن (۲) بھجن (۳) | |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| مثنوی اللہ نام جیورے (۴) پریم نامہ شاہ ولی | ۱ر ۳/۴ |
| تحفۃ العاشقین - رموز تصوف از شاہ عبد الصمد | ۱ر ۳/۴ |
| اسرار الحروف ہندی - از فتح علی شاہ قادری بطور تصوف - | ۲ر |
| رہبر راہ حق - مجموعہ فراہم کردۂ حاجی زرداد خان صاحب سیزدہ رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالہ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بو علی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ عطار (۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷) مثنوی اللہ نام جیورے (۸) بھجن از حضرت شاہ عبد الصمد (۹) الف بے وجہن (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف | ۹ر |
| اُردو ترجمہ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی یہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا ریاض علی مروج درس و تدریس طلبہ ہے کہ جسکا ترجمہ مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی نے بعبارت فصیح اُردو فرمایا - | ۹ر |
| پند نامۂ وحید مصنفۂ منشی واحد علی وحید - | ۶ پائی |
| مجموعۂ تصوف تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان صاحب | ۲ر |
| مخزن الانوار - ترجمہ گنج الاسرار از مولوی محمد یوسف علی | ۸ر |
| بودھ پرکاش مصنفۂ منشی شیو دیال سنگھ - | ۵ر |
| تنبیہات منظوم - عربی با ترجمۂ اُردو نثر و نظم از شیخ احمد بن علی - | ۶ر |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| گلدستۂ جنان اُردو شرح بسیط گلستان سعدی رح از سید رزاق بخش۔ | عہ ۸ر |
| مثنوی سرِّ حق۔ رموز تصوف از سید شاہ عطا حسین۔ | ۵ر |
| پندنامہ حبیبی۔ نصائح و اندرز از محمد حبیب علیخان۔ | ۹ پائی |
| مشارق الانوار معروف بہ گلدستۂ معجزات احمد مختار رسول سید ابرار در زبان پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول۔ | ۸ر |
| گلبن دانش۔ ترجمہ بزبان اُردو کتاب بیاباں دیدہ از راجہ راجیشور راؤ۔ | ار ب |
| **کتب تصوف فارسی** | |
| دیوان خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رح تحریرہ اعجاز رقم منشی شمس الدین صاحب اصح قلم کاغذ سفید گندہ | عہ ر ب |
| دیوان حافظ۔ جدید الطبع کاغذ بہی سفید و حنائی۔ | ۱۴ر |
| ایضاً متوسط قلم محررہ منشی جوالا پرشاد خوشنویس کاغذ سفید گندہ | ۱۵ ر ب |
| ایضاً۔ کاغذ سفید و حنائی۔ | ۱۲ر |
| انیس الارواح۔ از حضرت شیخ معین الدین چشتی۔ | ار ۳ تا ۹ |
| کلمۃ الحق۔ از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نور اللہ در بیان حدت وجود مع دلائل و دفع شکوک | ۵ر |
| مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحیی منیری رح | ۲ر ۹ تا ۹ |
| مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری رح | ۱۰ر |
| مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی۔ | عہ ۸ر |
| مطلع الانوار۔ نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی تحشی مولانا ابو الحسن فرید آبادی۔ | ۷ر |
| حدیقۂ حکیم سنائی معروف بہ الٰہی نامہ مع شرح عبد اللہ | |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| موسوم بمرآۃ الحدائق وحل غوامض جسکے شارح ملا عبد اللطیف رح ہیں۔ کاغذ سفید گندہ۔ | عـہ ر ب |
| ایضاً۔ کاغذ حنائی۔ | عہ ۸ر |
| گلشن اسرار۔ رموز تصوف از مولوی انور علی۔ | ار ۳ تا ۹ |
| کیمیائے سعادت۔ از امام غزالی معروف متداول | عہ ۸ر |
| ہدایت المومنین۔ رسالہ در بیان بیعت صالحین از ملا معین الدین صاحب۔ | ار |
| مطالب رشیدی۔ از حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ | ۱۰ر |
| رسالہ معرفۃ السلوک۔ از حضرت شاہ محمود خوش زبان | ۴ر |
| نفحات الانس۔ مع حواشی مفید از ملا عبد الرحمن جامی۔ | عہ ۸ر |
| انوار الرحمن۔ در ملفوظات از مولانا شاہ عبد الرحمن جدید الطبع۔ | عہ ر پ |
| لمعۃ الانوار معروف بہ ہدایۃ المحامد مولفہ حضرت شاہ محمد مہدی۔ | ۲ر ۶ تا ۹ |
| نغمۂ عشاق۔ قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے از مولوی نور اللہ مرحوم۔ | ۸ر |
| مصباح الہدایۃ۔ ترجمۂ عوارف از حضرت شاہ محمود کاشانی | ۱۱ر ۹ تا ۹ |
| فوائد سعدیہ۔ از قاضی ارتضی علی خان تصوف میں | ۱۲ر |
| پندنامۂ عطار۔ از حضرت شیخ فرید الدین۔ | ار |
| تذکرۃ اللّٰہی۔ احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی۔ | ۵ر پا |